READER BURAQ

طلسم عشق

تحریر :انابیہ شاہ

کھانے کی میز پر ایک گہرہ سناٹہ تھا سب بہت خاموشی سے کھانا تناول کر رہے تھے شاہ حویلی

کا اصول تھا جب کھانا کھایا جائے تو میز پر خاموشی رہے لیکن اگر کسی کو میز پر بات کرنے

کی اجازت تھی تو وہ تھے شاہ حویلی کے مالک

صغیر شاہ صغیر شاہ ایک ایسی شخصیت کے

مالک نہایت سخت گیر انسان جس کو رحم کا مطلب تک نہیں پتہ اگر غلطی کی ھے

توسزا

ضرور ملے گی چاہیے سامنے پھر کوئی بھی کیوں نہ ہوں جو ان کے بنائے ہوئے

اصول کو نفی کرتا

تھااس کے لئے شاید دنیا کا آخری دن ہوتا تھاوہ عورتوں کے پردہ کے معاملے

میں بہت سخت تھے

ان کے لئے سب سے اہم خاندان کی عزت تھی اس کے بعد ہی کوئی ان کے

غصہ اور قہر سے تو

حویلی کے مکین کے ساتھ ساتھ پورا گاؤں ڈرتا تھا۔۔

اور اگر ان سے کوئی نہیں ڈرتا تھا تو وہ تھا

ان کا بڑا پوتا سردار وجدان شاہ ان کے اپنے اصول تھے تو اس کے اپنے اصول لیکن وہ ان کی

عزت بہت کرتا تھا لیکن اس کا فیصلہ اور ان کا فیصلہ کبھی ایک جیسا نہیں ہوتا تھا لیکن صغیر

شاہ کو اپنا یہ پوتا سب سے زیادہ عزیز تھا۔۔

سردار وجدان شاہ ایک ایسا شخص جس کے لئے اپنی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا وہ اپنی عزت کے معاملے میں اپنا دادا پر ہی گیا تھا اس کے لئے بھی اپنی عزت بہت معنی رکھتی تھی اور ان کے لئے بھی وہ بھی اپنے دادا کی طرح کسی کو معاف نہیں کرتا ھے اس کی نظر میں ایک دفعہ معافی مطلب دوبارہ موقع دینا وہ نہایت

با

روعب شخصیت کا مالک جس کے سامنے اس کا سگا بھائی بھی بات کرتے ہوئے کتراتا تھا اس کے

نزدیک اس کی بات کی نفی مطلب موت اس کا ہر فیصلہ پتھر پر لکیر وہ کسی کو معاف نہیں کرتا

تھا۔۔۔

اپنے دادا صغیر شاہ کی طرح وہ اپنے باپ کی طرح نرم دل کا۔ملک نہیں تھا وہ اپنی ماں اور

اپنے دادا کی طرح سخت گیر انسان تھا

وہ اپنے سامنے کسی ایک کی بھی نہیں سنتا تھا جو فیصلہ وہ پنچایت میں کرتا تھا وہ سب کو ماننا پڑتا تھا اور جو اس کی فیصلہ کو رد کرتا تھا۔۔اپنی موت کو آواز دیتا تھا

اس وقت میز پر خاموشی کا ہی راج تھا صغیر شاہ نے اپنا گلا صاف کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی بھاری آواز میں بولے

کیا فیصلہ کا ارادہ کیا ھے تم نے وجدان معاف کر دو گے پھر مختار کے بیٹے کو اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا

اور بھاری آواز میں سنجیدگی سے بولا اس نے قتل کیا ھے دادا اس کو معافی نہیں ملے گی اس کو سزا ہر حال میں ملے گی لیکن ابھی فلحال وہ معلوم نہیں کہاں ھے

میں وہی پوچھ رہا ہوں کیا سوچا ھے تم نے کیا کرو گے اب؟؟

میری مانو اور ونی کا فیصلہ دے دو بلاوجہ کی ضد پالی ہوئی ھے تم۔نے انہوں نے لاپرواہی سے

کھانا کھاتے ہوئے کہاں سحر نے اپنی معصوم آنکھوں سے پہلے اپنے لالا کی جانب دیکھا اور

اسی وقت اس نے ابھی اپنی بہن کی جانب دیکھا سحر نے اپنی آنکھیں جھکائی اس نے اس کی

جانب سے نگاہیں واپس ان پر ہی مرکوز کی جو کھانے کے ساتھ انصاف کر رہے تھے

دادا میں کسی صورت ونی کا فیصلہ نہیں دو گا وہ حتمآ بولا

تو کیا میرے بات کی نفی کرو گے؟؟

اس معاملے میں اگر اپ کی اس بات کی نفی کرنی پڑی تو میں کرو گا وہ بلکل مطمئن تھا

انہوں نے یہ سنا اور غصہ سے پلیٹ میں اپنے چمچہ پھینکا سب کی سانسیں تھامی۔۔

یہ گاؤں ھے وجدان شاہ یہاں پر قاتل کی بہن کو ہی ونی کیا جاتا ھے

قتل اس کی بہن نے نہیں کیا ھے جو اس کو ونی کر دیا جائے قتل جس نے بھی کیا ھے سزا اس کو ہی ملے گی چاہے کچھ بھی ہو جائے اور آپ سے میں ایک دفعہ پہلے بھی بول چکا ہوں اور ابھی ایک بار پھر بول رہا ھوں مجھے نہیں پسند میرے معاملہ میں کوئی بولے وہ کوئی آپ ہی کیوں نہ ہوں معزرت کے ساتھ اگر

ایسا ہی رہتا ھے کہ آپ میرے فیصلوں میں بولے تو میں دستار خوشی خوشی آپ کے حوالے کر دو گا اور واپس شہر میں شفٹ ہو جاو گا اور آپ دستار چاہیے

پھر آپ میرے چھوٹے بھائی براق یہ چاچو کا بیٹا مصطفیٰ یہ پھر اپنے نواسے آریان کو دیں دے مجھے فرق نہیں پڑے گے لیکن میں اپنے فیصلے خود کرو گا کسی کو حق نہیں دو گا کوئی بھی مجھ پر اپنے فیصلے تھوپے اسکیوز

می اویری ون وہ بول کر روکا نہیں تھا پلیٹ آگے کر کے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا

سحر کی آنکھوں نے اپنے لالا کا دور تک پیچھا کیا تھا اس کے جاتے ہی براق اور مصطفیٰ بھی خاموشی سے اٹھ گئے تھے اور پیچھے آریان کمینی مسکان مسکرایا دادا نے ایک نظر اپنے بڑے بیٹے کی

جانب دیکھا بلند آواز میں بولے کھانا کھ کر میرے کمرے میں آؤ وہ بولے تو انہوں نے آداب سے سر

اثبات میں ہلایا اور اپنے کمرے میں چلے گئے باقی سب بھی آہستہ آہستہ کھانے کی میز سے اٹھ کر

اپنے کمروں میں چلے گئے

۔شاہ حویلی میں صغیر شاہ کی تین اولادیں رہتی تھی پہلی اولاد مکرم شاہ اور دوسری شر جیل شاہ۔۔

مکرم شاہ کی زوجہ ناگینہ بیگم تھی اور ان سے ان کی تین اولادیں تھی سب سے پہلے سر دار وجدان شاہ دوسرے نمبر پر براق شاہ اور تیسری سحر شاہ۔۔

شر جیل شاہ کی زوجہ کا نام ناہید بیگم تھا ان

سے ان کی دو اولادیں تھی بڑا بیٹا مصطفیٰ شاہ اس کے بعد مستجاب شاہ ان کی بہت خواہش تھی کہ ان کی ایک بیٹی بھی ہوں لیکن جو اللہ کو منظور۔۔

شاہ حویلی میں صغیر شاہ کی بیٹی بھی رہتی تھی شادی کے کچھ سالوں بعد ہی ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ اپنے دو بچے نورے اور آریان کے ساتھ یہاں پر ہی شفٹ ہو گئی تھی۔۔

.....

وہ اپنے کمرے سے نکل کر سیدھے ہاتھ کے کمرے کی جانب بڑھی بلیک ہائی ہیل بلیک پینٹ شرٹ

پونی ٹیل اس کو پیچھے کی جانب سے دیکھے تو وہ کوئی دلکش لڑکی معلوم ہوتی تھی ہاتھ میں

بہت ہی نفیس سا بریسلیٹ بھی تھا۔۔

ناب پر ہاتھ رکھا دروازہ ٹک کی آواز سے کھولا کمرے میں گھپ اندھیرے کا بسیرا دیکھ وہ جھنجلائی تھی اور آنکھیں گھما کر سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا کمرے ایک دم۔روشنی میں نہا گیا۔۔

اس نے نگاہیں دوڑا کر کمرے کے مالک یعنی حمزہ کو تلاشہ جو خواب گروش کے مزہ لے رہا تھا یہ دیکھ اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی سائیڈ ٹیبل پر سے پانی کا گلاس ہاتھ میں لیا آور بیڈ کے قریب گئی اور بینا کچھ سوچے سمجھے پانی سوتے حمزہ کے منہ پر مارا وہ ہڑبڑا کر اٹھا وہ کچھ کہنے کے لئے لب کھولتا لیکن سامنے اپنی بڑی بہن کو کھڑے دیکھ وہ خاموشی سے اپنے بال پیچھے کر کے سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔

یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا ہے اٹھانے کا

اس نے سنجیدگی سے کمبل سائیڈ پر کرتے ہوئے کہاں۔۔

اچھا تو تم مجھے سیکھاو گے کیا طریقہ

ہوتا ھے وہ اپنی سنجیدہ آواز میں بولی۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔

خیر تمھارا جو بھی مطلب تھا اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ھے حمزہ تم کو میں نے کچھ کہاں تھا کیا وہ کام تم نے کیا؟؟ جو تم اتنے آرام سے بے فکر ہو کر سو رہے ہوں اس کام کے پیسے دیتی ہوں میں تمھیں وہ اس کے کمرے میں کھڑی سخت غصہ میں تھی اور وہ شاید ابھی بھی تھوڑی نیند میں تھا۔۔

یار کیا ہو گیا ھے مجھے سکون لینے دو کتنا تو کام کرتا ہوں چند ہزار دیتی ہوں اور کام کتوں کی طرح کرواتی ہوں ویسے نہ تم جیسے ظالم مالکوں پر بھی کیس بننا چاہئے

اور میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ کوئی وکیل ہائیر کرلو ویسے تم بھی بری نہیں ہوں تم بھی اچھی خاصی وکیل ہوں میرا کیس تم کو بھی دینے کا سوچا جاسکتا ھے۔۔

حمزہ آئی ایم سیریس میں اس وقت بلکل مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔

بہی چپ ہو جاو بریسٹر مشائم کبھی تو خاموش رہا کرو جاو یار خود بھی آرام کرو اور مجھے بھی آرام کرنے دو۔۔

حمزہ انسانوں کی طرح میرے ہر سوال کا جواب مجھے چاہیئے اور ہمیشہ کہاں ھے اس وضول گوئی سے میرے سامنے پرہیز کیا کرو ہزار بار یہ بات سمجھائی لیکن تمھارے یہ بات پلے نہیں پڑتی نہ وہ ایک دم غصہ سے سیخ پاہ ہوئی اب جو پوچھا ھے اس کا بلکل صحیح صحیح جواب چاہیے۔۔

یار مشی اتنا تو کر دیا کام اب کیا رہتا ھے ؟؟

حمزہ پلیز بی سیریس اچھا بھی بولے وہ مکمل سنجیدہ ہوا۔۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے احسن زوار کی ساری انفورمیشن چاہیئے اور یہ بات میں نے تم سے کل رات کو بولی تھی لیکن تم اپنی نیند تو پوری کر لو پھر تم کرو گے نہ اپنے کام۔۔

یار میں نے اس شخص کی ساری ڈیٹیل نکالی

تھی لیکن مشی اس میں مجھے کوئی جھول نہیں لگا اس کے پیچھے کوئی اور ھے وہ نہیں ھے اس نے اس کو تحمل سے سمجھاتے ہوئے کہاں۔۔

میں نے تم سے کیا کہاں تھا اس نے اپنے سینے پر
ہاتھ باندھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

یار تم کیوں نہیں سمجھ رہی ھے وہ بے زار ہوا۔۔

حمزہ بیگ میں نے تم سے کیا کہاں تھا میری بات کا جواب مجھے اسی وقت اور ابھی
چاہیئے وہ بھی بلکل سنجیدگی کے ساتھ میں اپنے کام کے اندر کوئی لاپرواہی
برداشت نہیں کرو گی۔۔

مجھے سب یاد ھے آپ نے کیا کہاں تھا آپ نے کہاں تھا کہ آپ کو حسن زوار کی
انفورمیشن چاہیئے۔۔

بلکل اور وہ کہاں ھے اس نے حتما آپوچھا۔۔

میں نے اس پر ریسرچ کی ھے لیکن مجھے اس شخص میں کوئی گڑبڑ نہیں لگی وہ مجھے نہیں لگتا اس کیس میں وہ ہمارے کام آسکے اس نے رسانیت سے کہاں اور مشی دیکھوں جو چیز ہمیں دیکھائی دے وہ چیز سچ تو نہیں ہوتی ھے نہ بعض وقت تو آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوتا ھے۔۔

مشائم نے ہاتھ اٹھا کر اس کو آگے بولنے سے روکا

مجھے کل رات تک اس کی ساری ڈیٹیل اپنی ٹیبل پر چاہیئے ہر حال میں اور اگر رات تک مجھے اس

کی ڈیٹیلز نہیں ملی تو میں تمھیں جوب سے فائیر کردو گی۔۔

وہ بول کر رو کی نہیں تھی دروازہ کھول کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی اور وہ بیچارہ پیچھے دانت پیس کر رہ گیا وہ ایسی

ہی تھی پیشہ کے حساب سے تو وہ وکیل تھی لیکن بعقول حمزہ کے اس کی بہن وکیل نہیں

کوئی جلاد تھی۔۔

جو انسان کو انسان نہیں سمجھتی تھی بلکہ ربورٹ سمجھتی تھی ہر وقت گدھے گھوڑوں کی طرح کام کرواتی تھی آج تک وہ اپنے کریئر میں ایک کیس نہیں ہاری تھی۔۔

اس کا ایک نام تھا اپنے سرکل میں مشائم بیگ ایک دنیا اس کے کام سے واقف تھی بیگ خاندان

کا غرور تھی اپنے دشمن کو مات کیسے دی جاتی ھے کوئی مشائم بیگ سے سیکھے اس کے دل میں

غریبوں اور اپنوں کے لئے بہت پیار تھا یہی وہ اپنے دشمنوں کو موت کے منہ تک لے جاتی اور

وہاں سے واپس لا کر وہی چھوڑ دیتی۔۔

وہ بہت الگ تھی اس کی رنگت سرخ سفید تھی آنکھیں بہت خوبصورت آور بہت دلکش تھی لیکن ان آنکھوں میں کوئی شوخ پن نہیں تھا اس کی آنکھیں ہر وقت سنجیدہ رہتی تھی اور اس کا مزاج بھی ہر وقت سنجیدہ ہی رہتا تھا۔۔

حمزہ اس کا چھوٹا بھائی ھے وہ اپنے ماں باپ کے دو ہی بہن بھائی ھے حمزہ بیگ جو اس کا اسیسٹنٹ ھے اور ابھی۔۔

اپنی پڑھائی بھی مکمل کر رہا ھے ان کا خاندان اپنے گاؤں میں رہتا ھے بس یہ دونوں ہی شہر

میں قیام پذیر ھے بیگ خاندان میں اقبال بیگ جو مشائم اور حمزہ کے دادا ھے اقبال بیگ کے دو

بیٹے ھے بڑے بیٹے کا نام خلیل بیگ اور ان کی زوجہ کا نام سحر ش ھے ان کی ایک ہی اولاد اشر۔۔

بیگ دوسرے بیٹے کا نام منیر بیگ اور ان کی زوجہ کا نام نسرین بیگ ھے ان کی بھی دو اولاد ھے مشائم بیگ اور دوسرا حمزہ بیگ۔۔

.....

وہ کھیت کے پاس اتے ہی رو کی نگاہ گھما کر ادھر ادھر دیکھا اس نے پیر و سے اوپر گرین کلر

کی فراق اور نیچے کیپری پہنی ہوئی تھی دوپٹہ گول گھما کر سر پر لیا ہوا تھا

ہاتھ میں ایک لگیج بھی تھا معلوم پڑتا تھا کہ وہ کہی جانے کے لئے تیار کھڑی ھے

آنکھوں پر ایک دم دھوپ پڑنے لگی تو ہاتھ رکھ کر اس کو چہرے پر آنے سے روکا۔۔

اور تھوڑا آچک کر کھیت کے اندر جھانکنے

لگی نظر جیسی کھیت میں کام کرتے ہوئے اپنے باپ پر پڑی تو چہرے پر ایک پیاری مسکراہٹ آئی

اور ہاتھ میں جو لگیج تھا وہ وہی رکھ کر کھیت کے اندر داخل ہوئی۔۔

اس کو بلکل پسند نہیں تھا اپنے باپ کا ان امیر جاگیر داروں کے یہاں کام کرنا لیکن یہ کام کرنا اس کے باپ کو بہت پسند تھا

اس لئے وہ خاموش تھی قریب پہنچ کر اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے تیز آواز میں

بولی انسان کو اتنا اندازہ ہو جانا چاہیے کے کوئی بڑی ہستی آئی اپنا کام ترک کر کے اس کو بھی

دیکھ لینا چاہیے لیکن نہیں بہی ان کے لیے تو ان کے شاہ صاحب ہی معنی رکھتے ھے ہم کہاں۔۔

رضوان صاحب نے جب خفگی بھری آواز اپنی بیٹی کی سنی تو مسکراتے ہوئے پلٹے پھر جا رہی ھے میری سونی کڑی؟؟

ہمم جارہی ھے آپ کی سونی کڑی لیکن ابا پلیز نہ یار اپ بھی چل لو اتنا سکون ہوتا ھے شہر میں کیا یہاں کے مالکوں کی خدمت کرتے رہتے ہوں جو مجھے سخت زہر لگتے ھے۔۔

گڑیا آہستہ آہستہ بول کوئی سن نہ لے رضوان صاحب نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کو

آہستہ آواز میں کہاں۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا سنتا ھے تو سن لے اور ایک بات ابا میں گڑیا نہیں ہوں میں حفصہ ہوں حفصہ رضوان اختر اس نے اکڑ کر کہاں اور یہ کھانا بھیجا تھا اماں نے یہ لے اور کھ لینا

آج کافی دن بعد براق کھیتوں کو دیکھنے ایا تھا لیکن جب اس نے ایک لڑکی کو کھیت میں کھڑے دیکھا وہ بھی بینا چادر کے اس کی تیوری چڑھی

پاس کھڑے منشی جی سے کڑک آواز میں پوچھا یہ لڑکی کون ھے اور یہاں کیا کر رہی ھے منشی صاحب نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب

میں دیکھا تو وہاں ایک لڑکی کھڑی ہوئی تھی

چھوٹے شاہ یہ اپنے رضوان کی بیٹی ھے شہر

میں رہتی ھے وہ سامان رکھا ہوا ھے شاید جا رہی ھے اسی لئے اپنے آبا سے ملنے آئی ھے

کس کی اجازت سے کھیت میں لڑکی داخل ہوئی ھے یہ غریب گھرانہ کی عورتیں ایسی ہی ہوتی ھے نہ پردے کا کوئی ہوش ہوتا ھے نہ کسی چیز کا اس نے بگڑے انداز میں کہاں۔۔

اور غصہ میں اس کی طرف بڑھا جہاں وہ دونوں باپ بیٹی اپنے میں مگن تھے۔۔

رضوان کیا ہو رہا ھے یہاں وہ طیش سے بولا رضوان صاحب گڑبڑا کر پلٹے اور حفصہ نے ماتھے پر بل ڈالے اس بتمیز انسان کو دیکھا جو بینا اجازت

کے دونوں باپ بیٹی کے درمیان گھسا چلا آ رہا تھا جی۔۔۔۔جی صاحب رضوان صاحب نے ہاتھ جوڑ

کر بولا وہ سخت گڑبڑا گئے تھے کیوں کہ وہ جانتے تھے حفصہ کتنا چیرتی ھے ان جاگیرداروں

سے اور وہ چپ ہو جائے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا اور وہ اپنے صاحب کے غصہ سے بھی واقف تھے

کہ وہ کسی کے ایک لفظ برداشت نہیں کرتے تھے یہ سب کیا ہو رہا ھے اور تمھاری بیٹی بینا پردیں

کے ہمارے کھیت میں کیا کر رہی ھے اور تمھیں علم میں نہیں ھے کیا رضوان صاحب کے یہاں

عورتوں کا آنا منع ھے حفصہ کی اس بات پر تیوری چڑھی اس کا باپ کچھ بولتا وہ خود دو

دو ہاتھ کرنے میدان میں آئی کیا مسلہ ھے تمھارا مسٹر بتمیز دونوں باپ بیٹی کی ضروری بات

میں گھسے چلے آرہے ہوں اور عورت کس کو بولا حفصہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کا سر پھاڑ

دے فضول میں اتنی پیاری لڑکی کو عورت ہی بول دیا اور کچھ نہیں تو براق نے اس کی آواز پر

رضوان صاحب کی طرف سے نگاہ ہٹا کر اس کی طرف دیکھا صاف شفاف چہرہ چھوٹی چھوٹی

آنکھیں تیکھے نقوش خوبصورت گلابی ہونٹ ناک میں ایک چھوٹی سی نت بلا شبہ وہ حسین لڑکی

تھی وہ اس کو دیکھ کر ایک پل کے لئے بلکل اسٹیل ہو گیا تھا دل شدت سے پہلی بار کسی

لڑکی کو دیکھ کر دھڑکا تھا اس نے اپنی زندگی میں شاید ہی اتنی حسین لڑکی دیکھی تھی اس

کی نظر بے ساختہ اس کی نت پر پڑی وہاں پر ایک موتی دھوپ میں چمک رہا تھا
اس کی

خواہش ہوئی تھی وہ اس کو چھو کر دیکھا لیکن خود پر فورا قابو پایا اور اپنی بھاری اور
روب

دار آواز میں بولا یہ بات کس طریقہ سے کر رہی ہوں او ہیلو مسٹر ایکس وائے
زیڈ تم جو کوئی

بھی ہوں مجھے فرق نہیں پڑتا ھے لیکن میں کوئی عورت نہیں ہوں اور مجھے
یہاں آنے کے لئے

کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ھے میرا باپ یہاں کام کرتا ھے ان سے ملنے آئی ہوں اور اب

جارہی ہوں ابا پھر ملتی ہوں مشی آپی ویٹ کررہی ہوں گی میرا اللہ حافظ وہ کسی کو بھی

کچھ بولنے کا موقع دینے بغیر خدا حافظ کر کے جانے لگی لیکن روکی اور پلٹی اور اس کے قریب

ہوئی آیندہ کے بعد بات کرتے ہوئے بھی سوچنا کس سے بات کرنے جارہے ہوں آئے بڑے اونہہ بول

کر کھیت سے نکلتی چلی گئی براق شاہ نے اس کا پیچھا جب تک کیا جب تک وہ اس کی آنکھوں

سے اوجھل نہیں ہو گئی تھی منشی جی کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا اور نظر رضوان

صاحب کی طرف گئی جو ہاتھ جوڑے کھڑے تھے چھوٹے شاہ معاف کر دیئے گا بچی ھے وہ شہر

جا رہی تھی اس لئے بس ملنے آئی تھی آئیندہ یہاں نظر نہیں آئے گی آئیندہ خیال کرنا رضوان

صاحب مجھے نہیں پسند کھیتوں میں لڑکیاں آئے اس نے اپنی مزاج کے خلاف اتنی بات کی اور

وہاں سے موڑ گیا آج اس نے اپنی مزاج کے خلاف ایک لڑکی سے اتنی باتیں سنی تھی اور بدلے میں

ایک لفظ نہیں بولا تھا اور ساتھ میں رضوان صاحب کو بھی کچھ نہیں کہاں تھا اور بینا کسی

کی جانب دیکھتے ہوئے کھیت سے واپس حویلی کے لئے نکل گیا تھا منشی جی اور رضوان صاحب

نے بہت حیرت سے اپنے چھوٹے مالک کو دیکھا تھا جس نے کسی کو کچھ نہیں کہاں تھا ورنہ براق

شاہ ایک ایسی شخصیت کا نام تھا جس کے سینے میں دل نام کی چیز ہی نہیں تھی وجدان

شاہ بھی کہی کہی لوگوں کی باتیں سن لیتا تھا لیکن اس کو برداشت نہیں تھا کہ اس کے سامنے

کوئی اونچی آواز میں بات تک کریں کجہ کہ اتنی انسلٹ کرنا اس کو کسی پر بھی ترس نہیں آتا

تھا ہر غریب کو وہ اپنی پیر کی میٹھی کی دھول سمجھتا تھا لیکن آج اس کا دل ڈھڑکا تھا

اس کا دل آج پہلی بار کسی لڑکی کو دیکھ ڈھڑکا تھا وہ بہت سی لڑکیوں سے ملا تھا دیکھا تھا

لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا تھا آج اس کا دل پوری شدت سے ڈھڑکا تھا براق شاہ جو غریبوں سے

سخت نفرت کرتا تھا آج اس کا دل بھی ایک غریب کی بیٹی کے لئے ڈھڑکا تھا کیا ہونا تھا جب

ان دونوں کا ملاپ ہو گا ایک وہ جس کو جاگیر داروں سے ہی نفرت ھے تو ایک وہ جس کو

غریب زات سے ہی چیڑ ھے دیکھتے ھے آگے آگے ہوتا ھے کیا؟؟ لیکن ایک طرف شاید پہلی نظر کی

محبت ہو گئی تھی لیکن ایک طرف معملہ بہت خراب تھا

وہ پنچایت میں بیٹھا ہوا تھا سفید لٹھے کی مانند اکڑا ہوا سوٹ گلے میں مردانہ شال جس کا کلر بھورا تھا ہلکی بھڑی ہوئی شیو کف کہنیوں تک فولڈ تھے پنچایت میں موت جیسا

سناٹہ تھا ہر کوئی سانس روکے کھڑا سردار وجدان شاہ کے فیصلے کا منتظر تھا

اس نے سب پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی اور مختار کی طرف دیکھا اور اپنی بھاری اور کڑک آواز میں بولا

مختار کیا آخری فیصلہ ھے تمھارا؟؟ بیٹی دو گے یہ بیٹا ابھی بتا دو اس کے بعد جو فیصلہ میں

کرو گا اس کو کوئی رد نہیں کرا گے اور جانتے ہوں نہ میرے فیصلے کو رد کرنے کا مطلب کیا ہوتا

ھے

وہ سنتے ہی وجدان کے قدموں میں بیٹھا اور گڑگڑاتا ہوا بولا سردار میری معصوم بیٹی نے کچھ نہیں کیا ھے میں کیسے اس کو ان کے

ہاتھوں میں دے دو یہ لوگ تو میری بیٹی کو مار دیں گے

تم نہیں جانتے ہوں کیا مختار کے قتل کی کیا سزا ھے وجدان کے بولنے سے پہلے صغیر شاہ بولے تھے

اس نے ایک نظر اپنے دادا کو دیکھا اور واپس نگاہیں مختار کی جانب کی تو پھر تم اپنا بیٹا پنچایت کے حوالے کر دو اس نے رسانیت سے

کہاں

صاحب وہ پتہ نہیں کہاں ھے ورنہ میں اس کو آپ کے آگے پیش کر دیتا

اس نے سب سے نگاہ ہٹا کر اس پارٹی کی طرف دیکھا جن کا بیٹا مارا گیا تھا جو غیضو غضب سے مختار کو دیکھ رہے تھے اور ان کو ونی کے طور پر بیٹی چاہیے تھی یہ پھر خون کے بدلے خون

تو پھر تمھارا کیا فیصلہ ھے صفدر صاحب تمھارا؟؟؟

سر دار ہم آپ کو پہلے ہی بول چکے ھے ہمیں خون بہا میں لڑکی چاہیے یہ پھر خون کے بدلے خون اس نے ان کی بات تحمل سے سنی اور پھر اپنا مکمل رخ پوری پنچایت کی جانب کیا

صغیر شاہ اور ان کے دونوں بیٹے بھی اس پنچایت میں بیٹھے اس کے کوئی فیصلہ کے

منتظر تھے

میں آپ سب سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کیا ملے گا آپ سب کو ایک لڑکی کو ونی کر کے ؟؟

سب کو سانپ۔ سونگھا ہو تھا۔۔ کیا ملے گا اس کا ساتھ مار پیٹ کر کے اس سے زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا آپ کی روح کو تسکین ملے گی کسی مظلوم پر ظلم کر کے اس نے نگاہ پنچایت سے ہٹا کر مخالف پارٹی کی طرف کریں

وہ کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن جب وہ بات کرتا تھا تو کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ اس کی بات کے بیچ میں بولے میں ایک ٹھوس فیصلہ چاہتا ہوں جس سے دونوں پارٹیوں کو سکون ملے

آپ بتاؤ مجھے صفدر صاحب کیا ملے گا آپ کو ایک لڑکی کو ونی کر کے کیا آپ کا بیٹا آپ کو واپس مل جائے گا نہیں نہ اچھا چلو چھوڑو ہم لڑکی کو ونی نہیں کرتے تو ہم اس کے بیٹے کو ڈھونڈتے ھے اور پھر اس کو بھی مار دیتے ھے اس کے قتل کے بعد کیا اپ کا بیٹا جو اس دنیا سے جا چکا ھے وہ واپس آ جائیں گا

صفدر نے ایک نگاہ سردار کی طرف دیکھی جو اپنی گہری نگاہوں سے اس کی طرف ہی متوجہ تھا اس نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا

تو پھر تم یہ چاہتے ہوں نہ کہ مختار کو بھی وہی تکلیف ہوں جو تمھیں ہو رہی ھے کہ تمھارا بیٹا اس دنیا میں نہیں ھے اور اس کا بیٹا دنیا میں دندناتا پھیر رہا ھے صفدر نے بے ساختہ سر اثبات میں ہلایا۔۔

لیکن میں پوچھتا ہوں مختار سے کیا تم سکون۔ میں ہوں اس نے بھی بے ساختہ سر نفی میں ہلایا میں مانتا ہوں دونوں خاندان اس وقت بہت تکلیف میں ھے لڑکی کسی صورت ونی نہیں

ہو گی اور لڑکا جس نے قتل کیا ھے نہ ہی اس کو قتل کیا جائے گا پوچھوں کیوں

سب نے حیرت سے سر دار کی جانب دیکھا سب کی سمجھ سے باہر تھا یہ فیصلہ

۔ کیوں کہ لڑکے نہ جان بوجھ کر قتل نہیں کیا تھا دونوں طرف سے لڑائی ہوئی تھی جس کے نتیجے میں غلطی سے ڈنڈا سر پر لگا تھا اس نے جان بوجھ کر نہیں مارا تھا لیکن اس سے قتل ہوا ھے اس لئے اس کو گاؤں بدر کیا جاتا ھے وہ اب اس گاؤں میں دو بار نہیں آئے گا اور رہی ونی کی بات اگر لڑکا جان بوجھ کر قتل کرتا یہ کسی دشمنی کے تحت قتل کرتا تو ہم لڑکی کو ونی کر دیتے۔۔

صفدر صاحب جانتا ہوں یہ فیصلہ آپ کے حق میں نہیں ہوا لیکن ایک بار سوچنا یہ فیصلہ آپ کے ہی حق میں ہوا ھے یہ بات تھوڑی گہرائی سے سننا اگر میں ونی کا فیصلہ دیتا ہوں وہ بھی بینا قصور وار لڑکی کو

تو گناہ مجھے ملے گا کہ میں نے اپنی رعایا میں ایک بے قصور کو سزا کی بھینٹ چڑھا دیا اور آپ اگر ونی کر کے لڑکی لے جاتے ھے پھر اس کے ساتھ ونی والا سلوک کرتے ھے مارتے پیٹتے ھے۔۔

گدھے گھوڑوں کی طرح کام کرواتے ھے تو اس ٹائم تو آپ کو بہت سکون ملے گا لیکن آپ کو پتہ

ھے آپ کی اخرات بلکل خراب ہو جائے گی اللہ بھی مظلوم کے ساتھ ظلم نہیں دیکھ سکتا ھے

وہ سخت عزاب دینے والا ھے اور اگر آپ قتل کرتے ھے مختار کے بیٹے کو کیا اس چیز سے آپ

کا بیٹا واپس آئے گا نہیں نہ تو پھر ؟؟

صفدر نے اپنے سر دار کی طرف دیکھا جس کے

چہرے پر سنجیدگی تھی اس نے ایک نظر مختار کو دیکھا اور بے ساختہ نگاہیں آسمان کی جانب

کریں

کھڑے ہوئے بلند آواز میں بولے مختار کے بیٹے کو معاف کرتا ہوں میں اپنا کیس واپس لیتا ہوں آگر

اس کا بیٹا گاؤں بھی آنا چاہے تو مجھے فرق نہیں پڑتا ھے بہت شکریہ سر دار آپکا کے مجھے ایک

سخت گناہ سے آپ نے بچالیا ھے بہت شکریہ آپ کا وہ بول کر واپس بیٹھا

اس نے سر اثبات میں ہلایا تو میں سر دار وجدان شاہ اس نتیجے پر پہنچا ہوں مختار کے بیٹے کو گاؤں بدر کیا جاتا ھے اگر کسی کو کوئی مسلہ ھے تو مجھے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

وہ بول کر اٹھا اور کندھے سے شال ٹھیک کرتے ہوئے مظبوط قدم کے ساتھ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا سب ایک ساتھ اس کے آداب میں کھڑے ہوئے اور ایک ساتھ نعرہ لگایا سر دار زندہ باد مختار جا کر صفدر کے گلے لگا

اس نے بینا ہچکچاہٹ کے اس کو اپنے سینے سے لگایا صغیر شاہ نے ایک نظر پوری پنچایت کو

دیکھا سب کے چہرے مطمئن تھے بلکہ مخلاف پارٹی بھی خوش اور مطمئن تھی ان کا سینہ

فخر سے چوڑا ہوا وہ بھی اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ حویلی کی جانب بڑھے آج ایک مظلوم ظلم کی بھینٹ چڑھنے سے بچ گیا تھا

.....

ایسا کیا ھے جو حمزہ ہم سے چھوٹ رہا ھے ہم

اتنا قریب آکر بھی ایک چیز ایسی چھوڑ رہے ھے

جس سے کیس کا پورا حصہ جوڑا ھے کچھ سمجھ نہیں آرہی ھے آخر کیا ھے وہ چیز

اگر احسن زوار اصل مجرم نہیں ھے تو پھر کون ھے میں نے خود اس انسان کو کراس چیک کیا ھے

اس میں واقع کوئی جھول نہیں ھے پھر یہ کون ھے جس نے انعم کا قتل کیا ھے اور الزام دانش پر

آگیا ھے

وہ کیوں اپنی بہن کا قتل کریں گا مشائم اس وقت اپنے گھر کے لاونج میں پریشانی سے

ٹہل رہی تھی اور سامنے صوفے پر حمزہ اور اس کا سب سے اچھا دوست ایس پی عمیر صدیقی

بیٹھا ہوا تھا

تو ایک یہ بات بتاؤ مجھے مشی کے اگر دانش انعم کا بھائی ھے تو احسن زوار بھی تو انعم کا بھائی ھے پھر تم یہ کیوں بول رہی ہوں کے تمھیں دانش پر نہیں احسن زوار پر شک ھے یہ تھوڑی سوچنے والی بات ھے عمیر نے تھوڑا سوچتے ہوئے کہاں

ابھی مشی اپنے لب بولنے کے لئے کھولتی گھر میں خود سے بڑابڑاتی ہوئی حفصہ داخل ہوئی

پتہ نہیں کیا سمجھتے ھے یہ رکشہ والے مجھے میں کیا پاگل ہوں جو اتنی آسانی سے بدھوں بن جاؤ گی سب کی نظر بے ساختہ مین انٹرس پر پڑی جہاں وہ اپنا بڑا سا دوپٹہ سنبھالتی ہوئی اور خود سے بولتے ہوئے بیگ گھسیٹتی ہوئی داخل ہو رہی تھی چہرہ سرخ ہو رہا تھا سب اس کو اتنا جھنجھلاتے ہوئے حیرت سے دیکھ رہے تھے اس نے بولتے ہوئے نگاہیں اٹھا کر دیکھی تو لاونج میں ہی وہ تینوں بیٹھے اس کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے

ان تینوں کو دیکھ کر ایک دم زبان اور ٹانگوں دونوں کو بریک لگا پانچ سیکنڈ صرف پانچ سیکنڈ اور وہ بھاگتے ہوئے مشی کے گلے لگی

اسلام علیکم وہ بہت پر جوش سی اس کے گلے لگتے ہوئے بولی آپو اتنا سارا یاد آئی آپ مجھے سب سے زیادہ آپ کو میں نے یاد کیا اور کیسی ھے آپ پتہ ھے اتنا یاد کیا میں نے آپ کو ان چھٹیوں میں وہ ایک سانس میں ہی شروع ہو گئی مشائم نے مسکراتے ہوئے اس کا سلام کا جواب دیا وعلیکم السلام میں بھی بلکل ٹھیک میں نے بھی اپنی گڑیا کو بہت یاد کیا اس نے ہلکے سے اس کے بھرے گلابی گالوں کو چھوتے ہوئے کہاں سچ بتائے وہ چہک کر بولی تو اس نے بھی مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

میڈم ہم بھی ھے عمیر نے ہاتھ ہلا کر توجہ اپنی جانب کروائی تو وہ ہنستے ہوئے عمیر کے سامنے سر جھکا کر سلام کیا جس کا جواب دے کر اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

کیسے ہوں حمزہ اس سے مل کر وہ حمزہ کی طرف مڑی میں بلکل ٹھیک مس پٹاخہ تم کیسی

ہوں اور ہاتھ مکہ کی صورت میں ایک دوسرے کو مارا میں بھی بلکل ٹھیک وہ بول کر دھپ سے

اس کے برابر میں صوفے پر بیٹھی

ویسے حفصہ تم کیا بڑبڑاتی ہوئی آرہی تھی عمیر نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

یار آپو عمیر بھائی کیا بتاو ایک رکشہ والا بس اسٹیشن سے یہاں تک لے کر ایا تھا اور ہماری بات تین سو روپے کی ہوئی تھی لیکن یہاں آکر باہر سے گھر دیکھ کر پھیل گیا اور بولنے لگا باجی مجھے پانچ سو روپے چاہیئے ایک تو مجھے بول دیا باجی اوپر سے بول دیا کے پانچ سو روپے

دے دو میں نے کہاں نہ پانچ سو کا نوٹ تو نہیں

ھے لیکن دینے کے لئے پانچ سو جوتے ھے یہ سن

کر بھاگا ورنہ کوئی معصوم لڑکی یہ لوگ دیکھتے نہیں ھے اور ٹھگ لیتے ھے لیکن

ان کو کیا پتہ کے

میں معصوم صرف چہرے سے ہی ہوں اس کی بات سن کر حمزہ اور عمیر نے بے

ساختہ قہقہہ

لگایا جبکہ مشائم نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا

ویسے آپو آپ نے مجھے اتنی جلدی مطلب ابھی

تو چھٹیوں میں دو دن باقی تھے پھر اتنی جلدی کیوں بلوایا اس نے مشائم کو دیکھتے

ہوئے پوچھا

اور ہاں اس انعم کیس کا کیا بنا؟؟

اس کی وجہ سے ہی تم کو بلوایا ھے آرے ہاں مشی عمیر کا دیہان بھی اس طرف گیا تو ہم کیا بات کر رہے تھے اس کی توجہ بھی اس جانب مبذول کروائی ہاں تو میں تم لوگوں کو یہ بتا رہی تھی کہ آحسن زوار بھی انعم کا بھائی ھے اور دانش بھی انعم کا بھائی ھے لیکن احسن زوار انعم کا سوتیلا بھائی ھے اور دانش سگا اور کوئی بھائی اپنی بہن کو کبھی نہیں مار سکتا ھے اتنا میں یقین سے بول سکتی ہوں

اس کی بات سن کر تینوں نے سر اثبات میں ہلایا لیکن عمیر میری چھٹی حنس مجھے یہی بول رہی ھے کہ احسن زوار ہی میں کوئی جھول ھے

لیکن مشی تم نے خود بھی اس کو کر اس چیک کیا ھے میں نے بھی کیا ھے تو اس میں کیا جھول ھے میری نظر میں وہ کلیئر ھے اصل کلپرٹ کوئی اور ھے حمزہ نے سمجھاتے

ہوئے کہاں

نہیں حمزہ میں صرف ایک بار اس احسن زوار سے ملی ہوں اور مجھے پہلی بار میں ہی اس پر شک ہوا تھا تم لوگوں نے نوٹ کیا ہوں یہ نہ کیا ہوں لیکن جب وہ بات کرتا ہے تو مطمئن رہتا ہے اتنا مطمئن کوئی نہیں رہتا ہے ہر انسان جو سچا بھی ہوں تھوڑا بہت بھکلاتا ضرور ہے اور مجھے انعم کے شوہر پر بھی شک ہے

آپو میں تھوڑا کنفیوز ہو رہی ہوں آپ کو احسن زوار پر بھی شک ہے اور انعم کے شوہر پر بھی یہ بات کچھ سمجھ نہیں آئی حفصہ تھوڑا پریشان ہو کر بولی

پہلے ان کو بولنے تو دو ہمیشہ یہ لڑکی چلتی گاڑی پر چڑھ جاتی ہے اللہ اللہ کیا بنے گا اس کا حمزہ نے ماتھا پیٹتے ہوئے کہاں

تم سے بات کریں ھے میں نے جو میرے منہ لگ رہے ہوں میں نے آپو سے پوبھا گھونچوں اس لئے خاموش رہا کرو وہ ناگواریت سے بولی

او مس پٹاخہ یہ گھونچوں کس کو بولا میں تمھیں کس اینگل سے گھونچوں لگ رہا ہوں اتنا ہنڈسم لڑکے کو گھونچوں بول رہی ہوں خود کو دیکھا ھے باؤلی بگلول اوئے یہ باؤلی بگلول کس کو بولا تمھیں ہی بولا ھے عجیب سی ابھی حفصہ کچھ بولتی مشائم ایک دم چلائی چپ ایک دم چپ اواز نہیں

چاہیئے مجھے تم دونوں کی کبھی تو انسان بن کر بیٹھ جایا کرو جہاں دیکھوں وہی شروع ہو جاتے

ہوں کبھی تو موقع محل دیکھ لیا کرو ہر جگہ ماہا بھارت کرنا ضروری نہیں ہوتی ھے اور ہزار بار

تم دونوں کو بولا ھے میرے سامنے انسانوں کی طرح بہیو کیا کرو سمجھ نہیں آتی ھے تم دونوں

کو اب میرے کانوں تک آواز نہ آئے تم دونوں کی دو منٹ لگاؤ گی دونوں کو جوب سے نکلنے میں

پھر ڈھونڈتے رہنا جوب وہ غصہ سے بولی تو دونوں انسان بن کر بیٹھ گئے

ہاں تو میں کیا بول رہی تھی وہ واپس عمیر کی طرف متوجہ ہوئی مجھے اس کے شوہر پر بھی شک ھے اور وہ اس لئے جب وہ بات کرتا ھے نہ اس کے چہرے پر ایک الگ ہی خوف ہوتا ھے اس کا بات کرنا کا طریقہ بھی بہت الگ ہو جاتا ھے اور جب بھی میں دانش سے بات کرتی ہوں تو نہ وہ اتنا بھکلاتا ھے نہ ہی ڈرتا ھے نہ ہی اتنا مطمئن ہوتا ھے میرے پاس سچائی تک پہچانے کے لئے ایک پلین ھے جس پر

کام تم دونوں کرو گے اس نے بات کرتے ہوئے حمزہ اور حفصہ کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہم دونوں وہ تقریباً

ایک ساتھ ہی بولے

ہاں تم دونوں کیا کرنا ہو گا ہمیں حمزہ بولا

تم دونوں میاں بیوی بن کر انعم کے سسرال جاؤ گے وہاں جا کر کچھ مین باتیں کلیکٹ کرو میں تم لوگوں کے ساتھ یہاں سے بلتوتھ کے زریعہ کونٹیکٹ میں رہوں گی

لیکن آپو ہم کریں گے کیا کچھ نہیں کرنا ھے حمزہ گیٹ نوک کریں گا اور کچھ بھی بہنا کر کے تم دونوں اندر داخل ہو جانا وہاں پہنچ کر ان سے باتیں کرنا پوچھنا کون کون رہتا ھے آپ کون ہوں کچھ بھی اور انہیں باتوں میں سے کچھ اندر کی

باتیں نکلنے کی کوشش کرنا مجھے لگتا ھے کچھ تو ایسا ضرور ہمارے ہاتھ لگے گا جس سے یہ پوری گھتی ہی سلجھ جائے گی

ایک بات بتاؤ عمیر ماتھے پر بل ڈالے مشائم سے مخاطب ہوا تم کیا پاگل ہو گئی ہوں یاد ھے پچھلی بار جب ان دونوں کو گلفرینڈ بوائے فرینڈ بنا کر ان کو بھیجا تھا کیا تماشا کر کے آئے تھے

وہ کیس ہماری وجہ سے ہی سولو ہوا تھا دونوں تقریباً چلاتے ہوئے ایک ساتھ بولے عمیر نے آئی برو اچکائی ساتھ میں مشائم نے بھی حیرت سے ان کو دیکھا حفصہ کی نظر مشائم پر پڑی تو ایک دم گڑبڑا کر بولی

وہ تو ساری محنت آپکی ہی تھی لیکن آخر

کا جو کام تھا اگر ہم نہ کرتے تو کیس کیسے سولو ہوتا

اس نے سر اثبات میں ہلایا ایک دفعہ سوچ لو

مشی ان کو بھیج تو رہی ہوں کہی لینے کے دینے نہ پڑ جائے

دیکھوں یار مجھ سے یہ دونوں فیمیلی یعنی انعم کے میکے والے اور سسرال والے دونوں مجھ سے مل چکے ھے اور تم سے بھی

پولیس اسٹیشن میں مل چکے ھے ورنہ میں اور تم چلتے لیکن اب ہم۔ نہیں جاسکتے ھے اس لئے

اگر کوئی جاسکتا ھے تو وہ یہ دو نمونے ہی ھے جن سے ابھی تک ان میں سے کسی کی بھی

ملاقات نہیں ہوئی ھے اس لئے اب جو بھی ھے یہ دنوں ہی ھے اور ویسے بھی میں ان سے بلتو تھ

کے ذریعے کونٹیکٹ میں رہوں گی تم پریشان نہ ہوں سب کچھ ہینڈل ہو جائے گا
ایس پی عمیر
صدیقی وہ مسکراتی ہوئی سامنے صوفے پر بیٹھی اور آگے کے پلین کو ترتیب دینے
لگے۔۔

.....

رات کے کھانے کے بعد حویلی والے سب اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے
ایسے میں ایک تھی
جو خاموشی سے کچن۔میں کھڑی املی کھانے میں مصروف تھی جب کے اس کو
املی کھانے
سے ڈاکٹر نے ابھی سختی سے منع کیا ہوا تھا پھر بھی سحر سب سے نگاہیں بچا کر کچن
میں املی

کھانے میں مگن تھی

مستجاب ڈیرے پر گیا تھا حویلی آیا تو پانی کی پیاس محسوس ہوئی تو پانی پینے کے لئے کچن کا رخ کیا اور وہاں پر دنیا مافیا سے مگن سحر کو املی۔ کھاتے پایا اس کے ہاتھ میں املی دیکھ اسکی تیوری چڑھی

اور کچن کے گیٹ پر سے ہی وہ ڈھاڑا کیا ہو رہا

ھے یہ اور کیا کر رہی ہوں تم اس کی سانس تک روک گئی تھیی

اس کی آواز سن کو سحر کو محسوس ہو رہا تھا کہ ٹانگوں سے جان نکلتی جا رہی ھے اس کے ہاتھ بھی باقاعدہ کانپ رہے تھے

اگر اس کی جگہ براق وجدان مصطفیٰ کوئی بھی ہوتا اس کو اتنا خوف محسوس نہیں ہوتا

لیکن یہاں پر مستجاب تھا اس کا جانی دشمن اس کو پتہ نہیں کیوں لیکن سحر سے ایک الگ

ہی چیڑ تھی جب کے وہ اس کے نکاح میں تھی لیکن وہ یہ نکاح رکھنا نہیں چاہتا تھا اور اس کو

ختم کرنے کا بہت جلد ارادہ بھی کر چکا تھا

اس نے قدم اندر کچن میں بڑھایا مستجاب کے قدموں کی آواز جیسے جیسے قریب ہو رہی تھی اس کے دل کی دھڑکن بے انتہا تیز ہو رہی تھی وہ اس کے قریب کچھ قدم کے فاصلے پر روک گیا پلٹو

سحر اس نے اپنی مردانہ بھاری آواز میں کہاں تو اب سحر گیر نے کو ہوئی آنسوں
آنکھوں میں بے ساختہ ائے وہ ڈری سہمی پلٹی آنکھیں میچی
ہوئی تھی

اور ہاتھ پیچھے چھپائے ہوئے تھے ہاتھ میں کیا ھے آگے ہاتھ کرو اس نے ایک
بار پھر کہاں
تو اس نے نفی میں گردن ہلائی

آواز آرہی ھے میری کیا بکواس کر رہا ہوں میں اس کو نفی میں سر ہلاتا دیکھ اس
کو مزید غصہ آیا

سو۔۔۔سوری اس نے کپکپاتی آواز میں کہاں میرے سامنے فضول گوئی سے پرہیز کیا کرو جتنا کہاں ھے اتنا کرو اور ہاتھ آگے کرو اس نے دوسرے ہاتھ سے گالوں میں آئی نمی صاف کریں

پلیز سوری وہ دل چاہ رہا تھا اس لئے بس تھوڑی سی کھائی تھی آئیندہ نہیں کرو گی پلیز اماں کو مت بتائیں گا اور میں ایسا کیوں کرو گا؟؟ ہوں کون تم میری دوست ہوں جو میری تمھاری بات مان لو

جانے لگا ہوں بڑی امی کو بتانے پلیز نہ بتائے وہ جان سے مار دے گی

اچھا تو یہ حرکت کرنے سے پہلے خیال نہیں آیا کہ اماں جان سے مار دے گی

وہ رونے لگی تو اس زرہ رحم آیا اچھا چلو ٹھیک ھے نہیں بتاؤ گا لیکن میری ایک شرط ھے وہ

شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا جی بولے

اس کو تو ایک نئی نوید ملی تھی یہ سن کر دادا کے پاس جاؤا بھی اور اسی وقت اور ان کو جا کر بولوں کے تم یہ نکاح مزید نہیں رکھنا چاہتی ہوں

تمھیں طلاق چاہیے بتاؤ یہ کر لوں گی اگر تم یہ کرتی ہوں آئی سیور میں تمھارے اس کارنامہ کا

کسی کو نہیں بتاو گا اود اگر تم نے یہ نہیں کیا تو میں ابھی بڑی امی کے پاس تمھاری یہ املی اور

تمھیں دونوں کو لے کر جاؤ گا بلکہ ایک کام کرتے ھے سردار بھائی کے پاس چلتے ھے کیسے ائی ڈیا

اس نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا دادا جان سے مار دے گے مجھے اگر میں نے ایسی کوئی بات

کریں آپ ایسا نہ کریں پلیز اس نے ایک بے بس نگاہ سے اس ظالم کی طرف دیکھا جہاں کوئی

رعایت نہیں تھی

تو یعنی تم دادا کے پاس جا کر اس رشتہ کو ختم کرنے کی بات نہیں کرو گی اس نے سر نیچے کر کے سر نفی میں ہلایا آنسوا بھی بھی آنکھوں سے جاری تھے جس کو اس نے صاف کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کریں تھی

صاف رنگت سرخ ہونا شروع ہو گئی تھی وہ بلا

شبہ ایک حسین لڑکی تھی لیکن مستجاب کو نہیں پسند تھی نکاح جیسے مقدس رشتہ کے بعد

بھی اس کے لئے دل میں تھوڑی سی بھی محبت پیدا نہیں ہوئی تھی

تو پھر تمھاری اماں کے پاس یہ لے کر چلتے ھے پتہ ھے نہ کتنی نفرت کرتی ھے تم سے اگر یہ ایک دفعہ میں نے تمھارے اس کرتوت کا بتادیا تو تمھارے ساتھ کیا ہوگا جانتی بھی ہوں ساری رات بڑی تائی تمھیں سردی میں باہر لان میں سلائے گی کیا ارادہ ھے بتادو

اس نے تڑپ کر اس جلاد کو دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھے اس کی سانسیں چھیننے کے در پر تھا پلیز ایسا مت کریں میں آئیندہ کبھی بھی یہ نہیں کھاؤ گی اس نے بول کر جھٹ سے ڈسٹبین میں وہ املی پھینکی

مستجاب نے ایک نظر سحر کو۔ دیکھا جو اس کے خوف سے تقریباً کانپ رہی تھی پھر ایک نظر املی کو دیکھا جس کو اس نے پھینک دیا تھا

آئیندہ کے بعد اگر تم کو یہ حرکت کرتے دیکھا تو وہ حشر کرواؤ گا جس کی کوئی حد نہیں ہو گئی آئی سمجھ مجھے مصطفیٰ بھائی مت سمجھنا کہ تمھیں ایسے ہی ہر چھوٹی غلطی پر چھوڑ دیتے ھے میں مستجاب ہوں انسان۔ کی بوٹی بوٹی جسم سے نوچ لیتا ہوں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ھے سامنے والا انسان تڑپ رہا ہوں مر جائے آئی ڈونٹ کیئر مصطفیٰ بھائی تمھارے ساتھ اس لئے بھی رعایت کرتے ھے کہ وہ تمھارے رضائی بھائی ھے ل

یکن میں مستجاب ہوں میرے دل میں نہ رحم ھے نہ تم ہوں اس لئے جتنی جلدی ہو سکے اپنی اماں یہ بھائی سے بات کرو اور اس نکاح جیسے ڈھول کو میرے گلے سے نکال دو

میں تمھیں وارن کر رہا ہوں اگر تم میری زندگی میں شامل ہوئی نہ سحر تمھاری زندگی جہنم سے بھی بتر کر دوگا یہ بات دماغ میں بیٹھالو وہ بول کر سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

اور پیچھے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر رونے لگی تھی

سحر ایک ایسی لڑکی تھی جو بے انتہا کی معصوم اس کی جب کوئی غلطی ہوتی بھی نہیں تھی تب بھی سب اس کو ہی قصوروار ٹھہرا دیتے تھے سب میں صرف اس کی اماں

پھپھو نورے مستجاب ہی شامل تھے باقی سب تو پھر بھی اس کے ساتھ اچھے تھے لیکن یہ جو

لوگ اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے تھے ان لوگوں نے ہی ایک جیتی جاگتی انسان کو

ڈیپریشن میں ڈال رکھا تھا

وہ ایک مومی گڑیا تھی جس کے ساتھ اس کی اپنی ماں اتنا برا سلوک کرتی تھی
کیونکہ وہ ایک لڑکی تھی اس کی پیدائش کے وقت ان کی دو اولاد ہوئی ایک

بیٹا اور ایک بیٹی لیکن بیٹا بچ نہیں پایا تھا اور بیٹی بچ گئی تھی وہ اس کو منحوس کہتی
تھے

کہ اس کے آتے ہی ان کا بیٹا اس دنیا میں نہیں رہا جس وجہ سے اس کے ساتھ وہ
بے جہ سختیا بے

جہ روک ٹوک اس کے لئے حویلی گھر نہیں قید تھی وہ آگے پڑھنا چاہتی کچھ بننا
چاہتی تھی

لیکن اس کی اماں نے میٹرک تک بھی بہت مشکل سے اس کو پڑھنے دیا تھا

اور اگر اس سے بے انتہا کوئی محبت کرتا تھا تو وہ مصطفیٰ تھا اس کی بڑی خواہش تھی اپنی اماں کی طرح کوئی بہن ہوں اس لئے وہ سحر سے بہت پیار کرتا تھا براق اور وجدان بھی اس سے پیار کرتے تھے

لیکن جو بات مصطفیٰ میں تھی وہ ان دونوں میں نہیں تھی مصطفیٰ نے مستجاب کو تمسکر سے کچن سے نکلتے دیکھا تھا اس لئے ایک دفعہ بس چیک کرنے گیا تھا کہ جو وہ سوچ رہا ہوں وہ نہ ہوں لیکن کچن میں گھٹنوں میں منہ دیا سحر کو۔ روتے دیکھا تو پل۔ میں اس کے پاس پہنچا اس

قریب گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھا اور اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا

کیا ہوا ھے سحر بچہ کیوں اتنا رو یا جا رہا ھے اس کے اتنے نرمی سے پہچنے پر اس نے سر اٹھا یا اور سامنے مصطفیٰ کو دیکھتے ہی اس کے سینے سے لگی وہ آہستہ آہستہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا اور اس کو رام۔ کرنے کی کوشش کرنے لگے اچھا بتاؤ

کیا بولا ھے مستجاب نے ابھی اس کی کھینچائی

کرتا ہوں۔ اس نے پیار سے پوچھا تو وہ اور شدت سے رونے لگی

بھائی۔ میں نے کچھ نہیں کیا ھے تو وہ بار بار طلاق کی۔ کیوں بات کرتے ھے میں کیسے لالا یہ دادا سے بولوں گی کہ۔ مجھے ان سے طلاق چاہیے اس نے سر اٹھا کر بے بسی سے مصطفیٰ کی جانب دیکھتے ہوئے کہاں

اس نے پھر وہی بکواس کریں ھے مصطفیٰ نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا سحر نے سن کر سر اثبات میں ہلایا اچھا تم اٹھو اور کمرے میں جا کر آرام کرو دیکھتا ہوں میں اس پاگل انسان کو جس کا دماغ کچھ زیادہ ہی خراب ہو رہا ھے ابھی دو ہاتھ لگاؤ گا نہ تو ساری عقل ٹھکانے پر آجائے گی

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور اس کے ساتھ ہی کچن سے باہر نکلا اور اس کے کمرے کے پاس پہنچ کر بولا تم پریشان۔مت ہوں تمھارے لالہ ھے نہ سب دیکھ لے گے اس مستجاب کو بھی اور دادا کو بھی تم جاؤ اور میری جان ارام۔کرو ٹھیک ھے

اس نے سن کر۔سر اثبات میں ہلایا اور اپنے کمرے

چلی گئی مصطفیٰ نے ایک گہری سانس لی اور ایک نظر مستجاب کے کمرے کو دیکھا پھر صبح

بات کرنے کا سوچ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

مصطفیٰ شاہ ایک واحد ایسی شخصیت تھی

حویلی میں جو سب سے ٹھنڈے مزاج کا انسان تھا پوری حویلی میں ایسا تھا جس کے سینے میں

دل اور انسانیت دونوں موجود تھی

جو سحر کو بلکل اپنی بہنوں کی طرح پروٹیکٹ کرتا تھا وجدان کا جگری دوست اور براق کا بڑا بھائی سحر کا سب سے پسندیدہ لالا مستجاب کا باپ اور نورے کو تنگ کرنے والا کزن اس سے حویلی میں ایک الگ ہی رونق تھی

جب جب یہ شہر جاتا تھا حویلی ایک دم۔ ویران ہو جاتی تھی وہ سب سے الگ انسان تھا اس کی پہچان ہی یہ تھی کہ وہ شاہ ہو کر ایک نرم دل کا مالک تھا باقی سب کی طرح نہیں خاص کر اپنے بھائی مستجاب کی طرح تو بلکل بھی نہیں تھا

حمزہ نے سفید شلوار قمیض اور حفصہ نے بلیک برقا پہنا ہوا تھا اور انعم کے سسرال کے گیٹ سے

تھوڑا دور کھڑے ہوئے تھے بار بار بلتو تھ میں مشائم ان دونوں کو آگے بڑھنے کا بول رہی تھی

لیکن نہ حمزہ آگے بڑھ رہا تھا نہ حفصہ

حمزہ حفصہ اگر تم دونوں اب آگے نہیں بڑھے تو میں وہاں اکر دونوں کا منہ توڑ دو گی وہ غرائی

یار مشی میں کب سے بول رہا ہوں اس باؤلی بگلول کو لیکن یہ سنے تب نہ

یہ تم بار بار باولی بگلول کس کو بول رہے ہوں وہ اپنا برقہ کا حجاب سے جو الجھ رہی تھی اس کو چھوڑ کر حمزہ کی طرف متوجہ ہوئی

دیکھ رہی ہوں مشی اس سے آگے نہیں بڑھا جا رہا ھے لڑائی کرو الو بس اس سے

حمزہ تم اپنی بکواس بند کرو گے مشائم غرائی تو

وہ ہلکی سی آواز میں منمنایا مشی یار میں تو چپ ہی ہوں یہی بول رہی ھے اس نے بلو تھتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہاں

کوئی نہیں اپو فضول بکواس یہی کر رہا ھے میں تو بس اپنا یہ حجاب ٹھیک کر رہی تھی

چپ کر جاو تم دونوں کسی کو شک ہو جائے گا اللہ کا نام لے کر جاؤ کچھ نہیں ہو گا

او کے مشی تم پریشان مت ہوں ہم نکلتے ھے جب تم دونوں ساتھ ہوتے ہوں نہ تو اچھے بھلے کہہ

بندے کو پریشانی ہونے لگتی ھے اب جلدی کرو وہ ایک بار پھر جھنجلا کر بولی تو وہ دنوں منہ

بنا کر آگے بڑھے پانچ منٹ بعد

وہ دونوں انعم کے سسرال کے گیٹ پر پہنچ گئے تھے حمزہ نے پہلے حفصہ کو آنکھ
ماری اور گیٹ نوک کیا حفصہ ایک دم حواس کھو کر اس کے بانہوں میں گیری
کتنی موٹی ہوں حفصہ تھوڑا وزن خود پر بھی رکھو

حمزہ میں گلا دبا دو گی بکواس نہیں وہ تھوڑی

سی آنکھ کھول کر دبا دبا سا چلائی یار کوئی گیٹ کیوں نہیں کھول رہا اس نے ایک
بار پھر
جھنجھلا کر دروازہ نوک کیا تو کوئی عورت گھبراتی ہوئی گیٹ کے پاس آئی اور
دونوں کو
اس طرح دیکھ مزید گھبرائی

مشی نے حمزہ کے گلے کے بٹن کے پاس ایک کیمرہ لگایا ہوا تھا وہ بلو تھتھ کے ذریعے وہاں کی باتیں اور کیمرہ کے زریعے وہاں کا ہر منظر دیکھ سکتی تھی جلدی کرو حمزہ اندر جاؤ کچھ بھی کر کے

مشی کی آواز ائیر پریس سے اس کے کان میں گونجی تو وہ اپنی چہرہ پر دنیا جہان کی پریشانی لاتے ہوئے بولا آنٹی جی پلیز میری بیوی کو دیکھے کیا ہو گیا ھے موٹی مطلب یہ بہوش ہو گئی ھے کچھ سمجھ نہیں آرہی ھے آپ دیکھے نہ پلیز

حفصہ کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا گلا دبا دے لیکن اگر وہ ایسا کچھ بھی کرتی تو مشائم اس کا گلا صحیح سے دبا دیتی اس لئے ضبط کا گھونٹ پی گئی

اس عورت کا چہرہ تھوڑا مطمئن ہوا اور اس نے حمزہ کی بانہوں میں دیکھا جہاں حفصہ کی آنکھیں صرف نقاب سے دیکھ رہی تھی وہ

انکو رام کر کے اندر لے کر آئی اور لاونج میں صوفے پر بیٹھایا

آپ ان کو لے کر بیٹھے میں پانی کے کر آتی ہوں وہ بول اندر کی جانب بڑھی ان کے جاتے ہی حفصہ نے پٹ سے آنکھیں کھولی اور اس کا گیر بان پکڑا

گھونچوں انسان یہ تم کیا مجھے بار بار موٹی اور باؤلی بگلول بول رہے ہوں خود کو دیکھا کدو کی شکل والے گینڈے وہ ایک دم بھپری

تو تم کیا موٹی نہیں ہوں سارا وزن بھی مجھ غریب پر ڈال دیا تھا موٹی نہیں بولو گا تو کیا بولا گا وہ بھی اس کا ہاتھ گیر بان سے ہٹاتے ہوئے بولا

تیری تو حفضہ کچھ اور بولتی اس سے پہلے مشائم کی آواز سے پیچھے ہوئی انسان بن جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا گھر آ کر لڑ لینا دونوں ابھی انسانوں کی طرح

خاموشی سے بیٹھے رہوں ائیر پریس سے مشی کی آواز پر حفصہ سیدھی ہوئی اور واپس آنکھیں بند کرلی حمزہ بھی منہ بنا کر اندر کی طرف دیکھنے لگا

پانچ منٹ بعد سہیل (انعم کا شوہر) اور وہ عورت باہر آئے ان کو آتے دیکھ حمزہ نے فورا سے حفصہ کا ہاتھ پکڑا اور بار بار اس کے گال پر ہلکے ہلکے تھپڑ مار کر جگانے کی کوشش کرنے لگا

حفصہ نے اس کی ٹانگ پر اپنی ٹانگ ماری اس کو تھپڑ کچھ زیادہ ہی تیز لگ رہے تھے وہ ایک دم اچھلا لیکن وہ دنوں قریب آگئے تھے اس لئے ضبط کے گھونٹ پی گیا

انہوں نے پانی کا گلاس حمزہ کو دیا تو اس نے پانی حفصہ کے منہ پر مارا جس سے اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور ہاتھ سر پر رکھ کر بیٹھی میں کہاں ہوں کون ہوں اپ۔سب

حمزہ اور مشی نے خونخوار نگاہوں سے اس نوٹنکی کو دیکھا

حفصہ ہم کسی کے گھر پر ھے تمھاری طبیعت خراب ہو گئی تھی جان اس لئے ہم یہاں آئے ھے اس نے دانت پیس کر اس کو آنکھیں دیکھا کر مزید کوئی اداکاری کرنے سے روکا اور ان۔دونوں کی طرف دیکھا جو ان کی ہی جانب متوجہ تھے

بہت شکریہ آنٹی آپ کا آپ نے ہمیں اپنے گھر میں آنے دیا اس کے بولنے سے وہ دونوں بھی ہوش میں آئے کوئی بات نہیں بیٹا ایک انسان ہی دوسرے انسان کے کام آتا ھے وہ خاتون بول کر صوفے کی طرف بڑھی ویسے نام کیا ھے تمھارا

میرا نام سکندر ھے اور میری زوجہ کا۔ نام اس نے حفصہ کی جانب دیکھا جو اس کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں ایک دم شرارت ناچی حفصہ کو بہت چیڑ ہوتی تھی اس کو کوئی پرانے زمانے سے ملائے اس نے جان بوجھ کر پرانا نام بولا اس کا نام تبسم ھے

حفصہ نے اس نام پر منہ بنایا ماشاء اللہ بہت پیارا نام ھے مشی نے کچھ ائیر پریس سے کہاں تو حفصہ سیدھی ہوئی اور آنٹی آپ کے گھر میں بس آپ اور یہی رہتے ھے حفصہ نے ڈائریکٹ پوچھا تو ایک منٹ کے لئے دونوں ماں بیٹے گڑبڑائے لیکن پھر وہ خاتون بولی

نہیں بیٹا پہلے میں میرا بیٹا اور میری بہو رہتے تھے لیکن ابھی کچھ ٹائم پہلے میری بہو کا انتقال ہو گیا ھے اس وجہ سے اب ہم دونوں ہی ہوتے ھے ان کا لہجہ حد درجہ غمگیں ہو گیا تھا

مشائم بہت غور سے کیمرہ کی نظر سے ان کے چہرہ کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی

او آئی ایم سوری دنوں ایک ساتھ بولے ویسے آنٹی یہ کون پڑھتا ھے سامنے سیکنڈ ایئر کی بک رکھی ہوئی تھی

حمزہ ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا یہ میری بیوی کی ہی ھے سہیل بولا تو دنوں نے ہاں میں سر ہلایا اچھا بہت بڑی بات ھے وہ شادی کے بعد پڑھتی تھی ورنہ گھر اور پڑھائی کو کیسے مینج کرتی ہو گی اور بہت بڑی بات ھے

آپ لوگوں نے دے دی پر پیشن ورنہ میرے سسرال والوں نے تو صاف انکار کر دیا تھا اور بعد میں مجھے بھی سمجھ آئی کیا کرنا ھے پڑھ کر

حفصہ نے اپنی طرف سے پتہ پھینکا ہاں نہ میں تو بہت منع کرتا تھا کہ نہ پڑھو اس کو ہی شوق

تھا اچھا آپ کو نہیں پسند تھا ان کا پڑھنا حمزہ نے اس کے چہرہ پر کچھ کھوجتے ہوئے پوچھا

نہیں پسند بھی تھا اور نہیں بھی لیکن شادی کے بعد لڑکیوں کو تو گھر بار دیکھنا چاہئے ویسے

میری ساتھ انعم۔ کے بھائی احسن کو۔ بھی نہیں پسند تھا پھر کچھ ہوتا اس سے پہلے ہی یہ ہمیں

چھوڑ کر اس دنیا سے چلی گئی

مشی جو بہت غور سے سب اپنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر دیکھ رہی تھی ایک دم پیچھے ہوئی جہاں پر پریشانی تھی وہاں ایک دم سنجیدگی آئی اور صوفے سے ٹیک لگا کر ائی پریس پر ہاتھ رکھ کر بولی

کام ہو گیا ھے تم دونوں فورا سے پہلے وہاں سے نکلو دونوں نے ہمم کہاں اور اس نے ائیر پریس کان سے نکال کر عمیر کو کال ملائی۔۔۔

.....

مصطفیٰ ڈیرے پر آیا تو سامنے ہی اس کو مستجاب اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا

دیکھا وہ آیا تو کسی اور وجہ سے تھا لیکن اس کو سامنے دیکھ ارادہ ترک کر کے اس سے بات

کرنے کے لئے اس کی جانب قدم بڑھائے اس کو دیکھ کر

اس کے سارے دوست آداب سے کھڑے ہوئے اور سلام کیا اس نے سلام کا جواب سر کی ہلکی جنبش سے دیا آپ سب جائے مجھے کچھ

بات کرنی ھے سلام کا جواب دیتے ہی اس نے سب کو وہاں سے چلتا کیا اس کی بات سن کر سب

آہستہ آہستہ نکلتے چلے گئے

مصطفیٰ کی بات سن کر مستجاب نے مڑ کر دیکھا سامنے ہی آسمانی کلر کے شلوار قمیض پہنے بھوری مردانہ چادر ڈالے وہ بہت جازب لگ رہا تھا اس کی پرسنیلٹی بہت اچھی تھی کوئی ایک دفعہ دیکھتا تو دوبارہ ضرور دیکھتا تھا

کیا ہو گیا آج تو بڑے بڑے لوگ ہم سے بات کرنا چاہ رہے ھے مستجاب نے آنکھوں میں شوخی لئے بولا تو

وہ اس کے قریب ہی بیٹھ گیا یہاں کیا کر رہا ھے کچھ نہیں بھائی بس ایسے ہی دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا اس نے ریلکس انداز میں جواب دیا

مجھے بات کرنی ھے تم سے ضروری مصطفیٰ نے سنجیدگی سے کہاں تو وہ بھی سنجیدہ ہوا

کیا بات ھے لالا سب خیریت ھے کیونکہ آج تک مصطفیٰ نے بات کرنے لئے کوئی تمہید نہیں باندھی تھی لیکن آج وہ جس طریقے سے بات کرنا شروع کر رہا تھا اس کو بہت حیرت
ہو رہی تھی

بھائی بولے کیا بات ھے کل تمھاری سحر سے کیا بات ہوئی اس نے بینا لگی لپٹی کہاں تو وہ مزید سنجیدہ ہوا

آپ سے کچھ کہاں ھے اس نے؟؟؟

میں نے کیا پوچھا ھے مستجاب پہلے میری بات کا جواب مجھے دو تمھارے دماغ میں واپس کیوں وہی بات آ رہی ھے جبکہ میں نے تم

سے کہاں تھا کہ یہ بات اب تم دوبارہ نہیں کرو گے اور رشتہ کو دل سے تسلیم کرو گے پھر وہ

بات تم نے کل دوبارہ سحر سے کیوں کریں تھی

مستجاب نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا

بھائی نہ میں پہلے مانا تھا نہ اب مانا ہوں مجھے

اس لڑکی سے شادی نہیں کرنی ھے چاہیے کچھ بھی ہو جائے میں آج بھی آپ سے یہی بول رہا

ہوں اور پہلے بھی یہی بولا تھا میں اور وہ کسی اینگل سے میچ نہیں کر سکتے ھے اور مجھے تو

ایک بات سمجھ نہیں آتی ھے جب وہ آپ کو یہ بات بول سکتی ھے تو دادا کو بولنے میں پتہ نہیں

کیا موت آ رہی ھے اسے اس نے ناگواریت سے کہاں

تم میں عقل نہیں ھے کیا بہت آسان لگتا ھے

تمھیں یہ سب تمھیں علم بھی ھے کہ اگر وہ یہ بات دادا سے کریں گی تو ان کا رد عمل کیا ہو گا وہ

آسانی سے مان جائے گے بلکہ اسی وقت سحر کا گلا دبا دے گے زرہ سمجھ آرہی ھے تمھیں اس

بات کی

ایسا کچھ نہیں ہوتا اتنے بھی کوئی جلاد نہیں ھے کہ وہ مار ہی دے انسان ایک دفعہ ہمت کر سکتا ھے لالا اگر آپ تک یہ بات وہ پہنچا سکتی ھے نہ تو دادا کو بولنے میں کوئی حرج نہیں ہو گا میڈم کو

مصطفیٰ نے جبڑے بھینچے اگر اتنا ہی دماغ خراب ھے اور اتنا ہی آگ مچی ہوئی ھے طلاق دینے کی تو مرد بنو اور جا کر دادا کو خود بولو سمجھ آئی تمھیں میری بچی کو آگے لانے کی ضرورت نہیں ھے عورت کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانا چاہتے ہوں وہ طیش سے بولا

تو مستجاب کا سر جھکا تو وہ تھوڑا نرم پڑا یار تمھیں ایک بات یہ کیوں نہیں سمجھ آتی اگر تم

اس کو طلاق دو گے تو وجدان لالا براق بڑے بابا دادا اماں سب سے نگاہیں ملا لو گے تم اور ایک

بات مجھے یہ نہیں سمجھ آ رہی ھے

سحر اتنی اچھی لڑکی ھے معصوم ھے خاندان کی ھے اور اپنی روایات پر پوری اترتی ھے اور کیا چاہیے تمھیں

مجھے نہیں معلوم بس وہ مجھے نہیں پسند مجھے نہ پتہ نہیں کیوں بہت چیڑ ہوتی ھے پہلے تو چلو کزن تھی سمجھ آتی تھی لیکن اب بیوی ھے اس کی تو بچوں والی حرکت ہی نہیں ختم ہوتی ھے میں چاہتا ہوں میری بیوی ایک میچور ہوں نہ کہ ایسی اس کو اگر ایک بات کوئی سمجا دے تو وہ فورا سمجھ جائے لیکن یہ آپ کو پتہ ھے کل

مجھے اتنا غصہ کیوں آیا تھا کل میں کچن میں گیا تو وہ وہاں کھڑی املی کھانے میں مگن تھی جبکہ ڈاکٹر نے اس کو منع کیا ہوا ھے پھر بھی

اس نے وہی حرکت کریں ایک بات بتاؤ مستجاب تم ان سب چیزوں کو دیکھ کر اس کو بیوی کے روپ میں ایکسیپٹ نہیں کر سکتے چلو سوچو اگر طلاق ہو جاتی ھے کیا تم اس کو کسی اور کا ہوتے دیکھ سکوں گے کسی اور کے نکاح میں دے دو گے مصطفیٰ نے بھی سوچ کر پتہ پھینکا تھا جو بہت کاری وار کر گیا تھا مستجاب کا دل بے اختیار ڈھڑکا تھا یہ سوچ کر ہی کہ سحر کسی اور کی ہو گئی اس کا نہ بولتے دیکھ

مصطفیٰ نے ایک بار پھر اس کو مخاطب کیا ایک بات یاد رکھنا مستجاب اگر تم اس کو طلاق

دیتے ہوں تو صرف تمھارا اس سے نہیں اپنے بڑے لالا سے بھی رشتہ ختم ہو جائے گا اس نے جھٹکے

سے سر اٹھا کر بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا اور یہ بات میں کوئی مزاق میں نہیں بول رہا ہوں

اگر تم نے میری بچی کو طلاق دی تم بھول جانا کوئی تمھاری زندگی میں مصطفیٰ لالا بھی تھے

اس نے انگلی اٹھا کر باوار کرواتے ہوئے کہاں تو اس نے سحر کا سوچ کر ضبط سے مٹھیاں

بھینچی ابھی وہ آگے کچھ بولتا اپنے قریب وجدان کو آتے دیکھ مصطفیٰ نے خود کو کمپوز

کیا

اب خاموش ہو جاو وجدان آرہا ھے اس نے آہستہ آواز میں سامنے دیکھتے ہوئے کہاں اور اپنے

منہ کے زاویہ جو کئی حد تک سنجیدہ تھے ان کو بھی نارمل کیا وہ قریب آیا تو دونوں آداب سے

کھڑے ہوئے اسلام علیکم لالا مستجاب نے سر نیچے کر کے کہاں

وعلیکم السلام کیا ہو رہا ھے وہ ان کے قریب ہی بیٹھ گیا کچھ نہیں بس کسی کم عقل کو تھوڑی عقل دے رہا تھا مصطفیٰ نے مستجاب کی جانب دیکھ کر دانت پیس کر کہاں

سب ٹھیک ھے وجدان نے پہلے مصطفیٰ اس کے

بعد مستجاب کی جانب دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا تو دونوں نے بے وقت سر اثبات میں ہلائے

لالا مجھے ضروری کام ھے میں جاؤ مستجاب نے دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہاں ہاں تم جاؤ

مصطفیٰ نے کہاں تو وہ جانے لگا

اچھا بات سنو مستجاب جی بھائی وجدان کی آواز پر وہ روکا براق کا پتہ ھے کہاں گیا ھے وہ ہاں وہ شہر گئے ھے کسی کام سے رات تک واپسی اجائے گے بول رہے تھے کچھ ضروری کام ھے اس لئے شاید رات بھی وہی رو کے

اچھا ٹھیک ھے تم جاؤ وہ نکل گیا تو مصطفیٰ دھپ سے اس کے برابر میں بیٹھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے سنجیدہ مصطفیٰ تھا اب وہ کہی سو گیا تھا واپس سے وہ شوخ مصطفیٰ بن گیا تھا جس کے دم سے پوری حویلی اور وجدان کی زندگی میں حل چل تھی

اب ویسے آج میری پاس آئے سب خیریت ھے نہ کہی کوئی ملاقات وغیرہ تو نہیں کرنی میرے سردار لالا کو مصطفیٰ نے آنکھوں میں شوخی لے کر اس کو چھیڑا یہ وہ واحد انسان تھا

جو وجدان شاہ سے ہنسی مزاق کر لیتے تھا اس کے علاوہ کوئی نہیں اس کے علاوہ تو وہ کسی کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتا تھا کجا کے ہنسی مزاق انسان بن جاوہ ہنسا نہیں تھا لیکن اس کی آنکھیں مسکرائی تھی

وہ اس کے ساتھ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کرتا تھا ویسے کب اور کہاں کرنی ھے میرے یار کو ملاقات مصطفیٰ بتمیزی نہیں کوئی کام نہیں تھا اس لئے یہاں آگیا اب بکواس کریں تو مار کھائے گا مصطفیٰ نے زندگی سے بھرپور قہقہ لگایا

جس میں وجدان نے بھی اس کا ساتھ دیا ویسے اگر کوئی ملاقات کرنی ہوں تو میں حاضر ہوں تو نہیں سدھرے گا نہ اس نے بے شرموں کی طرح انکار میں سر ہلایا وجدان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے

اچھا یہ بتا کمپنی کیسی چل رہی ھے زبردست اس نے اوکے کا سائین دیا او گا یار یہاں کا کام ختم ہوں تو بزنس کو وقت دو اب وہ دونوں بزنس کے سلسلے میں بات کرنے لگے تھے۔۔

.....

یار حمزہ تجھے کیا لگتا ھے مشی اپو مجھے اور تجھے کیا گفٹ دے گی وہ دونوں انعم کے

سسرال سے قریب ہی مال کے فوڈ کوڈ میں بیٹھے کھانے سے انصاف کر رہے تھے کھانا تو کم بکواس

زیادہ کر رہے تھے

یار مجھے لگتا ھے میں نے پچھلی بار ان سے کہاں تھا کہ میری سیلری بڑھا دے لیکن انہوں نے منع کر دیا تھا تو کیا پتہ اس بار خوش ہو کر وہ میری سیلری ہی بڑھا دے

اور افٹر اول میں ان کا سگا بھائی ہوں اس نے یہ بات خاصہ جتا کر بولی تھی

آرے جاؤ جاؤ کیوں بڑھائے گی وہ تمھاری سیلری وہ مجھ سے زیادہ پیار کرتی ھے اور یہ کیا سگا اور سوتیلی کرتے کرتے رہتے ہوں تم

بہی میں تو سچ ہی بولتا ہوں کیا اس میں کوئی جھوٹ ھے کے میں ان کا سگا بھائی اور تم منہ بولی بہن ہوں ان کی

حمزہ بکواس نہیں میں سر پھاڑ دو گی تمھارا کبھی تو سیریس ہو جایا کرو ارے دیکھوں تو صحیح سیریس ہونے کو بول کون رہا ھے اس نے ہنستے ہوئے کہاں تو وہ مزید سیخ پہ ہوئی

میرا بس چلے نہ میں تمھارا خون پی جاؤں اتنا خون جلاتے ہوں تم میرا اور دیکھ لینا تم میری ہی سیلری بڑھائے گی آپو اور مجھے تو لگتا ھے مجھے وہ مہنگا والا پرفیوم گفٹ کرے گی

ارے نکلوں شکل دیکھی ھے اپنی وہ ناک کے نتھنے پھلا کر بولی اس وقت وہ بلیک برقے میں ہی تھی ہاں بس حجاب کھول دیا تھا بلیک کلر کے اسکارف میں اس کی دودھیا رنگت دمک رہی تھی

ویسے یار حمزہ سارا مزاق ایک جگہ حفصہ سنجیدگی سے بولی تم کو کیا لگتا ھے اس کیس سے متعلق اور اپو نے ایسا کیا دیکھا تھا کہ انہوں نے فورا ہمیں وہاں سے نکلنے کا کہاں کہی حمزہ انہوں نے وہاں لیپ ٹوپ میں کوئی چڑیل تو نہیں دیکھی تھی

حمزہ نے اس کی بات سن کر قہقہ لگایا پاگل ایسا کچھ نہیں دیکھا ہو گا اور ویسے پتہ ھے مجھے کیا لگتا ھے کہ تم بہت زیادہ موٹی ہو گئی ہوں حمزہ میں سیریس بات پوچھ رہی ہوں ارے قسم

سے میں بھی سیریس ہوں تجھے پتہ ھے تم جو میرے ہاتھ پر گیری تھی میرا ہاتھ ایک دم سن

ہو گیا ھے دیکھوں مومینٹ بھی نہیں کر رہا ھے ہاتھ اوپر نیچے کر کے بولا

اگر ایسے مومنٹ نہیں کرتے ھے تو پھر کیسے کرتے ھے حفصہ نے جل کر کہاں لیکن حفصہ یہ بات بہت سنجیدہ ھے تم واقع بہت موٹی ہو گئی ہوں بلکل کسی بھینس کی طرح تیری تو وہ اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگی حمزہ بھی اپنے برگر کا آخر بائیٹ لے کر ہنستا ہوا پارکینگ لوٹ کی جانب بھاگا ان دونوں کو کسی نے بہت خونخوار نگاہوں سے دیکھا اور ضبط سے مٹھایاں بھینچی تھی۔۔

عدالت لگی ہوئی تھی جہاں ایک گہرہ سناٹہ تھا جہاں آج فیصلہ ہونا تھا کہ کون موت کے گھاٹ

اتارا جاتا ھے اور کون باعزت بری کیا جاتا ھے ملزم دانش بھی وہاں موجود تھا

النعم کے سسرال

النعم کے میکے والے سب موجود تھے مشائم بیگ حمزہ بیگ حفصہ مشائم کا دوست عمیر سب

موجود تھے مخالف پارٹی کا وکیل پوری عدالت بھری ہوئی تھی

صرف جج کے آنے کا انتظار تھا اس کے بعد فیصلہ دیکھنا تھا کس کے حق میں ہوتا ھے سب کو اس فیصلے کا انتظار تھا مشائم بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہی تھی مخالف پارٹی کے وکیل کا چہرہ مطمئن تھا

مطمئن تو مشائم کا چہرہ بھی تھا لیکن وہ تھوڑی پریشان تھی تھوڑے ہی انتظار کے بعد جج صاحب آگئے تھے ان کے آتے ہی سب ان کے آداب میں کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی کرسی سنبھالی اور کاروائی شروع کرنے کی جازت دی عدالت شروع کی جائے

مخالف پارٹی کے وکیل کھڑے ہوئے اسلام علیکم انہوں نے آداب سے سلام کیا جس کا جواب ہلکی جنبش سے دیا گیا جج صاحب سارے ثبوت اور گواہ ملزم دانش

کے خلاف ھے یہ سراسر عدالت کا وقت ضائع کرنا ھے میرے خیال سے آپ کو اب فیصلہ دیں دینا چاہیئے انہوں نے کھٹ گھرے میں کھڑے دانش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیس کو مختصر کرتے ہوئے کہاں

مشائم نے آئی برو اچکائی اور اپنی نشت سے کھڑی ہوئی اور بلند اور مظبوط آواز میں بولی لیکن میرے خیال سے عدالت کا وقت میرے قابل
دوست ضائع کر رہے ھے مشائم مخالف پارٹی کے وکیل کے مدمقابل ہو کر بولی

سر فراز صاحب ایک دم گڑبڑائے میں کوئی وقت ضائع نہیں کر رہا ہوں جج میں تو بس آپ کو بتانا چاہتا ہوں جب سارے ثبوت اور گواہ مجرم کے خلاف ھے تو بس فیصلہ دینا چاہئے سر میرے خیال سے آپ ایک وکیل ھے

اور وہاں بیٹھے وہ جج ھے تو آپ کوئی حق یہ پاور نہیں رکھتے کے آپ ان کو بتائے کے انہیں کیا

کرنا ھے کیا نہیں ایک بات اور دانش ملزم ھے مجرم نہیں جب تک یہ عدالت یہ ثابت نہیں

کر دیتی کے گناہ گار صرف دانش ھے جب تک آپ اس کو مجرم نہیں قرار دے سکتے خیر میں اب

جج صاحب آپ سے مدعا رکھنے کی اجازت چاہتی ہوں اس نے پہلے سرفراز (مخالف وکیل)

کو دیکھ کر کہاں اور دوسری بات جج کی جناب دیکھتے ہوئے بولی اجازت ھے ۔۔۔ان کے اجازت

دیتے ہی سرفراز صاحب اپنی جگہ پر بیٹھ

گئے لیکن اب ان کا چہرہ مطمئن نہیں تھا کیونکہ

وہ جانتے تھے اگر مشائم بولنا شروع کرتی ھے تو

اس کو کوئی ہرا نہیں سکتا

جج صاحب میں

کھٹ گھرے میں احسن زوار اور مقتولہ انعم کے

شوہر کو یہاں بلانا چاہتی ہوں اس نے ایک نظر

دانش کو دیکھا پھر جج کو دیکھتے ہوئے اجازت چاہی اس نے بولا تو وہ مزید پریشان

ہوئے

اجازت ھے۔۔

ان کے اجازت دیتے ہی دونوں کھٹ گھرے میں آئے وہ مظبوط قدم اٹھاتے ہوئے کھٹ گھرے کے قریب آئی میں آپ دونوں سے کچھ سوال کرنا چاہوں گی میرا نام مشائم بیگ ھے امید کرتی ہوں آپ دنوں جو بھی جواب دے گے سچ میں دے گے اور اس کے سوائے کو فضول جھوٹ یہ غلط بات نہیں کریں گے ان دونوں نے سر اثبات میں ہلایا ویری گڈ تو آپ دونوں کا ہی یہ کہنا ھے کہ قتل دانش نے کیا ھے اس نے سنجیدگی سے کہاں

ہمارا ہی نہیں سب کا کہنا ھے احسن نے فورا کہاں۔۔۔

نہیں میں صرف آپ دونوں کا پوچھ رہی ہوں آپ بتائے آپ کا کیا کہنا ھے ؟؟

... جی ہمیں ایسا لگتا ھے دونوں ایک ساتھ بولے

اس بات کا کیا پروف ھے آپ دونوں کے پاس کے

قتل کسی اور نے نہیں دانش نے ہی کیا ھے اس نے ہاتھ اپنے سینے پر باندھتے ہوئے کہا

وہ اس وقت کالے کوٹ میں تھی بال بیچ کی مانگ میں نکلے ہوئے تھے ہاتھ میں وہی نفیس بریسلیٹ بھی مقیم تھا چہرے پر گہری سنجیدگی تھی اس چیز سے وہ دونوں بھی گھبرا گئے تھے

کیوں کہ میم لاسٹ نائیٹ جب قتل ہوا تھا تو کسی اور کی نہیں صرف دانش اور انعم کی ہی لڑائی ہوئی تھی اور ہم سب نے یہ سنا تھا کہ دانش نے انعم کو کہاں تھا کہ وہ اس کو جان سے مار دے گا اور وہ وہاں سے روتے ہوئے چلی گئی تھی احسن نے مطمئن انداز میں بول کر اپنے وکیل کی جانب دیکھا انہوں نے آنکھ سے اس کو مطمئن رہنے کا کہاں۔۔۔

ہمم تو آپ کا یہ کہنا ھے کہ قتل دانش نے کیا ھے وہ بولتے ہوئے سست قدم سے عدالتی کمرے کے بیچ میں آئی لیکن جج صاحب میرے پاس چشمہ دید گواہ ھے کہ قتل دانش نے نہیں مقتولہ انعم کے شوہر سہیل اور انعم کے سوتیلے بھائی احسن زوار نے کیا ھے۔۔۔

دونوں کے چہرے پر سے ایک سایہ آ کر گزرہ مخالف وکیل گڑبڑا کر اٹھے وکیل صاحبہ میرے کلائینڈ پر بے بنیاد الزام لگا رہی ھے وہ بلند آواز میں بولے

بیٹھ جائے سرفراز صاحب جج نے کہاں تو ان کو مجبوراً واپس بیٹھنا پڑا

لڑائی ضرور ہوئی تھی جج صاحب لیکن لڑائی کی وجہ بھی تو کچھ ہوتی ھے نہ کیوں ہوئی

لڑائی کیا وجہ تھی وہ بولتے ہوئے واپس کھٹ گھرے کے قریب ہوئی

سہیل صاحب آپ یہ بتانا پسند کریں گے کیا آپ
کی بیوی نے آپ سے اجازت مانگی تھی کہ وہ آگے پڑھنا چاہتی ھے لیکن آپ
نے انکار کر دیا تھا کیا
انکار کی وجہ میں جان سکتی ہوں

ج۔۔جی میں نے انکار ضرور کیا تھا لیکن۔۔ ججج ص۔۔ صاحب مجھے اس سے
کوئی نوکری تو نہیں کروانی تھی اس لئے میں تو بس یہی چاہتا تھا کہ وہ آرام کریں

اچھا یہ بات سچ ھے ج۔۔جی میم یہ۔ بات سچ ھے

تو پھر آپ اتنا گھبراہ کیوں رہے ھے میں جسٹ آپ سے یہ پوچھ رہی ہوں کہ آپ نے اجازت کیوں نہیں دی تھی ویسے اگر آرام کی ہی بات ھے تو وہ جو چوبیس گھنٹے گھر کے کام کرتی تھی تب آپ کو اس کے آرام کا خیال نہیں آیا وہ تمسکر سے بولی۔۔

خیر جس بات پر لڑائی ہوئی تھی ہم اس کی جانب آتے ھے جج صاحب میں لڑائی کی وجہ

بتانا چاہتی ہوں کیا آپ کی اجازت ھے؟؟

.. اجازت ھے

شکریہ سر انعم پڑھنا چاہتی تھی کچھ بننا

چاہتی تھی وہ بولتے ہوئے جج کے بلکل سامنے کھڑی ہو گئی تھی جب اس کی شادی نہیں ہوئی

تھی تب اس نے آواز اٹھائیں لیکن احسن زوار نے منع کر دیا اور اس کی شادی اپنے دوست سے

کروادی اس کے بعد اس نے اپنے سسرال میں بولا کے وہ پڑھنا چاہتی ھے

لیکن ان دونوں نے ہی انکار کر دیا قتل کی رات کو جب وہ اپنے میکے آئی اور اپنے بھائی دانش سے بات کریں اور ساری تفصیل اس کو بتائی کیونکہ دانش یہاں نہیں رہتا تھا وہ کام کے سلسلے میں باہر ہی رہتا تھا اس لئے اسے کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا جب دانش کو ساری بات بتائی گئی تھی تو وہ طیش میں یہ بولا تھا کہ وہ دونوں کو جان سے مار دو گا

سب نے بس یہ آخری الفاظ سنے تھے کے جان سے مار دو گا کسی نے یہ نہیں سنا تھا کہ دونوں کو انعم صرف یہ سن کر روتے ہوئے اپنے سسرال واپس چلی گئی تھی

اگر قتل دانش نے نہیں کیا تو پھر ان دونوں کے علاوہ کون کر سکتا ھے وہ بول کر ان دونوں کی جانب مڑی کیونکہ صرف یہ دونوں ہی خلاف تھے اس کی پڑھائی کے اس نے بول کر جانچتی نگاہوں سے ان دونوں کی چہرے دیکھے جہاں ایک الگ ہی پریشانی جھلک رہی تھی۔۔ چھوٹے چھوٹے پسینے کے قطرے ماتھے پر جگمگا رہے تھے

میرے پاس تو چشمہ دید گواہ بھی موجود ھے جس نے ان دونوں کو قتل کرتے ہوئے دیکھا ھے وہ کوئی آور نہیں سہیل کے گھر میں کام کرنے والی زلیخا ھے

اس نے اپنے پاس سے بڑا بھاری پتہ پھینکا اور وہ ٹھیک نشانے پر لگا دونوں کے ہاتھ پاؤں با قاعدہ

کانپے تھے اور چہرہ پر بے یقینی بھی آئی تھی

وہ بہت مظبوط اور بلند آواز میں بول رہی تھی اپنی آنکھوں سے ان دونوں کو قتل کرتے ہوئے دیکھا ھے احسن نے اپنی بہن کا گلہ پکڑا تھا

اور سیمل نے گردن پر چھری پھیر دی تھی ایسا ہی کیا تھا نہ اپ دونوں نے وہ طیش سے بولی۔

نہ۔۔ نہیں ا۔۔ایسا کچھ نہیں ہوا تھا ہم نے کچھ نہیں کیا تھا سہیل نے چہرہ ہر ہاتھ پھیرتے ہوئے

کہاں

تو آپ ہکلا کیوں رہے ھے اگر آپ بے گناہ ھے تو آپ کی زبان کیوں لڑکھڑا رہی ھے مسٹر سہیل۔۔

ابجیکشن یوانر وکیل صاحبہ میرے کلائینڈ کو ہراس کر رہی ھے

ابجیکشن اور رول

آپ دونوں جھوٹ بول رہے ھے آپ دونوں نے ہی اس کا قتل کیا ھے ملازمہ نے اپنی آنکھوں سے آپ دونوں کو قتل کرتے ہوئے دیکھا ھے وہ بہت پختہ لہجہ میں بول رہی تھی۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا احسن بھی گڑبڑا کر بولا کبھی وہ اپنے وکیل کو تو کبھی جج صاحب کی جانب دیکھتا۔۔

تم نے ہی قتل کیا ھے اپنی بہن کا اپنی بہن کا گلہ تم نے اپنے ہاتھوں سے پکڑا تھا آپنی چھوٹی بہن کا کیا ہوا تو وہ سوتیلی تھی لیکن تھی تو وہ تمھاری بہن ہی نہ ملازمہ وہاں موجود تھی اس نے دیکھا تھا کہ تم نے ہی قتل کیا تھا تم نے ہی اس کا گلا پکڑا تھا

احسن زوار تمھاری ماں بھلے الگ تھی تمھارا باپ تو ایک تھا نہ تم ایک باپ کی اولاد تھے نہ تم۔ دونوں بہن بھائی کا۔ خون تو ایک۔ تھا نہ تم۔ نے اپنی بہن کو ہی صرف اس بات پر مار دیا کے وہ پڑھنا چاہتی ھے تمھیں شرم نہیں آئی احسن زوار تم اپنی بہن کے قاتل ہوں

مشائم کی آواز بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی تھی

نہیں نہیں نہیں میں نے اپنی بہن کا گلہ نہیں پکڑا تھا وہاں کوئی ملازمہ نہیں تھی
احسن زوار چیخ کر بولا اور گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھا وہاں کوئی ملازمہ نہیں تھی
میں نے گلہ نہیں پکڑا تھا میں نے قتل کروایا تھا

اس کا..... پانچ منٹ کے لئے وہ ایک دم ساخت ہوا اور بے یقینی سے سہیل
اور اپنے وکیل کی جانب دیکھا پانچ منٹ مزید گزر گئے

مشائم ویسے ہی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی سچ بول دو احسن زوار تمھارے
لئے بہت اچھا ہو گا آدھا سچ تم بول چکے ہوں عدالت کا وقت ضائع مت کرو اتنا
جھوٹ بولو جتنی سزا بعد

میں برداشت کر سکوں اس نے آنسوں بھری آنکھوں سے مشائم کی جانب دیکھا
اور پھر چہرہ پر ہاتھ پھیرا ایک گیلی سانس اندر کھینچیں اور ضبط سے بولا

میں نہیں چاہتا تھا وہ آگے پڑھے لیکن وہ باضد ک تھی پولیس کمپلین کی دھمکی
دے رہی تھی دانش بھی اس کے ساتھ تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا لجہ بھیگا ہوا
تھا اس لئے میں نے اس کا قتل کروادیا مار دیا میں نے اس کو ختم

کر دیا

وہ رو رہی تھی لیکن مجھے رحم نہیں آیا تھا مار دیا تھا میں نے اس کو وہ بول رہا تھا اور
انسوں آنکھوں سے گیر رہے تھے سہیل صدمے سے

سب دیکھ رہا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی

نہیں تھا کہ یہ سچ بول جائے گا میں بہت ڈر گیا

تھا اس کی پولیس والی دھمکی سے

دانش اس کا ہر حال میں ساتھ دینے کے لئے تیار تھا میرے پاس کوئی آپشن نہیں تھا لیکن میم جج صاحب اماں میں نے اس کا گلہ نہیں پکڑا تھا میں نے اس کا قتل کروایا تھا وہ میرے سامنے کھڑی تھی رو رہی تھی مجھ سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی لیکن میں جانور بن گیا تھا اور میں نے اپنے اندر کے خوف کو مٹانے کے لئے اپنی بہن کو ہی مٹا دی

ااس سب میں سہیل کا کوئی قصور نہیں تھا وہ بس میرا ساتھ دے رہا تھا یہی سچ ھے میں اپنا گناہ قبول کرتا ہوں وہ چپ ہوا تو عدالت میں گہرہ سناٹہ چھ گیا تھا

جج نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور اپنا قلم اٹھایا

مخلاف پارٹی کے وکیل کا ہاتھ بے ساختہ ماتھے پر گیا

دانش نے تشکر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا حفصہ حمزہ عمیر تینوں نے فخر سے

مشائم کی جانب دیکھا جس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے سر

اٹھا ہوا تھا

جہاں تھوڑی دیر پہلے تھوڑی پریشانی تھی اب چہرہ مکمل طور پر مطمئن تھا

عدالت کا سناٹہ مشائم کی آواز نے توڑا امید کرتی ہوں مجرم احسن زوار اور سہیل کو عدالت سخت سے سخت سزا دے گی بول کر اس نے جج کی جانب دیکھا۔۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ھے ابھی احسن زوار نے اپنے منہ سے اپنا گناہ قبول کیا ھے اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت اس نتیجے پر پہنچی ھے کہ ملزم دانش

کو باعزت بری کیا جاتا ھے جبکہ احسن زوار کو سزائے موت دی جاتی ھے اور جبکہ سہیل اس میں شریک تھے ساتھی دار تھے انہیں عدالت عمر قید کی سزا دیتی ھے عدالت برخاست کی جائے وہ بول کر اٹھے تو سارے ہی ان کے ساتھ اٹھے

مشائم نے مسکرا کر حمزہ حفصہ عمیر کی جانب دیکھا تینوں اس کے ہی جانب آرہے تھے حفصہ

قریب آکر خوشی سے اس کے گلے لگی مبارک ہوں اپو بہت ں ہت مبارک آپ کو اللہ اپکو اور کامیابی

دے اس نے مسکراتے ہوئے دل سے اس کے لئے دعا دی

بہت شکریہ مبارک ہوں مشی عمیر نے بھی ہاتھ بڑھا کر اپنی سب سے اچھی دوست کو ہنستے ہوئے مبارک باد دی

جس کو اس نے مسکراتے ہوئے تھام لیا میں اگر اس کیس میں ان کا ساتھ نہیں دیتا تو کچھ بھی نہیں ہوتا حمزہ نے فخریہ کالر اٹھائے اور شوخی سے بولا

آرے جاؤ اگر میں نہ ہوتی تو کچھ نہ ہوتا حفصہ بھی فورآ میدان میں آئی دانش اس کے قریب آیا

تو وہ دونوں چپ ہوئے مجھے امید نہیں تھی کہ

میں یہ کیس جیت جاؤ گا اگر آپ نہیں ہوتی تو میں بے گناہ مارا جاتا میری بہن کے قاتلوں کو

بھی سزا نہیں ملتی بہت شکریہ میم یہ سب آپ کی ہی وجہ سے ہوا ھے

مشائم اس کے قریب ہوئی میں نے کچھ نہیں جو بھی کیا ھے اس نے کیا ھے

آسمان کی طرف انگلی کر کے بولی اگر وہ نہیں ہوتا تو کچھ بھی میں نہیں کر پاتی تم

جھوٹے ہوتے تو میں چاہے کچھ بھی کر لیتی میں یہ کیس کسی صورت نہیں جیت پاتی کیونکہ مشائم بیگ سچائی کا دوسرا نام ھے مبارک ہوں

تمھیں بھی جاؤ گھر پر سب انتظار کر رہے ہوں گے اس نے مسکرتے ہوئے اس سے کہاں اور ان تینوں

کی جانب مڑی چلے گھر اس نے کہاں تو تینوں نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا آج پھر جھوٹ

کی ہار ہوئی تھی اور سچ کی جیت مشائم بیگ وہ تھی جو اپنے سامنے کسی کو ٹیکنے نہیں دیتی تھی وہ دشمن کو بہت خطرناک شکست دیتی تھی اور آج بھی اس نے اپنی ہی باتوں میں

الجھا کر سچ خود ہی کنفیس کروالیا تھا دشمن کو مات کیسے دی جاتی ھے کوئی مشائم بیگ سے سیکھے۔۔

.....

سحر خاموشی سے اپنے لئے چائے بنا رہی تھی چہرے پر ایک پیاری مسکان تھی وہ اس بات کی

گواہ تھی کے سحر بہت خوش ھے گلابی کلر کا سوٹ سر پر دوپٹہ اچھے سے جمایا ہوا تھا اور

خود میں مگن چائے بنانے میں مصروف تھی

مستجاب سیڑھیوں سے اترتا ہوا کچن کی جانب

آیا وہ جانتا تھا اس ٹائم وہ کچن میں اپنے لئے چائے بناتی ھے وہ کچن کے دروازے پر کھڑا ہو کر

اس کی پشت کی جانب دیکھا جہاں وہ دنیا سے غافل چائے بنانے میں مصروف تھی

کیا ہو رہا ھے وہ اپنی بھاری مردانہ آواز میں بولا

تو وہ ڈر کر ایک دم اچھلی جس بلا کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ بلکل اس کے پیچھے تھا خوف سے آنکھیں میچی دھڑکنوں کی رفتار یکدم تیز ہوئی۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں کیا کر رہی ہوں (انڈے بیچ رہی ہوں) یہ بات دل۔میں بولی اور خود کو

کمپوز کر کے پلٹی کچھ نہیں چائے بنا رہی تھی

آپ کو دو اس نے معصومیت سے سر جھکا کر

کہاں ہاتھ کی انگلیاں مروڑ رہی تھی وہ سخت ڈری ہوئی تھی

مستجاب نے خونخوار نگاہوں سے اس کو دیکھا اور زہر خندہ لحجہ میں بولا یہ جو معصومیت کا ڈھونک ھے نہ یہ صرف تمھارا مصطفیٰ لالا کے علاوہ کسی کے سامنے نہیں چلے گا خاص کر کے میرے سامنے تو بلکل نہیں اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی۔ جانب دیکھا جو لال آنکھیں لئے اس کو ہی گھور رہا۔ تھا

اس نے سرعت سے آنکھیں نیچے کی کیا بولا تھا میں نے تم سے کہ تم طلاق والی بات دادا سے بولو گی لیکن نہیں تم کو تو تماشا لگانے کا شوق ھے نہ اس لئے تم نے جان بوجھ کر مصطفیٰ لال کو بتایا

ن۔۔۔ نہیں لالا خود آئے تھے رات کو انہوں نے دیکھا تھا میں نے کچھ نہیں بولا تھا یہ بات سنتے ہی
آنکھیں آنسوں سے بھرنے لگی

اپنی یہ مظلومیت نہ کسی اور کو دیکھانا جو تمھیں جانتا نہ ہوں ایسے ہی مظلوم بن کر دیکھایا ہوگا نہ کہ میں بہت بڑا ظالم ہوں اور ان کی لاڈلی بچی پر ظلم کر رہا ہوں اس نے ہچکی لی انسوا بھی بھی آنکھوں سے نکل رہے تھے

اور یہ آنسوں نہ اپنے مصطفیٰ لالا کو دیکھانا جن پر ان کا اثر ہوتا ہوں مجھے گھنٹہ فرق نہیں پڑتا ھے اس نے ناگواریت سے کہاں

میں۔۔۔۔نے کچھ نہیں کیا ھے لالا خود آئے تھے رات کو کچن میں اس نے روتے ہوئے اپنی

بات بولی

تم کو پتہ ھے وہ جنہوں نے آج تک مجھ کو آف نہیں کہاں انہوں نے کہاں ھے
کہ اگر میں نے تمھیں بعقول مصطفیٰ لالا کے ان کی بچی کو میں نے طلاق دی تو
مجھ سے وہ کوئی تعلق

نہیں رکھے گے اب میں اپنے بھائی کو تو چھوڑ نہیں سکتا یاد ھے سحر شاہ میں نے
تم کو۔رات

کو ہی بولا تھا کہ اگر تم نے دادا سے بات نہیں کریں اور تم میری زندگی میں
شاملِ ہوئی تمھاری

زندگی جہنم کر دوں گا" تو مائے لیڈی ویلکم ٹو مائے ورلڈ"۔۔

تمھیں تو میں دن میں تارے دیکھاؤ گا

تمھارا میں وہ حشر کرو گا پناہ مانگوں گی مجھ سے وہ نہیں دو گا موت کی بھیگ مانگوں گی وہ

بھی تم کو نصیب نہیں کرو گا گھٹ گھٹ کر جیو گی تمھارے ہی سامنے دوسری شادی بھی کرو گا

اور تم کچھ نہیں کر پاؤں گی جسٹ ویٹ اینڈ واچ وہ بول کر رو کا نہیں تھا لمبے لمبے ڈھنگ

بڑھتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا پیچھے کسی کو بے سکون کر کے اسکو واقع فرق نہیں پڑا تھا

سحر کے آنسوں کا وہ تو پھر اس کا شوہر تھا جو اس کو بیوی مانتا تک نہیں تھا اس کی تو ماں

بھی اس کو نہیں اپناتی تھی وہ کیا اپناتا وہ سوچتے ہوئے تلخی سے مسکرائی۔۔

.....

وجدان صغیر شاہ کے کمرے کے باہر کھڑا ہوا تھا انہوں نے ابھی ملازم کے ہاتھ
اس کو اپنے کمرے
میں بلوایا تھا اس نے دروازہ نوک کیا تو فوراً اندر سے اجازت مل گئی وہ اندر داخل
ہوا تو

سامنے ہی وہ معصوم سی شکل بنائے بیٹھے مصطفیٰ کو دیکھ اس کی ساری چلاکی اس
کے
دماغ میں آ گئی اور ضبط سے جبڑے بھینچے وجدان اس وقت کالے سیاہ لباس میں
ملبوس تھا سفید مردانہ شال گلے میں ڈالی ہوئی تھی ہلکی بڑی ہوئی بیرڈ بال ترتیب
سے بنے ہوئے تھے

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بلند آواز میں سلام کیا دادا آپ نے بلایا مجھے

وعلیکم لسلام بیٹھوں بات کرنی ھے تم سے انہوں نے سلام کا جواب دے کر بینا دوسری بات کرے مدعے کی بات اسٹارٹ کریں

ان کے بولتے ہی وہ مصطفیٰ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا اور مصطفیٰ نے جلدی سی ایک کتاب منہ کے سامنے کریں وجدان کو کچھ کچھ تو بات سمجھ آ گئی تھی لیکن کنفرم کرنے کے لئے بولا

جی بولے دادا کیا بات ھے

ہمیں تم سے یہ امید نہیں تھی کیا سن رہا ہوں میں وجدان شاہ کے تم پھر سے بزنس میں واپس آنے کی بات کر رہے ہوں

اس نے آنکھیں گھما کر مصطفیٰ کی جانب دیکھا جو کتاب سے تھوڑا سہ منہ نکل کر دانت دیکھا رہا تھا تم کو یہ نہیں پتا آگر تم بزنس کو دیکھوں گے تو گاؤں کو کون دیکھے گا تم نہیں جانتے تمھارے علاوہ گاؤں والے اب کسی کو دوسرا سردار نہیں دیکھنا چاہتے ھے اتنی مصروفیت میں کیسے کرو گے تم یہ سب

ایک بات پوچھوں آپ سے اس نے بلکل سنجیدگی سے کہاں

ہاں پوچھوں

یہ بات آپ کو اس نے بتائی ھے صغیر شاہ نے مصطفیٰ کی جانب دیکھا جو گردن تیز تیز نفی میں ہلا رہا تھا

تم کو اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیئے میں نے جتنا پوچھا ہے اس کا جواب دو

میں نہیں دو گا جب تک آپ مجھے یہ نہیں بتاؤ گے کہ یہ بات آپ تک پہنچی کیسے

وہ بھی وجدان شاہ تھا اپنی بات کا پکا وہ بھی اپنے دادا کی ہی طرح سخت اور اصول کا پکا تھا لیکن دونوں کے نظریہ مختلف تھے انہوں نے ایک گہری سانس فضا میں خارج کی اور بولے

ہاں ایسی نے بتائی ہے لیکن وجدان جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب مجھے چاہیئے پہلے اس کے بعد کوئی دوسری بات

اس نے خونخوار نگاہوں سے مصطفیٰ کو دیکھا جو اولٹی کتاب پکڑے پتہ نہیں کیا پڑھ رہا تھا

اس نے نفی میں سر ہلا کر صغیر شاہ کی طرف دیکھا

دادا دراصل گاؤں کا کام تو میں دیکھ لیتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ ساتھ میں اپنا بزنس پر بھی تھوڑا فوکس کر لو خود کی کمپنی شروع

کر کے ورکرز کے رحم و کرم پر تو میں چھوڑ نہیں سکتا اس لئے بس ویک میں دو یہ ایک بار چکر

لگا لیا کرو گا باقی میں گاؤں میں ہی ہو گا آپ پریشان نہ ہوں اور میں جانتا ہوں اس نے کیا

نقشہ کھینچا ہو گا اس وجہ سے آپ پریشان ہو گئے لیکن ایسی کوئی بات نہیں ھے میں اپنے

گاؤں کے لوگوں کو بے سہارا نہیں چھوڑوں گا

مصطفیٰ کی جانب دیکھتے ہوئے کہاں تو اس نے

انجان بن کر آنکھیں ادھر ادھر گھمائی جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہوں

ہمم خیال کرنا وجدان جو بھی ھے فکر ھے ہمیں تمھاری تمھیں علم بھی نہیں ھے کتنے دشمن گھات لگائے بیٹھے ھے یہاں تم نکلوں وہاں تم کو مار دے دادا ھے تمھارے فکر رہتی ھے ہمیں وہ کھڑا ہوئے تو وہ دونوں بھی ساتھ ہی کھڑے ہوئے

آپ پریشان نہ ہوں دادا آپ کا پوتا اب بڑا ہو گیا ھے خیال رکھنا آ گیا ھے مجھے اپنا

ہمم میں مردان خانے کی طرف جا رہا ہوں لیکن ایک بات وجدان بزنس سے زیادہ تمھیں گاؤں پر ہی فوکس کرنا ھے وہ تو تم بول رہے ہوں کہ ویک میں ایک

یہ دو دفعہ اس لئے میں مان گیا ہوں ورنہ اگر تم نے گاؤں کو چھوڑ کر صرف بزنس پر

توجہ دی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

دادا ایسا کچھ نہیں ہو گا میں جانتا ہوں گاؤں والوں کو ضرورت ھے میری اور فرض ھے میرا ان کو خیال رکھنا اور ان کے مسلہ سننا

ہمم امید تو تم سے یہی ھے باقی ہمیں نہیں معلوم کیا چل رہا ھے اس دماغ میں۔

میں مردان خانے جا رہا ہوں وہ بول کر وہاں سے نکل گئے مصطفیٰ بھی آنکھ بچا کر وہاں سے نکلنے لگا

تو روک تجھ سے بات کرنی ھے وجدان بولا تو وہ ہنستا ہوا پلٹا بیغیرت انسان تجھے اس لئے میں نے یہ بات بتائی تھی کتے تو نے دادا کو کیوں بولی وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا تو وہ جھٹ سے صوفے کے پیچھے ہوا

یہ جو تمھاری شامت آتی ھے نہ قسم سے کلیجہ تک میں ٹھنڈ پڑ جاتی ھے اندر تک سکون ہی سکون محسوس ہوتا ھے ائے ہائے کیا بتاو اتنا سکون آئی کانڈ ایکسپلین یو وہ مزہ لیتے ہوئے بولا

میں تیرے کو چھوڑو گا نہیں تو ہاتھ لگ تو ہر دفعہ یہ کیوں کرتا ھے منحوس انسان وہ بے بس ہو کر بولا

بدلہ لیتا ہوں میں ابھی بھی وہی لیا ھے میں نے بدلہ اس نے اپنے لب ولہجہ کو بدلتے ہوئے کہاں

تیرے بدلہ کی تو وہ صوفے کے پیچھے ایا تو وہ جلدی سے سامنے ایا

یاد ھے وہ بچپن کا سین جب میں سکول سے

بھاگ کر کھیت میں چلا گیا تھا اور گھر اکر تم نے ہی بابا کو بتایا تھا یاد ھے وہ دن انہوں نے اپنی

بیلٹ سے مجھے مارا تھا اس حویلی کی در دیوار نے میری چیخے سنی تھی اپنے لحجہ کو اس نے

حیبت ناک بناتے ہوئے کہاں اور تم کونے میں کھڑے ہنس رہے تھے اسی لئے میں نے بدلہ لیا ھے

اور تو نہیں جانتا سردار کتنا سکون اور راحت محسوس کر رہا ہوں میں

سالے کتے یہ بدلہ تو کتنی بار لے چکا ھے تیرا یہ بدلہ ہی ختم نہیں ہو رہا یہ نہ ہوں تو میرے ہاتھوں سے ہی ختم ہو جائے وہ دانت پیس کر بولا

اگر میں چلا گیا نہ تو روتے پھیرو گے لیکن مصطفیٰ کہی بھی نہیں ہو گا اس نے یہ بات ہسنتے ہوئے بولی تھی لیکن وجدان اس کی یہ بات سن کر ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا

اس نے آنکھیں اس کی طرف کریں تو اپنی بات کی سنگینی کا احساس ہوا

یار وہ میرے منہ سے نکل گیا مزاق کر رہا تھا

آئیندہ کے بعد ایسی بکواس کرنے سے میرے سامنے گریز کرنا ورنہ یہ سیکس پیکس میں نے دیکھانے کے لئے نہیں بنائے ھے اتنا مارو گا تو وہ بچپن کی مار بھول

جائے گا سمجھ آئی وہ بول کر لمبے لمبے ڈھنگ بڑھتا ہوا نکلتا چلا گیا تھا پاگل ہوں
میں اس نے سوچتے

ہوئے اپنی کنپٹی پر تھپڑ رسید کیا اور وجدان کے پیچھے لپکا۔۔۔

وہ ڈیرے کے اندر والے کمرے میں بیٹھا ہوا کسی کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا
اس کے ساتھ اس

کے دو باوردی گارڈ بھی کھڑے تھے اس نے ایک نظر گیٹ کو دیکھا اور اپنے
گارڈ کی جانب
دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں بولا

کہاں ہے رضوان صاحب ابھی تک پہنچا کیوں

نہیں شاہ صاحب اس کو پیغام پہنچایا ھے بلکہ خود اس کی بیوی اور اس کو لینے بھیجا ھے پتہ نہیں کیوں ابھی تک نہیں آیا

وہ بھی پریشان ہو کر دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔

براق نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور گھڑی کی جانب دیکھا وہ کھڑا ہوتا اس سے پہلے رضوان صاحب اور ان کی زوجہ ڈرے سہمے کمرے میں داخل ہوئے ان کو دیکھ کر وہ بھی کھڑا ہوا

ان دونوں نے سامنے براق کو دیکھا تو مزید گھبرائے پھر ہمت کر کے دونوں نے تقریباً ایک ساتھ ہی سلام کیا سلام صاحب آپ نے ہمیں بلایا رضوان صاحب نے ہاتھ جوڑتے ہوئے پوچھا چہرہ الگ گھبرایا ہوا تھا ہاتھ پاؤں پہلے ہی پھولے ہوئے تھے

اس نے ان کو سامنے بیچھی چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی سامنے بیٹھا پانچ منٹ تک کمرے میں ایک دم خاموشی رہی وہ ان دونوں کو چہرے کو دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا

کہ بات کہاں سے شروع کریں اور وہ دنوں میاں بیوی پتہ نہیں کیا اس کی پشاوری چپل میں کھوج رہے تھے لیکن کچھ منٹ گزرے اور براق کی اواز نے اس خاموشی کو توڑا

دراصل آپ دونوں کو یہاں بلانے کا مقصد یہ ھے کہ مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ھے اس کی بات سن کر

گھبرا کر رضوان صاحب نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا جی صاحب کیا بات ھے کوئی غلطی ہو گئی ھے کیا وہ مزید پریشانی سے بولے

نہیں کوئی غلطی نہیں ہوئی ھے رضوان صاحب آپ سے کچھ پرسنل بات کرنی تھی اس نے اپنے روعب دار لحجہ میں کہاں تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کتنا قرضہ ھے تمھارا ہم پر اس نے یہ بات بولی تو دونوں کا رنگ اڑا

صاحب ہماری سردار سے بات ہوئی ھے انہوں نے کہاں کہ ہم تھوڑا تھوڑا قرضہ اتار سکتے ھے رضوان کی بیوی بولی لیکن وہ زمین سردار لالہ کی نہیں ھے جس پر تم کھیتی کرتے ہوں وہ زمین میری ھے براق شاہ کی ھے مجھے اس کا قرض ابھی چاہیئے اس نے بول کر ریلکس انداز میں پیچھے کی جانب ٹیک لگا یا

وہ سامنے والے کو گھیر رہا تھا سامنے دونوں نفوس پریشانی سے ایک دم اس کے قدموں میں بیٹھے صاحب ہم کہاں سے دے گے اتنا پیسا

ہمارے پاس تو نہیں ھے اس کی۔ بیوی روتے ہوئے بولی

آپ دونوں پلیز اوپر بیٹھے وہ بھی ان کے بیٹھتے ہی ایک دم کھڑا ہوا صاحب ہمارے پاس واقع اتنا مال نہیں ھے میں کہاں سے اتنا پیسہ دوگا رضوان صاحب اوپر بیٹھے یہ بات آخری دفعہ بولی ھے میں نے اس نے سرد نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ضبط سے کہاں

وہ دونوں سرعت سے اس کے قدموں سے اٹھے

میرے پاس ایک آفر ھے بلکہ درخواست ھے اس کا لہجہ یک دم۔ بدلہ تھا

صاحب درخواست؟؟؟

..ہاں درخواست رضوان صاحب

آپ سے کوئی قرضہ نہیں لیا جائے گا بس اپنی بیٹی مجھے دیں دے اس نے
ڈائریکٹ اپنی
بات بولی۔ تھی اس کی بات سن کر دونوں نفوس سناٹہ کی زد میں آگئے تھے

کیامط۔۔مطلب ھے ؟؟آپکی اس بات کا فرزانہ بیگم ایک دم کانپتی ہوئی آواز
میں بولی

کوئی انوکھی بات تو میں نے نہیں بولی ھے آپ سے ایک درخواست کی ھے اپنی بیٹی مجھے دیں دے بس اس نے کندھے آچکا کر۔ کہاں جیسے اس کے لئے کوئی بڑی بات ہی نہ ہوں

صاحب ہم غریب ضرور ھے لیکن بے غیرت نہیں

رضوان صاحب نے نہایت دکھ سے کہاں ان کا لہجہ سنتے ہی براق کو اپنی بات کی سینگی کا

احساس ہوا وہ فورا بولا

نہیں نہیں رضوان صاحب آپ غلط سمجھ رہے ھے میں آپ کی بیٹی کو اپنی باندی نہیں بنانا چاہتا میں اس کو اپنی۔ عزت بنانا چاہتا یوں اپنی بیوی بنا کر اپنے گھر لے کر جانا چاہتا ہوں آپ کی حفصہ کو اپنی دسترس میں لینا چاہتا ہوں

ان دونوں نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جہاں آنکھوں میں ایک الگ ہی خمار تھا دل کی زبان آج آنکھیں بول رہی تھی

لیکن صاحب ہماری بیٹی اور آپ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔

کیوں نہیں ہو سکتا رضوان صاحب؟؟ وہ ایک دم ان کے قدموں میں بیٹھا۔۔

صاحب یہ کیا وہ یک دم کھڑے ہوئے پلیز رضوان

صاحب آپ کی بیٹی کو دیکھ کر مجھے ایک الگ سا احساس ہوا ھے میں اسے اپنانا چاہتا ہوں اس

کو اپنا نام دینا چاہتا ہوں۔۔۔

صاحب آپ یہ سب کیا بول رہے ھے رضوان مجھے براق شاہ کو محبت ہو گئی ھے آپ کی بیٹی حفصہ سے پلیز رضوان صاحب اس نے ان کے جوڑے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہاں دونوں میاں بیوی نے ایک دوسرے کو دیکھا اور۔ رضوان صاحب نے اپنے سامنے اس شاندار شخص کو دیکھا۔۔

صاحب میری بیٹی اور آپ بہت الگ ہوں آپ بھی تو غریبوں سے نفرت کرتے ہوں سب کو۔ معلوم تھا کہ براق غریبوں کو پسند نہیں کرتا تھا اور آپ نہیں جانتے میری بیٹی بھی جاگیرداروں سے سخت نفرت کرتی ھے پلیز شاہ جی ہم کچھ نہیں کر سکتے ھے اور آپ کا خاندان سردار خاندان ھے شاہ خاندان ھے آپ کہاں اور ہم کہاں ہم لوگوں تو نیچے طبقے کے لوگ کہاں ہم کہاں آپ انہوں نے رسانیت سے سمجھاتے ہوئے کہاں

میں مانتا ہوں رضوان صاحب کے ہم ھے سر دار خاندان شاہ خاندان لیکن اس سر دار خاندان اور شاہ خاندان کا ہی لڑکا آپ کی لڑکی پر دل ہار بیٹھا ھے پلیز مجھے دیں دے آپنی بیٹی اس نے بے بسی سے کہاں وہ شخص آج ایسے شخص سے اپنی محبت مانگ رہا تھا جس کو وہ اپنی پیرو کی دھول بھی نہیں سمجھتا تھا محبت انسان کو کتنا بے بس کر دیتی ھے آج یہ بات براق شاہ کو سمجھ آ رہی تھی

وہ چاہتا تو اس سے مانگتا نہیں چھین لیتا لیکن یہاں معاملہ اس کی محبت کا تھا جس کو دیکھ

کر براق شاہ کا پتھر دل ڈھڑکا تھا ایک الگ احساس ہوا تھا وہ اس کو دیکھ ایک ایسے سحر

میں جکڑا تھا کہ اس کو یہ تک معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیا بول کر گئی ھے اس کی سوچ ہی

اس کے ہواس کو بند کر دیتے تھے اس کو علم ہی نہیں تھا وہ تو طلسم عشق کر بیٹھا تھا وہ اس

کے سحر میں جکڑ چکا تھا جس سے نکلنا آسان نہیں تھا اور مال میں اس کو کسی اور کے ساتھ

دیکھ وہ برداشت نہیں کر پایا تھا

پلیز اپنی بیٹی میرے نکاح میں دیں دے اس نے بے بسی سے سامنے موجود شخص کو دیکھتے ہوئے کہاں۔۔

لیکن صاحب وہ بہت نفرت کرتی ھے جاگیرداروں سے وہ حفصہ کو یاد کرتے ہوئے تھکن۔زدہ لحجہ۔میں بولے۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں محبت کرے گی وہ بھی

جاگیر داروں سے ایک دفعہ دیں دے بہت خوش رکھوں گا اس کو اس نے حفصہ کو یاد کرتے پیار

بھرے لہجے میں کہاں

کیا آپ کے خاندان والے میری بیٹی کو اپنالے گے ؟؟انہوں نے کسی خدشے کے تحت پوچھا

میں وعدہ کرتا ہوں سب اپنالے گے لیکن نکاح آج ہی ہو گا اس نے ایک نظر اپنی بیوی کو دیکھا جس نے سر اثبات میں ہلا دیا تھا انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے حفصہ کو کال کر کے جلد سے جلد گاؤں بلایا تھا اور وہاں دور بیٹھی حفصہ انجانے ڈر سے فورا وہاں سے نکلی تھی اس

کو تو علم تک نہیں تھا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ھے۔۔۔

.....

حمزہ کیا حفصہ نکل گئی ھے ؟؟ حمزہ لاونج میں بیٹھا ٹی وی پر کوئی ٹوک شو دیکھ رہا تھا

جب مشائم اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی

ہاں کب کی شاید آدھا گھنٹا تو ہو گیا ہو گا اس کو

یہاں سے نکلے ہوئے

اچھا ویسے کیا بول کر گئی ھے سب خیریت ھے نہ اتنی جلدی کیوں بلایا پرسوں ہی تو وہ آئی تھی پھر اتنی جلدی بلانے کی کیا ضرورت تھی اس نے فکر مند لجہ میں کہاں

نہیں مشی کچھ بولی تو نہیں بس یہ بول کر چلی گئی کہ ایمر جنسی ھے میں نے
کہاں بھی

کے شام تک ساتھ چلتے ھے ہم بھی جائے گے گاؤں لیکن وہ روکتی تو میری کوئی
بھی بات پر غور

کرتی ہوا کے گھوڑے پر یہاں سے نکتی چلی گئی

اچھا ہو سکتا ھے کوئی کام ہوں لیکن حمزہ پتہ

نہیں کیوں مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ھے پتہ نہیں کیوں اچھا محسوس نہیں ہو رہا
ھے وہ

اپنے آپ سے پریشان ہوتے ہوئے بولی

۔آپ کو پتہ نہیں ھے اس کی کوئی اور بہن بھائی تو ھے نہیں رضوان آنکل کو
جیسی وہ یاد آتی ھے ایسے ہی بلاتے ھے اور اگر کچھ ہوا بھی ہو گا تو وہ مس پٹاخہ

ھے کچھ بھی نہیں ہونے دے گی سب سنبھال لے گی اس لئے میڈم آپ پریشان نہ ہوں اور میرے ساتھ یہ دیکھے اس نے ٹی وی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

ویسے حمزہ اس کے جاتے ہی گھر کتنا سونا سونا ہو جاتا ھے یہ ہوتی ھے تو گھر میں رونق لگی رہتی ھے وہ ٹی وی کی جانب ہی دیکھ کر بولی ہاں مشی یہ تو ھے اس سے گھر میں رونق بہت رہتی ھے ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے

کہ پورچ میں کسی کی گاڑی روکنے کی آواز آئی تو دونوں نے چونک کر مین انٹریس کو دیکھا کون آیا ھے اب حمزہ نے کوفت سے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہاں لیکن سامنے جب مصطفیٰ کو آتے دیکھا تو بھاگ کر اس کے گلے لگا

مشائم بھی مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی لالا آپ یہاں وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا۔۔

ارے گردن چھوڑ میری توڑے گا کیا؟؟

ارے نہیں میں تو بس زرہ ایکسائٹیڈ ہو گیا وہ خوش ہوتے ہوئے بولا آپ کیسے وہ بھی اچانک آپ نے ہمیں بتایا بھی نہیں اور کیسے ھے آپ

سارے سوال کیا یہی کرے گا کیا اندر تو لے کر چل

ہاں ہاں آئے اس کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔

اسلام علیکم کیا حال ھے وکیل صاحبہ سامنے مشائم کو دیکھا تو جھکتے ہوئے سلام کیا

وعلیکم لسلام ہم تو بلکل ٹھیک آپ بتائے کیا حال ھے وہ اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولی

میں بھی بلکل۔ ٹھیک

حمزہ مجھے تو بے انتہا حیرت ہو رہی ھے مصطفیٰ شاہ ایک عظیم شخصیت میرے سامنے

بیٹھے ھے اتنے بڑے بڑے لوگ جن کے پاس

دوستوں کے لئے زرہ وقت نہیں ھے وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے میٹھا سا تنز کرتے ہوئے بولی اس

کی بات سن کر مصطفیٰ نے قہقہہ لگایا

ارے نہیں یار وہ تو بس دادا نے شہر ایک کام سے بھیجا تھا تو میں نے سوچا اپنے دوستوں سے بھی ملتا جاؤ

کیسے ہوں یار تم ابھی بھی دادا کی۔وجہ۔سے آئے
تو ہم سے ملنے آ گئے ورنہ یہاں تو آنا ہی نہیں تھا تم۔نے شرم کرو۔شرم۔۔

او ہیلو میڈم مجھے جو آپ ایسے بول رہی ھے کبھی خود آئی ہوں اپنے۔اس بھائی کے ساتھ مجھ سے ملنے جب بھی او غریب معصوم ہی او پھر بھی سڑے ہوئے لوگ مجھے ہی سو سو باتیں سناتے ھے۔۔

اچھا جی کہاں آئے ہم آپ سے ملنے آپ کی حویلی

ہاں وہ ہنستے ہوئے بولا ارے جاؤ جاؤ تم۔ سے۔ ملنے اگر میں حویلی میں داخل ہوئی تو آئی تو میں اپنے پاؤں پر لیکن جاؤ گی چار کندھوں پر اس کی۔ بات سن۔ تینوں کے قہقہے لاونج میں گونجے

یار لالہ سار باتیں ایک طرف بہت اچھا کیا آپ نے کل ہی آپ کو میں اور مشی یاد کر رہے تھے

ہاں یار واقع یاد تو بہت آ رہے تھے مشائم بھی ساتھ بولی دیکھا

دل سے دل کو راہ ہوتی ھے تم دنوں نے مجھے یاد کیا اور میں حاضر ویسے تم دونوں گاؤں کیوں نہیں آ رہے

تمھاری وجہ سے وہ بلکل سامنے دیکھتے ہوئے بولی

او بہن میں نے کیا کیا؟

تم۔ دونوں اچھے سے جانتے ہوں بیگ خاندان شاہ خاندان سے نہیں ملتااور شاہ خاندان بیگ خاندان سے نہیں ملتااور وجہ۔ سر دار کی پگڑی ھے اور تم دونوں چھپ چھپ کر ملتے ہوں اس وجہ سے ہم نہیں آرہے تھے ہزار بار میں نے کہاں ھے یہ سیف جگہ ھے یہاں آجایا کرو لیکن نہیں بہی میری کوئی۔ میری سنے تب نہ

ویسے جس طریقے سے حمزہ اس نے کہاں ھے کہ چھپ چھپ کر ملتے ھے قسم۔سے مجھے بلکل ایسی فیل آئی تو میری محبوبہ ھے اور میں تجھ سے چھپ چھپ کر ملتا ہوں اس کی بات سنتے ہی دونوں نے فلگ شگاف قہقہہ لگا یا

دنیا یہاں سے وہاں ہو سکتی ھے حمزہ لیکن تیری بہن تنز مار نا نہیں چھوڑ سکتی اور چھوڑے

گی بھی کیسے میڈم خیر سے وکیل جو ھے اور ابھی تو بہی مارے جائے گے تنز حالی میں ہی تو

میڈم نے کیس جیتا ھے پھڑ پھڑائے گی تو نہ

آرام سے ہلکے ہو جاو بیٹا ایسا کیس بناؤ گی نہ تم پر بھی ساری عمر اندر اس نے بولا۔تو حمزہ اور

مشائم۔قہقہ لگا کر ہنسے۔۔

ویسے یار سارا مزاق ایک طرف میڈم صاحبہ مبارک ہوں

کس چیز کے لئے ؟؟؟

بہی ابھی انعم کیس جیتی ہوں اس چیز کے
لئے

خیر مبارک وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔

ویسے اپنی مس۔پٹاخہ کہاں ھے وہ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولا

یار لالا معلوم نہیں اچانک اس کے بابا کی کال آئی اور وہ ہڑبڑاہٹ میں چلی گئی اللہ کرے سب ٹھیک ہوں

رضوان صاحب کی وہ تھوڑا حیران ہوتے ہوئے بولا

ہاں ان کی ہی پتہ نہیں کیوں مصطفیٰ مجھے بھی تھوڑی ٹینشن ہو رہی ھے رات تک ہم بھی گاؤں کے لئے نکلے گے ساتھ ہی چلے گے اب

ہاں ٹھیک ھے جیسا تمھیں مناسب لگے۔۔اچھا چلو تم دونوں باتیں کرو میں کھانے کا بول کراتی ہوں۔۔

.....

سحر خاموشی سے چائے کا کپ تھاما سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھی بلو فراق جو

گھٹنوں تک تھی سر پر دوپٹہ جمائے وہ سیڑھیاں عبور کر کے وجدان کے کمرے کے دروازے کے قریب

آئی ابھی وہ اپنے حنائی ہاتھوں سے دروازہ نوک کرتی اس سے پہلے کسی نے کونی سے پکڑ کر اس
کو گھسیٹنے کے انداز میں پیچھے کیا

یہ کر رہی ھے آپ ؟؟ چائے گر جائے گی نورے وہ چائے سنبھالتی ہوئی گھبراہ کر بولی

کہاں جا رہی ہو وہ سخت تیوروں سے بولی نورے سفید رنگت کی مالک چہرے پر ڈارک میک اپ ریڈ لیپسٹک بال آگے کو ہو کر کھولے ہوئے تھے وہ سفید ہی لباس میں کافی مقبول لگ رہی تھی۔۔

یاد نہیں ھے بڑی ممانی کی بات کیا بولا۔ تھا انہوں نے کہ میں خیال رکھوں گی سردار کا تو تم کیوں یہ چائے لیکر جارہی ہوں اس نے گھور کر سامنے کھڑی سحر کو دیکھتے ہوئے پھنکارہ۔۔

لالا نے کہاں ھے چائے میں لیکر آؤ اور کسی ملازمہ یہ کسی اور کے ہاتھ نہ بھیجو ورنہ وہ غصہ کریں گے اس نے اطمینان سے جواب دیا

او تو چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ھے تو یعنی سحر شاہ کے پاس بھی زبان ھے او بی بی او قاتِ بھول گئی ہو کیا اپنی جو میرے سامنے بول رہی ہوں ابھی ماموں یہ ممانی کے سامنے تمھاری شکایت کریں نہ تو یہ جو میرے سامنے زبان چل رہی ھے نہ بولنے کے قابل بھی نہیں رہوں گی وہ تنفر سے بولی۔۔۔

میں نے غلط کچھ نہیں کہاں ھے لالہ نے کہاں ھے چائے میں دو تو بس آپ کو یہی بتایا ھے اس میں اتنا غصہ ہونے والی تو کوئی بات نہیں ھے۔۔

زیادہ میرے سامنے بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ھے سمجھ آئی اپنی بکواس اپنے پاس ہی رکھا کرو اور اپنی اوقات میں رہوں پھر بول رہی ہوں اس کے ہاتھ سے کپ لیتے ہوئے بولی

میں نے کچھ نہیں کہاں اوقات والی بات پر بے ساختہ آنکھوں میں نمی جگمگائی نورے آپ سے میں نے تو بس وہ ابھی کچھ بولتی۔۔

اس سے پہلے وہ بیچ میں اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تمھارے ساتھ میں منہ نہیں لگنا چاہتی جاؤ اور اپنے جیسے کے ساتھ جا کر بحس کرو جس کی اپنی ماں تک

اس کو نہیں پوچھتی وہ مجھ سے بولیں گی وہ طیش سے بولتی ہوئی وجدان کے روم کے پاس پہنچی اور اپنے بال ٹھیک کر کے گیٹ نوک کیا پیچھے

سحر نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کریں اور ہمیشہ کی طرح اس کا انجام سوچ کندھے آچکا کر نیچے کی جانب چلی گئی

اندر سے اجازت ملتے ہی وہ داخل ہوئی سامنے ہی وہ کوئی فائیل ریڈ کر رہا تھا بچے چائے ٹیبل پر رکھ دو اور دروازہ واپس بند کر دینا

وہ سمجھا تھا کہ چائے سحر دینے آئی ھے اس لئے بے دھیانی سے بولا کیونکہ اس کی پشت تھی دروازے کی جانب سحر کا نام سنتے ہی اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا پھر اپنے نے منہ کے زاویہ ٹھیک کر کے اس کے سامنے آئی

سر دار میں آئی ہوں سحر تو اپنے کمرے میں تھے میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے لئے

چائے بنائی تھے وہ اس کے سامنے چائے کا۔کپ کرتے ہوئے بولی۔۔

وجدان نے اس کو سنجیدگی سے تکا اور ایک ناگوار نظر اس کی تیاری پر ڈالی میں نے تم سے کہاں تھا چائے کا اس نے اپنے لہجہ کو ہر احساس سے عاری بنایا ہوا تھا

نہیں وہ سحر مستجاب کا کوئی کام کر رہی تھی تو میں نے کہاں میں بنا دیتی ہوں تو۔۔۔

سارا دن وہ مستجاب کا کام نہیں کرے گی نہ کام کبھی تو وقت ملے گا نہ آجاتی پھر وہ۔۔

میں نے ہی کہاں کے میں بنا دیتی ہوں اس لئے میں نے بنا دی اور ویسے بھی فیوچر میں آپ کی خدمت اور خیال تو مجھے ہی رکھنا ھے تو ابھی سے اپکی سیوا کرنے کی پریکٹس کر رہی ہوں

تم اور میرا خیال رکھوں گی شکل دیکھی ھے اپنی وہ تمسکر سے بولا۔۔اور ہاں میرا خیال رکھنے کے لئے میں اکیلے ہی کافی ہوں مجھے

کسی کی ضرورت نہیں ھے اور آئیندہ میرے سامنے آؤ تو سر پر دوپٹہ ہونا چاہیئے اور آج تو تم

میرے کمرے میں آگئی ہوں آئیندہ یہاں آنے کی جرات کسی بھی رشتہ سے پہلے مت کرنا اور اگر

تم۔نے یہ حرکت دوبارا کی میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں۔۔

حد میں رہوں نورے کیوں کے ایک لڑکی کی

عزت اس کے ہاتھ میں ہوتی ھے یہ بات اپنے دماغ میں رکھنا اور اب جاؤ یہاں سے اور اس چائے کو بھی لیکر جاؤ بعزتی کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا اس نے ایک نظر اس وجیہی مرد

کو دیکھا اور پیر پٹک کر وہاں سے دندناتی ہوئی نکل گئی اللہ بہت قادر ھے ابھی تھوڑی دیر پہلے

باہر وہ کسی کو اس کی اوقاتِ یاد دلا رہی تھی اور ابھی خود کی اوقاتِ یاد آ گئی بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ھے۔۔

یہ کیا بات ہوئی آپکی اس لئے آپ نے مجھے کراچی سے یہاں بلایا تھا یہ سب تماشے کے لئے

میں اور اس جاگیر دار سے شادی کر لوں ابا آپ کو معلوم ھے آپ کیا بول رہے ھے وہ طیش سے بولی۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ گاؤں اپنے گھر پہنچی تھی اور اس کے ماں باپ اس کے سامنے

یہ بات کر رہے تھے۔۔

حفصہ بہت اچھا رشتہ ھے لڑکا بہت خوش رکھے گا ہر ماں کی طرح اس کی ماں کا بھی یہ خواب تھا کہ میری بیٹی کی شادی ایک اچھی جگہ ہوں وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ اس کی شادی براق سے ہو جائے۔۔۔

پلیز اماں میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرے میرے اور اس کے اصول الگ ہو گے میں اپنی زندگی اپنی طریقے سے جینے کی عادی ہوں میں کیسے ایک ایسے

انسان سے شادی کرلو جس کو میں جانتی تک نہیں ہوں اور آپ دونوں کیا جانتے نہیں ھے میں کسی جاگیر دار سے شادی نہیں کرو گی نفرت ھے مجھے بڑی حویلی والوں سے

وہ اس وقت سفید فراق میں گلابی چہرے کے ساتھ گلاب کا پھول ہی لگ رہی تھی غصہ سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور آنکھیں ضبط سے لال

ایک بات بتاو جب تمھیں حویلی والوں سے اتنی نفرت ھے تو مشائم بیٹی اور حمزہ صاحب کے ساتھ کیوں رہتی ہوں رضوان صاحب بھی طیش سے بول۔۔

وہ بھی چاہتے تھے کہ یہ شادی ہو جائے۔۔

آپ کو پتہ ھے ابا آپ کیا بول رہے ہوں مشائم آپو کے ساتھ میں بچپن سے ہوں اپ دونوں سے زیادہ میں ان کے پاس رہی ہوں وہ انسان کو دیکھتی ھے نہ کہ اس کی حیثیت کو اور اپ دونوں کیا پورا گاؤں جانتا ھے. براق شاہ غریبوں سے کتنی نفرت کرتا ھے اور چاہیے کچھ بھی ہو جائے میں کسی صورت اس سے شادی نہیں کرو گی اس نے حتمآ فیصلہ سنایا۔۔۔

بات سنو میری اس کی ماں اس کے مدمقابل آئی شادی تمھاری ہو گی اور اسی وقت ہو گی سمجھ

آئی مجھے نہیں پتہ تم کسی سے بھی نفرت کرتی ہوں لیکن تمھاری شادی براق سائیں سے ہو گی اور

آج اور ابھی ہو گئی آئی سمجھ۔۔

تو آپ بھی سن لے میں کسی صورت اس جاگیر دار سے شادی نہیں کرو گی یہ میرا فیصلہ ھے میری تو ابھی پڑھائی بھی ختم نہیں ہوئی ھے اور میں کیسے ابھی شادی کرلوا با پلیز سمجھنے کی کوشش تو کرو یار میری ساری زندگی کا سوال ھے میں کیسے ایسے شخص کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکتی ہوں جس کو میں ایک نظر پسند نہیں کرتی اس کی زات سے ہی مجھے نفرت ھے اس نے بے بس ہو کر کہاں

میں جانتا ہوں بیٹا تم اس سے نفرت کرتی ہوں میں یہ بھی جانتا ہوں تمھاری پڑھائی چل۔رہی ھے وہ شخص تم سے بہت محبت کرتا ھے اس نے با قاعدہ ہم سے رشتہ مانگا ھے اور مجھے جتنا لگتا ھے نہ اگر تم اس کو بولو گی کہ تمھیں اپنی پڑھائی ختم کرنے دیں شادی کے بعد تو وہ انکار نہیں کریں گا اور تم کو پتہ ھے اس نے کہاں ھے کہ وہ ہمارا قرض بھی معاف کر دیں گا اس کے باپ نے بینا سوچے سمجھے ایک دم۔یہ۔بات

بول دی۔۔

اس نے جب یہ بات سنی۔ تو اس کو اپنی۔ کانوں پر یقین نہ ہوا اور اس کا پورا وجود ایک دم۔ سناٹوں کی زد میں آ گیا اس کا باپ بہت کچھ بول رہا تھا لیکن اس کو کوئی آواز ہی نہیں آ رہی

تھی اس کے کانوں میں صرف ایک ہی آواز گونج رہی تھی کہ وہ ہمارا قرض بھی معاف کر دیں گا۔۔

کیا کہاں اپ نے اس کی تھوڑی دیر بعد بے یقین سی آواز حلق سے برآمد ہوئی۔۔

ہاں میری چندہ اس کی ماں نے اس کا منہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا اس نے بولا ھے وہ ہمارا قرض تک معاف کر دیں گا اور تمہیں بھی بہت خوش رکھے گا بہت

محبت کرتا ھے میں نے خود دیکھا ھے۔۔اس کی آنکھوں میں وہ ایک جذب سے بولی۔۔

ایک سیکنڈ اماں وہ ان کو پیچھے کر کے بولی یعنی ابا آپ نے میرا سودا کر دیا اپنی زمین کے لئے اس کی حیرت ہی ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔

نہ۔۔ نہیں بیٹا تم غلط سمجھ رہی ہوں میں بتاتا ہوں دراصل بات کیا۔ھے۔۔

ایک سیکنڈ مطلب آپ نے اپنی بیٹی بیچ دی

وہ ان کی سن ہی کب رہی تھی اس کے کانوں میں وہ آواز ہتھوڑے کی مانند گونج رہے تھے

نہیں نہیں ایسا نہیں ھے حفصہ بیٹا میں سمجھتا ہوں وہ گڑبڑا کر بولے ایسا ہی ھے آپ نے اپنی بیٹی چند پیسوں کے خاطر بیچ دی ابا آنکھوں میں آنسوں جما ہونے لگے گلے میں کچھ اٹکنے سا لگا سانس لینے میں دشواری محسوس ہونے لگی تو ہاتھ بے ساختہ گلے پر گیا۔۔

ابا میں تیری سونی کڑی تھی نہ تو نہ اپنی بیٹی کو ہی بیچ دیا لحجہ بھیگا ہوا تھا

نہیں حفصہ ایک دفعہ اپنے آبا کی بات تو سنو۔۔

بس وہ ایک دم چپکی چپ بلکل آج مجھے نہ خود سے نفرت ہو رہی ھے آواز یک دم۔ تیز ہوئی میں اپنے ماں باپ کے لئے اتنی بے مول تھی کہ انہوں نے چند پیسوں کے خاطر مجھے بیچ دیا اس کی آواز بلند سے بلند ہو رہی تھی جسم ہولے

ہولے لرزنے لگا تھا ابا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ یہ کرو گے آنسوں نکل کر گالوں کو۔ نم کر رہے تھے۔۔

نہیں میری جان وہ تمھیں اپنی عزت بنانا چاہتا ھے محبت کرتا ھے تم سے اس کا۔ باپ اس کو۔ سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

کوئی عزت نہیں بنانا چاہتا نہ ہی بیوی

وہ شخص مجھے اپنی باندی بنانا چاہتا ھے اور

میں کیا ہی لڑوا اس سے بھی جا کر یہاں تو میرے ماں باپ نے ہی ایک جیتی جاگتی انسان کا سودا

کر ڈالا اس نے بول کر گیلی سانس اندر خارج کریں اور اپنے نم گالوں کو صاف کیا۔۔

جائے اماں اور بول دے اپنے اس براق سائیں سے مجھے منظور ھے اس کا لحجہ کانپ رہا۔ تھا بول دے اس کو جا کر قبول ھے مجھے اس کی باندی بننا قبول ھے مجھے وہ قید قبول ھے مجھے وہ۔ جاگیر دار اور ایک بات اور اج سے سمجھ لینا آپ دونوں مر گئی حفصہ آپ دونوں کے لئے سمجھ لیے گا ختم ہو گئی حفصہ اور اس کو ختم کرنے والے اس کے اپنے ماں باپ ھے آج خود سے نفرت کرنے میں مجبور کر دیا آپ دونوں نے تنفس بہت بھاری ہونے لگا تھا آنسوں ٹپ ٹپ آنکھوں سے جاری تھی

وہ روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی پیچھے اس کی ماں نے رضوان صاحب کو دیکھا اور باہر کھڑے براق کے بندے کو ہاں کا پیغام بھیج دیا۔۔۔

.....

جیسی اس کو ہاں کا پیغام ملا وہ ڈیرے سے نکل کر وجدان کے پاس آیا تھا وہ مردان خانے میں

چند افراد کے ساتھ بیٹھا کسی موضوع پر بات کر رہا تھا۔۔

دیکھنے سے وہ کافی مصروف لگ رہا تھا بلیک شلوار قمیض بیسکیٹی کلر کی مردانہ شال ہلکی بڑھی ہوئی شیو کوئی دیکھتا تو یہ ضرور کہتا وہ واقع کسی ریاست کا شہزادہ تھا اس پر سرداری جچتی تھی اس کے بات کرنے کا انداز

اس کا فیصلہ سنانے کا انداز سب ہی تو الگ تھا

اس کے دادا جتنا اس چیرتے تھے اتنا ہی اس سے

محبت کرتے تھے صغیر شاہ کی جان۔ تھی اپنے اس پوتے میں وہ مردان خانے میں داخل ہوا اور

بینا کسی لحاظ کے ایک دم بولا۔۔

لالا مجھے بات کرنی ھے آپ سے اس نے سر دار نہیں کہاں تھا وہ چہرے سے ہی پریشان اور تھوڑا خوش لگ رہا تھا لوگوں نے اس کی جانب دیکھا اور پھر سر دار وجدان شاہ کی جانب دیکھا اس نے آنکھ کے اشارے سے ہی سب کو جانے کا کہاں تو سب باری باری کمرے سے نکلتے چلے گئے

ان سب کے نکلتے ہی وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا آنکھیں جھکی ہوئی تھی ہاتھ پشت پر باندھے ہوئے تھے آسمانی شلور قمیز جس پر سلواٹے تھی وہ بہت پریشان لگ رہا تھا۔۔

کیا بات ھے براق جو اس طریقے سے تم بیچ محفل میں آ گئے اس نے آنکھیں اٹھائی لالا مجھے وہ چاہئے وہ بول کر بے ساختہ اس کے قدموں میں بیٹھا۔۔

لالا پلیز لالا آج آپ کا براق جو بھی مانگے گا وہ آپ دیگے اور سب کو۔ راضی بھی کریں گے مجھے نہیں پتہ وہ کسی بچہ کی طرح ضد کرتے ہوئے بولا۔۔

کیا ہوا ھے وجدان نے صرف اتنا ہی کہاں آج بھی براق اس کے لئے پانچ سال کا بچہ ہی تھا جب بھی اس کو بچپن میں کچھ چاہئیے ہوتا تھا وہ ایسے ہی اس

ذ کے قدموں میں بیٹھ کر اس سے سفارش کرتا تھا لالا میں۔۔۔

وہ پانچ سیکنڈ کے لئے روکا اور ایک جست میں بولا لالا مجھے شادی کرنی ھے اور آج ہی نکاح اور رخصتی کرنی ھے پلیز انکار مت کرنا۔۔

وجدان کے ماتھے پر بے ساختہ بل پڑے اچھا دماغ جگہ پر ھے کیا لڑکیاں بٹ رہی ھے وہ تھوڑا برہم سے بولا۔۔

لالا یار لڑکی ھے میرے پاس بس آپکا اپرول چاۓ اور اگر آپ اپرول دیتے ھے تو آپ کو ہی دادا کو بھی راضی کرنا ھے پلیز اور یہ کام آپ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا ھے اس کی بات سن کر سنجیدہ چہرے پر ایک دم ٹینشن آئی اور ماتھے پر بے تحاشا بل پڑے۔۔

براق سائیں شادی کا پتہ بھی ھے کتنی بڑی زمیداری ہوتی ھے اور تمھارا تو ابھی تک لاباولی پن ہی ختم نہیں ہوا اتنی جلدی شادی تم سے بڑا مصطفیٰ ھے پہلے اس کی ہو گئی اس کے بعد تمھاری۔۔

لالا میں انتظار نہیں کر سکتا کیا آپ کو نہیں پتہ مصطفیٰ لالا کا دور دور تک کوئی ارادہ نہیں ھے لیکن لالا میرا ھے پلیز لالا مجھے پتہ ھے آپ سب کو راضی کر لے گے پلیز مان جائے نہ وہ منت کرتے ہوئے بولا۔۔

" اچھا یہ بتاؤ لڑکی کون ھے "

اس نے ایک نظر وجدان کو دیکھا اور سر نیچے کر کے ہلکی آواز میں منمنایا لالا اپنے کھیت میں جو کام کرتے ھے رضوان صاحب ان کی بیٹی ھے "حفصہ "

اس کی بات سن کر وجدان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے اور ایک آئی برو اچکائی تو براق سائیں ہو گئی محبت آپ کو یعنی میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں وہ براق جو غریبوں سے اتنی نفرت کرتا ھے کہ پاس تک کھڑا نہیں ہونے دیتا اور یہ بھی مصطفیٰ کے منہ سے سنا تھا کہ براق سائیں کے سینے میں دل نہیں پتھر ھے اور وہ پتھر ایک لڑکی نے دھڑکا دیا مجھے تو یقین نہیں آ رہا براق کو محبت ہو گئی۔۔

اس نے چہرہ اوپر اٹھا کر دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا اس کی آنکھیں بھی مسکرائی تھی جن

آنکھوں میں سرد تاثر ہوتا تھا آج وہ آنکھیں مسکرا رہی تھی آس کا بھائی خوش تھا اس کی

خوشی میں یہ سوچ کر ہی ایک بوجھ کم ہوا تھا

" براق لڑکی راضی ھے "

ہاں لالا ابھی اس کے گھر سے پیغام آیا ھے ان کی طرف سے ہاں ھے لیکن لالا دادا کا مسلہ ھے وہ نیچے طبقے والے سے کیا مجھے شادی کرنے دیگے لیکن لالا اب کچھ بھی ہو جائے شادی میں اس سے ہی کرو گا اس نے بول کر اٹل لہجہ۔ میں کہاں

نکاح کب کرنا ھے وجدان نے سنجیدگی سے پوچھا ابھی تھوڑی دیر میں۔۔

ہمم چلو چلتے ھے مصطفیٰ کہاں ھے اس کو بھی ساتھ لے لینا ورنہ ساری عمر عورتوں کی طرح

طعنے مارے گا وہ بول کر اٹھا تو براق فرط جذبات میں اس کے گلے لگا۔۔۔

لالا۔بہت شکریہ آپ بہت اچھے ھے آپ نے کبھی مجھے انکار نہیں کیا اللہ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رہے اس نے بھی سامنے سے کھلے دل سے اس کو گلے لگا کر مبارک باد دی اور دونوں ساتھ ہی مردان خانے سے نکلے

.....

اماں آپ کیوں نہیں سمجھ رہی ھے میں کیسے اس لڑکی سے شادی کرلوں مستجاب ایک بات

کر کے تھک گیا تھا اس کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں اس لئے اب اپنی ماں کے سامنے

بیٹھا ان کی منت سماجت کر رہا۔ تھا

اماں پلیز نہ میں اس سے شادی نہیں کر سکتا پلیز میں آپکا بیٹا ہوں نہ پلیز مان جائے اور آبا سے بات کریں نہ وہ ان کے قدموں میں بیٹھا عاجزی سے بولا۔۔

لیکن کیوں نہیں کر سکتے اتنی اچھی ھے اتنا خیال کرتی ھے میرا مصطفیٰ کا اتنا خیال رکھتی ھے تمھارے ابا کا اتنی معصوم ھے مجھے تو میری بیٹی جیسی عزیز ھے تم کیوں ایسی دماغ سے

پیدل بات کر رہے ہوں مستجاب۔

ماں پلیز نہ سمجھ نے کی کوشش کریں مستجاب تم کیا کسی کو پسند کرتے ہوں انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا اس نے ایک دم چونک کر ان کی جانب دیکھا اور فوراً نفی میں گردن ہلائی

نہیں ماں میں کسی کو پسند نہیں کرتا تو پھر سحر سے شادی کرنے میں تمھیں کیا پرو بلم ھے

مجھے نہ ہی کوئی باہر پسند ھے اور نہ ہی یہ سحر پسند ھے۔۔

مستجاب بہت سن لی میں نے تمھاری بکواس وہ ایک دم غصہ سے بولی اپنے دل اور دماغ دونوں میں بیٹھالو تمھاری شادی سحر سے ہی ہو گی اور شادی کیا تمھاری شادی ہو چکی ھے بس رخصتی ہو گی اس لئے مجھے کوئی بکواس نہیں سننی ھے آئی سمجھ انہوں نے تنبیہہ انگلی اٹھا کر کہاں

اس نے ضبط سے جبڑے بھینچے اور غصہ سے کھڑا ہوا میں آپ کو بتا رہا ہوں میں نہیں کرو گا اس سے شادی اتنی بری لگتی ھے مجھے نہیں کرنا چاہتا میں اپنی آگے

کی لائف اس کے ساتھ شروع ایک نمبر کی ڈرپوک لڑکی ھے جو اپنے حق کے لئے آج تک نہیں بولی میرے ساتھ کیا زندگی گزرے گی میں اپنے ساتھ کوئی میچور بیوی چاہتا ہوں نہ کہ اس کی طرح دبو بیوی۔۔

بات سنو میری اگر تمھیں اتنی ہی پروبلم۔ھے کہ وہ اپنے حق میں نہیں بولتی شوہر ہوں تم اسکے

ساتھ کھڑے ہو سکتے ہوں جب اس کو کوئی ڈی گیرڈ کرتا ھے تو ہاتھ تھام کر صرف یہ احساس

دلادو گے نہ کہ تم اس کے ساتھ ہوں میں یقین۔سے بول۔سکتی یوں ہماری سحر وہ سحر نہیں

رہے گی پوری بدل جائے گی لیکن تم صرف اپنی انا۔میں رہوں گے یہ بھی مجھے علم ھے

ماں مجھے سب معلوم ھے آپ کو۔اور مصطفیٰ لالہ کو۔پتہ۔ نہیں اس عزاب لڑکی میں کیا دکھتا ھے جو میرے پلے باندھنے میں لگے ہوئے ھے میں بتا رہا ہوں مجھے کتنا بھی ایموشنل کر دیا جائے میں یہ شادی کسی صورت نہیں کرو۔گا اور دندناتا ہوا وہاں سے نکلا

پیچھے انہوں نے دکھ سے اس کی پشت کو تکا ناہید بیگم ایک سنجیدہ اور سمجھدار خاتون جن کے لئے اپنی اولاد بہت قیمتی تھی وہ سحر کو بھی اپنی بیٹی ہی مانتی تھی جتنا نگینہ بیگم سحر کی زات کی نفی کرتی تھی وہ اتنا ہی اس کا ترجیح دیتی تھی وہ اپنے شوہر اور گھر سے بے انتہا محبت کرتی تھی وہ نہایت رحم دل خاتون تھی اس لئے ان کو بے حد افسوس تھا اپنے بیٹے کے اس عمل۔پر۔۔

وہ غصہ سے وہاں سے نکلا اور غصہ کم کرنے کے لئے بالوں میں ہاتھ پھیرہ نظر اوپر اٹھی تو سحر کے کمرے کی جانب رو کی اپنے کمرے میں جانے کے بجائے وہ سحر کے کمرے کی طرف گیا اور ڈھڑ کی آواز سے دروازہ کھولا

وہ جو سامنے مگن سی ناول پڑھے میں مہو تھی ایک دم گھبرا کر کھڑی ہوئی سامنے ہی وہ آتش فشاں بنا کھڑا تھا سمجھ کیوں نہیں آتا ھے تمھیں وہ غصہ سے ڈھاڑا وہ سہم کر دو قدم

پیچھے ہوئی

م۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا ھے وہ ایک دم ڈر کر بولی اس کو اتنے غصہ میں دیکھ ٹانگوں سے جان نکلنے جیسی ہو گئی تھی۔۔

اچھا تو تم نے کچھ نہیں کیا ھے کتنی دفعہ میں تمھارا آگے بکواس کر چکا ہوں دادا کے پاس جاؤ اور بولو کے تمھیں یہ شادی نہیں کرنی ھے کیوں نہیں آتی ھے تمھیں سمجھ۔۔

لیکن۔۔۔۔میں۔۔چاہتی ہوں۔۔شادی آگے چلے وہ ایک دم بول گئی اس کی بات سن کر وہ لمبے لمبے ڈھنگ بھرتا ہوا اس کے قریب آیا اور اپنی آہنی گرفت میں اس کے بازو کو پکڑا۔۔

کیوں نہیں آتی ھے سمجھ نہیں رکھنا چاہتا میں کوئی بھی رشتہ تمھارے ساتھ غصہ کی وجہ

سے دماغ کی نسیں واضح ہو رہی تھی بازو میں درد کی وجہ سے چہرہ سرخ ہونے لگا لب بھینچے

وہ ضبط سے کھڑی رہی۔۔

خوف سے ٹانگیں تک کانپ رہی تھی آنکھوں میں آنسوں جما ہونے شروع ہوگئے تھے جب درد برداشت نہ ہوا تو کپکپاتی آواز میں پلیز۔۔۔۔ چھوڑ۔۔۔دیں درد ہو رہا ھے۔۔

کیوں چھوڑو جب تمھیں میری بات سمجھ نہیں آتی تو کیوں چھوڑو سحر میں بھی انسان

ہوں مجھے بھی درد ہوتا ھے سحر پلیز میں نہیں کرنا چاہتا تم سے شادی گرفت آہستہ آہستہ

نرم کریں اور پیچھے ہوا بولا۔۔

اس کی نم آنکھیں دیکھ اس کا لہجہ میں ڈر محسوس کرتے ہوئے اس کی گرفت خود کی نرم پڑ گئی تھی کچھ بھی ہو جائے میں نہیں کرو گا تم سے شادی اور اگر سحر آیسا

ہوا تم میرے کمرے میں میری دلہن بن کر آئی میں سچ بول رہا ہوں تمھاری ہر رات ہر دن بہت عزیت میں گزرے گا یہ بات اپنے دل اور دماغ میں بیٹھالو میں تم سے نفرت تو کر سکتا ہوں لیکن محبت اور بیوی کا مان کبھی نہیں دوگا۔

وہ بول کر ڈھاڑ کی آواز سے دروازہ بند کرتے

ہوئے اس کے کمرے سے نکلتا چلا گیا دروازے کی آواز سے دل اندر تک کانپ گیا تھا پیچھے وہ

نڈھال وجود کے ساتھ بیڈ پر گیری اور ہچکیوں سے رونے لگی۔۔

پلیز اللہ کچھ تو کر دیں میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں آج بھی اس کی در دیوار نے اس کی سسکیاں سنی تھی اس کی گیلری میں رکھے پھول ایک دم مرجھا گئے تھے اس کو ایک دفعہ پھر روتے دیکھ۔۔

حفصہ میری بیٹی تم بہت غلط سوچ رہی ہوں تمھارے ابا ایسا کچھ نہیں کر رہے ھے تم کوئی

باندی نہیں بنو گی بیٹا وہ پیار کرتا ھے تم سے میں نے خود اس کی آنکھوں میں تمھارے لئے

پسندیدگی دیکھی ھے۔۔ وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ھے

وہ اپنے سامنے گم صُم سی بیٹھی حفصہ کو کافی دیر سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ کچھ سن ہی نہیں رہی تھی اس کے

کانوں میں صرف ایک ہی بات گونج رہی تھی کہ وہ ہمارا قرضہ بھی معاف کر دیں گا

اس نے ایک سرد سانس خارج کی اور خالی خالی آنکھوں سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔

میں کچھ نہیں بول رہی اماں میں نے ہاں کر تو دی ھے اس کی آنکھوں میں بے بسی سے آنسوں جما شروع ہونے لگ گئے تھے آپ کیا چاہتے ہوں میں بغیر نکاح کے چلی جاؤ بول تو دیا ھے قبول ھے وہ شخص مجھ سے ایک ہی بات کیوں بار بار کر رہے ہوں اس نے نم سے لحجہ میں کہاں آنکھوں سے آنسوں نکل کر گالوں کو بھی نم کر رہے تھے

تو پھر تم خوش کیوں نہیں ہوں چندہ وہ ان کی بات سن کر تمسکر سے مسکرائی اور اپنی اولٹی ہتھیلی سے اپنے نم گالوں کو صاف کیا

آپ کو لگتا کہ زندہ لاش بھی خوش ہوتی ھے اماں میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں کوئی غلطی نہیں ھے آپ لوگوں کی صدیوں سے چلا آرہا ھے یہ رواج کہ بیٹی ہی قربانی دیتی آئی ھے پہلے کیا ہوتا تھا کہ باپ یہ بھائی نے قتل کیا تو بیٹی کو ونی کر دیا اب میرے ساتھ کیا ہو رہا ھے کہ باپ قرض نہیں چکا سکتا تو بیٹی کو باندی بنایا جا رہا ھے وہ تلخ سا بولی۔۔۔

تمھیں سمجھ نہیں آرہی تم کوئی باندی نہیں ہو گی اس کی بیوی ہو گی عزت بنا رہا ھے وہ تمھیں اماں طیش سے بولی

اچھا ٹھیک آپ پلیز جاؤ یہاں سے کر رہی ہوں نہ شادی تھوڑی دیر کے لئے اکیلا رہنے دو مجھے اس نے نم لہجہ میں کہاں اور گیلی سانس اندر کو خارج کی اس کی ماں نے ایک نظر حفصہ کو دیکھا اور کمرے سے باہر آ گئی

جہاں اس کا باپ نکاح کے انتظامات دیکھ رہا تھا اس کی ماں رضوان صاحب کے برابر میں کھڑی

ہوئی حفصہ کے آبا وہ بہت دکھی ھے ہم ٹھیک نہیں کر رہے ھے وہ ہم لوگوں کو غلط سمجھ رہی ھے اس کی باپ نے بے بسی سے اس کے دروازے کو دیکھا

میں کیا کرو حفصہ کی اماں جانتا ہوں غلط کر رہا ہوں اب ہم ہاں بول چکے ھے ان لوگوں کو اور اگر ہم ان کو ہاں کر کے نہ کرتے ھے تو سردار ہمیں چھوڑے گے نہیں ان کا بھائی ھے اور سردار کیا براق سائیں بھی نہیں چھوڑے گے۔۔۔

میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا جس سے بعد میں پریشانی ہوں اور تم کیا جانتی نہیں

ہوں براق سائیں کو وہ غریبوں سے بے انتہا نفرت کرتا ھے اگر ہم نے اس کو ہاں نہ کی ہوتی وہ

حفصہ کی زندگی برباد کر دیتا

بیٹی کا باپ ہوں نہ بہت بے بس ہوں اس لئے لیکن تم نے اور میں نے تو دیکھا تھانہ کے براق سائیں اپنی حفصہ کو پسند کرتے ھے وہ خوش رکھے گے حفصہ کو تم پریشان نہ ہوں اور اس کا سمجھانے کی کوشش کرو اور بولوں کے وہ ہم سے بد گمان نہ ہوں بیٹی ھے وہ ہماری ہم کچھ غلط نہیں کرنا چاہتے ھے اس کے ساتھ تم دیکھو اس کو میں آتا ہوں ابھی تھوڑا کام رہتا ھے

وہ ان کو سمجھاتے ہوئے باہر کی جانب گئے پیچھے وہ پریشان سی ایک دفعہ حفصہ کے کمرے کی جانب دیکھا اور وہی برآمدہ کی چارپائی پر بیٹھ گئی اندر بیٹھی حفصہ نے شدد سے مشائم کو یاد کیا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

حمزہ گاڑی تھوڑا تیز چلاؤ یار کچھوا بھی ہم سے آگے نکل جائے گا اتنا سلو۔چلا رہے ہوں وہ چبا چبا

کر بولی۔۔

یار مشی چلا تو رہا ہوں میں کیا ہو گیا ھے تمھیں تم۔نے کہاں تھا مصطفیٰ لالا کے ساتھ جائے گے لیکن ان کو چھوڑ کر تم اتنی جلدی آ گئ

تم ڈرائیونگ پر توجہ دو آ رہا ھے وہ بھی پیچھے ہی حمزہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مصطفیٰ کی گاڑی بھی ان کے پیچھے

ہی تھی۔۔

حمزہ یہ سب چھوڑو میری چھٹی حنس پتہ نہیں کیوں کچھ غلط ہونے کا اندیشہ دیں رہی ھے پتہ نہیں کیوں لیکن کچھ اچھے تھوٹ نہیں آرہے ھے حفصہ کی جانب سے۔۔

مشی کچھ نہیں ہوا ہوگا سب ٹھیک ہوگا تم فضول میں پریشان ہورہی ہوں اس نے سمجھاتے ہوئے کہاں۔۔

نہیں حمزہ تم نہیں جانتے میرا اس کے ساتھ کیسا رشتہ ھے تمھیں پتہ ھے وہ۔ میری سگی بہن

نہیں ھے ہم دونوں کو خون کا رشتہ نہیں ھے لیکن یہ میرے لئے بہت ضروری ھے وہ جب بھی

کبھی پریشان ہوتی ھے نہ تو مجھے پتہ چل جاتا ھے اچھا محسوس نہیں ہوتا جیسے ابھی مجھے

بلکل اچھا نہیں لگ رہا ھے مجھے لگا رہا ھے کہ کچھ بہت غلط ہونے والا ھے اور ہماری حفصہ

بہت مشکل میں ھے ایسا کبھی نہیں ہوا ھے کہ حفصہ مجھ سے ملے بغیر نکل جائے اور آج ایسا

ہوا ھے۔۔

ابھی آئے اس کو دن ہی کتنے ہوئے تھے اور وہ یہاں سے چلی گئی آج سنجیدہ چہرے پر ایک

الگ پریشانی تھی حمزہ نے اس کی جانب دیکھا تو وہ بہت پریشان لگ رہی تھی کچھ نہیں ہو گا

مشی ہماری حفصہ ٹھیک ہو گی اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کو رام کرتے ہوئے

کہاں اور گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کی

اب تو حمزہ کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی کیوں کے وہ جانتا تھا کہ مشائم کبھی ایسے ہی پریشان نہیں ہوتی وہ جب بھی پریشان ہوتی ھے اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ھے۔۔

□❣□❣□❣□❣□❣□❣□

براق سفید شلوار قمیض اور بلیک مردانہ شال پہنے ہاتھ میں ریسٹ واچ اور پاؤں میں پشاوری

چپل پہنے اپنی روعب دار پرسنیلٹی کے ساتھ اس چھوٹے سے گھر میں داخل ہوا جہاں وہ

دشمن جان تھی

جس کو ایک بار دیکھ کر وہ اپنا دل ہار بیٹھا تھا اور اس کو شدت سے پسند کرنے لگا تھا اس کے ساتھ سردار وجدان شاہ بلیک شلوار قمیض میں ساتھ ہی داخل ہوا ان کے پیچھے اور بھی لوگ تھے

مصطفیٰ کو ان دونوں نے کونٹیکٹ کرنے کی کوشش کریں تھی لیکن اس کا فون نہیں لگا تھا اس لئے یہ دونوں اور کچھ گواہوں کے طور پر آئے تھے رضوان صاحب نے ان کو آداب سے اپنے گھر کی چارپائی پر بیٹھایا دونوں میاں بیوی کو آندازہ نہیں تھا کہ سردار بھی آئے گے اس لئے چہرہ پر ٹینشن سی آگئی تھی

وجدان ادھر ادھر دیکھ کر گھر کا جائزہ لے رہا تھا اس کی نظر رضوان صاحب پر پڑی جو بار بار اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کر رہے تھے

رضوان صاحب کوئی پریشانی ھے وہ اپنی بھاری آواز میں نرم سے لحجہ میں بولا

نہ۔۔۔ نہیں صاحب کوئی پریشانی نہیں ھے اس نے ان کے لجہ میں ڈر محسوس کیا تو سمجھانے اور تسلی دینے والے انداز میں بولا

آپ ٹینشن نہ لے آپ کی بیٹی خوش رہے گی پریشان نہ ہوں میں اس کا۔بڑے بھائی کی طرح خیال رکھوں گا کوئی پریشانی نہیں ہو گی آپ کی بیٹی کو بول کر مولوی

صاحب کی طرف دیکھا اگر آپ کی اجازت ہوں تو نکاح شروع کر دیں ؟؟

.. ج۔۔جی اجازت ھے سر دار

مولوی صاحب اور وجدان اور رضوان صاحب کمرے میں حفصہ کی رضامندی لینے گئے تھے

جہاں حفصہ آنکھوں میں ہزار شکوہ لئے اپنے باپ کی جانب دیکھ رہی تھی جس کو محسوس کر

رضوان صاحب نے اپنی آنکھیں چرائی تھی چہرہ پر گھونگھٹ تھا مولوی صاحب نے باآواز بلند

اس سے استفار کیا

حفصہ رضوان اختر آپ کا نکاح براق شاہ ولد مکرم شاہ سے کیا جاتا ھے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ھے۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اپنا بچپن پھر لڑکپن پھر جوانی سب کے منظر آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگے اس نے اپنی آنکھیں بند کریں اور بے آواز مشائم کو پکارا۔۔

آنکھیں کھولی سامنے ہی سب اس کی ہاں کے منتظر تھے اس نے آنکھیں نیچے کی اور دھیمی

آواز میں بولی قبول ھے

آواز نم تھی آنسوں آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بہہ گئے تھے مولوی صاحب نے دو مرتبہ اور اس کی رضامندی لی جس کو اس نے مری ہوئی آواز میں قبول ھے

بول کر نکاح نامہ پر سائین کر دیا تھا آنکھیں اب بھی بند تھی اور ہونٹوں سے بے آواز صرف ایک

ہی نام نکل رہا تھا " مشائم " مولوی صاحب اور رضوان صاحب باہر آئے وجدان براق کے برابر میں

بیٹھا مولوی صاحب نے تین بار اس کی بھی رضامندی لی جس کو اس نے سنجیدگی سے قبول

کر لیا۔اور نکاح نامہ پر سائن کیے نکاح ہوتی ہی مبارک باد کی صدائیں لگنے لگی سب ایک دوسرے

کے گلے ملنے لگے

وجدان کھڑا ہوااور مسکراتے ہوئے وجدان کے گلے لگا مبارک ہوں براق وہ بول کر پیچھے ہی ہوا تھے کہ لکڑی کا چھوٹا سا دروازہ کھول کر مشائم اور حمزہ حواس باختہ گھر میں داخل ہوئے

سامنے ہی براق گلے میں ہار پہنے کھڑا تھا مشائم نے سب کو ایک نظر دیکھا وہ اس ٹائم بلیک فراق میں تھی بال آگے کو ہو کر کھلے ہوئے تھے چہرہ پر پنک لب گلو لگا ہوا تھا

چہرہ پر سنجیدگی کے ساتھ پریشانی بھی تھی وجدان کسی کی اہٹ پر پلٹ کر دیکھا تو ایک
منٹ کے لئے ایک دم سٹیل ہوا

یہ سب کیا ہو رہا ھے مشائم ایک دم ہوش میں آتے ہی چیخی انکل یہ سب کیا ھے اور حفصہ کہاں ھے وہ گھر میں داخل ہوتے ہی پریشانی سے بولی

اندر بیٹھی حفصہ نے اس کی آواز سنتے ہی اپنا دوپٹہ سنبھالتے ہی کمرے سے باہر آئی اور آگے بڑھنے کے بجائے کمرے کے گیٹ پر ہی کھڑی ہو کر درد بھر آنکھوں سے ان دونوں کی جانب دیکھنے لگی۔۔

انکل یہ سب کیا ہو رہا ھے کیا آپ بتانا پسند کریں گے اور کیوں آپ نے حفصہ کو شہر سے بلایا ھے؟؟

میں کیا۔۔وہ اگے کچھ بولتی حمزہ نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر سامنے کی طرف متوجہ کیا۔۔ مشائم نے نظر سامنے کریں تو بے بس سی کھڑی حفصہ پر گئی مشائم نے ایک نظر حمزہ کو دیکھا اور دونوں ایک ساتھ اس کی جانب بڑھے

آنکھیں رو رو کر لال سرخ ہو گئی تھی چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا براق نے بھی نگاہیں اس کی جانب کریں تو ایک پل کو اس کو وہی کھیت والی حفصہ یاد آئی لیکن یہ تو کوئی اور تھی وہ حفصہ تو بلکل الگ تھی آس کو اس حالت میں دیکھ دل رکتا ہوا محسوس ہوا

مشائم نے حفصہ کو کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑا اور پریشانی سے پوچھا یہ سب کیا ھے میری جان آپو کو بتاو کیا ہوا ھے یہاں تمھارے ساتھ اس نے بول کر ایک نظر سب کو

دیکھا اور واپس اس کی جانب دیکھا

اوئے حفصہ موٹی کچھ تو بتا کیا ہوا ھے حمزہ بھی اس کو اس حالت میں دیکھ بے ساختہ پریشانی سے بولا اس نے ایک نظر حمزہ کو دیکھا اور خاموشی سے مشائم کے

گلے لگی سب ان دونوں کو بہت حیرت سے دیکھ رہے تھے وجدان اور براق نے ان دونوں کو پہچان لیا تھا

وہ بے آواز اس کے گلے لگ کر رونے لگی مشائم کو اپنا کندھا بھیگتا محسوس ہوا تو اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے نرم لہجے میں بولی حفصہ چندہ پلیز بتاؤ تو صحیح کیا ہوا ھے مشائم نے اس کو نرمی سے خود سے جدا کیا اور ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ رکھی چارپائی پر بیٹھایا اور دونوں بہن بھائی اس کے قدموں میں بیٹھے

حفصہ بتاؤ کیا ہوا ھے تم کیوں رو رہی ہوں پلیز میرا دل پریشان ہو رہا ھے جان اپنی آپو کو بتاو اس کو کچھ کچھ تو سمجھ اگیا تھا

لیکن وہ اس کے منہ سے سننا۔ چاہ رہی تھی حفصہ نے ایک نظر اپنے باپ کی طرف دیکھا جو

پریشانی سے ان کو ہی دیکھ رہا تھا پھر ایک نظر قدموں میں بیٹھی حمزہ اور مشائم کو دیکھا اور

ایک گیلی سانس اندر لی اور الٹی۔ ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کیا اور جبراً مسکرا کر بولی

آپو میں ٹھیک ہوں بس آپ لوگ تھوڑا سا لیٹ ہو گئے ابھی میرا نکاح ہوا ہے براق شاہ کے ساتھ ۔۔

حمزہ پر تو ساتھوں آسمان ایک ساتھ گیرے تھے مشائم پیچھے کی جانب ایک دم ہوئی دونوں نے اس کو ساخت نگاہوں سے دیکھا تھا براق اور وجدان دونوں بہت سنجیدگی سے دیکھ رہے تھے

وجدان نے اشارے سے پہلے ہی سب کو جانے کے لئے بول دیا۔ تھا اس لئے بس یہاں پر وجدان براق حفصہ کے ماں باپ اور حمزہ اور مشائم۔ تھے

تمھیں پتہ ھے تم کیا بول رہی ہوں مشائم کے حلق سے بے یقین سی آواز نکلی حمزہ کی آنکھوں میں نمی ایک دم جما ہونے لگی دم گھٹنے لگا سانس لینے میں دشواری ہوئی تو ہاتھ بے ساختہ گلے پے گیا میری حفصہ اتنی کمزور نہیں ہو سکتی تم تو بولتی تھی نہ کہ ابھی شادی نہیں کرو گی اور خاص کر کسی جاگیر دار سے تو یہ سب کیا۔۔

حفصہ اگر کوئی زبردستی ہوئی ھے تمھارے ساتھ تو مجھے ابھی بتاؤ ہمارے قانون میں ھے اگر

نکاح زبردستی ہوں تو طلاق ہو سکتی ھے ابھی یہ رشتہ ختم ہو جائے گا براق نے ضبط سے مٹھیاں

بھینچی وجدان نے بھی اس کی بات سن کر اپنے جبڑے بھینچے براق آگے بڑھتا اس سے پہلے

وجدان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور سر نفی میں ہلایا تو اس کو مجبوراً روکنا پڑا۔۔

حمزہ نے یہ بات سنی تو بے ساختہ اس کے قریب ہوا حفصہ اگر ایسا کچھ بھی تمھارے ساتھ ہوا ھے تو ہم ان سب پر کیس کریں گے کسی کو بھی نہیں چھوڑے گے ان۔سب کو زبردستی نکاح کے کیس میں اندر کروائے گے تم سے زبردستی نکاح ہوا ھے نہ اس نے ایک آس سے پوچھا۔۔

مشائم سنجیدگی سے اس کی ہی جانب دیکھ رہی تھی نہیں حمزہ یہ سب میری مرضی سے ہوا ھے میں چاہتی تھی یہ نکاح ہوں میری رضامندی اس میں شامل تھی بس ایک ہی غم تھا کہ میرے اتنا خوبصورت دن پر آپ دونوں نہیں تھے

لیکن اب وہ بھی ختم ہو گیا آپ دونوں بھی یہاں آ گئے میں خوش ہوں حفصہ نے خود کو کئی حد تک کمپوز کر لیا تھا۔۔۔

مشائم نے لچک لہجہ۔میں کہاں حمزہ پیچھے ہوں۔۔

اس نے کہاں تو حمزہ نے نگاہ اٹھا کر اس کی

جانب دیکھا یہ کیا بول رہی ہوں مشی اس کو عقل نہیں ھے لیکن ہم میں تو ھے

میں نے کہا دور ہوں اس کا نکاح ہو گیا کسی اور کی ہو گئی ھے وہ کسی اور کی بیوی ھے وہ خوش ھے ماں باپ موجود تھے اس کے سب کی موجودگی میں نکاح ہوا ھے اپنا اچھا برا وہ جانتی ھے حفصہ نے یہ بات سنی تو ضبط سے اپنے لب کاٹنے لگی چہرہ مزید سرخ ہونے لگا اور آنکھوں سے آنسوں کسی سیلاب کی مانند نکلنے لگے۔۔۔

تم سے نکاح ہوا ھے اس نے سپاٹ لحجہ میں پوچھا تو براق سے پوچھا

براق نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

برابر میں ہی وجدان کھڑا ہوا تھا اس نے بھی نگاہیں مشائم پر مرکوز کریں مشائم اس کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے لچک لحجہ میں بولی۔۔

ایک بات یاد رکھنا براق شاہ اس لڑکی میں
ہماری جان ھے بہت عزیز ھے ہمیں یہ لڑکی کوئی معمولی نہیں ھے مشائم بیگ کی بہن ھے

اور پورا شہر جانتا ھے مشائم بیگ کون ھے اگر اتنا سا بھی تمھاری وجہ سے وہ پریشان ہوئی یہ

پھر کسی بھی بات پر وہ روئی ایسا کیس بنا کر اندر کرواؤ گی ساری جائیداد بھی لگادو گے تب

بھی باہر نہیں نکل پاؤ گے اپنے دل اور دماغ میں بیٹھا لینا حفصہ کس کی بہن ھے اور میرا نام

مشائم۔بیگ ھے امید کرو گی یہ نام تم کبھی بھولے گے نہیں اور میری بہن کو کبھی رلاؤ گے

نہیں مائنڈ ڈیٹ چلو حمزہ یہاں سے وہ بول کر رو کی نہیں تھی گھر سے ہی نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔

وجدان نے ایک آخری نظر اس کی پشت کو دیکھا تھا حمزہ کی نگاہیں حفصہ پر تھی دل پھٹنے جیسا ہو رہا تھا وہ تو اس سے محبت بھی نہیں کرتا تھا لیکن آج پتہ نہیں

کیوں اس کے نکاح کا سن کر بہت تکلیف ہو رہی تھی وہ اس کے پاس ہو اسب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے

مبارک ہوں نکاح مس پٹاخہ خی۔۔خیال رکھنا اپنا اللہ۔۔۔تمھیں۔خوش رکھے وہ بول کر بینا دوسری

نگاہ اس پر ڈالے گھر سے چلا گیا تھا حفصہ نے زخمی نگاہوں سے سامنے کھڑے براق پر ڈالی اور

پھر اپنے ماں باپ پر اور آٹھ کر خاموشی سے کمرے میں چلی گئی تھی تھوڑی دیر بعد وہ لوگ حویلی کی جانب نکل گئے تھے۔۔

رخصتی کے وقت میں حفصہ نہ اپنے باپ سے ملی تھی نہ اپنی ماں سے وہ خاموشی سے باہر جا کر

براق کی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی وجدان اور براق نے آس کے اس عمل کو بہت حیرت سے

دیکھا تھا

براق تو ابھی تک مشائم کی دھمکی سے نہیں نکلا تھا اس کے بعد اس کا یہ سپاٹ انداز

اس نے بے ساختہ سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا اور خاموشی سے ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھا

تھا وجدان نے اس کو آسمان کی جانب دیکھتے دیکھ زیر لب مسکرایا اور خود بھی پیسینجر

سیٹ پر بیٹھا اس کے بیٹھتے ہی گاڑی حویلی کی جانب نکلی۔۔

تھوڑی مسافت کے بعد گاڑی ایک خوبصورت سی حویلی کے سامنے روکی تھی گارڈز بھاگتے ہوئے آئے اور گاڑیوں کے دروازے کھولے حفصہ نے نفرت بھری نگاہوں سے حویلی کو دیکھا اور اپنا دوپٹہ سنبھال کر گاڑی سے اتری

براق نے ایک سنجیدہ سی نظر اپنے برابر میں کھڑے وجدان پر ڈالی اور حویلی کے اندر بڑھے سب لاونج میں ہی تھے بد قسمتی سے صغیر شاہ بھی وہاں موجود تھے

براق نے ایک نظر وجدان کو دیکھا جو سپاٹ

چہرے سے سب کی جانب دیکھ رہا تھا لو سردار لالا بھی آ گئے مصطفیٰ کی چہکتی ہوئی آواز سے

سب نے ان تینوں کی جانب دیکھا حفصہ بے زار سی ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔

پتہ ھے وجدان اوپس آئی مین سر دار ابھی آپ کی ہی شادی کی بات چل رہی تھی وہ چہک کر اس کے بغل میں آکر کھڑا ہوااور کندھے سے کندھا ٹچ کرتے ہوئے بولا پھر ایک نظر ساتھ کھڑی حفصہ پر گئی توآنکھیں مسل کر دوبارہ دیکھا۔۔

اوئے مس پٹاخہ آپ یہاں کیسے مصطفیٰ کی آواز پر حفصہ نے اس کی جانب دیکھا اور اپنے دانت دیکھائے مصطفیٰ نے آئی برو اٹھائی براق نے مصطفیٰ کی جانب قدرے حیرت سے دیکھا صغیر شاہ کے ماتھے پر بل پڑے وہ کھڑے ہوئے ان کے کھڑے ہوتے ہی سب اپنی اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے۔۔

صغیر شاہ اپنی بھاری آواز میں بولے براق شاہ کون ھے یہ لڑکی ؟؟اور تمھارے ساتھ کیوں کھڑی ھے ؟؟ تم نہیں جانتے یہاں تک آنے کی اجازت صرف حویلی والوں کو ھے تم کس کو اٹھا کے لے آئے ہوں۔۔۔

انہوں نے وجدان سے سوال کے بجائے براق سے پوچھا تھا وہ ابھی کچھ بولتا اس سے پہلے حفصہ بولی باندی ہوں ان کی اس نے سپاٹ لہجہ میں بے لچک سا کہاں۔۔

وجدان اور براق دونوں نے اس کی جانب دیکھا مصطفیٰ نے آنکھیں بڑی کر کے حفصہ کی جانب

دیکھا

کیا بول رہی ہوں لڑکی ہوش میں تو ہوں صغیر شاہ اس کی بات سن کر سیخ پاہ ہوئے اس کی بات سن تقریباً سب کے ہی ماتھے پر بل پڑے تھے

جی جی انکل میں بلکل ہوش میں ہوں آپ کو پتہ ھے انہوں نے مجھ سے شادی کی ھے میرے بابا کا قرض معاف کیا ھے تو یعنی میں تو ان کی بیوی نہیں باندی ہوئی۔۔

کیا بول رہی ہوں لڑکی کس سے نکاح ہوا ھے کس

نے تمھارے باپ کا قرضہ معاف کیا ھے وہ جھنجلا کر بولے کیونکہ وہ ابھی تک یہ نہیں سمجھ پائے

تھے کہ نکاح کس سے ہوا ھے

کس کی بیٹی ھے یہ وہ ایک بار پھر کسی طرف سے جواب نہ ملنے پر پوری قوت سے دھاڑے

میں اپنے آبا کی بیٹی ہوں وہ پھر لاپرواہی سے بولی

وجدان نے۔اس چھوٹی پٹاخہ کو دیکھا جو اپنے گھر میں بھیگی بلی بنی ہوئی تھی اور یہاں ان دونوں بھائیوں کی جان نکلنے کے در پر تھی۔۔

براق نے پریشان سی نظر وجدان کو دیکھا انکل آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ھے آپ کے ماتھے پر بل بھی آگئے ھے کیا آپ مجھے یہاں سے دھکے مار کے نکلنے کا ارادہ رکھتے ھے لیکن پلیز آیسا مت کرئے گا میرا کوئی نہیں ھے اس گھر کے علاوہ اس نے بھرپور رونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہاں

براق اس کی کینچی جیسی چلتی زبان سے غش کھانے کے در پر تھا۔۔

وجدان کی بھی حیرت ختم نہیں ہو رہی تھی البتہ مصطفیٰ تھوڑا حیران تھا کہ یہ یہاں پر کس کی بیوی بن کر آئی ھے۔۔۔

صغیر شاہ نے ان تینوں کی جانب دیکھتے ہوئے بولے میں کیا پوچھ رہا ہوں اس کا جواب پہلے مجھے دو پھر دوسری بات میں کیا پوچھ رہا ہوں کس سے نکاح ہوا ھے تمھارا براق سے یہ وجدان سے۔۔

لو جی ابھی تک آپ کو یہ پتہ ہی نہیں چلا۔۔وہ بلکل ڈرامائی انداز میں سر پر ہاتھ مار کر بولی۔۔

آرے انکل میں براق سائیں کی بیوی ہوں آپس سوری باندی ہوں براق یہ وجدان کچھ بولتے اس سے پہلے حفصہ پھر بولی

صغیر شاہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھا تو اس نے آنکھوں سے ان سے جیسے کچھ کہاں تھا وہ ایک دم خاموش ہو گئے تھے اور ایک دم۔ پیچھے ہوتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلے گئے

سحر وجدان نے سپاٹ سے لہجہ میں سحر کو پکارا جو ہونقوں کی طرح اس بولنے والی لڑکی کو۔ دیکھ رہی تھی۔۔

سحر کچھ بول رہا ہوں میں اس نے جب اس کو اتنا مہو دیکھا تو ایک بار پھر بلند آواز میں بولا۔ تو وہ گڑبڑا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی

ج۔۔جی لالہ ؟؟

حفصہ کو کمرے میں لے جاؤ براق کے

جی لالہ۔۔

اور براق میرے ساتھ آؤ دادا کے کمرے میں وہ بول کر روکا نہیں تھا اس کے نکلتے ہی پیچھے براق مکرم شاہ شرجیل شاہ سب اس کے پیچھے گئے تھے

مصطفیٰ جاتے جاتے روکا اور حفصہ کو دیکھا گڈ

ون مس۔پٹاخہ وہ شوخی سے بولا

it my pleasure sir ..

وہ سر خم کرتے ہوئے بولی۔۔

ابھی سحر اس کے قریب آتی نگینہ بیگم نے حفصہ کی کہنی جکڑی کون ہوں تم جو خود کو میرے بیٹے کی بیوی بتا رہی ہوں

آرے آنٹی جی میں نے کب کہاں کے میں ان کی بیوی ہوں میں تو ان کی باندی ہوں اور آپ کو پتہ ھے وہ آگے کچھ کہتی ان کے بھاری ہاتھ کے تھپڑ نے اس کے اوسان خطا کر دیئے تھے اس کا نازک گال سرخ ہو گیا تھا اس نے شوکڈ کی کیفیت میں اپنے گال پر ہاتھ رکھا

کوئی بھی ہوں تم دو دن صرف دو دن بعد تمھیں یہاں سے نکال کر پھینکو گی انہوں نے نفرت سے کہاں۔۔

نگینہ بیگم ایک ایسی خاتون تھی جو بے انتہا کی بے رحم جن میں اپنی سگی بیٹی کے لئے بھی محبت نہیں تھی۔۔ وہ کیا کسی کی بیٹی کو اپناتی وہ تو یہی سن کر پاگل ہو رہی

تھی کہ ان کے بیٹے نے ان کے بغیر شادی کر لی اور اس کے کپڑوں سے ہی وہ کوئی نیچے طبقے کی لگ رہی تھی۔۔

وہ سحر سے بھی بے انتہا کی نفرت کرتی تھی کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ ان کے تینوں بیٹے ہی ہوتے لیکن اللّٰہ نے ان کو ایک چاند جیسی بیٹی سے بھی نوازہ تھا۔۔

لیکن انہوں نے اس کو کبھی اپنایا نہیں تھا ہمیشہ اس معصوم کے احساسات کو روندہ تھا وہ اپنے شوہر کے بے حد بر عکس تھی وہ بس پوری حویلی پر اپنی حکومت چاہتی تھی جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ اپنی دیورانی کو بھی نیچا دیکھاتی تھی۔۔

ان کا رویہ سارے ملازموں اور اپنی بیٹی اور دیورانی کے ساتھ ایک جیسا تھا البتہ اپنی نند کے

ساتھ وہ بے انتہا سے زیادہ اچھی تھی۔۔

سحر نے سہمی ہوئی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا جو غصہ سے پاگل ہو رہی تھی

حفصہ کا ہاتھ ابھی بھی اپنے گال پر تھا وہ کچھ بول بھی نہیں پائی تھی انہوں نے ایک نفرت بھری نگاہ اس کے وجود پر ڈالی اور پیر پٹخ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔

سحر حفصہ کے قریب آئی بھابھی اس نے اتنے پیار سے کہاں حفصہ نے آنسو بھری آنکھوں

سے اس کی جانب دیکھا آئے میں آپ کو آپ کے کمرے میں چھوڑ دو۔۔۔

ہمم چلو اس نے خود کمپوز کیا اور اس کے ہمقدم ہوئی پیچھے ہال۔ میں بچے لوگ بھی اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھے۔۔

.....

صغیر شاہ کے کمرے میں اس وقت وجدان براق مصطفیٰ مکرم شاہ اور شرجیل شاہ سب موجود

تھے سوائے آریان اور مستجاب کے۔۔۔

صغیر شاہ وجدان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھے اس سے سوال گو تھے۔۔

براق وجدان کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اور اس کے برابر میں ہی مصطفیٰ بھی کمینہ سی مسکراہٹ لئے کھڑا وجدان اور براق کی شامت کے مزے لے رہا تھا۔۔

وجدان شاہ میں پوچھتا ہوں تم گئے اس کے ساتھ اس کا نکاح کروانے اور ہم میں سے کسی کو بتانے تک کی بھی ضروت محسوس نہیں کی ہم اتنے بے مول ھے کیا انہوں نے اپنے غصہ کو ضبط کرتے ہوئے پوچھا

وجدان کا چہرہ سپاٹ تھا براق کے چہرے پر ہلکی ہلکی پریشانی تھی وجدان بلکل خاموشی سے صغیر شاہ کو دیکھ رہا تھا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اس کو جواب نا دیتے دیکھ

صغیر شاہ نے دوبارہ بڑھکتے ہوئے پوچھا ہم کچھ پوچھ رہے ھے سردار صاحب کیا آپ جواب دینا پسند کرے گے۔۔

اس نے سرد سانس خارج کی اور سیدھا ہو کر بیٹھا اور سنجیدہ لحجہ میں بولا دادا براق پسند کرتا ھے اس لڑکی کو اور نکاح جلد کرنا تھا

اس لئے آپ سب کو نہیں بتایا اگر میں اپ کو بتاتا تو آپ یہ کبھی نہیں کرنے دیتے اور وقت

بھی کم تھا

تم کو پتا ھے وہ کس زات کی ھے کس خاندان کی ھے وہ ایک بار پھر جھنجھلا کر بولے دادا اس چیز سے کیا فرق پڑتا ھے وہ کون ھے کس زات نسل کی ھے

ہمارا براق پسند کرتا ھے اسے دادا اور کیا چاہیئے لڑکی مسلمان ھے بس اتنا میں جانتا ہوں اور ویسے بھی لڑکی نے بیاہ کر یہاں آنا ھے لڑکے نے تھوڑی جانا ھے اور دادا آپ تو اتنے سمجھدار ھے پھر ایسی بات کر رہے ھے۔۔

وہ بول کر مکرم شاہ سے مخاطب ہوا۔۔ بابا آپ بتائے کیا ھے اس میں غلط اگر براق نے اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر لی نکاح کیا نیک کام کیا اس میں غلط کیا ھے۔۔

مکرم شاہ نے اس کی بات سنی اور صغیر شاہ سے مخاطب ہوئے ابا وجدان ٹھیک بول رہا ھے اب کچھ نہیں ہو سکتا ھے شادی تو ہو گئی ھے انہوں نے رسانیت سے کہاں

مکرم شاہ ایک اسیے شخص تھے جو ایک نہایت رحم دل انسان جو بہت نرم دل کے مالک ان کا بس چلے تو وہ کسی ایک چیونٹی کو بھی نہ مارے بہت زیادہ رحم دل ان کو ہر انسان چاہے وہ غلط ہو یہ پھر صحیح ان کے لئے برابر ہوتا تھا

لیکن بھائی ابا کی بات بھی تو ٹھیک ھے کیا ہم کوئی معنی ہی نہیں رکھتے جو ہم سے چھپ کر نکاح کیا گیا شرجیل شاہ نے خفگی سے مکرم شاہ کی بات کی نفی کرتے ہوئے کہاں

شرجیل شاہ اپنے بھائی ہی کی طرح نہایت رحم دل انسان صغیر شاہ کے بیٹے بلکل اپنے باپ پر نہیں گئے تھے وہ دنوں ایک جیسے تھے لیکن شرجیل شاہ ہمیشہ غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہتے تھے مکرم شاہ کی طرح سب کو ایک ترازو میں نہیں تولتے تھے لیکن وہ بھی ایک رحم دل انسان تھے جن کے سینے میں بھی دل تھا

ٹھیک بول رہے ھے چاچو آپ لیکن بات سمجھنے کی کوشش کریں آپ لوگ ہم لوگوں نے نکاح کو کتنا مشکل بنادیا ھے یہ طریقہ بھی ٹھیک ھے دادا سمجھنے کی کوشش کریں ہم چار بندے گئے نکاح کیا اور لڑکی لے آئے اگر اب آپ کو پورے گاؤں کو بتانا ھے تو ولیمے کی ایک تقریب رکھ لے اور سب کو انفارم کردیں اور دادا آپ یہ بتائیں یہ کوئی غلط کام کرتا اس لڑکی کے گھر میں شور ڈالتا پریشان کرتا ہم لوگوں کے ساتھ بتمیزی کرتا کیا یہ سب صحیح رہتا

اس نے اسلامی طریقہ اپنایا لڑکی کے ماں باپ سے بات کریں وہ راضی ہوئے اور نکاح کر کے لڑکی گھر لے آیا اس میں کیا غلطی ھے اور سب سے مین بات دادا براق کی کوئی بچپن کی منگ تھوڑی ھے اس کے ساتھ غلط ہو گیا

میں جانتا ہوں وجدان تم ٹھیک بول رہے ہوں لیکن بیٹا کچھ طریقے ہوتے ھے شادی کے یہ سب دیکھنا ہی پڑتا ھے کہ لڑکی کی کیا زات ھے وہ کس خاندان کی ھے اگر یہ نالائق ہمیں بتاتا تو ہم باقاعدہ رشتہ لے کر جاتے انہوں نے وجدان کے برابر میں کھڑے براق کو گھورتے ہوئے کہاں

دادا لڑکی مسلمان اور کیا چاہیئے آپ کو وہ ایک بار پھر سمجھانے والے انداز میں بولا تو صغیر شاہ نے اپنے ہونٹ بھینچے اس کی باتیں سن کر صغیر شاہ کہی حد تک رام ہو گئے تھے

انہوں نے براق کو دیکھا جو تشکر نگاہوں سے اپنے بھائی کی جانب دیکھ رہا تھا
انہوں نے آپنے دونوں بیٹوں کی جانب دیکھا اور ان کو آنکھوں سے اپنی
رضامندی دیں دی پھر ایک نظر براق کو دیکھا

تو براق سائیں کیا سن رہا ہوں میں براق نے ہڑبڑا کر ان کی جانب دیکھا

ج۔۔جی دادا

پسند کرتے ہوں اس کو محبت ہو گئی ہم نے تو سنا تھا بلکہ دیکھا تھا کہ تم تو غریبوں
کو منہ تک لگانا نہیں پسند کرتے تھے ایک غریب کی ہی بیٹی سے شادی کر لی
وجدان کے ہونٹ بھی ان کی بات سن کر مسکراہٹ میں ڈھلے

وہ دادا بس وہ کھسیانا سا ہنسا۔۔۔

مبارک ہوں تم کو نکاح وہ کھڑے ہوئے اور اس کو گلے لگایا

خیر مبارک داداوہ بھی ان سے گرمجوشی سے ملا۔۔۔

سب باری باری اس کے گلے لگے اور سب ایک کے بعد ایک کمرے سے نکلتے چلے گئے پیچھے مصطفیٰ آنکھیں چھوٹی کر کے دونوں بھائیوں کو گھور رہا تھا

کیا ہوا وجدان انجان بنتے ہوئے بولا؟؟

نہیں تم دونوں مجھے یہ بتاؤ کیا میں سوتیلا ہوں کیا مجھے کچرے سے اٹھایا ھے میرا تو کوئی ھے ہی نہیں مجھ سے تو کوئی پیار ہی نہیں کرتا

وجدان نے بے زاریت سے اس نوٹنکی کو دیکھا براق اس کے قریب ہوا لالہ بات تو سنے یار۔۔

نہیں میں نہیں سنتا وہ خفگی سے بول کر دیوار کی جناب منہ کر کے کھڑا ہو گیا تھا

لالہ پلیز ایک دفعہ میں اپ۔ کو۔ ایکسپلین کر دیتا ہوں۔۔

نہیں مجھے کسی کی بات نہیں سننی تم سب تو مجھے ویسے بھی گھر کا ملازم سمجھتے ہوں میرا تو کوئی ھے ہی نہیں

ایک دفعہ تو سن لے وہ منت کرتے ہوئے بولا۔۔

نہیں سننا مجھے کسی کی بات وہ حتمآ بولا

وجدان کھڑا ہوا چل براق تو اپنے کمرے میں جا کوئی ضرورت نہیں ھے وقت ضائع کرنے کی اس فالتوں انسان کے سامنے

مصطفیٰ منہ پھلا کر پلٹا یہ تو کچھ لگتا ہی نہیں ھے میرا میرے بھائی تو بتا کیا ہوا جو تو نے مس پٹاخہ سے شادی کریں۔۔

وجدان نے آئی برو اٹھائی

مس پٹاخہ کیا مطلب لالہ براق تھوڑا حیران ہو کر بولا۔۔

ابے یہ۔ مشائم۔ بیگ یعنی میری دوست کی بہن ھے مطلب یہ حمزہ مشائم تینوں ایک ہی گھر میں رہتے تھے اور حمزہ اور حفصہ مشائم کے لئے کام کرتے ھے وہ وکیل ھے۔۔

نہیں ایک سیکنڈ بات سن زرہ وجدان نے ماتھے پر بل ڈالے اس کو مخاطب کیا۔۔

ہاں تو بیگ خاندان والوں سے ملتا ھے مصطفیٰ نے اپنی بے خبری پر زبان دانتوں تلے دبائی اور دانتوں کی نمائش کی

ارے آرے وہ تو بس۔ وہ۔ بات گھمانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

مصطفیٰ اگر تم ملتے ہوں ان لوگوں سے تو رابطہ ختم کر دو دادا کو اگر معلوم ہوا تو وہ تم سے ناراض ہو گے۔۔

یار وجی میں کیا بول رہا ہوں اچھا بھی ٹھیک ھے ویسے براق تو نے غلط لڑکی سے شادی کریں ھے تیرے کو بیٹا علم نہیں ھے کیا چیز ھے وہ بیٹا تو جھے تو لوہے کے چنے چبوائے گی

اس کی بات سن کر وجدان نے ایک زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا جس میں مصطفیٰ نے بھی

اس کا ساتھ دیا

لالہ اس کا تو نہیں پتا لیکن میں اس کی جو بہن تھی مشائم آئی تھنگ یہی نام تھا

ہاں یہی نام ھے مصطفیٰ نے اس کی تصحیح کی۔۔

یار کیا بندی ھے اتنی خطرناک دھمکی دے کر گئی تھی میرے منہ پر اس نے وہ دھمکی یاد کر کے جھرجھری لی۔۔

تم دونوں نہیں جانتے کیا چیز ھے وہ بہت زبردست لڑکی ھے آج تک ریکارڈ ھے اس کا ایک

کیس نہیں ہاری اپنے کریئر کی بیسٹ لائیر ھے کمال ھے یار وہ مصطفیٰ نے مشائم کو یاد کرتے

ہوئے بولا

تو پسند کرتا ھے اس کو وجدان بے ساختہ بولا۔۔

نہیں بھی اور ہاں بھی۔۔اس بات کا کیا مطلب ہوا وجدان الجھا

چھوڑ اتنا انٹرسٹ مت لے۔۔ چلو بہی تمھارا ٹائم ہوا جاتا ھے مار کھانے کا تم جاؤ اپنی بیوی سے ٹھوڈے کھاؤ اس کی بات پر براق

وجدان نے بھی زندگی سے بھرپور قہقہ لگایا اور کمرے سے باہر کی جانب نکلے

۔۔۔

.....

مشائم اور حمزہ گاؤں والے گھر پر ہی گئے تھے شہر جانے کی دونوں کی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی

اس لئے گاڑی حویلی کی جانب موڑ لی تھی

دونوں گم صُم سے لاونج کے صوفے پر بیٹھے

زمین پر کوئی غیر مرئی نقتے کو تک رہے تھے ان دونوں نے راستہ میں بھی کوئی بات نہیں کی

تھی دونوں کے بیچ ایک گہری خاموشی تھی۔۔

حمزہ جو ہر وقت اس سے لڑتا رہتا تھا اس کو

پریشان کرتا رہتا تھا آج اس کو کسی اور کا ہوتے دیکھ بہت تکلیف ہو رہی تھی دل شدت سے بند

ہوتا محسوس ہو رہا تھا اور دماغ صرف ایک ہی بات بول رہا تھا کہ اس نے دیر کر دیں

آنسوں آنکھوں میں جما ہوتے جس کو وہ بے دردی سے صاف کر دیتا اس نے بے ساختہ سر نفی میں ہلایا اور بے آواز کہاں نہیں مجھے کوئی محبت نہیں تھی اس سے بس دل کے بہت قریب تھی اس لئے اتنی تکلیف ہوئی اس نے خود کی نفی کیں اور نظر گھما کر مشائم کو دیکھا جو

سر جھکا کر بیٹھی ہوئی تھی

حمزہ نے مشائم کے کندھے پر ہاتھ رکھا اس نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں میں نمی تھی جسم ڈھیلا تھا وہ اس کو ٹھیک نہیں لگی۔۔

کوئی بات نہیں مشی حمزہ نے خود پر ضبط کرتے ہوئے مشائم کو تسلی دیں۔۔

ایک بات پوچھوں وہ سیدھی ہوئی اور سانس اندر کھینچی

ہاں پوچھ وہ اپنی اندرونی کیفیت چھپاتے ہوئے بولا

اس نے سرد سانس خارج کریں اور نم لحجہ میں بولی پسند کرتا تھا تو اس کو۔۔

حمزہ پانچ سیکنڈ خاموش رہا اور بے ساختہ سر نفی میں ہلایا

مجھ سے جھوٹ بولے گا اس نے اس کے کندھے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

مشی میں خود سے بھی جھوٹ بولنا چاہتا ہوں میری نہیں ھے وہ اب کسی اور کی ھے کسی اور کے نکاح میں ھے میری نہیں ھے وہ نہ ہی میری ہو سکتی ھے وہ بہت الگ ھے اور میں بہت الگ ہم دونوں بہت دور ھے بہت دور اس نے بول کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرہ

لیکن پتہ ھے حمزہ اپنی حفصہ جو بول رہی تھی
جو دیکھا رہی تھی ویسا کچھ بھی نہیں تھا

کیا مطلب حمزہ نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

جتنا میں دیکھ سکتی تھی جتنا مجھے سمجھ آیا کچھ تو گڑبڑ تھی کچھ تو ایسا ہوا ہمارے آنے سے پہلے اس کے ساتھ جس پر یہ مجبور ہو کر ایسی بات کر رہی تھی حفصہ جو دیکھا رہی تھی ایسا کچھ نہیں تھا

حمزہ پر درد سا مسکرایا اور سر نفی میں ہلایا نہیں مشی ایسا کچھ نہیں ھے تم وکیل ہوں نہ اس لئے شک کر رہی ہوں وہ بول کر خاموش ہوا

خیر دعا کرو اس کی اگے کی زندگی اچھی گزرے امین حمزہ نے بے آواز کہاں اور حویلی میں نگاہ گھمائی سب کہاں ھے مشی کوئی دیکھ کیوں نہیں رہا۔۔

کمروں میں ہو گے سب میں بھی تھوڑا آرام کر لو پھر ملتے ھے سب سے وہ اٹھتے ہوئے بولی وہ پلٹی اس سے پہلے کسی نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا

مشائم نے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور مسکراتے

ہوئے بولی دادا جی پہچان لیا ھے میں نے ہاتھ ہٹائے پلیز وہ مسکراتے ہوئے لحجہ میں بولی تو

اقبال صاحب نے منہ بسور کر اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تم ہمیشہ ہی ایسا کرتی ہوں انہوں نے

کسی روٹھے بچے کی طرح کہاں

افضو دادا جی ہم آپ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے ہو وہ ان کے گلے لگتے ہوئے پیار سے بولی

آپ کی بات سے ہمیں وہ گانا یاد آ گیا وہ چہک کر بولے۔۔

کونسا؟؟؟

تیرے آنے کی خوشبو

تیرے جانے کا منظر

❤ تجھے ملنا پڑے گا اب زمانہ ہوا

ان کے گنگنانے پر دونوں نے قہقہہ لگایا

کوئی دیکھ کیوں نہیں رہا مشائم صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

کیوں سب آئے نہیں میرے بچوں سے ملنے۔۔

نہیں نہ دادو کوئی نہیں آیا ہم سے ملنے آدھا گھنٹہ ہو گیا ہمیں تو آئے ہوئے

مشائم ان کے ساتھ لگ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

ابھی آتے ہو گے سب شاید کمروں میں ہو گے میں پیغام بھیجتا ہوں کے شہر سے مشائم بیگ آئی ھے

وہ ان کی بات سن کر کھلکھلائی

دادو میں زرہ چینج کر لو حمزہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا ہاں جاؤ برخوردار تم اور آرام کرو کیونکہ ہمیں اپنی جان کے ساتھ کچھ پرسنل باتیں کرنی ھے ۔۔

حمزہ ان کی بات سن کر مسکرایا چلے جی کر لے آپ اپنی۔پوتی سے اور میں ملتا ہوں ایک بریک کے بعد وہ بول کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا

اس کے جاتے ہی مشائم ان کی طرف مڑی کونسی پرسنل بات کرنی ھے میرے داداجی نے وہ ان کو لاڈ کرتے ہوئے بولی ۔۔

آپ نے کہاں تھا کہ آپ ہمارا رشتہ دیکھے گی لیکن ابھی تک آپ نے کوئی لڑکی نہیں دیکھی ہمارے لئے وہ تھوڑا خفا ہوتے ہوئے بولی مشائم نے اپنی ہنسی چھپائی

--

نہیں دادا جی میں دیکھ رہی ہوں آپ کے لئے ایکچلی آپ کی جو ڈیمانڈ ھے اس کے حصاب

سے زرہ لڑکی مل نہیں رہی ورنہ تو کوئی بھی مل جاتی کوئی بھی آپ کو پتہ ھے اتنی لڑکیاں فلیٹ

ہو گئی آپ کی پیکچر دیکھ کر لیکن وہی کوئی آپ کی ڈیمانڈ پر اتری ہی نہیں

آچھا ایسی بات ھے کون فلیٹ ہوئی ھے وہ اس کی بات سن کر اشتیاق سے بولے مشائم کے لئے ہنسی کنڑول کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا

دادا جی اگر آپ کی اجازت ہوں تو میں بھی فریش ہو جاو پھر ہم اس ٹوپک پر بات کرتے ھے کیسا آئیڈیا وہ اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے بولی۔۔

ہاں ہاں جاؤ جاؤ کر لو کوئی میرا تو سوچتا ہی نہیں ہماری جو زوجہ تھی ہمیں چھوڑ کر چلی گئی اور اب ہم چاہتے ھے کہ کوئی زوجہ مل جائے وہ بھی نہیں ڈھونڈ کر دیں رہے ہوں آپ لوگ

میں بھی چلا جاو گا نہ تمھاری دادی جی کے پاس پھر معلوم ہو گا وہ خفگی بھرے لہجے میں بولے۔۔

پلیز دادو ایسی بات نہیں یار وہ ان کے سینے سے لگتے ہوئے بولی مل جائے گی کوئی نہ کوئی میں ڈھونڈ رہی ہوں نہ پلیز وہ ان کے ساتھ لگ کر پیار سے بولی تو انہوں نے اس کے سر پر اپنے لب رکھے۔۔

جاؤ میری جان مزاق کر رہا تھا پریشان نہیں ہوتے تم آرام کرو میں مزے کا کھانے کا بولتا ہوں۔۔

جیسے آپ کو اچھا لگے وہ بول کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی آج اقبال صاحب کو وہ بہت پریشان لگی تھی اور حمزہ بہت اداس انہوں نے بہت گہری نگاہوں سے ان دونوں کی پشت کو تکا تھا۔۔

می جانی یہ کپڑے استری ہو گئے ھے کبرڈ میں رکھ دو سحر کمرے میں آتے ہوئے بے دھیانی سے

بولتی ہوئی کبرڈ کی جانب بڑھی

ہاں بچے رکھ دو ناہید بیگم مسکرا کر بولی

سحر نے جیسے ہی کبرڈ کھولا تو دیکھ کر شوکڈ سے آنکھ کھولی اور صدمے بھری آواز حلق سے برآمد ہوئی

می جانی آپ کی اور چاچو کی کبرڈ تو میں نے کل ہی ٹھیک کی تھی پھر سے کس نے خراب کریں وہ ماتھے پر بل ڈالے مڑی

انہوں نے انجان بنتے ہوئے پوچھا کیا کونسی کبرڈ

می جانی نہ کریں' یار اتنی محنت کریں تھی میں نے وہ بلکل رونے جیسے ہو گئی تھی

بچے میں نے سچی کچھ نہیں کیا تمھارے مصطفیٰ لالا کے کام ھے بول رہی تھی میں اس کو وائٹ شرٹ میرے کبرڈ میں نہیں ھے پھر بھی ادھر آ کر گھس گئے لارڈ صاحب اور الٹ پلٹ کر دیا سب کچھ ۔۔

می جانی تو آپ نے کیوں نہیں روکا ان کو یار اتنی دفعہ بولا ھے آپ سے آپ جانتی ھے نہ کتنی محنت لگتی ھے۔۔

میں نہیں کرو گی اب ٹھیک وہ ناراض سی ہو کر بیڈ پر بیٹھی میری جان تم کیوں پریشان ہوتی ہوں میں کرلوں گی انہوں نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہاں

نہیں نہ می۔ جانی آپ کی طبیعت ایسی تھوڑی ھے جو اپ اتنا کام کریں اس نے ان کا ہاتھ تھامے

ہوئے فکر مندی سے کہاں تو وہ اس کی فکر پر مسکرائی۔۔

اچھا چلو تم پریشان نہیں ہوں چندہ میں کرلو گی تم نے براق کی بیوی کو کمرے میں چھوڑ دیا ھے

جی اسی وقت چھوڑ دیا تھا اب تو شاید وہ فریش وغیرہ بھی ہو گئی ہو گی میں اپنا ایک ڈریس بھی دے آئی ان کو

بہت اچھا کیا کچھ سمجھ نہیں آ رہا کون ھے وہ بچی کس سے شادی کرلی براق نے اور تمھارے سر دار لالا نے بھی منع کر دیا کے ہم ان سے مل نہیں سکتے

ابھی لالک دادا سے بات کرلے پھر ہم ملے گے ویسے می جانی وہ کتنی پیاری ھے نہ کیوٹ سی بولنے والی گڑیا اور اماں نے ان کو تھپڑ مار دیا بیچاری کے گال پر نشان بھی اگیا تھا اس نے حفصہ کو یاد کرتے ہوئے دھکی لجہ میں کہاں

اچھا تم پریشان نہ ہوں اور اس بارے میں نہ سوچوں صحیح ہے اللہ ہے نہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔

جی می جانی وہ اچھے بچوں کی طرح سر ہلانے لگی۔۔

اچھا اس مصطفیٰ کا کیا کرنا ہے میری بچی کی ساری محنت پر اس لڑکے نے پانی پھیر دیا وہ اس کا دھیان دوسری طرف لگاتے ہوئے بولی وہ جانتی تھی سحر کتنی حساس تھی وہ ایک بات کو اپنے دماغ پر سوار کر لیتی تھی اس لئے فوراً اس کا دھیان بھٹکایا

ہاں نہ ان کی تو ایسی کی تیسی وہ ناک کے نتھنے پھلا کر بولی یہ مل جائے زرہ مجھے بتاتی ہوں میں ان کو کس سے پنگا لیا ہے انہوں نے

کون مل۔ جائے مصطفیٰ چہکتا ہوا کمرے میں داخل ہوا

آپ میں آپ کو نہیں چھوڑو گی آپ کرتے ہی ایسے ھے۔۔

میں نے کیا کیا؟؟ وہ انجان بنتے ہوئے بولا

لالہ بلکل انجان بننے کی ضرورت نہیں ھے آپ نے ہی می جانی کی کبرڈ خراب کریں ھے میں بات نہیں کرو گی آپ سے۔۔

اواچھاوہ میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں وہ تو سڑا ہوا کریلا ھے نہ اپنا مستجاب وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا اس کی بات سن کر وہ کھلکھلائی

اے لڑکی تیرے میاں کو کریلا بول رہا ہوں اور تو ہنس رہی ھے بد بخت جہنم میں جائے گی وہ اس کی بات سن کر قہقہ لگائے بینا نہ رہ سکی

لالہ آپ بھی نہ آپ کو پتہ ھے وہ جو ھے نہ آپ کے لالہ

آرے سیدھا سیدھا بولو سڑا ہوا کریلا مصطفیٰ نے لقمہ دیا

اے سن رہی ہوں میں میرے بچے کو تم دونوں کیا بول رہے ہوں وہ مسکراتے لہجے میں بولی

می جانی آپ میرے مما ھے نہ تو پھر آپ ان کی جانب سے کیوں بول رہی ھے وہ کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولی آپ تو بولتی ھے سحر اپ کی بیٹی ھے تو پھر

ہاں ہاں اماں آپ ایسے کیوں بول رہی ھے آپ نے تو میرے سامنے بھی کہاں تھا کہ سحر اپ کی بیٹی ھے تو پھر وہ تیل میں پانی چھڑکتا ہوا بولا

اے مصطفیٰ زیادہ آگ لگانے کی ضرورت نہیں ھے تم دونوں کب سے اس کو سڑا ہوا کریلا بول رہے تھے اس لئے بس میں نے بول دیا اور تم دونوں نے میری بات پکڑ لی

می جانی بار بار تو نہیں بولا ہم نے لالہ نے صرف دو بار بولا تھا یہ کرتی ہی ایسی ھے میں تو ان کی کچھ لگتی ہی نہیں میں بات نہیں کرو گی می جانی سے اور مصطفیٰ

کی جانب دیکھا جو مسکرا کر اس کو دیکھ رہا تھا یہ جو آپ اتنا ہنس رہے ھے نہ میں آپ سے بھی بات نہیں کرو

گی ساری میری محنت پر آپ نے پانی پھیر دیا

آف اللہ کیا بنا گا اس کام چور لڑکی کا ویسے میں نے دیکھا ھے اماں اس کو جب مستجاب اپنی کبرڈ خراب کرتا ھے تو یہ لڑکی مسکرا مسکرا کر

اس کی کبرڈ ٹھیک کرتی ھے اور ہمارے ساتھ کیسے نخرے کر رہی ھے

وہ ایک دم سرخ پڑی اور خجل سے ہوتے ہوئے بولی کوئی نہیں لالہ ایسی تو کوئی بات نہیں ھے اور فالتوں بات کر رہے ھے آپ می جانی ایسا نہیں ھے ایک تو یہ غلطی کرتے ھے اوپر سے مانتے نہیں ھے یہ بچن میں بھی یہی کرتے تھے میری چیز کھ کر ان پر الزام لگاتے تھے اور ساتھ ساتھ بات بھی پلٹ دیتے تھے

مصطفیٰ اپنی ہنسی چھپاتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ویسے سحر ان پر کن پر وہ چھیڑنے سے باز نہ آیا

لالہ نہ کرے نہ یار وہ جھنجلا کر بولی اور کبرڈ کی جانب بڑھی آپ کرتے ہی ایسے میں بات نہیں

کرو گی وہ اپنی خجل چھپانے کے خاطر کبرڈ ٹھیک کرنے لگی اس نے مسکرا کر اس کو دیکھا

اور اس کی پشت پر آیا

سوری نہ یار آئیندہ نہیں کرو گا پرومس وہ کان پکڑتے ہوئے بولا ناہید بیگم بھی مسکرا کر ان دونوں کی ہی جانب دیکھ رہی تھی وہ مڑی تو وہ معصوم سا منہ بنا کر کان پکڑ کر کھڑا ہوا تھا

لالا آپ ہمیشہ یہی کرتے ہوں وہ خفگی سے بولی

آئیندہ نہیں کرو گا کبھی بھی پکا

جی بلکل پکا والا پرومس

دیکھ لے وہ اس سے کنفرم کرتے ہوئے بولی

بلکل۔۔ پکا تیری قسم ہائے مر جاؤ گی

وہ ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے سر سے ہٹایا تو اس نے بھی زندگی سے بھرپور قہقہہ لگا۔۔

.....

وہ ابھی تک نکاح کے جوڑے مطلب سفید شلوار قمیض میں ہی تھا البتہ چادر ہاتھ میں تھی ایک

گہری سانس ہوا کے سپرد کریں اور دھڑکتے دل کے ساتھ ناب پر ہاتھ رکھا دروازہ ٹک کی آواز

سے کھولا وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ دشمن جاں خاموشی کا لبادہ اوڑھے گم صُم سی سحر

کے گلابی رنگ کے جوڑے میں گھٹنوں میں سر رکھے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اس نے گلا کھنکار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا لیکن نو ریسپونس. براق نے اپنی چادر بیڈ پر رکھی اور چل کر اس کے سامنے بیٹھا پانچ سیکنڈ تک اس کو دیکھا۔۔
پھر ہمت کر کے بولا بات کرنی ھے تم سے حفصہ نے سنا ضرور تھا لیکن کوئی ریسپونس نہیں دیا تھا

جب اس کو ریسپونس نہ دیتے دیکھ پھر بولا ایک دفعہ میری بات سن لو پھر چاہے جو کرنا تمھاری مرضی ہو گئی گھڑی میں حرکت ہوئی آس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا چہرہ سرخ ہو رہا تھا سیدھے گال پر تھپڑ کا نشان واضح تھا

یہ نشان کیسا ایک سیکنڈ ہاتھ اٹھایا ھے تم پر کسی نے تمھیں اس نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

میں تم کو جواب دہ نہیں ہوں وہ تڑاق کر کے بولی۔۔

حفصہ بتاؤ کس نے تھپڑ مارا ھے وہ آگے ہوتے ہوئے

بولا

تمھاری ماں نے مارا ھے دوسرا گال بھی حاضر ھے تم بھی اپنی طاقت ازمالو آخر کو ہوں تو تمھاری باندی ہی نہ میں اس نے نم سے لہجہ میں کہاں۔۔

براق نے اپنے جبڑے بھینچے کس نے بول دیا تم کو کے تم میری باندی ہوں بیوی ہوں تم میری نکاح کیا ھے میں نے تم سے چار لوگوں کے بیچ جب سے آئی ہوں ایک ہی بکواس کیے جا رہی ہوں باندی ہوں باندی ہوں دماغ جگہ پر ھے

اچھا تو میرا دماغ خراب ھے مسٹر براق شاہ میرا دماغ نہیں تمھارا دماغ خراب ھے حفصہ سیدھی ہوئی نکاح کو مزاق بنایا ھے تم نے چار لوگوں کے بیچ تماشا لگایا ھے میرا میری زات میری عزت دونوں کی دھجیاں بکھیری ھے تم نے اور بول رہے ہوں بیوی ہوں تمھاری۔۔

دماغ خراب ھے میرا تمھیں پتہ بھی ھے میں ہوں کون مجھے پسند کیا ھے کرتی کیا تھی میں کچھ اندازہ بھی ھے کیا کر دیا ھے تم نے میری آپو جو مجھے اتنا پیار کرتی ھے ایک نظر نہیں دیکھا تھا انہوں نے مجھے صرف تمھاری وجہ سے وہ روتے ہوئے ایک ہی سانس میں بول رہی تھی

آنسوں آنکھوں سے نکل نکل کر گالوں پر بہہ رہے تھے زندگی بہت اچھی چل رہی تھی پتا نہیں

کہاں سے تم میری زندگی میں ٹپک پڑے ہوں آنسوں گالوں کو نم کر رہے تھے

چہرہ سرخ ہو رہا

تھا رونے کے باعث آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔

لیکن تمھیں پتہ ھے براق شاہ بہت غلط بندی سے پنگا لیا ھے تمھاری زندگی جہنم نہیں بنائی نہ تو میرا نام بھی حفصہ نہیں بے دردی سے آنسوں صاف کیے اور طیش سے بولی

براق خاموشی سے اس کے آنسوں کو دیکھ رہا تھا جو گالوں سے ہوتے ہوئے گردن تک جا رہے تھے اور پھر وہاں سے نگاہ ہٹا کر ان بھیگی آنکھوں میں دیکھا اور گھمبیر لہجہ میں کہاں میں صرف تمھاری بات کا اتنا ہی جواب دونگا اور ایک سوال بھی پوچھوں گا۔۔

کیا تم نے کبھی پہلی نظر کی محبت کریں ھے حفصہ ؟؟

نہیں اور مجھے یہ فضول چیز کرنی بھی نہیں ھے اس نے سپاٹ لہجہ میں کہاں۔۔

جبھی تو تمھارے لئے یہ سب باتیں کرنا آسان ھے میں نے جب تمھیں پہلی بار کھیت میں دیکھا

تھا تب مجھے احساس ہوا تھا کہ میں جس کو سب اسٹون ہارٹ بولتے ھے اس کے پاس بھی دل

ھے اور وہ بھی ڈھڑکتا ھے۔۔

حفصہ جب محبت ہوتی ھے نہ تو انسان کو کچھ بھی دیکھائی نہیں دیتا ساری دنیا بلائنڈ ہو جاتی ھے اگر کوئی دیکھائی دیتا ھے تو وہ ہمارا محبوب ہوتا ھے میرا ساتھ بھی یہی ہوا تھا

یار جب میں نے تمھیں حمزہ کے ساتھ مال میں دیکھا تھا میں برداشت نہیں کر پایا تھا تمھیں کسی اور کے ساتھ بہت تکلیف ہو رہی تھی مجھے بس اس لئے تم سے نکاح کر لیا تم کو صرف خود کا بنا لیا محبوب کی کی پسند نہ پسند اس کی خامیاں

اس کی غلطیاں محبت میں کچھ نہیں دیکھا جاتا وہ انسان سب کچھ سمیت ہمیں قبول ہوتا ھے

مجھے بھی تم ایسے ہی قبول ہوں مجھے نہیں پتہ تم کو کیا پسند ھے لیکن اب میں جاننا چاہتا

ہوں کے تم کو کیا پسند ھے تم کیا کرتی تھی لہجہ گھمبیر ہو رہا تھا آنکھوں میں خمار بڑھ رہا

تھا۔۔

مجھے تم سے بہت محبت ھے اتنی کی میں لفظوں سے بیان نہیں کر سکتا آئی لو یو حفصہ

آئی رئیلی لو یو میں نہیں چاہتا تم خود کو بدلو بس میں اتنا چاہتا ہوں تم میری رہو بس

میری اس نے بول کر

نگاہیں واپس نیچے کریں پلیز مسٹر براق اپنی اس سوکالڈ باتیں اپنی تک ہی محدود رکھے تو اچھا ھے میں کوئی چومو نہیں ہوں جو آپکی ان بے فضول باتوں میں آجاؤ اس کی بڑھکتی آواز سے وہ فسو ٹوٹا تھا اور براق چومو ورڈ پر حیران ہوا تھا۔۔

یہ چومو کیا ہوتا ھے وہ حیران ہوتے ہوئے بولا وہی ہوتا ھے جو تم ہوں مجھے حفصہ کو پٹانے کی کوشش کر رہے ہوں پیاری لڑکی دیکھتے نہیں ھے لائن مارنے آجاتے ھے تم کیا سمجھتے ہوں میں تمھاری پیاری پیاری باتوں میں آجاؤ گی نہ لیکن کان کھول کر سن لو میری بات

حفصہ ہوں میں کوئی باؤلی لڑکی نہیں سمجھنا مجھے مجھے نہیں پتہ ابا سے تم نے کیا معاہدہ کیا ھے لیکن میں بتا رہی ہوں نکاح تو میں نے کر لیا لیکن بیوی نہیں بنو گی

میں تمھاری سمجھ آئی وہ بول کر جلدی سے واش روم میں گھسی تھی پیچھے اس نے حیران ہو کر اس آتش فشاں کو دیکھا تھا

اس نے باتھروم میں آکر اپنے دل کے مقام پر بے ساختہ ہاتھ رکھا تھا جو بے لگام گھوڑے کی طرح ڈھڑک رہا تھا۔۔

.....

پوری حویلی میں بہت مزے دار خوشبو کا رقص تھا کچن سے مزے کی خوشبو آرہی تھی کھانا

بہت لذیز بن رہا تھا گھر کی خواتین کچن میں لگی ہوئی تھی۔۔

مشائم نیچے بلیک پینٹ اوپر بلیک ہی شرٹ پہنے بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیا ہوئے نیچے آئی تو سامنے ہی اشر بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب گئی اور بلند آواز میں سلام کیا

اسلام علیکم ادا کیا حال ھے بہی ٹی وی میں اتنا مہو ہو گئے کہ بہن آئی ھے اس کو دیکھنے تک کی بھی فرصت نہیں ھے وہ اس کے قریب آتے ہی پیار سے بولی۔۔

اس کی آواز پر اثر نے سر اٹھا کر اس کی جانب
دیکھا اور ریموٹ سے ٹی وی اوف کر کے کھڑا ہوا

وعلیکم السلام بہی شہر سے بڑے بڑے لوگ آئے
ھے وہ کھڑے ہوتے ہی اس کو سینے سے لگایا او بیٹھو اور یہ بتاؤ ہمارے غریب خانے کا رخ کیسے
کر لیا

ہاں بس سوچا چھوٹے لوگوں سے بھی مل لینا چاہیے ثواب ملتا ھے وہ بھی اسی انداز میں

اترا کر بولی۔۔

اللہ کتنی زبان آگئی ھے اس لڑکی کی اشر کچھ بولتا پیچھے سے نسرین بیگم (مشائم کی امی) نے اس کو ڈپٹتے ہوئے کہاں۔۔

آرے تو مما میں نے ایسا بھی کیا بولا یہی بولا نہ کے چھوٹے چھوٹے لوگوں سے بھی مل لینا چاہیے بول کر قہقہہ لگایا جس میں اشر نے بھی اس کا ساتھ دیا

ہاں ہاں تم بھی ہنسوں اور مزید حوصلہ بڑھاؤ اس کا وہ اشر کو بھی ڈپتے ہوئے بولی چھوڑے چھوڑی مما اتنا دن بعد آئی ھے ایسا نہ ڈانٹے اچھا یہ سب چھوڑ اب یہ بتا کب تک ہوں تم لوگ یہاں وہ چہک کر بولا

جب تک آپ بولے میرے ادا جیسا بولے گے انکی مشی ویسا ہی کریں گی وہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

پھر تو کبھی نہ جاؤ میں چاہتا ہوں میری جان میرے پاس رہے اوئے ہوئے یہی باتیں نہ سیدھا دل پر لگتی ھے وہ نثار ہوتے ہوئے بولی

تمھارے ادا کا بس چلے نہ مشی تم کو یہاں سے نکلنے بھی نہ دیں نسرین بیگم مسکراتے لحجہ میں بولی اشر تھا تو ان کی جیٹھانی کی اولاد

لیکن ان کے لئے بہت زیادہ عزیز تھا

مشائم بھی ان کی بات سن کر مسکرائی بلکل میرا بھی بس چلے تو میں اپنے ادا کے پاس ہی رہوں کہی نہ جاو

اشر بیگ ایک ایسی شخصیت جو دنیا کے لئے ایک کٹھور انسان وہی مشائم بیگ کے لئے جان دینے کے لئے تیار اس دنیا میں اگر مشائم کو کوئی بے انتہا پیار کرتا تھا تو وہ تھے آشر بیگ

ویسے مشی جان مبارک ہوں بہی

کس چیز کے لئے انعم کیس جیت لیا اس چیز کے لئے بتایا مجھے حمزہ نے کال کر کے کتنی سمودھلی تم نے سب کو ہینڈل کیا

نہیں یار اس کیس کو میں نے اکیلے نہیں ہینڈل کیا اس میں حمزہ نے بہت ساتھ دیا اور حفصہ نے بھی یہ دونوں ساتھ نہیں ہوتے تو میں مین پوائنٹ تک نہیں پہنچ پاتی

اچھا ویسے ھے کیسی ھے وہ مس پٹاخہ اثر نے حفصہ کو یاد کرتے ہوئے پوچھا

کچھ زیادہ ہی نہیں لڑکیوں کی باتیں کرنے لگے ھے آپ ابھی بھابھی کو آواز لگاتی ہوں کیسے لڑکیوں کے بارے میں پوچھ رہے ھے ابھی اکر آپ کے پر کاٹے گی بڑا مزہ آئے گا

ابے او میں نے کب باتیں کریں لڑکیوں کی ایک دفعہ پوچھا ھے اور بی بی چھوٹی بہن ھے وہ میری

سگی تو نہیں ھے نہ وہ ہنستے ہوئے بولی

تم میں بھی حمزہ والی روح آ رہی ھے کہاں وہ نوٹنکی ابھی تک صاحب کا چہرہ مبارک نہیں دیکھا

آتا ہو گا نیچے بول کرائی ہوں میں اس کو اچھا اور بتاؤ اگلا کیس کون سا لے رہی ھے میڈم

پتہ نہیں ادا ابھی تو نیکسٹ کون سا ہوتا ھے

ویسے آپ بتائے اس زمین کا کیا بنا جو شاہوں نے قبضہ کر لیا تھا اشر کے ماتھے پر بے ساختہ بل آئے نام مت لو ان لوگوں کا اگر وہاں وجدان شاہ سردار نہیں ہوتا نہ تو میں بتاتا ان لوگوں کو کیا چیز ہوں میں

اچھا ریلکس زمین ہماری ہی ہو گی قانونی طور پر وہ ہماری ھے کیونکہ ہمارے پاس اس کے پیپر کمپلیٹ ھے میں دیکھتی ہوں اس کو یہ قبضہ غلط ھے پولیس ائے گی اور جگہ خالی کروادیں گی

نہیں تم دور رہوں ان سب چیز سے وہ فورا بولا

کیوں ادا میں آرام سے سب دیکھ سکتی ہوں

کسی کی بھی زمین پر زبردستی قبضہ غلط ھے اور یہ قانونی گناہ ھے

نہیں پھر بھی مشی تم ان سب میں نہ پڑو تمھارے لئے یہ سب سیف نہیں ھے وہ حتمآ بولے

آچھا ٹھیک ھے جیسا آپ کہے لیکن ادا کہی بھی میری ضرورت پڑے آپ کی مشی حاضر بس ایک کال اور میں یہاں پھر دیکھ لے گے کون سردار ھے تو کون شاہ ھے۔۔

تم۔زیادہ اسٹریس چلو کھانا لگ گیا ہو گا کھانا کھاتے ھے وہ بول کر اس کے ساتھ ہی اٹھا اور دونوں ڈائنگ کی طرف بڑھے۔۔۔

مجھے بات کرنی ھے تم سے سردار وجدان شاہ وہ دندناتے ہوئے رات کے ایک بجے اس کے کمرے میں

آدھمکا۔۔

وہ جو ابھی لیٹا ہی تھا اس آفت پر آٹھ کر بیٹھا اور گھور کر سامنے دیکھا مصطفیٰ ابھی بہت نیند آئی ھے پلیز سونے دیں یار صبح جو بھی بات کرنی ھے صبح

ابھی اس وقت کمرے سے شکل گم کر وہ بے زاریت سے بولا وجی مجھے بات کرنی ھے۔۔

کیا بات کرنی ھے جو بھی بات کرنی ھے صبح ابھی یار دماغ بلکل آف ھے مجھ میں طاقت نہیں ھے کوئی بھی بات سننے کی نہ کرنے کی۔۔

لیکن مجھے کرنی ھے ورنہ میں دادا کو تمھارے سارے سیکرٹ بتادو گا وہ منہ بناتے ہوئے ضدی لہجے میں بولا

وجدان نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا اور پھر اس کو دیکھا جو کسی ضدی بچے کی طرح اس کے سر پر سوار تھا اچھا بول کیا بات ھے لیکن جو بھی بات ھے دس منٹ میں کر اور میرے کمرے سے دفعہ ہوں صبح کمپنی بھی جانا ھے اس کے بعد پنچائیت فیصلے میں بھی جانا ھے

وجی صاحب آپ مجھے یہ بتائے کیوں کیا آپ نے

میرے ساتھ ایسا مانتا ہوں میں آپ کے چچا کا لڑکا ہوں لیکن ہم لوگ بلکل بھائی جیسے ھے پھر

بھی اتنا خطرناک والا پرایا دھن۔۔

وجدان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا تم کو پتہ ھے میں جیسی پانی پینے لگتا ہوں میری نگاہوں کے سامنے وہ پل گھم جاتے ھے جس میں ہم صرف چڈا پہن کر نہر میں نہاتے تھے

میں جیسی کھانا کھانے لگتا ہوں مجھے وہ یاد آتا ھے جب ہم ایک دوسرے کی پلیٹ سے بوٹی چھین کر کھاتے تھے پھر کیوں کیوں میرے ساتھ ایسا سلوک وہ بلکل پرانی فلموں کی اداکاراؤں کی طرح ماتھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا

ہو گیا وجدان اس کی اداکاری سے بے زار ہو کر صرف اتنا ہی بولا

کیا مطلب ہو گیا تم کو پتا ھے سر دار صاحب یہاں یہاں دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا یہاں بہت تکلیف ہوئی ھے اتنی تکلیف کے میں جیسی سونے کے لئے لیٹتا ہوں اور آنکھیں بند کرتا ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھ جاتا ھے کیا کیا بتاؤں میں جیسی کھانا کھاتا ہوں مجھے۔ بھوک نہیں لگتی اور

مصطفیٰ پلیز بس کر دیں یار سونے دیں مجھے وہ آگے کچھ بولتا وجدان بیچ میں بولا جا اور اس براق کا دماغ کھا اس نے شادی کریں ھے میں نے تھوڑی کریں وہ بے زار ہو رہا تھا نیند آنکھوں میں واضح تھی

اس مطمئن بغیرت کو تو اتنی تمیز نہیں ھے کہ میں اس سے بڑا ہوں پہلے میری شادی ہوں خود کر کے بیٹھ گیا نا ہنجار کہی کا

اگر حفصہ کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو میں بتاتا وہ اس کی تصور میں گردن مڑوڑتے ہوئے بولا

کیوں اگر حفصہ کی جگہ کوئی اور ہوتی تو کیوں بتاتا ابھی کیوں نہیں وجدان تھوڑا حیران ہوتے ہوئے بولا

ابھی تو اس کو پتہ نہیں ھے وہ کس کھائی میں کود چکا ھے وہ جو چیز ھے نہ براق کو پتہ چل جائے گا وہ خود ہی کافی ھے میں گیرانٹی کی ساتھ بتا سکتا ہوں پانچ دن صرف پانچ دن یہ اپنے بال نوچے گا اور اگر ایسا نہیں ہوا تو میرا نام بدل دینا اور بدل کر دینار رکھ دینا

کیسی فضول باتیں کر رہا ھے تو پاگل کہی کا جا یار سونے دیں مجھے وہ لیٹتا اس سے پہلے مصطفیٰ نے اس کا کمبل کھینچا مجھے اج یہ بات بتاؤ کیوں کیا میرے ساتھ آیسا سلوک کیا ملا تم کو ایسا سلوک کر کے اکیلے اکیلے بریانی کی منڈائی کر کے آ گئے نہ اور مجھے لیکر بھی نہیں گئے

اچھا یعنی تجھے اس سے فرق نہیں پڑتا کہ اس کا نکاح کس سے ہوا ھے کہاں ہوا ھے تجھے صرف اتنا فرق پڑتا ھے کہ ہم بریانی کھ کر آئے ھے

تو میں تجھے بتاتا چلوں کے ہم نے کوئی بریانی نہیں کھائی بے فکر ہوں جاؤ

کیوں نہیں کھائی ؟؟

کیونکہ ہم نے صرف نکاح کیا اور لڑکی لے کر آ گئے فضول کی چونچلے بازی کے لئے نہیں رو کے

پھر بھی مجھے کیوں نہیں لے کر گئے میں جا کر یہی دیکھ لیتا کہ اس نے کیسے قبول ھے بولا مجھے بھی تھوڑا ایکسپرینس ہو جاتا کہ کیسے قبول ھے بولتے ھے تم لوگ تو ایسے ہوں کوئی میرا قتل بھی کر دیں گا نہ اس کا بھی بدلہ نہیں لو گے بس اتنا بولوں گے کوئی بات نہیں مصطفیٰ ہی تو تھا جانے دیتے ھے

مصطفیٰ وجدان جو ابھی تک اس کی بے کار کی باتیں بے زار ہو کر سن رہا تھا ایک دم ڈھاڑا اور سفید پیشانی پر انگنت بل پڑے کیا بولا تھا میں نے اس دن تجھ سے کہ میرے سامنے یہ بکواس بات نہیں کرنا کیوں سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

دو منٹ صرف دو منٹ دیں رہا ہوں میں تجھے دفعہ ہوں میرے کمرے سے
آ گر تو دو منٹ میں میرے کمرے سے نہیں نکلا خدا کی قسم تیرا حشر کر دو گا وہ
طیش سے بولا آنکھیں غصہ سے
ایک دم سرخ ہوئی تھی

بس ایک لاسٹ بات پھر پکا میں جا رہا ہوں وجدان نے ضبط سے اپنے جبڑے
بھینچے تو کیوں مار کھانا چاہ رہا ھے جبکہ میرا کوئی ارادہ نہیں ھے تجھے دھونے کا
لیکن تو چاہ رہا ھے میں تو جھے کوٹوں

بس ایک لاسٹ بات پھر میں پکا جا رہا ہوں ویسے بھی مستجاب کے پاس جانا ھے
وجدان نے ایک۔ گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کیا

یہ آخری بات ھے اس کے علاوہ میں کوئی بات نہیں سنو گا بول

اگر میں واقع مر گیا تو میری اماں سحر اور مستجاب اور بابا کا خیال رکھنا اور ہاں اگر مجھے کسی نے قتل کیا تو اس کی لڑکی کو ونی کرنا ضرور لیکن اس پر ظلم نہیں کرنا اور اس لڑکی سے شادی تم کرنا اور محبت بھی کرنا اور اس بے کار رسم کا نظام بدل کر رکھ دینا اور شادی تم ہی کرنا اور کسی سے نہیں کروانا

تیری تو گالی تو بچ مجھ سے وہ بیڈ سے اترتا اس سے پہلے وہ سو کی رفتار سے اسکے کمرے سے نکلا پیچھے وجدان سر جھٹک کر سونے کے لئے لیٹا۔۔

.....

رات کا کوئی ایک ہی بج رہا تھا ایک نظر گھڑی کو دیکھا اور بینا دوسری بات سوچے ڈھاڑ کر کے

دروازہ کھولا سامنے ہی وہ جائے نماز ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی اس کے اتنے درشتگی سے

دروازہ کھولنے کی وجہ سے

سحر گھبراہ کر دو قدم پیچھے ہوئی مستجاب نے اس کی جانب دیکھا صاف شفاف چہرہ سفید دوپٹے کے ہالے میں قید تھا چہرہ پر سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا

کیا کہاں تھا میں نے تمھیں وہ غصہ سے ڈھاڑا آنکھیں غصہ سے سرخ ہو رہی تھی چہرے کے
نقوش تنے ہوئے تھے

سحر کے ہاتھ با قاعدہ کانپے تھے اس کو اتنا غصہ میں دیکھ ج۔۔ ججی

کیا کہاں تھا میں نے تم سے صبح وہ ایک بار پھر ڈھاڑا

ی۔۔۔یاد نہیں وہ گھبراتے ہوئے بولی بتاؤ

میں تمھیں وہ آگے بڑھا تو وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔

مستجاب نے ضبط سے آنکھیں میچی صبح میں نے تم سے کہاں تھا کہ میری وائٹ شرٹ پریس کر دینا صبح مجھے جانا ھے وہ ابھی تک کیوں نہیں کریں

وہ۔۔تو صبح ہی کر دیں تھی آپ کے کبرڈ میں ھے وہ فورا بولی

میں نے کیا بولا تھا یہ بتاؤ وہ آنکھیں بڑی کریں

غصہ سے بولا آپ نے کہاں تھا کہ آپ کی شرٹ پریس کر کے آپ کے کبرڈ میں ہینگ کر دو اس نے

بول کر اس کی جانب دیکھا جہاں صرف اور صرف غصہ ہی غصہ تھا

اچھا تو تم نے کریں؟؟

جی کر دیں ھے وہ مطمئن انداز میں بولی

اس نے ضبط سے جبڑے بھینچے میں نے تم سے کہاں تھا کہ وائٹ شرٹ پریس کرنی ھے اور تم نے آف وائٹ شرٹ پریس کریں ھے جاھل لڑکی تم کو وائٹ اور آف وائٹ میں فرق نہیں پتہ

آنکھوں میں بے ساختہ نمی جما ہونے لگی مجھے دونوں کلر ایک جیسے لگے تھے میں ابھی کر دیتی ہوں اس نے فور آ جائے نماز۔ سائیڈ پر رکھی

ہمم چلو وہ بول کر اس کے کمرے سے نکلا پیچھے وہ بھی اس کے ساتھ ہی اپنے کمرے سے نکل کے اس کے کمرے میں پہنچا

وہ شرٹ کے بٹن کھول کر بیڈ پر بیٹھا اور وہ جلدی سے شرٹ کبرڈ میں ڈھونڈھنے لگے ہڑبڑی

میں اس کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے پیچھے وہ اس کو وہاں ڈھونڈتا دیکھ بے زار ہو کر بولا

استری اسٹینڈ پر ہی رکھی ہوئی ھے شرٹ اگر زحمت ہوں تو وہاں بھی ایک نظر دیکھ لو

جج۔۔۔جی وہ ہڑبڑا کر اسٹینڈ کی طرف بڑھی وہ جلدی جلدی ہاتھ چلا کر پریس کرنے لگی

دو منٹ تک وہ موبائیل دیکھتا رہا پھر چل کر اسٹینڈ کے قریب آیا اور دیوار سے ٹیک لگا کر

کھڑا ہو گیا اور گہری نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا ویسے کیا بات ھے تمھارے لالہ کی یار میں تو فین ہو گیا براق لالہ کا سحر نے ایک نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے نگاہیں نیچے کریں

سب کو سب کی مرضی کی لڑکیاں مل رہی ھے اور مجھے اس نے عجیب سی نگاہ سے سحر کو دیکھا

خیر چھوڑو نورے بتا رہی تھی لڑکی بہت بہادر ھے دادا کے سامنے بھی بول رہی تھی اور ایک تم ہوں نہایت ہی ڈرپوک لڑکی عجیب مصیبت ہوں تم میرے لئے کیا تم بول نہیں سکتی دادا کے سامنے صرف اتنا کے تم یہ شادی نہیں رکھنا چاہتی۔۔

یہ پریس ہو گئی آنکھیں نم ہونے لگی تھی اس کی باتیں برداشت سے باہر تھی اس لئے اس کی بات کاٹ کر بولی۔۔

میرے سر پر رکھوں گی وہ ایک دم ڈھاڑا تو وہ ایک دم گھبرا کر دو قدم پیچھے ہوئی تم ایک

نہایت قسم کی دبو لڑکی ہوں تمہیں پتہ نہیں کیوں مجھ پر مصلت کر دیا گیا ھے عزاب بن گئی

ہوں تم میرے لئے وہ جھنجلا کر بولا

وہ دو ٹکے کی لڑکی دادا کے سامنے بول گئی تم ان کی پوتی ہو کر نہیں بول پا رہی مجھے یہ بات سمجھ ہی نہیں آ رہی ھے بول کر وہ واپس بیڈ کی جانب جانے لگا لیکن سحر کی آواز سے روکا۔۔

کوئی عورت دو ٹکے کی نہیں ہوتی ھے آواز میں واضع نمی تھی اس کی آواز پر وہ بے ساختہ پلٹا آنکھیں نم ہو رہی تھی لحجہ کپکپا رہا تھا

عورت اگر ماں ھے تو جنت

عورت اگر بیٹی ھے تو رحمت

عورت اگر بیوی ھے تو ہمسفر

عورت اگر بہن ھے تو عزت

تو مستجاب بتائے کیا عورت دو ٹکے کی ہو سکتی

ھے

اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا اور

اس کے قریب ہوا کچھ زیادہ زبان نہیں آ گئی تمھارے میں وہ اس کے قریب ہو کر طیش سے

بولا

میں نے صرف اتنا کہاں ھے کے کوئی بھی لڑکی دو ٹکے کی نہیں ہوتی جس طریقے سے میرے سامنے یہ زبان چل رہی ھے نہ دادا کے سامنے اور سر دار لالا کے سامنے چلایا کرو

آئی سمجھ آور دفعہ ہوں یہاں سے وہ درشتگی سے اس کے بازو کو پکڑ کر باہر کی جانب دھکا دینے والے انداز میں چھوڑا

سحر نے اس کو بے بس نگاہوں سے دیکھا اور ضبط سے بولی آپ کیوں نہیں بول دیتے دادا کو مجھے کیوں بول رہے ھے میں بھی انسان ہوں کیوں مجھ پر رکھ کر بندوق چلا رہے ھے خود بھی تو بول سکتے ھے

"چٹاخ"

اس کی بات سن کر اس نے گھما کر ایک زناٹے دار

تھپڑ رسید کیا تھا جس کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ زمین دوز ہوئی

"مستجاب"

کمرے میں داخل ہوتے مصطفیٰ نے آنکھیں ضبط سے میچی اور غصہ کی زیادتی سے ڈھاڑا۔۔

مستجاب نے مصطفیٰ کی آواز سنی تو بے ساختہ مڑا اور سامنے اس کو دیکھ سرعت سے دو قدم پیچھے ہوا

یہ کیا ھے مستجاب وہ غصہ سے اس کی جانب مڑا اور نیچے گیری سحر کو اٹھایا جس کی روتے ہوئے ہچکیاں بندھ گئی تھی آس نے اس کی جانب دیکھا جس کے دائے گال پر تھپڑ کا نشان تک واضع ہو رہا تھا

مصطفیٰ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی سحر گڑیا اپنے کمرے میں جاؤ میں آتا ہوں ابھی

اس نے ایک نظر روتے ہوئے مصطفیٰ کو دیکھا اور روتے ہوئے اپنے کمرے میں دوڑ گئی اس کے نکلتے ہی مصطفیٰ نے گھماتا ہوا تھپڑ مستجاب کے الٹے گال پر رسید کیا۔۔

مستجاب نے بے یقینی سے مصطفیٰ کی جانب دیکھا کیا ھے یہ سب ہمت کیسے ہوئی تمھاری میری بہن پر ہاتھ اٹھانا کی مصطفیٰ نے غصہ سے اس کا گیر بان پکڑا کوشش بھی کیسے کریں تم نے مستجاب اس کی آنکھیں نیچے تھی جواب دو آنکھیں نیچے کرنے کی میرے سامنے ضرورت نہیں ھے۔۔

تمھیں شرم نہیں آئی ایک عورت زات پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے گھن آ رہی ھے تمھیں اپنا بھائی بولتے

ہوئے بول کر اس کو دھکا دیا مستجاب نے ضبط سے جبڑے بھینچے۔

بھائی بتمیزی کر رہی تھی وہ

تو تم اس کو مار کر چپ کرواؤ گے اور میں مان ہی نہیں سکتا میری سحر بتمیزی کریں وہ تو

کسی جانور تک کو نہ کچھ بولے اور تم بول رہے ہوں اس نے تم سے بتمیزی کی ھے

میں کسی صورت نہیں مان سکتا مستجاب میں نے پہلے بھی تم کو سمجھایا تھا ایک بار پھر

سمجھا رہا ہوں تم نے اگر سحر کے ساتھ یہ سب پھر کیا آئی سیور میں تم سے اپنے سارے رشتہ

ختم کر دو گا اگر تم کو یہ شادی آگے اب کنٹنیو نہیں کرنی ھے تو دادا سے بولوں اور اس رشتے

کو ختم کرو سمجھ آئی میں نہیں چاہتا کے تم رخصتی کے بعد اس کے ساتھ جانوروں جیسا

سلوک کرو آئی سمجھ

اور ہاں مستجاب شاہ یہ بات یاد رکھنا اس کے بعد میرا تم سے اور تمھارا مجھ سے کوئی رشتہ نہیں ہو گا

لالہ میری بات سنے وہ جیسے ایک دم ہوش میں آیا تھا۔۔

کیا سنو تمھاری میں اب بچا کیا ھے سننے کے لیے مستجاب آج نہ تم نے حد کر دیں ھے ایک لمٹ

ہوتی ھے جو آج تم کروس کر گئے ہوں سمجھ آئی بے غیرت انسان ہوں تم جو ایک عورت پر ہاتھ

اٹھاتے ہوں

لالہ میں نے جان کر نہیں کیا ایک دم اٹھ گیا تھا

اچھا کتنی دفعہ اماں ابا کی لڑائی ہوئی ھے کبھی تم نے دیکھا کے ابا نے اماں پر ہاتھ اٹھایا یہ کبھی دادا کو دادی پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا یہ پھر

بڑا بابا کو کبھی بڑی امی پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا بولو کیا پوچھ رہا ہوں میں وہ غصہ کی زیادتی

سے چیخا یہ جو حرکت کریں ھے نہ تم نے ابھی مستجاب نگاہوں سے گیر گئے ہوں تم میری شرم

آرہی ھے مستجاب مجھے تمھیں اپنا بھائی کہتے ہوئے بے غیرت انسان ہوں تم جو اپنے سے کمزور

پر ہاتھ اٹھاتے ہوں

وہ بول کر کمرے سے جانے لگا تو مستجاب بھاگ کر پیچھے سے اس کے گلے لگا بھائی سوری پلیز معاف کر دیں آئیندہ نہیں ہو گا آواز میں نمی تھی مصطفیٰ روکا اور ضبط سے جبڑے بھنچے اور چبا چبا کر بولا

اگر تمھیں سحر نے معاف کر دیا تمھارے اس فعل کے لئے میں بھی کر دو گا پھر وہ روکا نہیں تھا اس کو وہی چھوڑ کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا۔۔

حفصہ نے ایک نگاہ اٹھا کر براق کی جانب دیکھا جو لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مگن تھا اس بات

کے بعد براق نے کچھ بات نہیں کی تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ حفصہ کو تھوڑا بریک دیں دے

اس نے بات کر لی تھی اپنے طریقے سے جس کا اس نے صحیح سے جواب نہیں دیا تھا اسی وجہ سے وہ اس کو بلکل انگنور کیے مہارت سے کام کرنے میں مصروف تھا

حفصہ جو کافی دیر سے خاموش تھی چپ رہ رہ کر اکتا گئی تھی وہ ایک دم جھنجلا کر بولی کب تک مجھے اس قید میں رہنا پڑے گا اس کی آواز براق کے کانوں میں پڑی لیکن اس نے مکمل انگنور کیا بلکل ایسا کر دیا کہ کمرے میں اس کے علاوہ کوئی موجود ہی نہ ہوں

پتہ نہیں کب میں اس قید سے آزاد ہو گی اور جان چھوٹے گی میری زندگی خراب کر دیں میری وہ ایک بار پھر اس کو لڑنے کے لئے اکسانے لگی

لیکن نو ریسپونس مقابل نے تو جیسے لب سی لئے تھے اس بار اس کی تیوری چڑھی اور وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے مد مقابل آئی اور گھور کر اس کو دیکھا

او ہیلو مسٹر چومو میں تم سے بات کر رہی ہوں اس نے سب کو کچھ بھلائے کمر پر ہاتھ رکھ کر طیش سے کہاں

براق نے ضبط سے جبڑے بھینچے البتہ جواب ابھی بھی نہیں دیا تھا۔۔

میں نے تمھارے ساتھ کسی صورت نہیں رہنا ھے

یہ بات اپنے دل دماغ میں بیٹھالو وہ تو میں تھوڑا ایموشنل ہو گئی تھی اور غصہ میں اکر ہاں

کر دیں تھی لیکن مجھے اب تھوڑا سمجھ آ رہا ھے اگر میں تم سے شادی نہ کرتی بلکہ میں کوئی

جوب کر کے تمھارے پیسے تمھارے منہ پر مارتی وہ زیادہ اچھا رہتا یہ بہت غلط فیصلہ کر لیا میں

نے جلد بازی میں۔۔

اس بار براق نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا پتہ بھی ھے کتنا قرضہ ھے مجھ پر تمھارے باپ کا

او تمیز سے وہ انگلی اٹھا کر بولی۔۔

وہ فورا بولی میں نے بتمیزی کریں کب ھے مسز براق۔۔

بکواس نہیں کرو سمجھ آئی۔۔۔

اچھا ویسے کتنا قرضہ ھے ابا کا تم پر وہ جتنا سوچ رہی تھی اگر اتنا تھا تو وہ آسانی سے اتار دیتی لیکن پھر بھی ایک بار کنفرم کرنے کے لئے پوچھا۔۔۔

یہی کوئی چالیس لاکھ

اچھا صحیح ھے کیاااوہ ایک دم شوک سے چیخی پہلے توآرام سے اچھا بول دیا لیکن سمجھ آنے پر ایک دم شوک سے چیخی بکواس نہیں کرو صحیح صحیح بتاو وہ روب سے بولی

میں نے کب کریں بکواس میں نے تو تمھیں رقم بتائی ھے جو تمہارے فادر نے دینی ھے اگر نہیں آتا یقین تو کال کر کے پوچھ لو ان سے کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں یہ سچ۔۔

براق شاہ زیادہ ہوشیار بننے کی ضرورت نہیں ھے اتنا پیسے کیسے ہو سکتا ھے تم جھوٹ بول کر پیسے بٹورنا چاہتے ہوں۔۔۔

مجھے جھوٹ بولنا اچھا نہیں لگتا ھے اور نہ ہی میں بولتا ہوں دس لاکھ تمھارے باپ نے پہلے لئے تھے تمہاری ماں کے علاج کے لئے اگر یاد ہوں تو

ہاں وہ یاد ھے اس کے علاوٗہ کب لئے ابا نے تم سے پیسے

اچھا اس کے بعد تمھارے باپ کی زمین پر جس نے قبضہ کیا تھا اس کو بازیاب کروانے کے لئے انہوں نے ایک ساتھ بیس لاکھ لیے تھے اگر وہ بھی یاد ہوں تو اور باقی بچے دس لاکھ وہ انہوں ٹریکٹر کے لئے ہم سے لئے تھے اگر تم کو یاد ہوں تو۔۔

حفصہ ایک دم گم صُم ہو گئی تھی اتنی رقم سن کر۔۔

اسی لئے کہاں تھا کہ نہ پوچھو اتنا پیسہ ھے تمھاری سات پشتے بھی چکا نہیں پائے گی

بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ھے وہ ایک بار پھر اپنی فوم میں آتے ہی غصہ سے ناک کے نتھنے پھلا کر بولی۔۔

اچھا جی وہ جو تم کب سے پہلے وہاں بیٹھ کر اور اب میرے سر پر کھڑی ہو کر کر رہی ہوں میں

نے کچھ کہاں اس نے بھی دوبدو جواب دیا۔۔

یعنی میں بکواس بات کر رہی ہوں یاد رکھنا میں

تمھارے ساتھ کسی صورت نہیں رہوں گی یہ بات تو طے ھے

او کے اپنے باپ کا قرضہ چکاو اور جاؤ یہاں سے۔۔

لیکن تم نے تو وہ قرضہ معاف کر دیا تھا ابا پر۔۔

وہ تو تمھیں اپنی زوجیت میں لینے کے لئے کیا تھا مائے سوئیٹ وائف۔۔

میں کوئی تمھاری وائف نہیں ہوں وہ طیش سے بولی۔۔

ارے ہاں وائفی میں تو بول ہی گیا تم تو میری باندی ہوں چلو باندی جی میرے پاؤں دباؤ وہ اس کا غصہ سے سرخ چہرے دیکھ مزے سے بولا۔۔

حفصہ نے گھور کر اس کو دیکھا میں کیوں تمھارے پاؤں دباؤ میں کوئی تمھاری نوکر ہوں۔۔

لیکن باندی تو ہوں نہ چلو شاباش دباؤ میرے پاؤ

مجھے فضول بات نہیں کرنی ھے تم سے دوٹوک بات کرنی ھے میں تمھارے ساتھ یہاں نہیں رہنا چاہتی میں واپس کراچی جاؤ گی اور اپنی جوب واپس کنٹنیو کرو گی اور تمھارے پیسے تمھارے منہ پر مارو گی آئی سمجھ اس لئے جب تک مجھ سے دور رہوں اور میں کل ہی جاؤ گی

وہ بول کر جانے لگی یہ بات سن کر جہاں آنکھوں میں شوخی تھی وہی سرد پن نے لئے چہرہ مکمل طور پر سنجیدہ ہوا براق کی اواز پر اس کے قدم زنجیر ہوئے۔۔

کس نے بول دیا میں تمھیں یہاں سے جانے دو گا بیوی ہوں یہ باندی ہوں کچھ بھی جب تک میرا پیسے تم یہاں رہ کر نہیں دو گی تب تک تم یہاں سے جا نہیں سکتی

یعنی وہ جو دوپہر میں بول رہے تھے کہ محبت ھے وہ کیا تھا مزاق تھا تمھارا باپ میرے پیسے دیں نہیں رہا تھا اور اس وجہ سے میرے پاس کوئی تمھارے علاوہ کوئی آپشن نہیں بچا اس لئے تم سے شادی کرنی پڑ

تو صحیح ھے نہ میں بول تو رہی ہوں دے دو گی میں تمھارے پیسے پتہ ھے تم جیسے جاگیر دار لوگ ایسے ہی ہوتے ہوں تم جیسوں کو

سوائے پیسوں کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتا ھے۔۔

بلکل ٹھیک کہا تم نے لیکن اگر یہاں سے جانا ھے

تو پہلے میرے پیسے دو اس کے بعد یہاں سے چلی جانا۔۔

وہ ایک دم غصہ سے بڑھکی یہ کیا بات ہوئی میں یہاں رہ کر تمھارے پیسے کیسے دو گی یہ بتانا پسند کریں گے۔۔

دیکھوں میں تمھیں اپنے سے دور نہیں کر سکتا ہوں اور اپنے پیسے بھی نہیں چھوڑ سکتا ہوں اس لئے ایک آفر ھے تمھارے لئے میری اسیسٹنٹ بن جاؤ میرے آفس میں کماؤ اور پیسے اتارو اور جاو یہ افر صبح تک محدود ھے تمھارے لئے اس کے بعد تم کو میرے لئے ہی محدود رہنا پڑے گا ٹھیک ھے ڈارلنگ

وہ بول کر واپس اپنے کام میں لگ گیا تھا حفصہ نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پیر پٹک کر واپس صوفے کی جانب بڑھی۔۔۔

.....

نورے ناشتہ میں کیا ھے آریان کرسی کھینچتا ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا ریڈ فراق ریڈ ہی لیپسٹک

بال ایک کیچر میں قید تھے ایک نظر اپنے برابر میں بیٹھے اپنے بھائی کو دیکھا اور واپس نظر

انداز کر کے ناشتہ کرنے لگی۔۔

نورے دیں نہ یار ناشتہ بھوک لگ رہی ھے اماں کو بولا ھے وہ سو رہی ھے ابھی وہ لوگ کچن والی ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے تھے میرا دماغ کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ھے ائی سمجھ کسی ملازمہ کو۔بول دو میں ابھی ناشتہ کر رہی ہوں اور میں کوئی ملازمہ ہوں جو میں تمھیں ناشتہ دو۔۔

سحر بھی تو دیتی ھے اپنے بھائیوں کو آریان اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

اس کی اوقاتِ دیکھی ھے میں کہاں وہ کہاں تم مجھے اس سے ملا رہے ہوں نہیں یار تو میری بہن ھے تجھے میں کیسے اس دبو لڑکی سے ملا سکتا ہوں پلیز ناشتہ دیں دے یار

آری کسی ملازمہ کو بول دیں پلیز۔۔

یار کوئی ماسی دیکھ نہیں رہی ھے نہ تم ہی دے دو نہ پلیز وہ منت کرتے ہوئے بول

تم نہ دماغ ابھی وہ اپنا جملہ پورا کرتی کچن میں داخل ہوتی نظر سحر پر گئی جس کی آنکھیں لالا سرخ ہو رہی تھی

چہرے پر ابھی بھی انگلیوں کا نشان تھے وہ بلیک قمیز شلوار اور سر پر دوپٹہ جمائے نگاہیں

نیچے کریں کچن شیلف کی جانب بڑھی دونوں نے ایک نظر اس کو دیکھا

سحر مجھے بھی ناشتہ دے دو جی لالہ۔۔

وہ دھیمی آواز میں بولی اور مصطفیٰ وجدان اور براق کا ناشتہ تیار کرنے لگی

ویسے سحر ایک بات پوچھوں کیا رات کو روئی تھی میں نے تمھیں روتے ہوئے مستجاب لالہ کے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا اور تمھارا ہاتھ بھی گال پر تھا کیا مارا تھا انہوں نے تمھیں نورے مزے لیتے ہوئے بولی

نہیں یک لفظی جواب۔۔

آریان نے اس کو آنکھوں سے خاموش رہنے
کا کہاں اور خود بولا لیکن لگ تو رہا۔ ھے کہ۔ جیسے کسی نے تمھارے منہ پر تھپڑ
مارا ہوں

سحر نے بے ساختہ سامنے بیٹھے ان دونوں بھائی بہن کو دیکھا۔۔ ہاں نہ آریان لگنا
کیا ھے مارا ھے اور پتہ ھے مجھے تو لگتا ھے یہ رات کو مستجاب سے پیٹی ھے بول
کر دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی ماری وہ واپس نگاہیں نیچے کر کے
ناشتہ بنانے لگی۔۔

ویسے بڑا افسوس ہوا جان کر کے بڑی ممانی کے ساتھ ساتھ تم اب اپنے شوہر
سے بھی مار کھانے لگی یہ بات نورے نے اس کے چہرے کو دیکھ کر بولی تھی

سحر کی آنکھوں میں آنسوں جما ہونے لگے تھے مصطفیٰ کچن کی جانب ہی آ رہا تھا سحر کو سامنے کام۔ کرتا دیکھ اور ٹیبل پر ان دونوں کو بیٹھ دروازے پر ہی روک گیا

ویسے نورے مستجاب بھی کب تک منہ سے بات کرتا اس جڑھ بدھی کے دماغ میں کچھ آتا ہی نہیں ہو گا اس لئے تو اب ہاتھ کا استعمال شروع کر دیا بول کر ایک بار پھر ان دونوں قہقہہ لگایا۔۔

اور تم دونوں کو کیا لگتا ھے کہ یہ بات مزاق کی ھے اور مزہ کی بات ھے مصطفیٰ کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولا سحر نے مصطفیٰ کو دیکھا اور ایک سکون کی سانس خارج کریں

آریان نورے نے اس کو سامنے دیکھا تو ایک دم سانپ۔ سونگھا اگر مستجاب نے سحر پر ہاتھ اٹھایا بھی ھے تو یہ ان کا پرسنل میٹر ھے تم دونوں کا کوئی حق نہیں بنتا ھے بولنے کا لیکن اب تم دونوں بولے ہی ہوں تو مجھے زرہ یہ بتاؤ بلکہ سوچوں وہ بولتے ہوئے ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا

نورے کی شادی وجدان سے ہوئی اور اس نے کبھی غصہ میں ہاتھ اٹھا دیا ویسے مجھے تو لگتا ھے ایسا ہو گا ضرور تو کیا تم اریان ایسے بولوں گے کہ جڑھ بدھی ھے کب تک منہ سے بولتا اچھا ھے ہاتھ کا استعمال شروع کر دیا۔۔

لالہ یہ کیا بات کر رہے ھے آپ آریان ایک دم طیش سے بولا یہی تو بولا ھے جو تم دونوں ابھی یہاں بیٹھ کر سحر کو بول رہے تھے آریان شاہ جب تمھاری بہن پر بات آئی تو یہ کیا بات ہوئی اس لئے اپنی زبان سنبھال کر بات کرو تم آئی سمجھ یہ نہ ہوں کہ میرا ہاتھ کا استعمال تم پر شروع ہو جائے دادا نے کیا کہاں تھا

تم کو وہ ایک دم غصہ سے بڑھکارات کو میرے ساتھ جانا ھے تم نے گاڑی تیار کریں

جی لالہ ناشتہ کر کے تیار کرتا ہوں وہ آنکھیں نیچے کر کے ضبط سے بولا۔۔

جی نہیں ناشتہ کے بعد نہیں ابھی اٹھو فوراور جاؤاور گاڑی تیار کرو آریان نے ایک نگاہ سحر پر پھر مصطفیٰ پر ڈال کر غصہ سے کچن سے چلا گیا

نورے اب اپ اس کی توپوں کا رخ اس کی جانب ہوا میں جا رہی ہوں سوری سحر مصطفیٰ کچھ بولتا اس سے پہلے وہ گھبراتی ہوئی کھڑی ہوئی ہڑبڑی میں کچن سے نکلی مصطفیٰ نے ایک نظر سحر کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی

کتنی بار سمجھایا ھے میں نے تم کو اپنے حق میں بولنا سیکھو کب تک میں تمھارے ڈیفانڈ میں بولو گا وہ خفگی سے بولا۔۔

جب تک میں بڑی نہیں ہو جاتی وہ بول کر اس کے برابر میں بیٹھی اچھا تو میری گڑیا کب بڑی ہو گی

جب میرے لالہ مجھے بڑے ہونے دیں گے وہ لاڈ سے بولی۔۔۔

بڑی ہو جاؤ میں چاہتا ہوں تم اپنے حق میں بولنا سیکھو ہر حال میں تمھیں نہیں پتہ کل کو میں نہ ہوں تو پھر کیا کرو گی وہ ناشتہ اسٹارٹ کرتا ہوں بے دھیانی سے بولی

لالہ پلیز یہ بات آج کر دی ھے آپ نے آئیندہ میرے سامنے نہیں بولئے گا میں آپ کو بتا رہی ہوں میں آپ سے بات نہیں کرو گی

اچھا اچھا رونے کی ٹنکی اب نہیں بولوں گا سوری لیکن اپنے حق میں بولنا سیکھو میں نہیں چاہتا کوئی بھی میری بہن کو کچھ بولے اور ہاں جب تک مستجاب تم سے معافی نہ مانگے معاف نہیں کرنا اس کی تو ایسی کی تیسی جو حرکت اس نے کریں تھی رات کو اس کو وہ سود سمیت لوٹا دیا تھا میں نے۔۔

مطلب لالہ وہ اچھنبے سے بولی۔۔۔

جس طریقہ سے اس نے تمھیں تھپڑ مارا تھا اسی طریقے سے میں نے بھی لگا دیا ھے لیکن جب تک وہ معافی نہیں مانگتا معاف کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ھے

وہ بول کر کھڑا ہوا اور سر پر ہاتھ رکھا اپنا خیال رکھانا اور اپنے حق میں بولنا کوئی کچھ بھی کہے کوئی ضرورت نہیں ھے خاموش رہنے کی مجھے پرانی سحر نہیں چاہے ایک ایسی سحر چاہے جو لوگوں کو منہ توڑ جواب دیں اور کسی کو نہ بخشے سامنے پھر مستجاب ہوں یہ پھر یہ آریان نورے سحر نے سر اثبات میں ہلایا

وہ جھکا اور اس کے سر پر اپنے لب رکھے خیال رکھانا اپنا بہت سارا سحر کو تھوڑا عجیب لگا دل بہت تیزی سے اس کی جانب سے ڈھڑکا اور پریشان بھی ہوا لیکن وہ کچھ بولتی اس سے پہلے وہ بڑے بڑے قدم لیتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا۔

.....

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی مصطفیٰ ڈرائونگ سیٹ پر تھا اور آریان خاموشی سے پیسینجر

سیٹ پر بیٹھا تھا گاڑی گاؤں کی سڑک پر ہی چل رہی تھی مصطفیٰ نے ایک نظر خاموش آریان

کو دیکھا اور گلا کھنکار کر بولا۔۔

آریان کچھ کھائے گا اس نے نرم سے لہجے میں پوچھا۔۔

نہیں لالہ بھوک نہیں لگ رہی ھے اب اس نے رسانیت سے انکار کیا۔

اچھا لیکن کچن میں تو بہت لگ رہی تھی اور اب بلکل نہیں لگ رہی اسٹرینج۔۔

ہاں اس وقت لگ رہی تھی لیکن اب نہیں لگ رہی ھے۔۔

مصطفیٰ نے ایک نظر اس کو دیکھا اور سمجھانے والے انداز میں بولا دیکھ آریان تو چھوٹا ھے مجھ سے اگر ڈانٹ بھی دیا تو تیرا بڑا بھائی ہوں اس حثیت سے ڈانٹا ھے تو کچھ غلط بولے گا تو

تو جھے روکنا میرا فرض ھے ہمیں بہت عزیز ھے تو اگر غلط بات اور غلط راستے پر چلے گا تو تم

کو سمجھانا میرا کام ھے میں بھائی ہوں تیرا۔۔۔

سوری لالہ مجھے ایسی باتیں نہیں بولنی چاہیے

تھی سحر کو میں بہت شرمندہ ہوں میں گھر جا کر اس سے معافی مانگ لو گا آپ

پریشان نہ

ہوں

ہمم امید کرتا ہوں ایسا ہی ہوں وہ موڑ کاٹتے ہوئے بولا میں نے تم سے وہ کہاں تھا نہ کہ تم

مستجاب کو زمین کے پیپر دے دینا کیا دیئے تم نے

جی لالہ وہ ابھی آگے کچھ بولتا پیچھے سے

ایک دم ان کی گاڑی ہٹ ہوئی۔۔

کون ھے مصطفیٰ نے ایک دم مرر شیشے سے دیکھتے ہوئے غصہ سے کہاں یہ دونوں گاڑیاں ایک ساتھ روکی

پیچھے اور آگے والی مصطفیٰ باہر نکلا تو سامنے سے ہی اشر بیگ بھی باہر نکلا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ ہنکار بھرا ان کی گاڑی ایسے موڑ پر ٹکرائی تھی جہاں کافی سارے ڈھابے اور دکان وغیرہ تھی

سب ان کی ہی طرف آئے مصطفیٰ نے اپنی گاڑی دیکھی جو پیچھے سے بہت بری طریقہ سے ہٹ ہوئی تھی اور حالت بھی کافی خراب ہو گئی تھی۔۔

یہ کیا ھے اشر بیگ مصطفیٰ نے ماتھے پر بل ڈالے کہاں۔۔

اشر کے گارڈ آگے پیچھے ہو گئے تھے میری کوئی غلطی نہیں ھے پہلے میں نے موڑ کاٹنا تھا لیکن تم ہی اپنی اس کٹھارا کو لے کر پہلے گھس گئے وہ مزاق اڑاتے ہوئے بولا۔۔

اپنی بکواس بند رکھوں اور گاڑی ہٹاؤ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ھے اس کی گاڑی اس طرح سے بیچ میں اڑ گئی تھی کہ اگر وہ گاڑی پیچھے نہیں لیتا تو گاڑی آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔۔

جانہیں کرتا جو کرنا ھے کرلے وہ اس کو غصہ دلانے والے انداز میں بولا۔۔

اشر بیگ اپنی۔ گاڑی پیچھے لو یہ نہ ہوں تمھاری گاڑی کا میں یہی حشر نشر کردو پیچھے لو اپنی گاڑی وہ ایک دم گاڑی پر اپنے ہاتھ مارتا ہوا بولا

جانہیں کرتا جو کرنا ھے کرلے وہ باضد تھا۔۔

تم کو سمجھ کیوں نہیں ارہا ھے گاڑی پیچھے کرو اپنی مصطفیٰ اس کی ہڈی حرمی پر جھنجلا کر بولا۔۔

تم۔لوگ ایک چور ہوں ہماری زمین پر قبضہ کر کے بیٹھے ہوں اور سر دار خاندان سے ہو تو اس کا

مطلب ھے ہم پر روب جماو گے روڈ کیا تمھارے باپ کا ھے نہیں ہٹاتا جا جو کرنا ھے کر لے

مصطفیٰ کی اس بات پر تیوری چڑھی اور اس نے ایک دم اس کا گیر بان پکڑا سمجھ نہیں آرہا تیرے کو گاڑی ہٹا سالے مرنے والے کام کیوں کر رہا ھے۔۔

او گیر بان چھوڑ وہ بھی اس کو دھکا دیتے ہوئے

کہاں آریان اور اس کے گارڈز نے ایک دم ان کو چھڑایا گاؤں والے سب تماشائی بنے دیکھ رہے تھے

جان سے مار دو گا اس کو میں چھوڑ مجھے بتاتا ہوں میں اس کو سالے تیری ہمت کیسے ہوئی

میرے گیر بان پر ہاتھ ڈالنے کی اشر غصے سے بے قابو ہوتے ہوئے بولا اس سے برداشت نہیں ہو رہا

تھا اس کا بھرے گاؤں میں اس کے گیر بان پر ہاتھ ڈالنا۔۔

سالے ایسے ہی جسے تو میرے باپ تک پہنچا

چھوڑ آریان اس کا دماغ میں ابھی سیٹ کرتا ہوں میرے ایک ہاتھ کا ھے یہ تو مجھ سے اب بچ کر

دیکھا مصطفیٰ شاہ تو نے بہت بڑی غلطی کریں ھے میرے گیر بان پر ہاتھ ڈال کر تیرے کو زندہ

نہیں چھوڑو گا تجھے موت کے گھاٹ اتار کر ہی دم لو گا چھوڑ اس نے ایک دم اپنے گارڈ کو جھٹکا

اور گاڑی زن سے نکالتا ہوا وہاں سے چلا گیا

مصطفیٰ نے گھور کر اریان کو دیکھا اور اپنی

گاڑی کی طرف دیکھا آریان نے ایک نظر گاؤں والوں کو دیکھا پھر آشر کی گاڑیوں کو جو دھول اڑاتی ہوئی دور ہوتی جا رہی تھی۔۔

حویلی کے لاونج میں وجدان براق مستجاب صغیر شاہ اور ان کے دونوں بیٹے بیٹھے ہوئے تھے

حویلی کے سارے مرد موجود تھے۔۔

سوائے آریان اور مصطفیٰ کے براق اپنے بزنس کی باتیں صغیر شاہ اور مستجاب سے ڈسکس کر رہا تھا کیونکہ مستجاب تھوڑا آؤٹ آف ٹچ تھا بزنس سے باقی وجدان پورا ان ٹچ تھا۔۔

اچھا بزنس کی باتیں بعد میں کرنا صغیر شاہ کی آواز سے سب ان کی طرف متوجہ ہوئے وجدان میں نے تم سے جو کہاں تھا پرانی حویلی کو دوبارہ بنوانے کا کیا بنا میرے مصطفیٰ کی سالگرہ آرہی ھے کچھ دنوں بعد ہی میں اس کو وہی گفٹ میں دینے کا ارادہ رکھتا ہوں

ہاں مستجاب میں نے تم کو بولا تھا کہ اس کنڑیکٹر سے بات کر لینا وہی رینوٹ کرے گا

اس کو تم نے بات کریں اس سے۔۔۔

جی لالہ بات کریں ھے لیکن لالہ کنڑیکٹر مانا نہیں تھا پہلے لیکن اگر آپ اور دادا اس کو ہی کنڑیکٹ دینا چاہتا ھے تو میں دوبارہ میٹنگ رکھتا ہوں کیا پتہ بات بن جائے

صغیر شاہ نے اس کی بات سن کر تحمل سے بولے ہاں مستجاب بات کرو کیونکہ میں اس بندے سے مطمئن ہوں ہم یہ کنڑیکٹ اس کو ہی دے گے۔۔

میرے مصطفیٰ کی ہو گی وہ حویلی سب اس کی مرضی کا ہونا چاہیے جیسے وہ چاہتا ھے اس نے خود کہاں تھا کہ دادا یہ حویلی مجھے بہت پسند ھے میں اس کو تحفے میں وہی دو گا

ان کی بات سن کر لاونج میں بیٹھے سارے نفوس دل سے مسکرائے ابھی مکرم شاہ کچھ بولتے اس سے پہلے ایک ملازم گھبراتا ہوا لاونج میں داخل ہوا۔۔

صا۔۔۔صاحب وہ۔۔وہ صغیر شاہ کے ماتھے پر بے ساختہ بل پڑے سمندر خان تم کو کس نے اجازت دیں یہاں آنے کی کیا تم نہیں جانتے یہاں آنے کی اجازت ملازم مردوں کو نہیں ھے وہ غصہ سے ڈھاڑے۔۔

بڑ۔۔۔بڑے صاحب وہ۔۔وہ وجدان ایک دم کھڑا ہوا دادا ایک سیکنڈ وہ کچھ بولنا چاہ رہا ھے بات سن لیتے ھے پہلے کیا ہوا سمندر خان تم اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہوں وجدان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا بولوں کیا بات ھے

سردار وہ گاؤں کے چوراہے پر مصطفیٰ صاحب

کی لاش پڑا ہوا ھے وہ مر گیا ھے سب بول رہا ھے اشر بیگ نے اس کو مار دیا ھے آریان صاحب بھی

کافی زخمی ھے ان کے ہاتھ پر بھی ایک گولی لگی ھے اور گاؤں کا ہی ہسپتال میں ھے

جیسے جیسے وہ بول رہا تھا وجدان کے ماتھے پر بل پڑ رہے تھے پیچھے کھڑے شرجیل شاہ کی سانس گلے میں اٹک رہی تھی دادا کا بھی یہی حال تھا مستجاب لے ساختہ اس کی جانب بڑھا تم کو پتہ ھے تم کیا بکواس کر رہے ہوں میں جان لے لو گا تمھاری وہ ایک دم مارنے اس کی جانب بڑھا وجدان نے اس کو پکڑ کر بے ساختہ اس کو پیچھے کیا۔۔۔

نہیں مستجاب ہمیں اس وقت مصطفیٰ کو دیکھنا چاہیے ہم یہ سب بعد میں کر لے گے وہ بول کر ہوا اس باختہ باہر کی جانب بھاگا۔۔۔

سب ہی اس کے پیچھے حویلی سے نکلے عورتیں بھی ایک دم گھبرائی تھی ان سب کے اس طریقے سے نکلنے پر گاڑیاں حویلی سے تزائی سے نکلی تھی دس منٹ میں یہ لوگ چوراھے پر تھے

مصطفیٰ کے گیرد ایک بھیڑ اکھٹا ہوئی تھی سب کی ہی آنکھ اشک بار ہوئی تھی وجدان مستجاب براق جلد سے جلد اس کی جانب بڑھے لوگوں کو ہٹا کر تینوں کی نگاہوں نے ایک ساتھ دل کو چھو لینے والا منظر دیکھا تھا۔۔

مستجاب براق وجدان تینوں کی آنکھیں ایک دم ساتھ ساخت ہوئی تھی مصطفیٰ کے چہرے پر سفید کپڑا اڈھکا ہوا تھا دادا اور مکرم شاہ اور شرجیل شاہ نے بھی جب سب کو ہٹا کر اس جانب دیکھا تو بے ساختہ آنکھیں قرب سے بند ہوئی۔۔

صغیر شاہ کا ہاتھ بے ساختہ دل کے مقام پر گیا شرجیل شاہ تو ایک دم۔ بت بن گئے تھے سامنے جوان بیٹا سفید کپڑے میں لپٹا ہوا تھا

مکرم شاہ شوکڈ میں تھے مستجاب کی آنکھیں نم ہونے شروع ہو گئی تھی جسم۔سے جیسے جان نکلنے لگی تھی وہ مردہ قدموں سے اس کی جانب بڑھا جو دنیا سے غافل موت کی نیند سو رہا تھا ایک دم جیسے ٹانگوں سے جان نکلی تھی وہ گھٹنے کے بل اس کے پاس گیرا

اور کپکپاتے ہاتھوں سے کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا وہ اس کو دیکھ رہا تھا نم آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا جو سفید کپڑے میں تھا جو سرخ خون سے لت پت تھا "مصطفیٰ لالہ" بہت دھیمی آواز میں وہ پکارا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے شفاف چہرہ پر رکھا لالہ۔۔۔

کیا۔۔۔ ہوا۔۔۔۔۔ھے بات سنو۔۔ میری۔۔۔۔۔وہ ٹوٹے پھوٹے لحجہ میں بولا آپ نہیں۔۔۔لالہ اٹھو وہ

اس کو ہلاتے ہوئے بولا آنکھ سے آنسوں مصطفیٰ کے چہرے پر گیرا

براق نے ایک نظر وجدان کو دیکھا جو ساخت نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ سانس بھی نہیں لے رہا ہوں وجدان کے ہاتھ مٹھی میں بند تھے

چہرہ سرخ ہو رہا تھا وہ ضبط کی انتہا پر تھا سامنے دل کے سب سے قریب انسان خون سے لت پت سفید کپڑے میں تھا براق مستجاب کی جانب بڑھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور زخمی لہجہ میں بولا۔۔۔

مستجاب اٹھو لالا کو حویلی لے کر جانے ھے۔۔۔

نہیں میں ان کو ایسے نہیں لے کر جاؤ گا اماں اور سحر ان کو ایسے نہیں دیکھ سکتی ھے لالہ

دیکھوں نہ یہ آٹھ نہیں رہے ھے یہ نہ مجھ سے ناراض تھے رات کو بولا تھا انہوں نے کہ بات نہیں

کرو گا جب تک میں سحر سے معافی نہیں مانگتا ان سے بولے نہ میں اس کے پاؤں پکڑ کر معافی

مانگوں گا ان۔سے بولے نہ اٹھ جائے مجھے ایک بار اپنے گلے سے لگائے پلیز لالا ان سے بولے نہ ان کا

مستجاب مر رہا ھے ان کو ایسے دیکھ ان کو بولے نہ ایسے تو ناراض نہ ہوں کچھ تو بات کرے میں

مانگ لو گا معافی سحر سے م۔

لالا بولے نہ یہ ایسے کیسے جا سکتے ھے وہ سمندر خان بول رہا ھے کہ یہ نہیں ھے یہ چلے گئے ھے ہمیں چھوڑ کر وہ بکواس کر رہا ھے نہ لالہ ان کو بولے نہ یہ آٹھ جائے مصطفیٰ لالا پلیز آٹھ جائے نہ میرا دل بند ہو رہا ھے پلیز آٹھ جائے نہ لالہ

آپ ایسے کیسے جا سکتے ھے ابھی تو اپ نے مجھے معاف بھی کرنا ھے لالا پلیز آٹھ جائے نہ لالہ

وہ تو جیسے بھول گیا تھا کہ وہ باہر ھے وہ ایک مرد ھے وہ شاہ خاندان کا ھے جہاں کا مرد رو نہیں سکتا ھے رولا سکتا ھے شاہ خاندان کے مرد پتھر ھے تو یہ پتھر دل انسان کیسے رو رہا تھا جس کو ہوش تک نہیں تھا کہ وہ کہاں ھے وہ ہچکیوں سے براق کے سینے سے لگے رو رہا تھا وہ بلکل کیسی بچے کی طرح رو رہا تھا براق کی آنکھوں میں بھی اپنے بھائی کو دیکھ آنسو نہیں تھم رہے تھے

وجدان نے ایک نظر شرجیل شاہ کو دیکھا جو بے بس ہو کر اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا گاؤں والوں کی جانب نگاہ گئی تو وہ سب بھی باقاعدہ آنسوں سے رو رہے تھے

وہ بڑا تھا گاؤں کا سردار تھا وہ رو نہیں سکتا تھا

وہ سخت مرد تھا اس کے ذمے بہت زمداری تھی لیکن دل کا حال اس وقت کوئی نہیں جانتا تھا

کہ اس کے اندر اس وقت کونسی جنگ چل رہی ھے آنکھوں میں نمی آئی تھی

جس کو وہ اندر ہی پی گیا تھا اس نے ایک گہری سانس لی اور گارڈز کی مدد سے سب کو سائیڈ کیا اور مستجاب اور براق کی جانب بڑھا

اور اپنے ازلی سرد رویہ میں بولا بس کرو اٹھو مرد بنو مصطفیٰ کو سرد خانے لے کر جانا ھے اس کا غسل ہو گا ہٹو تم دنوں اس کی آواز سرد ہو رہی تھی اس نے اپنے سرد پن سے اپنے اندر کا سارا

حال چھپا لیا تھا

مستجاب کو براق لے کر اٹھا وہ ہٹ نہیں رہا تھا براق زبردستی اس کو لے کر اٹھا تھا اور مکرم شاہ شرجیل شاہ اور صغیر شاہ کو لے کر حویلی کی جانب بڑھے۔۔

اس نے فورا سے سب کو سائیڈ کیا اور ڈیتھ بوڈی کو اٹھا کر سرد خانے لے جایا گا اس نے ایک نظر اس جگہ کو دیکھا اور زیر لب بڑبڑایا اشر بیگ تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

.....

حویلی ایک دم سناٹہ کے زد میں تھی سامنے ہی گھر کے بیٹے کی میت رکھی ہوئی تھی آج تو

حویلی کی در دیواریں تک رو رہی تھی گھر کا سب سے لاڈلہ سب کے دل میں جینے والا شخص

اس دنیا کو چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔

سحر یہ منظر دیکھ اپنے ہواس قائم نہیں رکھ پائی تھی اور بہوش ہو گئی تھی ناہید بیگم خاموشی سے آنسوں بہانے میں مصروف تھی وہ ایک صابر خاتون تھی ان کا دل اندر سے پھٹ رہا تھا لیکن وہ چیخ کر نہیں رو رہی تھی وہ رونا ہی نہیں چاہتی تھی ان کا ماننا تھا کہ یہ اللہ کی چیز تھی۔۔

انہوں نے اپنے پاس لے لی لیکن وہ ایک ماں تھی

ان کا جگر کا ٹکڑا سفید کفن میں لپٹا ہوا تھا کل تک تو وہ سفید شرٹ ڈھونڈ رہا تھا آج سفید کفن پہنے لیٹا تھا

پھپھو آریان کے پاس تھی صرف مستجاب تھا جو ابھی بھی ہچکیوں سے رو رہا تھا اور ڈولے کو تھامے بس روئے جا رہا تھا۔۔

صغیر شاہ ایک دم بت بنے بیٹھے تھے۔۔ایک کونے میں۔۔

مکرم شاہ باہر کی انتظامت دیکھ رہے تھے شر جیل شاہ تو اپنا سب ہار کر کسی ہاری جواری

کی طرح اپنے جگر کو دیکھ رہے تھے جو سب سے روٹھ کر ایسا سویا تھا

جو آج اپنے مستجاب کے رونے سے بھی نہیں اٹھ رہا تھا وجدان سب سے تعزیت وصول کر رہا تھا

لالہ نہیں سحر ایک دم چونک کر اٹھی بلیک شلوار قمیض بکھرے بال آنکھیں " رونے سے سوجی ہوئی تھی وہ کافی قابل رحم حالت میں تھی نگاہیں سامنے اٹھی وہ منظر نہیں بدلہ تھا وہ منظر جس کو دیکھ اس کی حالت خراب ہوئی تھی اور وہ روتے ہوئے بہوش ہوئی تھی سب کو کچھ ویسا ہی تھا۔۔

لالہ نہیں لالہ وہ ایک دم روتے ہوئے اس کی میت کے پاس آئی صغیر شاہ "
نے اپنے روتے بسورتی اپنی پوتی کو دیکھا لالا نہیں اٹھے ایسے نہیں کریں میں
ویسی ہو جاو گی جیسے آپ کہے گے لالہ آٹھ جائے نہ اس کے آنسوں آنکھوں سے
نکل نکل کر اس کی میت پر گیر رہے تھے

میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر لالا آپ جانتے ھے نہ میں جی نہیں پاؤ گی لالہ
اٹھو نہ لالہ آپ کی سحر اپ کے بغیر نہیں جی سکتی لالا میرے لئے کون لڑے گا
میرے لئے کون بولے گا میرے ڈیفانڈ میں کون بولے گا وہ رو رہی تھی۔۔

اس کا سانس تک اٹک رہا تھا وہ نہیں دیکھ پا رہی تھی اپنے لالہ کو اس سفید کفن
میں مستجاب نے اس کو دیکھا جس نے رو رو کر اپنا حشر کر لیا تھا وہ بھی روتے
ہوئے مصطفیٰ کی میت کے پاس ہی تھا

لالہ دیکھوں نہ آپ کی سحر رو رہی ھے اس کو توچپ کروادو پلیز لالہ وہ دونوں بچوں کی طرح رو رہے تھے

وہ شخص ان دونوں کی ہی جان تھا آج تو پورا

گاؤں ہی بے رونق لگ رہا تھا سب کچھ سفید سفید ہو رہا تھا حفصہ بھی ایک دل گم صُم ہو کر

مصطفیٰ کو دیکھ رہی تھی ایک اچھا وقت گزرا تھا مصطفیٰ کے ساتھ اس کی آنکھیں بھی اشکبار

تھی

آج کے دن تو بچے بچے کی آنکھیں اشکبار تھی. براق باہر سے آیا اور وجدان کے کان میں جیسے کچھ کہاں تو اس نے گردن اثبات میں ہلائی اور اندر کی جانب بڑھے

جہاں سحر میت سے لپٹی رو رہی تھی ساتھ ہی مستجاب بھی تھا وجدان سحر کی جانب آیا اور اس کے قریب بیٹھا

سحر بس کرو تم جانتی ہوں نہ تکلیف ہوتی تھی اس کو تمھارے رونے سے وہ" ضبط سے بولا آنکھوں میں سرخ ڈورے دور رہے تھے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

اب بس کرو کوئی ضرورت نہیں ھے ایک آنسو نکالنے کی بس اتنا ہی وقت تک اس کا ہمارے ساتھ اب ٹائم آگیا ھے اس کو جانے کا چلو
اس کو ایک۔دفعہ مسکرا کر اللہ حافظ کہو

نہہ۔۔۔۔ نہیں لالہ اس نے روتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔۔

لالہ نہیں میں ان کو کہی نہیں جانے دو گی اس نے سختی سے اس کے ڈولے کو پکڑا اس کا دل خوف سے بند ہونے کے قریب تھا جس چیز کا ڈر تھا وہ وقت آ گیا تھا

اس کو لے جانے مرد آ گئے تھے انہوں نے کہاں تھا کہ یہ مجھے بول کر گئے تھے یہ آئے گے یہ ایسے کیسے آئے مجھے نہیں پتہ لالہ مجھے مصطفیٰ لالہ چاہیے

میں نہیں جی پاؤ گی میں نہیں جانے دو گی ان کو کہی وہ بدزبانی کیفیت میں روتے ہوئے بول رہی۔ تھی

میری کوئی خواہش پوری نہیں کرتا کوئی میرا ساتھ نہیں دیتا ان کے علاوہ میں نہیں رہ سکتی میں نہیں جانے دو گی

اپ مجھے مار لے میں نہیں دو گی آپ کو اپنے لالہ وہ ضدی بن گئی تھی اس نے ایک بے بس نظر مصطفیٰ کے وجود پر ڈالی اور ضبط سے بولا

اماں اس کو سنبھالے اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس کی سیسکیاں براق نے نڈھال مستجاب کو پکڑا اور میت سے دور کیا ان لوگوں نے میت کو کندھے میں جیسی اٹھایا

اللہ اکبر "ایک صدا لگی تھی اور میت کو اٹھا لیا"

گیا تھا سحر کی حویلی میں دل دہلا دینے والی چیخے گونجی تھی اس کی سیسکیاں پورے لاونج میں گونج رہی تھی آج تو نگینہ بیگم سخت گیر عورت تک رو رہی تھی

شرجیل شاہ بھی کپکپاتے قدموں سے ان سب کے ساتھ ہی اٹھے تھے سحر کو حفصہ نے سنبھالا ہوا تھا لیکن وہ لوگ روکے نہیں تھے

سحر کی صدائیں چیخوں سے بھی مصطفیٰ نہیں اٹھا تھا وہ چلا گیا تھا وہ چھوڑ کر آج ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا۔ گیا تھا جانے والا چلا گیا تھا۔۔

لیکن جو اس کے پیچھے لوگ تھے ان سب کی حالت خراب کر کے اور روتے روتے سحر حفصہ کی بانہوں میں ہی بہوش ہو گئی تھی۔۔۔

♥ ♥ ♥ ♥ ♥

مشائم خاموش سی اپنے کمرے میں بند گم صُم سی بیٹھی ہوئی تھی اس کو اپنی سماعت پر ہی

یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو اس نے سنا ھے وہ سچ ھے وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی

حمزہ جنازہ

میں گیا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد۔۔

کمرے کا دروازہ کھولا اور سامنے سے سفید شلوار قمیض پہنے حمزہ داخل ہوا اس نے ایک نظر اس کو دیکھا اور خاموشی سے اس کے برابر میں بیٹھ گیا وہ دونوں بہن بھائی ایک دم سناٹہ میں آ گئے تھے

یہ خبر سن کر ان دونوں کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ بات سچ ھے مشائم تو ایک دم ساخت ہو گئی تھی اس میں تو اتنی ہمت
نہیں تھی کہ وہ کچھ بول پائے۔۔

حمزہ تو پھر بھی جنازہ میں شامل ہو گیا تھا لیکن مشائم اس میں ہلنے تک کی ساخت نہیں بچی تھی۔۔

حمزہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا خود کو سنبھالو مشی تم ایسے بت بن کر نہیں بیٹھ سکتی ہوں۔۔

خود میں ہمت پیدا کرو یہ وقت سوگ منانے کا

نہیں ھے اس وقت عقل چلانی ھے مشائم ادا بہت بڑی پرو بلم میں پھنس گئے ھے۔۔

شاہ خاندان کے لوگ ادا کو زندہ نہیں چھوڑے گے مشائم نے بھیگی آنکھیں اٹھا کر حمزہ کی آنکھوں میں دیکھا جس کی آنکھیں بھی رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھی تم کو کس نہ یہ بات بولی ھے وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔

پورے گاؤں میں مشی ایک ہی بات چل رہی ھے کہ مصطفیٰ لالہ کا قتل ادا نے کیا ھے لاسٹ لڑائی ان دونوں کی ہوئی تھی اس کے بعد چوارھے پر لالہ کی ڈیتھ بوڈی ملی اور ان کے کزن آریان کو بھی بازو میں گولی لگی ھے

مشائم نے ایک سرد سانس خارج کی اور ہاتھ

چھڑا کر پیچھے ہوئی۔۔

حمزہ بھی اس کے سامنے سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھا حمزہ جتنا میں ادا کو جانتی ہوں وہ کسی صورت کسی کو قتل نہیں کر سکتے ہے مجھے بھروسہ ہے ان پر وہ قاتل نہیں ہے۔۔۔

وہ نم لہجہ میں بولی لیکن حمزہ مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا ہے کہ ہمارا مصطفیٰ ہمارے بیچ نہیں ہے میرا ایک دوست سب سے بہترین دوست آج مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔

یعنی مشائم اور حمزہ کی زندگی سے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا گیا ھے وہ رو رہی تھی وہ مشائم بیگ جو اچھے اچھے کو رولا دیتی ھے آج وہ بھی رو رہی تھی اس کو بھی تکلیف ہو رہی
تھی۔۔

کیوں نہ ہوتی مصطفیٰ شاہ گیا تھا اس دنیا سے کوئی آسان بات تو نہیں تھی جس کو آرام
سے ہضم کر لیا جائے۔۔

مشائم سنبھالوں خود کو اس وقت رونے کا ٹائم نہیں ھے حمزہ نے آگے بڑھ کر اس کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا اس وقت ہمیں ادا کی مدد کرنی ھے ورنہ تم نہیں جانتی وہ لوگ ان کو چھوڑے گے نہیں مشی میں نے دیکھا تھا مستجاب کو

کیسے بلک بلک کر رو رہا تھا براق شاہ تک رو رہا تھا اور وہ سخت گیر انسان مسٹر صغیر شاہ سر تھامے ان کی قبر کے پاس سے ہل تک نہیں رہے تھے

اور سر دار مشائم بے ساختہ بولی وہ ضبط کی انتہا پر تھے مشائم ان کی آنکھوں میں جو وحشت تھی وہ ادا کو کسی صورت بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتے ھے

نہیں حمزہ وہ اشر بیگ ھے بیگ خاندان کے وارث وہ ہمارے خاندان کا خون ھے جن کا دل بہت نرم

ھے جو کسی چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتے ھے وہ کسی انسان کو ایسے کیسے مار سکتے ھے

وہ

کوئی شاہ تھوڑی ھے جو بے رحم ہوں وہ بیگ تھے جن میں رحم موجود تھا کچھ بھی ہو جائے میرے ادا قاتل نہیں ھے۔۔۔

لیکن مشی یہ تو ہمیں لگتا ھے نہ کہ ادا نے ایسا نہیں کیا لیکن شاہوں کو تو ایسا ہی لگتا ھے کہ ان کے قاتل کوئی اور نہیں ادا ھے اور پتا ھے شاہ کیا پورے گاؤں کو ایسا ہی لگتا ھے مصطفیٰ لالہ کے قاتل کوئی اور نہیں ادا ھے

مشائم نے اس کی بات سن کر سرد سانس خارج کی اور بے ساختہ بولی سب کہاں ھے۔۔

سب دادو کے کمرے میں ھے اشر لالہ بھی اب جو بھی فیصلہ ہو گا وہ پنچائیت میں ہو گا

حمزہ یہ لوگ ادا کو مار دیں گے یہی تو قانون ھے ہمارے گاؤں کا ونی یہ پھر خون

نہیں مشی ہم ایسا کچھ نہیں ہونے دینگے اپنے ادا کو وہ ایک عزم سے بولا۔۔۔

صحیح کہاں میں مر جاؤ گی لیکن اداپر ایک کھروچ نہیں آنے دو گی اس کی بات پر حمزہ نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا تھا لیکن سر جھٹک کر واپس اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔

دروازہ کھولنے پر اس نے کمرے میں بالکل اندھیرا پایا تب ہی اس نے آس پاس دیوار پر کچھ ٹٹولا

اور سوئچ بورڈ ملنے پر لائٹ آن کی مگر جیسے ہی نظر سحر پر پڑی اس کے قدم وہیں جم سے

گئے۔وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو گئی تھیں۔اب تو گال اور ناک بھی رونے کے سبب لال ہو چکے تھے۔ بال بکھرنے کے سبب کچھ لٹیں اس کے ڈھیلے ڈھالے سے جوڑے سے نکل کر اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

سینے سے مصطفیٰ کی تصویر لگی ہوئی تھی مستجاب کے دل کو کچھ ہوا اور وہ تھکے تھکے قدموں سے اس کے برابر میں بیٹھا وہ اس کی موجودگی محسوس تو کر چکی تھی لیکن ہنوز آنکھیں بند تھی تصویر ایسے ہی سینے سے لگی ہوئی تھی

آنکھوں سے آنسوں ابھی بھی نکل رہے تھے مستجاب نے ایک سرد سانس خارج۔ کریں اور نم سے لجہ میں بولا یاد آرہے ھے لالہ ؟؟

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

کیا فالتوں بات کریں میں نے وہ بھی کیا بھولنے والی چیز ھے وہ بول کر ہلکا سہ ہنسا

مجھے بھی بہت یاد آرہے ھے ہنستے ہنستے آنکھیں یکدم ویران ہوئی آنسوں بھی آنکھوں میں جما

ہونے لگے دل چاہ رہا ھے

ایک دفعہ سینے سے لگ جاؤاور کبھی نہ چھوڑو پتہ نہیں کیوں وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے پتہ نہیں کیاملاان کو یہ سب کر کے ہمیں تکلیف دیں کر میں معاف نہیں کرو گاان کو ایک آنسوں ٹوٹ کر اس کی داڑھی میں جذب ہوا

سحر نے اس کے ٹوٹے بھیکرے لہجے کو محسوس کیا تو اپنی نمی زدہ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا جو چہرہ جھکائے بیٹھا تھا

ایک بات پوچھوں سحر ؟؟

جیسی اس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھ کر بولنا شروع کیا دونوں کی آنکھیں چار ہوئی اور سحر نے نگاہیں نیچے کر لی ..

تم سے تو سب سے زیادہ پیار کرتے تھے نہ لاسٹ ٹائم صرف وہ تم سے ہی مل کر گئے تھے تو کیوں نہیں روکا تم نے ان کو کاش تم ان کو روک لیتی

جانے نہیں دیتی شاید ہمارے لالہ ہمارے بیچ ہوتے اس نے بول کر چہرہ نیچے جھکا لیا۔۔

سحر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ چیخ چیخ کر روئے وہ جو ہم دونوں کو اپنا بچہ تمھیں اپنی بیٹی بولتے تھے آج وہ ہم دونوں کے درمیان ہی نہیں ھے وہ کیسے جا سکتے ھے ہمیں چھوڑ کر وہ اگر مجھے زرہ تکلیف میں دیکھتے تھے تو کیسے سب چھوڑ کر مجھے

سنبھالتے تھے اور آج میں رو رہا ہوں میں تکلیف میں ہوں یہاں اس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا یہاں بہت تکلیف ہو رہی ھے میرا دل پھٹ رہا ھے میرا بس نہیں چل رہا میں ان کو اپنے پاس بلا لو یہ پھر ان کے پاس چلا جاؤ

وہ مجھے دیکھ رہے ھے لیکن میرے پاس نہیں آ رہے مجھے اپنے سینے سے نہیں لگا رہے سحر کیوں گئے وہ ہمیں چھوڑ کر سر گھٹنوں میں رکھا وہ گھٹی گھٹی آواز میں رو رہا تھا سحر نے ایک نظر پھر اس کو دیکھا اور زخمی لہجہ میں بولی۔۔

وہ جھوٹے بھی ھے انہوں نے وعدہ کیا تھا مجھ سے کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گے ہمیشہ میرے پاس رہے گے میرا خیال رکھے گے ایسے کیسے وہ مجھے چھوڑ کر جا سکتے ھے وہ جانتے ھے سحر کو تو ان کے بغیر جینا بھی نہیں آتا ھے لوگوں کو فیز بھی نہیں کر پاتی ھے پھر بھی وہ مجھ کو چھوڑ کر چلے گئے انہوں نے

ایک بار میرے بارے میں نہیں سوچا اور مجھے ان سب لوگوں کو رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔جو مجھے دیکھنا تک گوارہ نہیں کرتے

مستجاب نے سر اٹھایا تو اس کو چہرہ سرخ ہو رہا تھا بال ماتھے پر بھیکر گئے تھے وہ جو سوچ کر آیا تھا آج اس کو سمیٹ لے گا لیکن وہ تو خود بھیکر گیا تھا وہ کیا کسی کو سمیٹتا سحر کسی غیر مرئی نقتے کو دیکھ کر اپنے دل کا حال سنا رہی تھی چہرہ آنسوں سے بھیگا ہوا تھا

آپ کو پتہ ھے لاسٹ ٹائم بول کر گئے تھے کہ خود کے دیفانڈ میں بولنا سیکھو اپنے حق میں بولو ایسے چپ ہو کر مت سنو اور میرے ماتھے پر اس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا یہاں وہ پیار کر کے چلے گئے تھے جب وہ گئے تھے میرا دل بہت زور سے ڈھڑکا تھا۔۔

دل بہت پریشان ہوا تھا لیکن وہ جا چکے تھے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ہمیشہ کے لئے چلے گئے میرا تو سب کچھ ختم ہو گیا میرا باپ میری ماں میرا بھائی میری پوری فیملی ہی تو وہ تھے جو میرے نخرے اٹھاتے تھے میں جب ناراض ہوتی تھی تو وہ مجھے مناتے تھے رات کا کھانا نہ کھاؤ تو اپنے ہاتھ سے کھلاتے تھے وہ کیوں چلے گئے کون رکھے گا میرا خیال۔۔

آپ کو پتہ ھے ان کو تو اپنے تکیہ کے بغیر نیند

نہیں آتی تو وہ کیسے آپنے تکیہ کے بغیر اتنا دن سے سو رہے ھے ہمارے پاس

کیوں نہیں ھے وہ

کیوں چلے گئے آپ

وہ اس کی تصویر کو دیکھ کر شکوہ کرنے لگی آپ جھوٹے ھے آپ نے اپنا وعدہ تور دیا اور مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے لالہ اجائے نہ واپس اس نے تصویر کو سینے میں بھینچا مستجاب نے اس کو دیکھا۔۔۔

اور کانپتے ہاتھوں سے اس کے پاؤں پر اپنے ہاتھ رکھے اس کا ہاتھ کا لمس محسوس کر کے اس نے روتے ہوئے ہی جھٹکے سے سر اٹھایا مستجاب کے ہاتھوں میں واضح لرزش تھی۔۔

سحر مجھے۔۔۔۔۔معاف کر دو پلیز لہجہ کانپ رہا تھا لالہ نے کہاں تھا جب تک میں تم سے معافی

نہ مانگ لو وہ مجھے معاف نہیں کریں گے پلیز معاف۔۔۔۔کر دو۔۔۔۔۔سحر قسم سے جب تم گئی تھی کمرے سے انہوں نے اس وقت ہی مجھے بھی ویسے ہی زناٹے دار تھپڑ مارا تھا سحر مجھے

سکون نہیں مل رہا ھے میرے لالہ مجھ سے ناراض ہی اس دنیا سے چلے گئے پلیز معاف کر دو

ان کے خاطر ہی معاف کر دو۔۔

وہ رونا بھول کر بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی لالہ نے کہاں تھا جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گی وہ بھی معاف نہیں کریں خدا کے لئے معاف کر دو اس نے پاؤں سے ہاتھ ہٹا کر اپنے دنوں ہاتھوں کو با قاعدہ جوڑا سحر میں ہاتھ جوڑتا ہوں پلیز لالہ کے لیے معاف کر دو جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا اگر تم بولتی ہوں نکاح ختم ہو جائے تو ویسا ہی ہو گا اور اگر تم چاہتی ہوں ہماری شادی قائم رہے ویسا ہی ہو گا میں تمھیں دنیا جہان کی خوشیاں دو گا جیسا تم چاہوں گی ویسا رکھوں گا پلیز سحر میرے اس عمل کے لئے معاف کر دو۔۔

وہ ایک دم ہچکیوں سے رونے لگی مستجاب ایک دم گڑبڑایا وہ چیخ چیخ کر رونے لگی لالہ پلیز آ جاؤ واپس مر رہی ہوں میں دیکھوں سب ٹھیک ہو رہا ھے لالہ

مستجاب نے ضبط کرتے ہوئے اس کو اپنے سینے میں بھینچا وہ دونوں با قاعدہ ایک دوسرے کے سینے سے لگے ہچکیوں سے رو رہے تھے کچھ دیر بعد سحر روتے روتے ہی اس کی بانہوں میں سو گئی تھی۔۔

مستجاب نے جب محسوس کیا کے وہ چپ ہو گئی ھے تو اس کو اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا اور نگاہ اس کے

چہرہ کا تعارف کرنے لگی تم بہت معصوم ہوں سحر ہو سکے تو پلیز مجھے معاف کر دینا وہ

جھکا اور اس کی پیشانی چومی اور بینا دوسری غلط نگاہ ڈالے کمرے سے ہی نکلتا چلا گیا

۔۔

♥□♥□♥□♥□♥□

پنچائیت لگی ہوئی تھی گاؤں کے معزز بزرگ بھی اس پنچایت میں، شامل۔ تھے کیونکہ یہ فیصلہ

سردار کے گھر کا تھا تو تھوڑی رضامندی ان لوگوں کی۔ بھی۔اہم۔ تھی سربراہی جگہ پر سردار

وجدان شاہ اپنی روب دار شخصیت کے ساتھ بیٹھے تھے

چہرہ سپاٹ تھا آنکھوں میں لال ڈورے دور رہے تھے بلیک شلوار قمیض سفید چادر وہ اداسی میں بھی کمال لگ رہا تھا اس کے بائے سائیڈ پر صغیر شاہ اور برابر میں ان کے دونوں اطراف میں ان کے بیٹے بیٹھے تھے اور براق اور مستجاب کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

اور ٹھیک ان کے سامنے اقبال صاحب اور ان کے بھی دونوں اطراف میں ان کے بیٹے موجود تھے اور حمزہ اثر کھڑے ہوئے تھے

مستجاب براق خونخوار نگاہوں سے آثر کو گھور رہے تھے ان کا۔ بس نہیں چل رہا تھا وہ خود جا کر اس کا گلہ دبا کر مار دیں لیکن۔ ضبط کریں کھڑے ہوئے تھے۔۔

وجدان نے ایک سنجیدہ نظر پوری پنچایت میں ڈالی اور گلہ کھنکار کر بات شروع کی آپ سب جانتے ھے آج کی۔ پنچائیت کا فیصلہ ہمارے خاندان کے لئے۔ کتنا ہم ھے کیونکہ ہمارے مصطفیٰ کا خون سستا نہیں تھا پورے گاؤں نے دیکھا تھا اثر بیگ کو مصطفیٰ شاہ کو دھمکی دیتے ہوئے اور اس چیز کے۔ میرے پاس چشمہ دید گواہ موجود ھے۔۔

جس طریقے سے مصطفیٰ شاہ کو قتل کیا اور آریان شاہ کو زخمی کیا اور جان بوجھ کر یہ۔سب۔کیا اگر یہ ایک غلطی سے ہوتا تو ہم۔شاید۔معاف کر دیتے لیکن۔سامنے۔سے۔دھمکی دے کر اور پھر جان کر قتل کرنا۔۔

آس چیز کے لئے میرے ڈشنری میں کوئی گنجائش نہیں ھے اشر بیگ نے جس طریقے سے مصطفیٰ شاہ کو چوراھے پر قتل کیا ایسے ہی اس کو بھی۔کیا جائے گا یعنی ایسے بھی بیچ چوراہے پر دو فائیر کیا جائے گے وہ بلکل سپاٹ انداز میں بول رہا تھا۔۔

آپ ایک دفعہ لالہ کی۔بات تو سنے آپ ایسے کیسے آپنا فیصلہ دیں سکتے ھے حمزہ تڑپ کر بولا اور وجدان۔کی۔بات کی نفی کریں پورا گاؤں جانتا تھا وجدان اپنے فیصلے کا کتنا پکا ھے اور اس کی بات کے بیچ میں بولنا ایک گناہ سمجھا جاتا تھا

پنچایت میں موجود لوگوں نے پریشانی سے حمزہ اور وجدان کو دیکھا حمزہ کی بات سن وجدان نے ضبط سے جبڑے بھینچے۔۔

میرا فیصلہ اٹل ہوتا ھے حمزہ بیگ میں نہیں چاہتا تم بے قصور مارے جاؤ اس لئے خاموشی سے کھڑے رہوں یہ نہ ہوں تمھارے لئے کوئی بھاری سزا تجویز کر دی جائے۔۔

اور ایک بات اور جو میرا فیصلہ نہیں مانتا وہ جان سے جاتا ھے اس لئے حمزہ بیگ خاموشی سے کھڑے رہو اسی میں تمھاری بہتری ھے۔۔

لیکن سر آپ میری بات تو سنے ادا کو ایک دفعہ بولنے کا موقع تو دیں حمزہ نے بے بسی سے کہاں

وجدان نے خونخوار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا چاہیے وہ شہر میں رہتا تھا لیکن یہاں کے اصولوں سے باخوبی واقف تھا اس لئے ایک دم خاموش ہو گیا

اقبال صاحب ہمارا فیصلہ یہی ھے کہ آپ کے پوتے کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا وجدان نے اقبال صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے کہاں

لیکن سر دار ہم کچھ اور راستہ بھی تو نکال سکتے ھے جو قیمت آپ بولے گے ہم وہ ادا کرنے کے لئے تیار ھے انہوں نے تحمل سے اپنا پہلو رکھا

ان کی بات سن کر سب نے ضبط سے مٹھایاں بھینچی اور مستجاب غصہ سے چلایا ہمارے لالہ کا خون اتنا سستا نہیں تھا اقبال آنکل کے آپ لوگ اس کی قیمت

لگادیں جس عزیت سے میرے لالہ کا قتل ہوا ھے اسی عزیت سے آپ کے پوتے کو بھی مارا جائے گا

صغیر شاہ نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے خاموش کروایا اور خود بولے اگر بیچ کا راستہ نکالنا ھے تو ہم تمھارے پوتے کو چھوڑ دیں گے

سب نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا مستجاب کچھ بولتا اس سے پہلے براق نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خاموش کروایا وجدان کا چہرہ ان کی جانب نہیں تھا

لیکن تمھارے پوتے کے بدلے ہمیں تمھاری پوتی مشائم بیگ ونی میں چاہے انہوں نے کڑا وار کیا تھا سب جانتے تھے وہ لڑکی بیگ خاندان کے لئے کیا حثیت رکھتی ھے

وجدان نے چونک کر ان کی جانب دیکھا مستجاب اور براق نے بھی ضبط سے مٹھایاں بھینچی سامنے سارے ایک ساتھ کھڑے ہوئے

اور حمزہ سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کر ایک دم حلق کے بل چیکا سمجھ کیا رکھا ھے سب نے ہم سب کو کوئی سن تو رہا نہیں ھے یہاں یہ بول رہے ھے کہ قتل کیا جائے گا یہاں یہ بول رہے مشائم کو یعنی۔ میری بہن مشائم بیگ کو ونی کیا جائے گا سمجھ کیا رکھا ھے سب نے جو جو یہ لوگ بولتے جائے گے اور ہم جیسے پاگل ھے جو ان کی ہر بات مانتے جائے گا

حمزہ خاموش ہو جاؤ وجدان ایک دم غصہ سے بولا۔۔

کیا خاموش ہو جاؤ سر آپ خود بتائے ادا سے کوئی کچھ پوچھ نہیں رہا ھے سب صرف اپنا اپنا فیصلہ سنائے جا رہے ھے اور اب آپ کے دادا یہ بول رہے ھے کہ میری بہن کو ونی کر دیا جائے

یہ کہاں کا انصاف ھے وہ اس کے مد مقابل اکر بے بسی سے بولا اشر کی آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی تھی۔۔

تو تم یہ بتاو وہ کہاں کا انصاف تھا جب ہمارے بھائی کو سرے عام قتل کر دیا گیا بولو ۔۔

سر میں مانتا ہوں مصطفیٰ لالہ کا قتل اتنا سستا نہیں ھے لیکن آپ ایک دفعہ ادا کی بات تو سنے

وجدان ابھی کچھ بولتا اس سے پہلے صغیر شاہ کھڑے ہو کر بولے ہماری طرف سے یہی فیصلہ ھے کہ ہم کو ونی کے طور پر اقبال کی پوتی چاہیئے جس کا نکاح میرے بڑے پوتے وجدان سے ہو گا تم سب کے پاس رات تک کا سوچنے کا ٹائم ھے جو بھی فیصلہ ہوں بتا دینا" پوتا یہ پوتی" وہ بول کر رو کے نہیں تھے

بیگ خاندان پر آسمان گیرا کر چلے گئے تھے وجدان نے ضبط سے صغیر شاہ کی پشت کو

دیکھا اور سپاٹ انداز میں بولا پنچایت برخواست کی جائے۔۔

ہاں تم پریشان نہ ہوں میں سب دیکھ لو گا بس وہ فائل مجھے میل کر دو ہاں ہاں میں نے وہ والی

فائیل ریڈ کرلی تھی وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا دھیان پورا

موبائل پر ہی تھا

حفصہ جو بیچانی سے کمرے میں ٹحل رہی تھی اس کو کمرے میں دیکھ اپنی جگہ جم سی گئی سفید شلوار قمیض اور بلیک مردانہ شال وہ ایک وجیہہ مرد تھا وہ خوبصورت تھا وہ اتنا دلکش تھا کہ اس کو ایک دفعہ مڑ کر دیکھنے کو دل کرتا تھا

وہ یک ٹک اس کی ہی جانب دیکھ رہی تھی اس کی بات کرتے ہوئے نظر حفصہ کی جانب اٹھی تو اس کو اپنے جانب بغور دیکھتے دیکھ ایک آئی برو اٹھائی۔۔

میں تمھیں کال بیک کرتا ہوں اور مختصر بات کر کے اس کی جانب دیکھا کیا دیکھ رہی ہوں زیادہ خوبصورت لگ رہا۔ ہوں وہ تین دن بعد تھوڑا بولا تھا اپنی۔ ٹون میں

وہ ایک دم ہوش میں آئی اس کی آواز سے ایک طلسم ٹوٹا تھان۔۔۔ نہیں میں وہ ہاں تمھاری بات ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی پہلے ایک دم اپنی چوری پکڑی جانے پر تھوڑا گھبرائی لیکن پھر خود کو کمپوز کر کے بولی

اچھا جی میں سمجھا مجھے دیکھ رہی ہوں۔۔

خوش فہمی ھے جناب وہ تڑاق کر کے بولی۔۔

اچھا بولو کیا بات کرنی ھے وہ واپس سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا اور شال نکلا کر صوفے پر رکھی اور وہی پاؤں پر پاؤں رکھ کر بیٹھا

وہ مجھے یہ پوچھنا تھا کہ پنچائیت نے کیسا فیصلہ لیا آئی مین کے فیصلہ کس کے حق میں آیا وہ بھی سنجیدہ ہو کر بینا بات گھمائے سیدھے انداز میں بولی۔۔

تم کو کیا لگتا ھے وہ سپاٹ انداز میں بولا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا وجیہہ چہرے پر نقوش تنے ہوئے تھے۔۔

میرے ساتھ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ھے جو پوچھ رہی ہو وہ بتاؤ اس نے ایک داد طلب آئی برو اٹھائی۔۔

اچھا تو یعنی تمھیں لگتا ھے کہ تم مجھ سے یعنی براق شاہ سے اس لہجہ میں بات کرو گی اور میں تمھیں بتادو گا وائفی بھول ھے آپ کی اگر عزت سے پوچھوں گی عزت سے جواب ملا گا ویسے ہی میرا مٹر شوٹ ھے اس لئے تمیز میں رہ کر بات کرو یہی تمھارے اور میرے حق میں بہتر ہو گا

حفصہ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی اور خونخوار نگاہوں سے اس کو گھورا اور قدرے چبا چبا کر بولی۔۔

جناب عالی آپ سے گزارش عرض یہ ھے کہ آپ مجھے پلیز پنچائیت میں جو " فیصلہ ہوا ھے بتادیں عین نوازش ہو گی فقط آپکی زبردستی کی بیوی۔۔

براق کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے اس کے اس انداز پر بیوی وہ بھی زبردستی اس بار اس نے قہقہہ لگایا لیکن آج اس قہقہہ میں وہ گونج نہیں تھی وہ چھنکار

نہیں تھی وہ ہنس رہا تھا لیکن اس کی ہنسی میں اداسی تھی جو اس نے پہلے دن محسوس کی تھی آج اس کا قہقہ تھورا نم تھا

حفصہ کو برا لگا تھا اس کو ایک دم اس پر رحم ایا اور وہ اس کے برابر میں بیٹھی وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا پیچھے صوفے پر سر گیرائے آنکھ کے کونے سے آنسو بھی نکل رہے تھے حفصہ نے کندھے پر ہاتھ رکھا

اور ہمدرد لحجہ میں بولی میں سمجھ سکتی ہوں اس وقت تم پر کیا گزر رہی ھے مصطفیٰ لالہ بہت خاص تھے ان کی تو بات ہی نرالی تھی لیکن خود کو مظبوط بناو براق اگر ایسے ہی خود کو کمزور ظاہر کرو گے تو یہ دنیا کہی کا نہیں چھوڑے گی۔۔

براق نے اس کا لمس اپنے کندھے پر محسوس ہوا تو سکون سے آنکھیں موندی اور نم لحجہ میں بولا لالہ بہت یاد آرے ھے بہت زیادہ دل چاہ رہا ھے ان کو اپنے سینے میں بھینچ لو دل پھٹ رہا ھے میرا تم نہیں جانتی وہ کون تھے وہ کیا تھے

ہمارے لئے وہ مستجاب کو اپنے بچوں کی طرح رکھتے تھے سحر توان کی بیٹی تھی میرے فیورٹ لالہ اور وجدان لالہ کے جگر۔۔

پتہ ھے حفصہ وہ اٹھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں آنسوں تھے جہاں ایک ہمدردی تھی اس کی خود کی آنکھیں بھی نم ہو رہی تھی وجدان لالہ ابھی تک روئے نہیں میں جانتا ہوں جس دن ان کے قاتل کو سزا ملے گی میرے لالہ ٹوٹ جائے گے

اس گھر میں وجدان لالہ کو اگر کوئی عزیز تھا نہ وہ مصطفیٰ لالہ تھے حفصہ مصطفیٰ لالہ اس گھر کی ریڑھ کی ہڈی تھے جو ٹوٹ گئی جس سے پورا خاندان ٹوٹ گیا ھے وہ اس گھر کی وہ لکڑی تھے جس سے سب کچھ جوڑا ہوا تھا یار وہ ختم ہو گیا ہم بھی ختم ہو جائے گے اس کا لہجہ بہت اداس تھا۔۔

لیکن ان کو ختم کرنے والے کو ختم کر کے میرے لالہ کے قاتل کو سزا دے کر پھر ہم ختم ہو گے اس

سے پہلے اس خاندان کو کوئی نہیں توڑ سکتا اس اشر بیگ کو دنیا کا کوئی بھی شخص نہیں

بچا سکتا آنکھوں میں جہاں درد تھا اب وہاں ایک نفرت تھی

تو کیا ادا کو بھی گولی ماری جائے گی حفصہ کے منہ سے بے ساختہ پھسلا اس کا ایک وقت گزرا تھا ان سب کے ساتھ وہ اتنا اشر بیگ کو جانتی نہیں تھی لیکن دو

تین بار ملی تھی مشائم سے اس کو زکر سنا تھا اور جس انداز میں مشائم اس کا ذکر کرتی تھی

اس کے دل کو کچھ ہوا تھا ہاں اس اشر بیگ کو بھی ایسے ہی قتل کیا جائے گے لیکن دادا نے جو فیصلہ دیا ھے وہ سمجھ نہیں ارہا ھے وہ یک دم پریشانی سے بولا

کیسا فیصلہ وہ پوچھے بینا نہ رہ پائی

ونی کا اس نے سپاٹ انداز میں کہاں۔ واٹ؟؟؟؟ وہ ایک دم شوکڈ ہو کر بولی

مگر ونی کیسے ہو سکتا ھے ان کی تو کوئی بہن ہی نہیں ھے وہ حیران ہوئی تھی اس کی بات سن کر

کیوں تمہاری مشائم آپو وہ کون ھے ان کی؟؟

وہ تو کزن ھے وہ فورا بول۔۔

لیکن اس خاندان کی ایک لوتی بیٹی ھے وہ لڑکی جان ھے نہ اس خاندان کی سب جانتے ھے

اس خاندان کی جان اس لڑکی میں بسی ھے ویسے میں ابھی یہی سوچ رہا ہوں دادا کا فیصلہ

کہی حد تک برا نہیں ھے ایک طرح سے ٹھیک ھے وہ پل پل اس کو عزیت میں دیکھ کر روز مرے

گے اور اچھا ھے ایک دفعہ کی موت میں وہ عزیت نہیں جو روز موت دینے میں وہ سفاکیت

سے بولا سفاکیت تو پورے شاہ خاندان میں تھی

تمھارا دماغ ٹھیک ھے ساری ہمدردی ایک سیکنڈ

میں ہوا ہوئی تھی اور وہ ایک دم اس سے دور کھڑی ہوئی اور بینا لحاظ کے چیخی

ایک بات

یاد رکھنا مشائم بیگ سچائی کا دوسرا نام سچ تو وہ پتہ لگا کر دم لے گی شاید تم بھول رہے ہوں

ایک دنیا ان کی نام اور کام سے واقف ھے اگر وہ ونی کے لئے راضی ہو گئی تو یاد رکھنا براق شاہ

ادا بے قصور ہو گے اور وہ اصل مجرم تک پہنچنے کے لئے ہاں بولے گی وہ مشائم بیگ ھے کوئی عام

اور دبولڑکی نہیں جو ظلم برداشت کریں وہ تو کسی اور پر ہوتا ظلم دیکھ نہیں سکتی تو اپنے
پر ہوتا ظلم کیسے دیکھے گی

بھول ھے مسٹر براق تمھاری کے میری بہن مشائم بیگ روز عزیت جھیلے گی یادرکھنا وہ مشائم ھے ایک ایسی چٹان جس کو ہلانا بھی ناممکن ھے ان کی بغیر اجازت کے کوئی چھو بھی نہیں سکتا ان کو تم نہیں جانتے وہ کیا چیز ھے ان کی جانب کوئی غلط ہاتھ بڑھائے وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی نہیں ھے بلکہ توڑ دیتی ھے

اور میں تو خوش ہوں یہ جان کر کہ وہ یہ کیس دیکھے گی اب اور جہاں تک مجھے لگتا ھے یہ ادا اور مصطفیٰ لالہ دونوں کو انصاف دلائے گی وہ بھی اس کی ساری بات سن کر اس کے سامنے کھڑا ہوا

تو یاد رکھنا وہ بھی وجدان شاہ ھے اور ہم سب بھی شاہ ھے دیکھتے ھے کون بچاتا ھے تمھاری مشائم بیگ کو اور اس اشر بیگ کو دونوں کو اگر عزیت سے نہیں مارا تو میرا نام بدل دینا وہ بول کر باہر جانے لگا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا اس سے بدمزگی کرنا

ایک بات سنتے جاؤ وہ اس کی آواز پر روکا اپنا نام سوچ لینا نیا کیونکہ مجھے خود سے زیادہ ان پر بھروسہ ھے وہ کبھی غلط کا ساتھ نہیں دیتی اور یاد رکھنا اگر وہ ونی ہوتی ھے تو مصطفیٰ لالہ کو انصاف اور ان کے اصل قاتل کو سزا ضرور ملے گی

وہ اس کی بات پر تمسکر سے ہنسا سوچنے کے لئے غالب خیال اچھا ھے سوچوں ویسے بھی سوچنے پر کوئی ٹیکس نہیں لگتا وہ بول کر باہر کی ہی جانب چلا گیا

اس کے نکلتے ہی وہ اصل مانے میں پریشان ہوئی تھی مشائم کو لے کر۔۔

وہ سب بیگ حویلی کے لاونج میں سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ

پہنچائت کی جانب سے یہ فیصلہ آئے گا مشائم سب کو بغور دیکھ رہی تھی اس کی سنجیدہ

آنکھیں ہر ایک کا چہرہ تک رہی تھی

اشر کی آنکھیں ندامت سے زمین سے اٹھ نہیں رہی تھی حمزہ کا پارہ سوا نیزے پر پہنچا ہوا۔ تھا اور اقبال صاحب بہت پریشان تھے ایک طرف آن۔ کا پوتا تھا جو ان کو۔ بہت عزیز تھا اس خاندان کا وارث تھا لیکن جب اپنی پوتی کی جانب دیکھتے تو دل لرز جاتا۔۔

مشائم کی آنکھیں اشر کی ہی جانب تھی وہ اس کو ہی دیکھ رہی تھی وہ محسوس کر رہی تھی اشر پریشان ھے تکلیف میں ھے اس کے چہرہ پر ندامت ھے

لیکن وہ سچ نہیں کھوج پا رہی تھی اشر نے ایک دم سر نفی میں ہلایا اور کھڑا ہوا۔۔۔ میں نے فیصلہ کر لیا ھے وہ مظبوط لہجہ میں بولا اس کے بولتے ہی سب کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی

میں اپنی مشی کو قربان نہیں کرو گا میں تیار ہوں دادا قتل ہونے کے لئے اس کی بات سنتے ہی لاونج میں بیٹھے سارے نفوسِ ایک ساتھ کھڑے ہوئے تھے سوائے مشی کے اور حمزہ کے

یہ کیسی بات کر رہے ھے آپ اشر کی بیوی ایک دم روتے ہوئے بولی میرا نہیں تو اپنے اس چھوٹے سے بیٹے کے بارے میں سوچ لے جو چند مہینے کا ہی ھے۔۔

آپ کیوں ایسا کر رہے ھے اپنے ساتھ ساتھ ہم سب پر بھی ظلم کر رہے ھے

تم کیا چاہتی ہوں میں اپنی مشی کو مرنے کے لئے چھوڑ دو وہ ایک دم بے بسی سے بولا۔۔

مشائم ابھی بھی سنجیدگی سے اس کی ہی جانب دیکھ رہی تھی بلیک پینٹ وائٹ شرٹ بال پونی ٹیل میں مقید تھے چہرہ بلکل سنجیدہ تھا وہ بغور سب کو دیکھ اور سن رہی تھی

یہ میرا آخری فیصلہ ھے دادا آپ پنچائیت تک یہ بات پہنچا دیں وہ اٹل لہجہ میں بولا حمزہ نے بھی دکھ سے اس کی جانب دیکھا

نہی۔۔ نہیں میں یہ کسی صورت آپ کو نہیں کرنے دو گی میری بات کو سمجھنے کی کوشش تو کریں مشائم تم۔ہی سمجھاؤ نہ اپنے ادا کو جب اس نے دیکھا آثر کوئی ریسپونس نہیں دے رہا تو اس نے مشائم کو مخاطب کیا۔۔

یہ کیسی بیوقوفی والی بات کر رہے ھے اگر یہ فیصلہ پنچائیت میں پہنچ گیا تو ہم ان کو کھو دیں گے مشائم کچھ تو بولو وہ ابھی ہنوز خاموش تھی سب مسز اثر یعنی مہوش کو ہی دیکھ رہے تھے وہ روتے روتے مشائم کے قدموں میں بیٹھی مشائم پلیز میرے لئے نہیں تو اپنے بھتیجے کے لئے مان جاؤ

کیا تم جی پاؤ گی اس دکھ کے ساتھ تمھاری وجہ سے تمھارے ادا اس دنیا سے چلے گئے میں تمھارے پاؤں پکڑتی ہوں پلیز ان کو آپنے قدموں میں بیٹھتے دیکھ اس نے سرعت سے ان کو اٹھایا اور اپنے برابر میں بیٹھایا۔۔

آپ پریشان نہیں ہوں میرے ادا کو کچھ نہیں ہو گا میرا بھتیجا بینا باپ کے زندگی نہیں گزارے گا آپ پریشان نہیں ہوں ابھی زندہ ہوں میں اور بھابھی اگر بھائی نے یہ حرکت کریں ھے تو سزا

انہیں لازمی ملے گی اپنے آپ کو اس چیز کے لئے تیار رکھے اور مجھے دکھ بھی نہیں ہو گا کیونکہ

مجرم کو سزا ملنی چاہیے جتنے عزیز ہمیں یہ ھے اتنا ہی عزیز مجھے مصطفیٰ بھی تھا اس لئے میں

انصاف سے کام۔لینا چاہتی ہوں۔۔

مجھے تھوڑی بات کرنی ھے اکیلے میں ادا سے پلیز آپ سب ہمیں اکیلا چھوڑ دیں۔۔

ایک سیکنڈ مشائم کیا مطلب ھے اس ساری بات کا حمزہ ایک دم ہتھے سے اکھڑا

حمزہ خاموش ہو جاو اور اپنے کمرے میں جاؤ میں دیکھ لو گی مجھے کیا کرنا ھے۔۔

مشائم بیگ دل اور دماغ دونوں میں بیٹھالو میں تمھیں قربانی کا بکرا کسی صورت نہیں بننے

دو گا جس نے گناہ کیا ھے اس کو سزا ملے گی آ گر موت نہیں تو عمر قید ہی تم کسی صورت سزا

نہیں بھگتوں گی وہ طیش سے بولا وہ سب کچھ بھول گیا تھا اگر کچھ یاد تھا تو یہ کہ اس ٹائم

ظلم اس کی بہن کے ساتھ ہو رہا ھے

حمزہ بکواس بند مجھے اپنا اچھا برا پتہ ھے اور تم سے زیادہ زندگی کا تجربہ بھی ھے اس لئے خاموش ہو جاو میں دیکھ لو گی مجھے کیا کرنا ھے

لیکن مشی وہ احتجاج کرنے لگا منیر بیگ بھی ضبط سے بولے حمزہ بیگ خاموش ہو جاؤ مشائم سمجھدار ھے وہ دیکھ لے گی۔۔

لیکن بابا وہ آگے کچھ بولتا مشائم ایک دم غصہ سے بولی آپ سب مجھے اور ادا کو اکیلا چھوڑنا پسند کریں گے پلیز

نہیں میں یہی روکو گا یہ مری ضد ھے

حمزہ کیا ہو گیا ھے تمھیں اگر میں یہاں نہیں روکا تو اینٹ سے اینٹ بجادو گا اشر بلکل خاموش تماشائی بنا ہوا تھا

مشائم نے ضبط سے جبڑے بھینچے اور اثبات میں سر ہلایا سب ایک ایک کر کے اپنے اپنے کمروں میں

چلے گئے اور مشائم صوفے پر اس کے قریب بیٹھی چہرہ بلکل سپاٹ تھا ہر احساس سے عاری

یہاں اگر اس کا بھائی تھا تو وہاں اس کا دوست وہ دونوں میں سے کسی ایک کا ساتھ نہیں دینا

چاہتی تھی اور کم از کم جھوٹ کا تو بلکل نہیں

امید کرتی ہوں ادا آپ مجھ سے کچھ نہیں

چھپائے گے اور سب کچھ سچ سچ بتائے گے اشر نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا حمزہ بھی

یک ٹک مشائم کو دیکھ رہا تھا آپ نے مصطفیٰ کو کیوں دھمکی دی تھی اس نے سپاٹ انداز میں

پوچھا۔۔

اس نے میرے گیربان پر ہاتھ ڈالا تھا لیکن باخدا مشائم میں نے اس کا قتل نہیں کیا وہ اپنا

آپ بہت بے بس محسوس کر رہا تھا بے گناہ ہوتے ہوئے بھی ہر ایک کو صفائی دے رہا تھا

میں نے کہاں بھائی مجھے سچ سننا ھے اس نے فوراً بات کاٹ کر بولی اللہ کی قسم مشائم میں نے قتل نہیں کیا ہاں میں نے بس جب اس نے میرے گیربان پر ہاتھ ڈالا تب میں نے غصہ میں کہاں تھا میں چھوڑو گا نہیں

مشائم۔ لیکن اپنے اداپر یقین کر میں نے اس کا قتل نہیں کیا تجھے لگتا ھے تیرا ادا ایسا کر سکتا ھے

ادا بات سنے میری وہ اس کی جانب جھکی آپ کو معلوم ھے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو معاف کیوں کیا تھا۔۔

کیونکہ انہوں نے اپنا گناہ تسلیم کیا وہ اپنے گناہ پر نادم ہوئے پشیمان ہوئے انہوں نے توبہ کرنے میں کوئ ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی وہ اللہ کے رحم سے مایوس نہیں ہوئے۔۔

اگر آپ نے قتل کیا ھے تو آپ بھی گناہ گار ہوں اور آپ کو پتہ ھے اللہ نے شیطان کو کیوں نہیں معاف کیا تھا اسے نہ آپنے گناہ کا احساس ہوا اور نہ اس نے گناہ کو تسلیم کیا پچتاوہ اور شرمندگی کے بجائے وہ اپنے گناہ پر مغرور ہو گیا وہ توبہ

کرنے کے بجائے اپنے گناہ پر ڈٹا رہا وہ اللہ کے رحم اور اللہ کے فیصلہ سے مایوس ہو گیا

ایک بات یاد رکھنا اللہ اپنے ہر بندہ کو دیکھتا ھے اگر آج آپ یہاں جھوٹ بول کر بچ جاؤں گے تو وہاں اس جہاں میں بہت بری پکڑ ہو گی میں آپ کو بتاو اداآپ بھائی ہوں میرے اگر آپ نے قتل کیا ہو گا میں تب بھی آپ کو۔ بچاو گی اگر نہیں کیا تب بھی۔۔

کیونکہ آپ میرے بھائی ہوں میں آپ کا ساتھ کسی صورت نہیں چھوڑ سکتی خون ہوں آپ میرا آپ کو میری قسم بس لاسٹ ٹائم کیا آپ نے مصطفیٰ کا قتل کیا ھے وہ بھی بہت سنجیدگی سے اس کو سن رہا تھا

اس نے نڈر اور اطمینان سے جواب دیا نہیں مشائم تیری قسم میں نے اس کا قتل نہیں کیا ہاں میرا اتنا گناہ تھا میں نے اس کو بھرے بازار میں
دھمکی دی تھی کے میں مار دو گا لیکن تیرے ادا نے اس کا قتل نہیں کیا۔۔

۔ہمم ٹھیک ھے وہ پیچھے ہوئی حمزہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا یہ کیس اب میں دیکھوں گی میں ونی ہونے کے لئے تیار ہوں شادی ہو گی نکاح ہو گا لیکن اس کیس کے فورا بعد رشتہ ختم کر دیں گے کیونکہ اگر یہ قاتل نہیں ھے تو جو قاتل ھے اس سے شاہ فیملی کے ہر میمبر کو خطرہ ھے

اور مصطفیٰ ہمارا دوست تھا اس نے ہر حال میں میرا ساتھ دیا تھا اس لئے میرا فرض بنتا ھے اس کی فیمیلی کو پروٹیکشن دینا۔۔

ایک بات بولوں حمزہ انتہائی دکھ سے بولا ہاں بولو۔۔

تو جھے صرف پتہ ھے اداد یکھ رہے ھے تو جھے مصطفیٰ لالہ دیکھ رہے ھے کسی کو میں نہیں دیکھ رہا مشائم۔ تو غلط کر رہی ھے تو مجھے

دکھ دے رہی ھے

کچھ ہو گیا تو جھے میں کیسے رہوں گا تیرے بغیر تو نہیں جانتی یار ونی ہوئی لڑکی کے ساتھ یہ گاؤں کے لوگ کیسا برتاو کرتے ھے اور تم تو میڈیسن لیتی ہوں ڈائبٹک پیشنٹ ہوں کچھ کھاؤ گی نہیں تو حالت خراب ہو جائے گی اور ونی کو تو کھانا بھی نہیں دیا جاتا اس نے اس کی بات تحمل سے سنی

حمزہ کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر رہی تھی وہ انتہائی ضبط پر تھا حمزہ بیگ بہادر بنو میرے بھائی ہوں تم ہر حالت میں ہمیں سر واو کرنا آنا چاہے اور تمھیں لگتا ھے کوئی مجھ پر ظلم کرے گا تو میں یعنی حمزہ کی بہن برداشت کر کے گی

چندہ اتنا پریشان مت ہوں میں دوائی لے کر جاؤ گی اور جاتے ہی سب سے پہلے اپنا مدعا رکھوں گی میں تمھیں بتاؤ اس دفعہ ونی کی رسم ہی بدل جائے گی جو ہوتا آیا ھے نہ ونی کے ساتھ میری جان میں اس چیز کو بدل دو گی بھروسہ رکھو اپنی بہن پر

وہ کھڑا ہوا میں پھر بھی کہوں گا میرے ساتھ اور تم خود اپنے ساتھ صیحح نہیں کر رہی ہوں اور پھر وہ روکا نہیں تھا چلا گیا پیچھے مشائم نے سرد سانس خارج کریں

--

♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥

سب مرد صغیر شاہ کے کمرے میں موجود تھے لیکن وہ بہت خاموش تھے ان کے دونوں بیٹوں

نے ان سے بات کی تھی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا کمرہ میں گہری خاموشی تھے

وجدان کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا وہ اپنے باپ کی وجہ سے خاموش تھا اس کا بس نہیں

چل رہا تھا وہ یہ سب چھوڑ کر کہی۔چلا جائے ہاتھ کی۔ مٹھی بنائے منہ پر رکھی ہوئی تھی

صغیر شاہ نے ایک سرد سانس خارج کریں اور اپنا رخ وجدان کی جانب کیا اور گلا کھنکار کر بولے

تو کیا سوچا وجدان شاہ وہاں سے ہاں کا فیصلہ آ چکا ھے وہ لوگ ونی کے لئے تیار ھے کل ہی ہو گا

تمھارا نکاح۔۔

وجدان نے ضبط سے جبڑے بھینچے میں کسی صورت یہ۔ نکاح نہیں کرو گا میں
نے آپ سے اس دن بھی کیا کہاں تھا کہ میں ونی کے حق میں نہیں ہوں پھر
آپ نے وہی فیصلہ لیا اور میں نے یہ بھی کہاں تھا دادا کے اگر آپ میرے
فیصلوں میں بولے تو میں پگ آپ کو دے دو گا پھر آپ چاہیں یہ کسی کو بھی دیں
یہاں تک کے اپنے آریان کو بھی میں یہاں سے بہت دور چلا

جاؤ گا بہت دور آپ خود اپنے۔ گاوں کے نظام کو۔ چلاتے رہے گا میں کسی
عورت پر ظلم نہیں کرو

گا

وجدان شاہ تمھیں جو کرنا ھے تم کرتے رہوں مجھے فرق نہیں پڑتا ھے لیکن
کل ہی تمھارا نکاح

مشائم بیگ سے ہو گا سر دار ہوں تم یہ سب نہیں سوچ سکتے ہوں کے عورت پر ظلم نہیں کر سکتا

یہ وہ نہیں کر سکتا تم ایک سر دار ہوں تم کو ہر فیصلہ لینا پڑے گا جس میں سب کا بھلا ہو گا

ایک بات بتائے یہ کرنا کیوں چاہتے ھے آپ جبکہ قتل اس لڑکی نے نہیں اشر نے کیا ھے تو اس کو

کس چیز کی سزا دینا چاہتے ھے وہ بے قصور ھے

تم کیا چاہتے ہوں وجدان کے سزا صرف اشر کو ملا تمھیں کیا لگا کے میں سزا صرف اس لڑکی کو دونگا سزا تو اشر بیگ کو بھی ملے گی اس انسان نے میرے خاندان کے وارث کو مارا ھے اس نے میرے مصطفیٰ کو مارا ھے اس نے شاہ

خاندان کی ریڑھ کی ہڈی توڑی ھے وہ تو کسی صورت نہیں بچے گا اس کے ساتھ ساتھ وہ لڑکی بھی نہیں بچے گی اس پورے خاندان کو میں ختم کر دو گا

بہت پیار کرتے ھے نہ اس لڑکی سے وہ لوگ اٹھ اٹھ آنسو نہ رولایا میں نے اس لڑکی کو تو میرا نام صغیر شاہ نہیں وجدان نے ان کی باتیں سن کر ضبط سے مٹھیاں بھینچی مستجاب اور براق سپاٹ چہروں سے ان کو دیکھ رہے تھے

اپ کو پتہ بھی نہیں ھے وہ کیا چیز ھے دادا اپ کو علم بھی نہیں ھے وہ لڑکی کیا توپ ھے وہ جھنجلا کر بولا آپ نہیں جانتے اس لڑکی کا آپ کچھ نہیں بگاڑ سکتے ھے میں جانتا ہوں اس کو کیا ھے وہ لڑکی ایک نام وار وکیل ھے اس کو آپ چھو بھی نہیں سکتے ھے تو وہ ایسا کیس بنائے گی ساری عمر صرف حوالات کی ہوا کھانی پڑے گی

واہ بہت اچھے صغیر شاہ تمسکرانہ انداز میں تالی بجا کر بولے تو میں کیا دیکھ رہا ہوں شاہ خاندان کا بڑا پوتا سر دار وجدان شاہ ایک لڑکی سے ڈر رہا ھے تف ھے تم پر شرم آنی چاہیے ایک سر دار ہو کر ایک لڑکی سے ڈر رہے ہوں

ایسی کوئی بات نہیں ھے میں کسی سے ڈر نہیں رہا ہوں آپ کو آگے کے حلات سے آگا کر رہا ہوں وہ لڑکی کوئی عام۔ گاوں کی معصوم اور دبو لڑکی نہیں ھے وہ شہر کی پڑھی لکھی لڑکی ھے جو کسی سے نہیں دبے گی اس پر ایک ہاتھ اٹھے گا وہ ہاتھ نہیں اٹھائے گی سامنے سے وہ ہاتھ تو رد ے گی وہ ایسی ھے سامنے والا مجرم اس کے نام سے کانپتا ھے

اور اگر ہم کر بھی لیتے ھے اس کو ونی تو ایک بات یاد رکھنا آپ مصطفیٰ کو بھی یہ سب نہ پسند تھا وہ بھی اس چیز کے خلاف تھا وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ جو غلطی

کریں جس نے گناہ کیا ہوں سزا اسے ملے نہ کے کسی مظلوم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور آپ جس لڑکی کو ونی کے طور پر لانا چاہتے ھے وہ کوئی عام لڑکی نہیں ھے

میں جانتا ہوں آپ اس کا بال بھی باکا نہیں کر سکتے ھے میں بتا رہا ہوں اپ کو وہ ایک دم غصہ سے ڈھاڑا سردار وجدان شاہ تم ایک مرد ہوں تم ایک عورت سے ڈر رہے ہوں میں کسی سے نہیں ڈر رہا ہوں دادا سمجھنے کی کوشش کریں ونی کی رسم۔غلط ھے اس کو ختم کرنا ھے اس کو میں انجام دے کر بڑھاوا نہیں دینا چاہتا

بس وجدان شاہ بس میں اور کچھ نہیں سننا چاہتا وہ کھڑے ہو کر ایک دم دھاڑے کمرے میں

بیٹھے سارے نفوس نے تھوڑے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا جبکہ وجدان ابھی اطمینان سے

اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا لیکن چہرہ سرخ ہو رہا تھا یہ اس بات کی گواہی تھی کہ وہ اپنا غصہ

بہت مشکل سے ضبط کر رہا ھے

پنچائیت میں کل ہی نکاح کرو گے اگر تم نے نکاح

سے انکار کیا سر دار وجدان شاہ تو میرا اور تمھارا کوئی رشتہ نہیں بچے گا میں مر بھی جاؤ گا تب

بھی تم کو اپنا چہرہ نہیں دیکھنے دو گا

داداوہ تڑپ کر کھڑا ہوا آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ھے

میں جو بول رہا۔ ہوں کیا تم مان رہے ہوں کیا۔ تم۔ راضی ہوں کل کے نکاح کے لئے اس نے ایک غصہ

بھری نگاہ اپنے باپ پر ڈالی اور ضبط سے آنکھیں میچ کر بولا

منظورِ ھے مجھے لیکن یاد رکھنا آپ سب اس بارونی کی رسم۔ بدلے گی جس طریقے سے سب ہوتا ایا ھے ایسا کچھ نہیں ہو گا میں وجدان شاہ اس رسم۔ کو۔ بدل۔ کر۔ رکھ دو گا یہ وعدہ ھے میرا پھر وہ روکا۔ نہیں تھا چلا۔ گیا سب کو پیچھے چھوڑ کر۔۔۔

کچھ کھایا اس نے ناہید بیگم بے حال سی لیٹی سحر کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سامنے کھڑی

ملازمہ سے پوچھا۔۔

نہیں بی بی جی کچھ نہیں کھایا ابھی تک میں کافی بار بول چکی ہوں تیسرا دن ھے آج اور کچھ بھی نہیں کھ رہی ھے بس پانی وغیرہ پیا ھے اور نئ دلہن نے تھوڑا سا کھلانے کی کوشش کی تھی بس دو نوالے کھائے ھے۔۔

کیا ہو گیا ھے ہر ایچہ میری جان کچھ تو کھالو

ورنہ مزید بیمار ہو جاو گی وہ اپنے کمرے میں تھی جب ان کو معلوم ہوا سحر نے کچھ کھایا

نہیں ھے تو وہ فورا اس کے پاس آئی تھی وہ خود بے حال تھی لیکن وہ جانتی تھی ابھی سحر

کی کیا کنڈیشن ہو گی اس لئے وہ اپنا غم بھلائے اس کے پاس آئی تھیں

لیکن جب وہ یہاں آئی تو وہ سو رہی تھی آچھا تم جاؤ اور اس کے لئے کھانا لے کر آؤ میں اپنی گڑیا کو اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ گی جی بی بی جی وہ بول کر نکلی اور اس کے پیچھے ہی مستجاب کمرے میں داخل ہوا لیکن سامنے ہی اپنی ماں کو سحر کے ساتھ بیٹھے دیکھ پلٹتا اس سے پہلے ان کی آواز سے روکا

او مستجاب باہر کیوں جا رہے ہوں کچھ چاہیے تھا اُنہوں نے اس کی جانب حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ مستجاب اور سحر کے کمرے میں تھوڑی حیرت کی بات تو تھی

وہ پلٹا اور سپاٹ لہجے میں بولا نہیں میں بس دیکھنے ایا تھا کہ اس نے کچھ کھایا کے نہیں وہ

سنجیدگی سے بولا ان کو خوشگوار حیرت ہوئی

آچھااونہ بیٹھوں تم بولو شاید کچھ کھالے سحر

نے سامنے مستجاب کو کھڑا دیکھا تو بیڈ کراؤن کا سہارے لے کر اٹھی اور دوپٹہ سحر پر رکھا

آنکھیں بھی جھکی ہوئی تھی

چہرہ پر کچھ لٹے ڈھیلے ڈھالے جوڑے سے نکل کر تواف کر رہی تھی کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے ابھی تک چہرے کے نقوش بے حد سنجیدہ تھے

ناہید بیگم خاموشی سے وہاں سے اٹھی اور کمرے سے نکلتی چلی گئی اب کمرے میں یہ دونوں ہی موجود تھے اس کو جواب نہ دیتے دیکھ وہ ایک بار پھر بولا

کچھ پوچھ رہا ہوں کھانا کیوں نہیں کھایا اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور واپس نظر نیچے کر لی اور زکام زدہ آواز میں

بولی

مجھے بھوک نہیں لگ رہی ھے جب لگے گی تو کھالوں گی آپ لوگ پریشان نہ ہوں اس نے اس کی بات سنی اور چل کر بیڈ پر بیٹھا اس کے بیٹھتے ہی اس نے اپنے پاؤں سمیٹے وہ دکھی
لحجے میں بولا

تمھیں پتہ ھے سحر ہم سے زیاہ کون پریشان ھے تمھاری ایسی کنڈیشن کو دیکھ کر تم نے کبھی سوچا بھی ھے وہ جو جا چکے ھے تمھیں ایسے دیکھ کر خوش ھے تمھیں لگتا ھے وہ تمھاری ایسی حالت دیکھ کر خوش ہو رہے ہونگے

مجھے کچھ نہیں پتہ میرا دل ہی نہیں چاہ رہا ھے کچھ کھانے پینے کا میں کیا کرو آنکھوں میں ایک آنسوں کا سیلاب اڈ آیا آواز بھاری ہونے

لگی مصطفیٰ کے زکر پر اس کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا تھا۔

تو کوشش تو کرو خود کو سنبھالنے کی یار وہ اللہ کی چیز تھی انہوں نے لے لی وہ یہ بات کس ضبط سے بول رہا تھا وہ خود جانتا تھا یہ اس کا مالک ماں کو دیکھا ہے ان کا تو جگر کا ٹکڑا گیا ہے لیکن دیکھوں انہوں نے بھی تو خود کو سمجھایا ہے

اور خود کو ٹھیک کیا ہے کسی کے چلے جانے سے دنیا روک تھوڑی جاتی ہے ہاں تکلیف بہت ہوتی ہے ایک وقت آتا ہے کے ہمیں ایسا لگتا ہے ہم جی نہیں پائے گے لیکن سحر سب جی جاتے ہے

دیکھوں میں تو تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ لالہ ہمارے بیچ نہیں ہونگے تو ہم۔ کیا کریں گے لیکن دیکھو آج تیسرا دن ہے ہم زندہ ہے بات کر رہے ہے سانس

لے رہے ھے میں جانتا ہوں تمھارے لئے یہ سب باتیں بے معنی ھے کیونکہ تم بہت پیار کرتی تھی ان سے اور وہ بھی تم سے اسی لئے

وہ تم کو ایسی کنڈیشن میں دیکھ کر بہت پریشان ہونگے جانتی ہوں نہ کتنا پیار کرتے

تھے تم سے وہ کیا خوش ہونگے اپنی چھوٹی بہن کو ایسی حالت میں دیکھ کر وہ اس کو بلکل

مصطفیٰ کی طرح سمبھالنا چاہ رہا تھا

اس نے اپنی نمی زدہ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور بے حد بے بسی سے بولی مجھے بس ایک دفعہ وہ لادے میں بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی بس ایک دفعہ اس کا لحجہ بھیگا ہوا تھا چہرہ بھی ان تین دنوں میں بلکل مرجھا گیا تھا

مستجاب کچھ بولتا اس سے پہلے ملازمہ کمرے میں آئی صاحب جی وہ بی۔بی جی نے یہ کھانا بھیجا ھے اور بولا ھے سحر بی بی کو لازمی کچھ نہ کچھ کھلا دے۔۔

ہمم یہاں رکھ دو اس نے ٹرے رکھی اور اولٹے پیر ہی کمرے سے نکلتی چلی گئی

میں کچھ نہیں کھاو گی میرا دل نہیں ھے وہ کھانے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

خاموش سحر تھوڑا سا لازمی۔ کھاو جانتی ہوں نہ مصطفیٰ لالہ کیا بولتے تھے رزق سامنے ہوں اور
اس۔ کی نفی کرنا گویا رزق کی بے حرمتی کے برابر ھے چلو خاموشی سے کھانا کھاؤ

لیکن۔۔۔۔وہ کچھ بولتی مستجاب کی آنکھیں دیکھانے پر خاموش ہو گئی اور چھوٹے چھوٹے نوالے کھانے لگی وہ بھی کچھ مطمئن ہو گیا اور خاموشی سے ایک نظر اس کو دیکھا اور واپس اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

□❣□❣□❣□❣□❣□❣□

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا تھوڑا غور سے دیکھنے میں اس کو

حمزہ کھڑکی کے ساتھ بیٹھا نظر آیا کمرے کی لائٹ اوپن کی تو اس نے جھنجلا کر دروازے کی

جانب دیکھا وہاں مشائم کو کھڑا دیکھ واپس اپنا رخ کھڑکی کی جانب کر لیا

اس نے نفی میں سر ہلایا اور اس کی جانب بڑھی اس نے اس کی موجودگی محسوس تو کر لی تھی لیکن ہنوز ایسا ہی بیٹھا رہ جیسے اس کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود ہی

نہ ہوں اس نے ہونٹ بھنیچے اور چئیر ساتھ کھینچ کر بیٹھ گئی کمرے۔میں پانچ منٹ تک بلکل خاموشی رہی پھر وہ گلا کھنکار کر بولی

حمزہ کیا ہم تھوڑی دیر بات کر سکتے ھے اس نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلایا پلیز ایک دفعہ میری بات سن لو مجھے سمجھانے کا موقع تو دو یار اس نے گردن اس کی طرف موڑی اور سنجیدگی سے بولا۔۔

کیا بات کرنی ھے کے تم موت کو گلے لگانے جا رہی ہوں اور میں تمھارا ساتھ خوشی خوشی ناچتے گاتے دو اس نے سیدھا تنز کیا۔۔

کیا ہو گیا ھے تمھیں حمزہ ایسے تو نہیں تھے یار تم ادا بھائی ھے اپنے اگر ابھی میں ان کا ساتھ نہیں دو گی تو کون دے گا تم مجھے بتاؤ اگر ان لوگوں نے ادا کو گولی مار

دی اور وہ مر گئے پھر کیا کرو گے تم سمجھنے کی کوشش تو کرو اس نے اسکی بات سن کر سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کر بولا

ایک بات بتاؤ مجھے کیا چھوٹا بچہ سمجھا ہوا ھے اتنا قانون تو مجھے بھی معلوم ھے کوئی کسی کا کچھ۔ نہیں بگاڑ سکتا تم خود ایک وکیل ہوں تم سب کچھ ہنڈل کر سکتی ہوں لالہ کو ہم شہر شفٹ کرے گے اور ان کا کیس ہم عدالت میں کریں گے پھر دیکھتے ھے کون ادا کو مارے گا

مشی کیوں موت کو گلے لگانا چاہتی ہوں میری صرف ایک ہی بہن ھے اگر تمھیں کچھ ہو گیا تو

میرا کیا ہو گا وہ پہلے غصہ سے اور آخر میں بلکل بے بسی سے بولا

اس نے اسکی ساری بات سنی اور اس کا ہاتھ تھامے حمزہ کچھ نہیں ہو گا جانتے نہیں ہوں کیا مجھے بلیک بیلٹ ہوں کوئی مجھے چھو بھی نہیں سکتا تم کیوں اتنا ڈر

رہے ہوں میں ہوں نہ سب دیکھ لونگی وہ اس کو ہر حالت میں سمجھانا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ مان جائے۔۔۔

میرا دل نہیں مان رہا وہ بھیگے لحجہ میں بولا تمھیں دشمن کے نرگے میں بھیجنے کا وہ دکھی سا بولا۔۔

اچھا جی یہ بات ھے اس دشمن کے نرگے میں اپنی حفصہ بھی ھے مس پٹاخہ کوئی مجھے چھو بھی نہیں سکتا اس کی موجودگی۔میں جانتے نہیں ہوں کیا چیز ھے وہ

اس کے زکر پر ایک آسودہ سی مسکراہٹ اس کے چہرہ پر آئی مجھ سے زیادہ کون جانتا ھے اس کو ایک وقت ساتھ گزارا ھے اس کی بات سن کر اس نے اس کا شانے پر اپنا ہاتھ رکھا اور کھڑی ہوئی

زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ھے میں ہوں نہ سب دیکھ لونگی تم پریشان نہ ہوں وہ بول کر جانے لگی وہ دروازے تک ہی پہنچی ہو گی پھر اس کی پکار پر رو کی

بات سنو مشی میں تمھارے نکاح کے بعد میں یہاں نہیں رو کو گا واپس اپنے گھر چلا جاؤ گا

لیکن حمزہ ابھی ضرورت ھے تمھاری سب کو۔۔

پلیز مشی مجھے اس چیز کے لئے فورس مت کرو وہ کچھ اور بھی بولنا چاہتی تھی لیکن پھر کچھ سوچ کر خاموش ہو گئی اچھا ٹھیک ھے تمھیں جو ٹھیک لگے وہ کرلو لیکن تم میری طرف سے بے فکر ہو جاو میں سب دیکھ لونگی اس نے ہلکی مسکراہٹ سے سر اثبات میں ہلایا۔۔

میں تمھیں بتا رہی ہوں میں نہیں رہوں گی یہاں پر وہ ایک دم کمرے میں داخل ہوتے ہی حلق کے

بل چیکی۔براق نے چھوٹی انگلی اپنے کان میں ڈالی آہستہ بولو یہی ہوں مریخ پر نہیں بیٹھا

ہوں جو اتنا چیخ رہی ہوں وہ ناپسندیدگی ظاہر کرتے ہوئے بولا

اوزیادہ ہیرو۔بننے کی ضرورت نہیں ھے میں تمھیں بتا رہی ہوں میں تمھارے ساتھ اس گھر میں نہیں رہوں گی وہ غصے سے نتھنے پھلا کر بولی

کیوں باہر سے کیا کسی سے مار کھ کر آئی ہوں جو انگارے اگل رہی ہوں وہ مزے سے اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر بولا۔۔

کوئی پیدا نہیں ہوا جو حفصہ پر ہاتھ اٹھائے آئی

بات سمجھ۔۔

لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ھے تمھیں پہلے دن میری امی سے سلامی میں تھپڑ ہی ملا۔ تھا

حفصہ کی آنکھیں اور منہ یک دم کھلا یو چیپ انسان کیسے ہوں تم میں تمھارا منہ تور دو نگی میں تمھارا۔۔

ویسے حفصہ جانی میرا بڑا دل ھے کوئی میرا منہ توڑے کیونکہ مجھے دیکھنا ھے منہ کیسے توڑا جاتا ھے وہ بھی دو بدو جواب دے کر بولا

ساری باتیں گئی بھاڑ میں کان کھول کر میری بات سن لو میں یہاں کسی صورت تمھارے ساتھ نہیں رہوں گی اس کا غصہ کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا

لیکن میں بھی تمھیں دس بار بول چکا ہوں میں تمھیں یہاں سے جب تک نہیں جانے دو گا جب تک تم مجھے میرا قرضہ نہیں چکا دیتی وہ حتمآ بولا

ایک بات بتاؤ کہاں سے لا کر دو تمھیں اتنا پیسہ جانے تو دو مجھے باہر وہی سے کما کر دو گی نہ وہ رونے جیسی ہو گئی تھی۔۔

وہ تو مشکل ھے کیونکہ میں کبھی نہیں جانے دو گا تمھیں باہر کمانے یہ میرے خاندان کی روایت

کے خلاف ھے ہمارے خاندان کی عورتیں نوکریاں نہیں کرتی ھے سو یہ خیال اپنے دماغ سے نکال

دو وہ اپنا تکیہ ٹھیک کرتا ہوا بولا اس کی جانب سے سمجھو بات ختم لیکن اس کو کیا پتہ بات تو

اب شروع ہوئی تھی۔۔

ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ انکل صاحب یہ عورت کس کو بولا یہ لفظ تو اس کو آگ ہی لگا گیا تھا

کس انگل سے میں تمھیں انکل لگتا ہوں وہ سپاٹ سے لہجہ میں بولا تو میں تمھیں کس انگل سے عورت لگتی ہوں۔۔

میں نے تمھیں عورت نہیں کہاں تھا میں نے یہ

کہاں تھا ہمارے خاندان کی عورتیں اب تمھارا جنس تو عورت ہی ھے نہ یہ پھر

برتھ سرٹیفکیٹ

پر جنس والی جگہ پر لڑکی یہ بچی۔ لکھا تھا وہ بلکل سنجیدگی سے بات کر رہا تھا لیکن آنکھوں

میں شوخی واضح تھی۔۔

میں نے پہلے بھی تم کو کہاں تھا فضول گوئی سے میرے سامنے پر ہیز کیا کرو وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولی۔۔

ویسے ایک بات بتاؤ وہ پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

کیا؟؟

غصہ کرنا اور لڑنا تمھارا پسندیدہ مشغلہ ھے؟؟؟

تمھیں میں جھگڑالو لگتی ہوں تم خود ہو گے جھگڑالو لڑاکوں بتمیز اور پتہ نہیں کیا کیا میں کچھ بھی نہیں ہوں سمجھ آئی آئے بڑے چومو کہی کے وہ تو ہتھے سے اکھڑی

ویسے حفصہ میں نے صرف یہ کہاں تھا تمھیں غصہ کرنا پسند ھے میں نے یہ کب کہاں تم جھگڑالو لڑاکوں ہوں یہ سب تم نے خود سوچا اور یہ چومو کیا ہوتا ھے وہ تھوڑا سوچنے والے انداز میں بولا

کیوں بتاؤ میں تمھیں ایک نمبر کے چومو ہوں تم فضول انسان وہ مزید اس کو آگ لگاتے ہوئے بولی براق نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے دس بجا رہی تھی

تمھارا موڈ ھے کیا لڑنے کا وہ بے زار سا بولا

میری مرضی میں لڑو جھگڑوں غصہ کرو تم کون ہوتے ہوں پوچھنے والے۔۔

میں اس کمرے میں رہنا والا ایک انسان ہوں اور رات بھی کافی ہو گئی ھے تو اس انسان کو نیند آتی ھے تو اس کو سونا بھی ہوتا ھے اگر آپ کی اجازت ہوں تو میں سو جاو وہ بول کر لیٹنے لگا اس کو سوتا دیکھ

وہ ایک بار پھر بولی تو تمھیں کیا لگتا ھے میں چڑیل ہوں جو ساری رات جاگتی رہتی ہوں میں بھی انسان ہوں مجھے بھی سونا ہوتا ھے

ہاں تو چڑیل او پس آئی مین انسان آپ بھی سو جائے کیونکہ میرا آفس ھے بھی ھے صبح۔۔

اچھا بات سنو پھر سو جانا اب کیا ھے رخ اس کی جانب کیا وہ مجھے وہ بولنا تھا کہ تم بول رہے تھے نہ کہ میں تمھاری اسیسٹنٹ کی جوب کر سکتی ہوں تو میں تیار ہوں وہ واپس کروٹ لے چکا تھا اس کی بات سن کر مسکرایا اور ہونٹ کا کونا دبا کر اپنی ہنسی کو روکنے کی

کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔

لیکن وہ افر تو صرف صبح تک ہی محدود تھی اب نہیں ھے اب تم گھر پر ہی رہوں گی۔۔

میں اس دن ہی راضی ہو گئی تھی لیکن تم میرے اٹھنے سے پہلے کام سے باہر چلے گئے تھے اس کے بعد مصطفیٰ لالہ کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے وقت نہیں ملا اس کی بات سن کر اس کے مسکراتے لب سکڑے اور وہ سنجیدہ سا پلٹا

صبح ٹائم سے تیار ہو جانا ہم۔ساتھ چلے گے

اور اب کمرے کی لائٹ آف کر دو مجھے نیند آئی ھے وہ بھی اس کو مزید بات نہ کرتے دیکھ منہ بناتے ہوئے صوفے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

□♥□♥□♥□♥□♥□♥□

وہ وقت بھی آگیا تھا جس نے بیگ خاندان کی دھڑکنیں تک روک دی تھی مشائم بلیک شلوار

قمیض اور بلیک ہی سر پر دوپٹہ جمائے سپاٹ سے انداز میں بیگ حویلی کے مین انٹرس پر

کھڑی تھی ہاتھ میں ایک سوٹ کیس بھی تھا

اور آپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جو حمزہ کے

سینے سے لگی زارو قطار آنسوں بہارہی تھی ایسا ہی کچھ حال منیر بیگ کا بھی تھا

ان۔کا کلیجہ

منہ۔کو۔ارہا تھا اپنی بیٹی کو ونی۔کرتا دیکھ

حمزہ نے ایک آس سے مشائم کی جانب دیکھا

شاید وہ اپنا فیصلہ واپس لے لیں لیکن وہ بھی اپنے نام کی پکی تھی سب کو انگنور کر کے وہ

اشر کی جانب بڑھی جو بے بس سا ایک کونے میں کھڑا تھا آنکھیں زمین پر تھی چہرہ اور کندھے

جھکے ہوئے تھے وہ قریب آئی اور سنجیدہ نگاہوں سے اس کو دیکھا اور اس کے کندھے پر

اپنا ہاتھ رکھا اور اپنے سپاٹ لب ولہجہ میں بولی۔۔

زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ھے ادا میں یہ

سب اپنی مرضی سے کر رہی ہوں آپ کا کوئی قصور نہیں ھے اس میں اور
بھروسہ رکھے جس

مقصد کے لئے میں جا رہی ہوں انشاللہ ضرور کامیاب ہو کر لوٹوں گی میں ونی
آپ کی وجہ سے

نہیں ہو رہی ہوں اپنے دوست کی وجہ سے ہو رہی ہوں میں چاہتی ہوں ہر حال
میں اس کو انصاف

ملے اس کی۔ بات سن۔ کر اشر نے اپنا جھکا سر اٹھایا

اور خاموشی سے اس کو کو اپنے سینے میں بھینچا کندھے پر تھوڑی رکھ بے آواز
آنسوں بہانے لگا وہ اس کے انسو اپنے کندھے پر گیرتے محسوس کر سکتی تھی اس
نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر رکھا اور اس کو رام کرنے لگی آپ پریشان

نہ ہوں میں سب دیکھ لونگی بس میری کامیابی کی دعا ضرور کرنا اور اپنا خیال ہر حال میں

رکھنا میرے ساتھ کچھ برا نہیں ہوگا کیونکہ اللہ اس انسان کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کرتا

جو کسی کے ساتھ غلط نہیں کرتا اور ہم۔تو بے قصور ھے نہ ہم۔دونوں۔نے کچھ نہیں کیا تو میرا

مالک ہم۔دونوں کے ساتھ کچھ غلط نہیں کریں گا یہ بس آزمائش کا۔وقت ھے اس میں

آپ نے اللہ کی۔رسی تھامنی ھے وہ بول کر اس سے ارام سے الگ ہوئی اور بیچ میں ائی اور بلند اواز میں بولی آپ سب کو پریشان ہونے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ھے۔۔

سب اپنا خیال رکھنا اور میری طرف سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ھے میں ہوں نہ سب ٹھیک کر دو گی اپنے رب پر بھروسہ رکھے وہ کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دیگا اور ماں آپ بھی مت روا تنا میں جلد آپ لوگوں کے پاس ہو گی میں جانتی ہوں آپ بہت پیار کرتے ہوں مجھ سے لیکن وہ رب جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ھے وہ کیا اپنے بندے کو کچھ غلط فیصلہ لینے دیں گا وہ اپنے بندے کو پریشان۔ دیکھ سکتا ھے نہیں نہ تو پھر آپ بھی مت روا تنا پریشان مت ہوں

اور بابا آپ میری ماما کا خیال رکھنا اور پلیز مت پریشان۔ ہوں بار بار بول رہی ہوں کچھ بھی نہیں ہو گا مجھے وہ ان سب سے بول۔ کر۔ اقبال۔ صاحب کی طرف مڑی داد و چلے انہوں نے بے ساختہ ہاتھ اس کے آگے جوڑے۔۔

ہمیں معاف کر دو ہم کچھ نہیں کر پائے تمھارے لئے دادو واٹ اس دس آر یو میڈ وہ فوراان کے قریب آئی یہ کیا کر ہے ھے آپ اور ان کے ہاتھ تھامے جان ہوں آپ میری۔۔

میری زندگی میرا سب کچھ اور بڑے چھوٹوں کے آگے ہاتھ نہیں جوڑتے آپ کی پوتی آپ کا غرور ھے نہ یہ بولتے ہوں نہ آپ دیکھنا یہ بھروسہ ہمیشہ قائم رہے گے میں ضرور واپس آؤ گی اور صحیح سلامت مجھ پر یقین رکھے اب چلتے ھے ہمیں اجازت دیں آپ سب نے ایک ساتھ نفی میں سر ہلایا۔۔

حمزہ قریب آیا اور نم۔ سی۔ اواز۔ میں بولا پلیز مت کرا تنا۔ بڑا ظلم اپنے ساتھ حمزہ۔ بس یار ہو گئی ھے نہ۔ میری اور تمھاری بات اب چپ ہو جاو دادو چلے پنچائیت میں ہمارا انتظار ہو رہا ہو گا اس نے اقبال

صاحب کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہمراہ ہی حویلی سے باہر نکلی پیچھے۔ منیر بیگ اپنے آنسو صاف

کرتے ان۔ کے پیچھے گئے

حمزہ بھی ان کے پیچھے ہی بھاری قدموں سے نکلا سحر ش بیگم نے فورا نسرین۔ بیگم۔ کو۔ تھاما اشر اور خلیل صاحب بھی شرمندہ سے حویلی۔ سے ان۔ سب کے ساتھ ہی نکلے۔۔۔

پنچائیت لگی ہوئی تھی گاؤں کے معزز لوگ اس میں شامل تھے ہر آنکھ سردار کا نکاح دیکھنے آئی

تھی اس پنچائیت میں آج بوڑھے بڑے چھوٹے عورت آدمی سب ہی شامل تھے بھلے یہ نکاح ایک

ونی سے ہو رہا۔ تھا لیکن ایک سر دار کا۔ نکاح تھا سب نے تو ہونا ہی تھا شامل

....

آج پھر ایک بیٹی اپنے بھائی کے لئے قربان ہونے جا رہی۔ تھی آج پھر ایک بہن اپنے بھائی کی۔ سزا کاٹنے جا رہی تھی لیکن اس بار ایسا کچھ نہیں ہونے والا تھا کیونکہ یہ بہن کوئی معمولی نہیں تھی۔۔

مشائم۔ کے سر پر براؤن چادر ڈال دی گئی تھی سامنے ہی وجدان ضبط کی۔ انتہا پر تھا اس کا۔ بس نہیں چل رہا۔ تھا وہ یہاں سے اٹھ کر کہی دور چلا۔ جائے جہاں صرف وہ ہوں اور اس کا۔ بھائی مصطفیٰ وہ تو خود چاہتا تھا یہ رسم۔ ختم۔ ہو جائے اور آج وہ خود اس کو انجام۔ دے رہا۔ تھا آنکھوں میں سخت ڈورے دور رہے تھے...

سفید شلوار قمیض بھوری مردانہ شال وہ سنجیدگی میں بھی غصب ڈھارہا۔ تھا
وہ۔ایک۔ مضبوط اور کسرتی جسم۔کا۔ملک تھاوہ۔ایک۔ریاست کا۔ شہزادہ تھا
لیکن اج۔یہ۔ شہزادہ اداس اور غصہ میں تھااس کو اچھا نہیں لگ
رہا۔ تھا۔یہ۔سب کرنا۔ لیکن۔وہ۔ مجبور تھااپنے بڑوں کے آگے

اس کے پیچھے ہی۔ مستجاب اپنی۔ مٹھیاں بھینچے اشر بیگ
کو۔دیکھ۔رہا۔ تھا۔جو۔ مشائم۔کے سر پر ہی کھڑا تھا مستجاب کے ساتھ براق
اسمانی۔ شلوار۔ قمیض میں سنجیدہ سا ہاتھ پشت پر باندھے کھڑا بہت غور سے
مشائم۔ کو۔دیکھ۔رہا۔ تھا

حمزہ۔سب سے الگ تھلگ خاموش اور غم۔ صم۔سا کھڑا تھااس کا بس نہیں
چل۔رہا۔ تھااپنی بہن۔ کو۔ان۔ظالموں سے کہی۔دور۔چھپادیں جیسے

وجدان۔اپنے دادا کے آگے بے بس تھا ایسے ہی حمزہ۔اپنی۔ہی۔بہن۔کے
آگے بے بس تھا وہ۔چاہ۔کر۔بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا

مولوی صاحب نے نکاح شروع کرنے کی۔اجازت لی اور مشائم۔سے باآواز بلند
پوچھا مشائم۔بیگ ولد منیر بیگ آپ کا نکاح سردار وجدان۔شاہ۔ولد
مکرم۔شاہ سے کیا۔جاتا ھے کیا آپ کو۔یہ۔نکاح قبول ھے

اس نے گھونگھٹ کے ہالے۔میں سے حمزہ۔کی۔جانب دیکھا جو بہت اداس لگ
رہا تھا آنکھوں میں واضح نمی تھی ایک گھٹلی سی۔گلے
میں پھنسی دل۔بے اختیار ڈھڑکا لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کر کے مظبوط
اواز۔میں بولی قبول

ھے۔۔

مولوی صاحب نے دو بار اوہی کلمات دہرائے قبول ھے ایک۔ بار پھر پوچھا گیا
اس نے غلط۔ نگاہ

سب پر ڈالی اور ضبط سے بولی قبول ھے اور خاموشی سے تیز تیز نکاح نامے پر
سائین کر دیا

اب اس طریقے سے وجدان شاہ سے پوچھا گیا کیا سردار وجدان شاہ ولد مکرم شاہ
آپ کا۔ نکاح

مشائم۔ بیگ ولد منیر بیگ سے کیا جاتا ھے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ھے اس نے
بھی ایک نظر اپنے

دادا کو دیکھا اور سنجیدہ آواز میں تین بار بول کر اپنی زندگی میں ایک خاموش
طوفان کو

شامل کر لیا۔۔

آج دو زندگیاں ایک ہوئی تھی آج دو لوگ جن کا نظریہ ایک تھا لیکن عمل کرنے کا انداز مختلف تھا ایک آگ تھا تو دوسرا پانی تو کیا ہو گا جب یہ آگ اور پانی ایک ہو گے بہت جلد سب کچھ بدلے گا بہت جلد ایک۔الگ کہانی۔ قائم ہو گی ۔یہ۔ونی۔کی۔رسم۔ختم۔ہو گی بہت جلد۔۔

نکاح ہوتے ہی حمزہ نے ایک شکوہ کناہ نگاہ مشائم۔پر ڈالی اور خاموشی سے اپنے قدم پیچھے

لینے لگا اس کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پایا تھا اپنی بہن کے لئے اس کے لئے یہ سوچ ہی جان لیوا تھی کے اس کی بہن اس کی آنکھوں کے

سامنے خون بہا کر دی گئی ھے

مشائم کے ساتھ گزرا ہر لمحہ آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا اس کے قہقہے اس کی ہنسی اس کی اداسی اس کے آنسو سب کچھ وہ دونوں بہت کلوز تھے اس کو تو اس کے بغیر جینا بھی نہیں آتا تھا

وہ اپنے ماں باپ سے زیادہ اس کے پاس رہا تھا وہ اس کے لئے بڑی بہن نہیں ماں تھی اور آج وہ اس کے لئے کچھ نہیں کر پایا تھا۔۔

چہرہ سرخ ہو رہا تھا آنکھوں کے سامنے دھندھلاٹ آئی اور پھر اس دھندھلے پن نے آنسوں کی شکل اختیار کر لی اور آنسو ٹپ ٹپ آنکھوں سے گیرنے لگے اس کا ضبط کا بندھن ٹوٹ رہا تھا وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتا تھا

وہ خود کو اکیلا محسوس کرنے لگا تھا اس کے قدم لاشعوری طور پر پیچھے کی جانب اٹھ رہے تھے مشائم۔نے اپنے گھونگھٹ اٹھا کر حمزہ کی طرف دیکھا جو پیچھے

ہو رہا تھا اس کو وہ ٹھیک نہیں لگا تھا سنجیدہ چہرہ پر ایک دم پریشانی آئی اور وہ یک دم کھڑی ہوئی اور بینا کسی کی پرواہ کیئے حمزہ کی طرف لپکی

اس کے اس طریقے سے جاتے دیکھ سارے ہی ایک ساتھ کھڑے ہوئے تھے اس کے اس طریقے سے جانے سے چادر بھی چارپائی پر گیر گئی تھی سب کی نگاہ ان دونوں کی جانب اٹھی تھی

وجدان براق مستجاب مکرم شاہ شرجیل شاہ صغیر شاہ سب بہت حیرت سے ان کو دیکھ رہے تھے۔۔

حمزہ بات سنو میری ایک دفعہ وہ تیزی سے اس کی جانب اپنے قدم بڑھاتے ہوئے بولی ایک دفعہ میری بات تو سنو یار ایسے خود کو تکلیف مت دو اس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور اپنا رخ یک دم بدلہ اور تیز تیز چلنے لگا

وہ تقریباً بھاگ کر اس کے ہمقدم ہوئی صغیر شاہ نے ایک اشارہ اپنے ساتھ آئی ملازماؤں کو کیا وہ لوگ اس کی جانب بڑھے۔۔

حمزہ کیا ہو گیا ھے تمھیں اتنا ریکٹ کیوں کر رہے ہوں میری بات تو سنو وہ اس کے شولڈر کو تھامتے ہوئے بولی

کیا بات سنو ہاں کیا بات سنو اس نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹکا وہ پاگل سا ہو رہا تھا اس کے عصاب قابو میں نہیں آ رہے تھے غصہ اور بے بسی سے دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب تھی۔۔

حمزہ کیوں اتنا تماشا بنا رہے ہوں سب دیکھ رہے ھے ہمیں میرے بھائی میری بات تو سنو۔۔

دور ہٹو مجھ سے کوئی بھائی نہیں ہوں میں تمھارا کچھ نہیں لگتا ھے حمزہ تمھارا وہ کل بھی اکیلا تھا آج بھی اکیلا ھے وہ بدزبانی کیفیت میں چیخا۔۔

حمزہ ریلکس ہو جاو ایسے تم مجھے بھی تکلیف دے رہے ہوں اس کو اندازہ تھا کہ وہ نکاح کے بعد ریکٹ کرے گا لیکن وہ ایسا ریکٹ کریں گا اس کو اندازہ نہیں تھا ۔۔

حمزہ سنو تو صحیح وہ روک نہیں رہا تھا بس چلے جا رہا تھا وہ بھی تقریباً اس کے ساتھ بھاگ رہی تھی وجدان نے ان دونوں کو سنجیدہ سا دیکھا اور کھڑا ہوا

بہت ہوا تماشا بہت کر لیا برداشت ہم۔لوگوں نے اشر بیگ زندگی چاہتے ہوں تو دوبارہ میرے سامنے مت آنا اور باقی آپ سب بھی جا سکتے ھے

اقبال صاحب میں لے کر جا رہوں آپ کی پوتی کو جانتے ھے نہ ونی کے بعد لڑکی کا کوئی رشتہ نہیں ہوتا تو سمجھ لینا آپ سب بھی مر گئی مشائم بیگ اب جو ھے وہ ھے مشائم۔شاہ شاہ خاندان میں ونی کی ہوئی لڑکی اب کسی کا کوئی تعلق نہیں ھے ...اس سے

بول کر ان دونوں کی جانب اپنے قدم۔بڑھائے اس کو وہاں جاتے دیکھ .. مستجاب اور براق بھی ان کی جانب بڑھے پیچھے

اشر نے سب سے نگاہ چرائی ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر گال پر پھسلا۔۔

حمزہ۔ میری بات سنو کیوں کر رہے ہوں ایسے وہ

بے بسی سے اس کے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔۔

تم نہیں جانتی میں یہ کیوں کر رہا جاؤ یہاں سے چھوڑ دو میرے حال پر مجھے
ٹھیک ہوں میں وہ

یک دم روکا اور تیز آواز میں روتے ہوئے بولا

وہ بھی اس کے ساتھ رو کی اور اپنا چڑھا ہوا سانس بحال کرنے کی کوشش
کرنے لگی کیا ہو گیا ھے حمزہ یار سمجھنے کی کوشش تو کرو یہ ضروری ھے وہ اس کو
ہر حال میں رام کرنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی وہ کتنا ایموشنل انسان ھے میں۔۔

کیوں سمجھو کوئی مجھے سمجھ رہا ھے کوئی میری فیلنگ سمجھ رہا ھے تو میں کیوں
.. سمجھو کر لی نہ تم نے اپنی مرضی اب جاؤ وہ جانے لگا

تو وہ ایک دم اس کے سینے سے لگی میں تمھیں کہی نہیں جانے دو گی جب تک تم مجھے مسکراتے ہوئے خدا حافظ نہیں کہوں گے اور میری

اس جنگ میں میرا ساتھ دینے کا۔ وعدہ نہیں کرو گے میں تمھیں کہی نہیں جانے دو گی اس کے

... الفاظوں میں ایک سحر تھا جس میں حمزہ بھی جکڑنا شروع ہو گیا تھا

وجدان قریب آ گیا تھا لیکن اس کے الفاظ سن کر ایک دم۔ تھاما تھا جاؤ یہاں سے تم اپنے گھر نہیں ہوں تم میری کچھ بھی وہ پگھلنا نہیں چاہتا تھا وہ چاہتا تھا جتنی تکلیف وہ محسوس کر رہا تھا وہ بھی کریں کتنی منتیں کریں تھی میں نے تمھاری اور تم نے نہیں سنی میری اب میں مر بھی جاو گا تو بھی تم کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیئے۔۔

اس دنیا میں اگر کوئی سب سے بے کار شخص ھے تو وہ بے حمزہ بیگ جس کی بہن اسی کی آنکھوں کے سامنے ونی ہو گئی اور وہ صرف کھڑا دیکھتا رہا کچھ نہیں کیا میں نے مجھے تو جینے کا بھی کوئی حق نہیں ھے مر جانا چاہیے اور دیکھنا مر جاو گا گا بہت جلد سب ایک جیسے ھے جب حمزہ مرے گا تب ہی سب کو سکون ملے گا

اللہ کرے مر جاؤ میں

"چٹاخ"

مشائم۔کا۔ہاتھ اٹھا تھا اور اس کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا نازک ہاتھ کا تھپڑ اتنی شدت سے مارا گیا تھا اس کا چہرہ دوسری طرف گھوم۔گیا تھا

دماغ جگہ پر ھے تمھارا اس کو کتنی تکلیف پہنچی تھی اس کے الفاظوں سے اس کا دل۔پھٹنے کے قریب ہوا تھا کتنی دیر سے سمجا رہی ہوں

میں تمھیں سمجھ نہیں ارہا ھے تمھیں ایک لفظ بھی نکلا تمھارے حلق سے۔تو زبان کھینچ لونگی

..بکواس بند بلکل

حمزہ کا دماغ سن ہو رہا تھا اس کو ارد گیرد کا ہوش ہی نہیں تھا وہ ایک دم گھٹنوں کے بل گیرا براق مستجاب وجدان یہ تینوں اس کو ہی دیکھ رہے تھے پلیز مت جا میں ہاتھ جوڑتا ہوں میں تجھے لے کر یہاں سے بہت دور چلا جاؤ گا پلیز مت جانہ میں کیسے رہوں گا مشی میں مر جاوگا یار پلیز چل لے نہ کیوں تکلیف دے رہی ھے خود کو مجھے ہم سب کو کچھ نہیں ہو گا لالہ کو ہم کچھ نہیں ہونے دے گے۔۔

توساتھ تو دے میرا میں سب سنبھال لونگا پلیز

... مشی میں بھیک مانگتا ہوں تجھ سے تیری زندگی کی

حمزہ کیوں نہیں سمجھ رہے ہوں تم وہ اس کے ساتھ ہی گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھی میرا بچہ اپنی مشی کو حوصلہ دینے کے بجائے

... میرے حوصلے کو کیوں توڑ رہا ھے پلیز مان جانہ یار جانے دیں مجھے

حمزہ نے اس کی بات سنی اور اس کے ہاتھ تھامے ایک دفعہ مجھ پر بھروسہ کرلے میں کچھ نہیں ہونے دوگانہ تو جھے نہ لالہ کو بس ایک دفعہ میرا ساتھ دیں دے وہ بہت بے بس ہو رہا تھا

مشائم نے ایک گہری سانس لی اور اس کے چہرے پر اپنا ایک ہاتھ رکھا میری ایک دفعہ بات سنو ہر لڑکی کو ایک دن اپنے گھر سے رخصت ہونا پڑتا ھے ایسے ہی میں بھی سمجھوں رخصت ہو گئی

مشی وہ لڑکیاں رخصت ہوتی ھے تو رخصت نہیں ہوئی ھے تجھے ونی کیا گیا ھے تو کیوں نہیں سمجھ رہی ھے حمزہ کا سر جھکا ہوا تھا

مشائم۔نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور کھڑی ہوئی کھڑے ہوں حمزہ بیگ اس کی آواز میں ایک غصہ کی پھنکار تھی میں تمھیں کبھی اتنا کمزور نہیں دیکھنا چاہتی ہوں تم مشائم بیگ کے بھائی ہوں سمجھ ائی تمھیں یہ دنیا فتح کرنی ھے اگر اتنی جلدی ہار مان جاو گے تو اگے کیسے بڑھوں گے کھڑے ہوں اور مظبوط چٹان بنو جو تمھیں کبھی توڑ نہ پائے گیلی رہت کی مٹی مت بنو جو تمھیں کوئی بھی مسل دیں کھڑے ہوں اور بہادری کے ساتھ مجھے الودہ کہوں۔۔

اس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور کھڑا ہوا پانچ منٹ تک اس کو بے بس نگاہوں سے دیکھتا رہا پھر آنکھیں ضبط سے بند کر کے بولا جاو آزاد کیا تمھیں جو دل میں آئے کر لو بس ایک۔ گزارش ھے خیال رکھنا اپنا اتنا یاد رکھنا کوئی بہت

شدت سے تمھیں پیار کرتا ھے تم اپنے بھائی کی جان ہوں میری زندگی ہوں میری بہن میری ماں ہوں پلیز میرے لئے خود کی حفاظت کرنا اور اپنا خیال رکھانا دوائی ٹائم پر کھانا

اس نے ایک گیلی سانس اندر کو کھینچی اور سنجیدگی سے بولی تم نہیں ہوں پریشان میں سب ٹھیک کردوگی وہ قریب ہوا اور اس کے ماتھے پر ایک عقیدت بھرا بوسہ دیا۔۔

مجھے بھروسہ ھے تم پر میری مشی سب ٹھیک کردیں گی اور اس کو سینے سے لگایا نظر وجدان پر پڑی تو اس نے مشائم۔ کو خود سے الگ کیا اور وجدان کی جانب بڑھا اور اس کے سامنے کھڑا ہوا

سر میں آپ کو نہیں جانتا ہوں نہ میں آپ سے پہلے کبھی ملا ہوں لیکن آپ کے فیصلے اور آپ کی رحم دلی کا میں نے سب سے سنا ھے سر بس یہ بات یاد رکھنا میری بہن نے مصطفیٰ لالہ کا قتل نہیں کیا تھا وہ بے قصور ھے کسی پر بے جا ظلم کرنا سب سے بڑا گناہ ھے میری بہن کو کچھ مت کرنا پلیز

ہمارے۔۔ مصطفیٰ لالہ۔نے بھی کچھ نہیں کیا۔ تھا مستجاب غصہ سے بولا

وہ تو جا چکے ھے نہ اس دنیا سے پلیز میری بہن کا کیا قصور ھے اس نے ایک نظر مشائم۔ کو دیکھا یہ جان ھے میری مجھ سے بڑی ھے یہ لیکن میرے دل میں رہتی ھے میرے لئے بہت کچھ ھے پلیز ان کو کچھ مت کرنا یہ بے قصور ھے وجدان خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا

مستجاب کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن براق کے ہاتھ

پکڑنے سے خاموش ہو گیا وہ بول کر مشائم۔ کے قریب آیا اور آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھنے لگا اور

تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولی اور اس کے چہرے پر پھونکا

اللہ تمھیں اپنی حفظہ و مان میں رکھے تمھیں ہر برائی اور ہر بری چیز سے بچائے
اللہ تمھاری حفاظت کریں مشائم اپنا خیال رکھنا میں

جا رہا ہوں میں انتظار کرو گا تمھارا پلیز مجھ سے جلد ملنے آ جانا پلیز۔۔

پھر وہ روکا۔ نہیں تھا وہ بینا۔ دوسری نگاہ مشائم۔ پر۔ ڈالے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا مشائم کی آنکھوں نے اس کی پشت کا پیچھا تب تک کیا تھا جب تک اس کی گاڑی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی پھر وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی ان کی گاڑی کی طرف بڑھی۔۔۔

گاڑی ایک جھٹکے سے حویلی میں رو کی تھی ڈرائیونگ سیٹ پر وجدان تھا پیسینجر سیٹ پر

براق اور پیچھے ایک ملازمہ اور مشائم بیٹھی ہوئی تھی اس کے پیچھے والی گاڑیوں میں باقی

کے مرد تھے

گارڈز نے سرعت سے اس کی جانب کا دروازہ کھولا چہرہ سپاٹ تھا وہ ایک شان سے

باہر نکلی آگے سے براق اور دوسری جانب سے ملازمہ ان سب نکلتے ہی گاڑی وجدان نے ریورس

میں لی اور حویلی سے نکلتا چلا گیا اس کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا

وہ تھوڑی دیر خود کو اکیلا رکھنا چاہتا تھا اس لئے بینا کسی کا سامنا کریں وہ چلا گیا تھا ملازمہ مشائم کے قریب آئی اور اس کے بازو کو سختی سے پکڑا وہ جو حویلی دیکھنے میں مگن تھی اس کی پکڑ پر ہوش کی دنیا میں لوٹی اور خونخوار نگاہوں سے اس کو دیکھا غصہ کو دباتے ہوئے

سپاٹ انداز میں بولی ہاتھ چھوڑا میرا آنکھیں غصہ اور نیند کی باعث سرخ ہو رہی تھی ملازمہ اس کے اتنی کڑک آواز پر ایک دم۔ گھبرا ہی لیکن ہاتھ ابھی نہیں چھوڑا

میری آواز تمھیں نہیں آ رہی ھے کیا وجدان جب باہر جا رہا تھا تب صغیر شاہ اور ان کے دونوں بیٹے بھی اپنے باپ کے پیچھے مردان خانے

کی جانب بڑھ گئے تھے ہاتھ چھوڑو میرا چلنا آتا ھے مجھے لنگڑی نہیں ہوں جو تم مجھے سہارے

دے رہی ہوں براق نے ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا

اس نے ملازمہ کو۔اشارہ کیا تو اس نے فورآ اسکا بازو چھوڑ دیا آئیندہ کے بعد مجھ سے سو فٹ کی دوری پر رہنا تم آئی سمجھ وہ اس کو

تنبیہ انگلی دکھا کر بولی

یہ میرا کام ھے مجھے یہ کرنا ہو گا ملازمہ آنکھیں نیچے کر کے بولی ارے جاو یار میرے منہ مت لگو اس کا دماغ کام۔ نہیں کر رہا تھا ویسے ہی وہ ایک دم۔ جھاڑنے والے انداز میں بولی

اور بینا کسی کی جانب دیکھے حویلی کے اندر بڑھی وہ ملازمہ بھی بھاگ کر۔اس۔ کے ہمقدم ہوئی مستجاب اور براق نے ایک نظر ایک دوسرے کی۔ جانب دیکھا اور مردان خانے کی ہی جانب گئے وہ لوگ حویلی کے لاونج میں داخل ہوئی تو سامنے ہی ناہید بیگم نگینہ بیگم پھوپھو اور نورے موجود تھے

نورے کی کنڈیشن بہت زیادہ خراب تھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی چہرہ آنسو سے تر تھا عجیب اجڑی حالت تھی وہ لوگ ہسپتال سے آئے تھے اور یہاں آتے ہی یہ بات سن کر بھنچکا کر رہ گئی تھی کہ سردار کے نکاح میں ایک لڑکی آ گئی ھے

اس انسان کی زندگی میں لڑکی شامل۔ ہو گئی جس سے وہ بے انتہا چاہتی تھی مشائم ان سب میں کسی اپنے کو ڈھونڈ رہی تھی اس کی نگاہ چاروطرف صرف حفصہ کے لئے گردش کر رہی تھی

وہ ناراض تھی لیکن وہ ایک بار اس کو دیکھنا چاہتی تھی وہ اس کو بہت پیاری تھی بلکل حمزہ کی طرح ملازمہ نگینہ بیگم کے سامنے سر جھکا کر کھڑی ہوئی۔۔

بیگم صاحبہ یہ وہی لڑکی ھے جس کو سردار
کے ساتھ ونی کیا ھے نورے جو ہاتھوں میں سر گیرائے بیٹھی تھی ایک جھٹکے سے اٹھایا اور
غصہ سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور گھماتا ہوا تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا

وہ جو حفصہ کو دیکھنے میں مگن سی تھی اس کے تھپڑ کی رفتار سے دو قدم پیچھے کو ہوئی مشائم کا ہاتھ بے یقینی کی کیفیت میں گال پر گیا

اس نے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھی تو ایک لڑکی اس کو خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہی تھی یک دم آنکھوں میں خون اترا اور جسم۔ میں ایک ایسا

اشتعال پیدا ہوا دوسری کوئی بات سمجھ نہیں آئی اور گھماتا ہوا اولٹے ہاتھ کا تھپڑ
نورے کے

سیدھے گال پر رسید کیا

"چٹاخ"

یہ تھپڑ اتنی شدت سے مارا گیا تھا جس کی۔تاب نہ لاتے ہوئے وہ زمین دوز ہوئی
ساری خواتین جو نفرت سے اس کو دیکھ رہی تھی سب ایک دم۔ پیچھے کو ہوئے
شور کی آواز سے حفصہ جو کچن میں جانے لگی تھی

مین انٹرس کی سائیڈ آئی مشائم کو اتنا غصہ میں دیکھ وہی جم سی گئی ہمت کیسے
ہوئی تمھاری مجھے چھونے کی کوئی بے کار لڑکی

سمجھا ہوا ھے کیا مجھے وہ حلق کے بل چلائی اس کو تو آگ ہی لگ گئی تھی بے فضول کے تھپڑ

سے

ایک بات سارے کان کھول کر سن لے آپ لوگ میں بہت دھیمے اور ہلکے مزاج کی لڑکی ہوں

لیکن اگر کوئی بھی مجھ سے پنگا لینے کی سوچے گا خدا کی قسم کسی کی عمر کا لحاظ نہیں کرو گی میں کوئی گاؤں کی دبو لڑکی نہیں ہوں مشائم۔ ہوں بیریسٹر مشائم۔ بیگ اس لئے مجھ

سے دو فٹ دور رہے آپ سب۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا نیچے گیری لڑکی کا خون پی جائے حفصہ کی حیرت ختم نہیں ہو رہی تھی اس کو اتنا غصہ میں دیکھ مشائم۔بہت کم ہی غصہ کرتی تھی وہ بس سنجیدہ رہنا پسند کرتی تھی غصہ وہ بلکل نہیں کرتی تھی۔۔

تم ہمارے ہی گھر میں کھڑی ہو کر ہماری ہی بچی پر ہاتھ اٹھا رہی ہوں تمھاری یہ جرات نگینہ بیگم میدان میں آکر اپنی غصیلی آواز میں ڈھاڑی

میں نے کہاں تھا۔۔آپ کی بچی کو مجھ پر ہاتھ اٹھانے کے لئے وہ بھی طیش سے بولی

تم نے میرا ہونے والا شوہر مجھ سے چھینا ھے تم کیا سمجھتی ہوں میں تمھیں ایسے ہی جانے دو گی وہ روندھی ہوئی آواز میں بولی

مشائم کو سار سین ایک دم۔ سمجھ آیا لیکن پھر

بھی اس کو رحم آنے کے بجائے اس پر غصہ ہی آیا مجھے گھنٹہ فرق نہیں پڑتا تم کس کی بات کر رہی ہوں تمھاری شادی کس سے ہو رہی ھے کس کو میں نے چھیناھے آئی ڈونٹ کیئر ایک بات کان

کھول کر سن اور سمجھ لو میں کوئی فضول نہیں ہوں جو تمھاری بد سلوکی برداشت کرو گی

مجھے آپ میں سے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی ھے۔۔

میں اس سے بات کرو گی جس سے میرا

نکاح ہوا ھے اور اس گھر کے بڑے یعنی مسٹر صغیر شاہ سے مجھے کیا کرنا ھے کیا نہیں کرنا

میں کیوں آئی ہوں یہاں کیا لینے کیا دینے میرے تک پہنچنے سے پہلے دس بار آپ سب سوچ لینا

کوئی ہلکی لڑکی نہیں ہوں جو آپ سب کی مار برداشت کرو گی۔۔

میں مشائم ہوں ایک کہوں گے دس سنو گے ایک مارو گے دس کھاؤ گے مجھ سے اور ایک چیز میں نے کچھ نہیں کیا ھے نہ ہی میں نے آپ کے بیٹے بھائی کزن بھتیجا بھنجا کا قتل کیا ھے اس لئے میں کوئی سزا نہیں بھگتو گی سب ہونق بنے اس آتش فشاں کو دیکھ رہے تھے جو کسی کو بولنے کا۔ موقع تک نہیں دے رہی تھی

اس کی اواز۔ میں اتنا وزن اور کڑک پن۔ تھا کسی کی اواز۔ بھی نہیں نکل رہی۔ تھی اس کے سامنے

بات سنو تم وہ بول کر ملازمہ کی جانب مڑی مجھے وجدان کے کمرے میں چھوڑ آؤ نیند آرہی ھے رات سے نہیں سوئی میں سونا چاہتی ہوں میں باقی آپ سب سے رات کو تفصیل سے ملاقات ہو گی گڈ بائے اویری ون

چلو اس کی نگاہ ملازمہ پر گئی۔ تو وہ اجازت طلب نگاہوں سے نگینہ بیگم کی جانب دیکھ رہی۔ تھی وہ۔ یک۔ دم۔ تیز آواز میں بولی آواز آرہی ھے

تمھیں وہ ہڑبڑا کر آگے کی جانب بڑھی

اس کو چلتا دیکھ وہ بھی ان سب کے بیچ میں سے ایک شان سے چلتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھی حفصہ ایک بڑی سی مسکراہٹ لئے اسی کے انتظار میں کھڑی تھی کہ۔ کب وہ ائے اور اس کو سینے سے لگے

جیسی وہ اس کے پاس سے اس کو انگنور کر کے گزرنے لگی تو وہ ایک دم اس کے گلے لگنے آگے کو ہوئی مشائم۔ نے ہاتھ سے اس کو پاس آنے سے روکا

وہی روک جاو حفصہ اپنی حد میں رہوں میرے قریب آنے کی کوئی ضرورت نہیں ھے تمھیں

آپو اس کے منہ سے بے یقین سی آواز نکلی۔۔

جس دن پوچھا تھا تم سے کے کیا مسئلہ ھے جب

خاموش ہو گئی۔ تھی نہ تم اب بھی خاموشی سے پیچھے ہٹ جاؤ کوئی آپو نہیں ہوں میں تمھاری

جب تم نے مجھے اس وقت اپنا نہیں سمجھا تو اب کیا آپو کے پاس آ رہی ہوں

آپو لیکن۔۔۔ میری بات تو سنے ہٹو حفصہ۔اس نے سپارٹ انداز میں کہاں اور اس کے سائیڈ سے نکلتے ہوئے اوپر کی جانب بڑھ گئی پیچھے اس کے اتنے دبنگ انداز پر آنکھیں اور منہ ایک ساتھ کھولے تھے

وہ واقع مشائم۔ تھی دشمن کو ایسی مات دینی والی جس کو وہ نہ زندہ چھوڑتی تھی نہ مردہ وہ ایک الگ ہی مثال تھی وہ واقع کوئی معمولی نہیں تھی وہ مشائم۔ تھی مشائم۔ بیگ سچائی کا دوسرا نام اپنے نام کی طرح بہادر اور سب سے الگ۔۔۔

حمزہ جھکے کندھوں کے ساتھ شہر والے گھر آیا تھا وہ ہی جانتا تھا کے وہ یہاں تک زندہ کیسے پہنچا تھا دو بار ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا تو زندگی کے

حسین پل آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگے۔۔

دم۔ گھٹنے لگا تھا دل کسی سوکھے پتے کی مانند

کانپ رہا تھا ہاتھ پیر بھی بلکل سن ہو رہے تھے آنکھوں سے انسو کسی سیلاب کی مانند جاری

تھے پھر بھی ہمت کر کے دروازہ ان لوک کیا اور اندر داخل ہوا۔۔

جسم۔ بلکل ٹوٹ رہا تھا نیند کا۔ غلبہ جسم۔ پر طاری ہو رہا تھا آنکھیں بھی بند بند سی ہونے لگی تھی سامنے ایسا محسوس ہوا مشائم کھڑی ہوں

آنکھیں ایک دم۔ کھولی وہ اس کے سایہ کو تھامنے لگتا وہ ایک دم ہوا میں تحلیل ہو گیا اس نے سر جھٹکا وہ آگے بڑھتا ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کے سامنے سے چل
کر گئی ہوں۔۔۔

وہ اس کو پکار رہی ھے وہ آواز کی سمت دیکھنے لگا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا سر جھکا اور آنکھیں ضبط سے میچی اور تھکے تھکے قدم۔ اٹھا کر صوفے پر بیٹھنے کے بجائے۔۔

وہ صوفے سے نیچے زمین پر بیٹھا جسم بلکل ڈھیلا چھوڑا ہوا تھا اس کو حفصہ اور مشائم شدت سے یاد آ رہی تھی وہ بہت قریب تھا ان دونوں کے اور وہ دونوں ہی اس سے دور ہو گئی تھی وہ حفصہ کی دوری برداشت کر گیا تھا

لیکن وہ مشائم کی دوری برداشت نہیں کر پا رہا تھا بالوں کو مٹھیوں میں بھینچا چہرہ سرخ ہو رہا تھا آنکھیں شدت ضبط اور کچھ رونے کے باعث لال انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔

کیوں کیوں میرے ساتھ ایسا ہوتا ھے بالوں کو مٹھیوں میں ابھی بھی بھینچا ہوا تھا پہلے

حفصہ اب مشائم اللہ یہ سب میرے ساتھ کیوں اہہہہ وہ ایک دم۔ چیخ کر رو پڑا

۔۔

وہ مرد ہو کر اپنی بہن کی جدائی برداشت نہیں کر پا رہا تھا یہ اللہ میری بہن۔ کی حفاظت کرنا وہ ابھی بھی سیسک رہا تھا پاؤں سیدھے کئے اور سر صوفے کی پشت پر ٹکا کر آنکھیں بند کریں۔۔

آنسوں ابھی بھی آنکھ کے کونے سے نکل۔ رہے تھے دل ہولے ہولے لرز رہا تھا دل بہت بری طرح سے

کانپ بھی رہا تھا آنکھوں سے آنسو روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔

اس کے لئے مشائم بہت معنی رکھتی تھی پہلے حفصہ اور اب مشائم وہ بلکل ٹوٹ سا گیا تھا اس کو کوئی بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اس کے نزدیک اس کا باپ اس کا چاچا اس کا ادا سب گناہ گار تھے سب نے مل کر اس کی بہن کو اس سے دور کر دیا تھا وہ مظبوط نہیں تھا وہ معصوم تھا

شرارتی تھا جو اپنی بہن کی آغوش میں رہتا تھا جس بہن کو آج سب نے مل کر دور کر دیا تھا اس کی چھوٹی سی مسکراتی فیمیلی کو سب نے مل کر تور دیا تھا وہ بلکل ٹوٹ سا گیا تھا

گاڑی پورچ میں روکی اس کو آواز آئی تھی لیکن اس نے دیہان دینا ضروری۔ نہیں سمجھا تھا عمیر گھر میں داخل ہوا وہ پولیس یونیفارم میں ہی تھا جیسی حمزہ وہاں سے نکلا تھا

مشائم نے احتیاط کے طور پر عمیر کو کال کر دی تھی کہ حمزہ کا خیال رکھے حمزہ کو ایسی ٹوٹی بھیکری حالت میں دیکھ وہ پریشانی سے اس کی جانب بڑھا اور کندھے سے اس کو ہلایا

حمزہ ہوش کرو کیا ہوا ھے ایسے کیوں بیٹھے ہوں عمیر کی آواز کانوں سے ٹکرائی تو آنکھیں کھولی سامنے ہی وہ پریشان سا اس کے چہرے کو تک رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ھے میرے بھائی ایسی حالت کیوں بنائی ہوئی ھے وہ ایک بار پھر فکر مند لہجہ میں بولا حمزہ نے اس کا ہاتھ کندھے سے ہٹایا اور بے زار سا بولا ٹھیک ہوں میں بس تھوڑی دیر اکیلے رہنا چاہتا ہوں اس کو بلکل موڈ نہیں تھا ابھی کسی سے بھی ملنا کے اس لئے بینا لحاظ کے بولا

میرے ساتھ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ھے میرے دو ہاتھ کا بھی نہیں ھے تو اکیلے رہنا چاہتا ہوں ایسی پھینٹی لگانی ھے میں نے تیری ساری جوانی اتر جانی ھے

جو تو مجھے چڑھ رہی ھے وہ آنکھیں نکال کر بولا اس کو بلکل اچھا نہیں لگا تھا حمزہ کو ایسے دیکھنا بھائی۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔۔ مشائم۔۔۔۔۔ چاہیئے

وہ بے بس لہجہ میں بولا۔۔

اجائے گی وہ کیوں پریشان ہو رہا ھے کیا ہلکے میں لیا ہوا ھے تو نے مشائم بیگ کو پتہ ھے نہ کیا چیز ھے وہ کسی کا باپ بھی اس کو چھو نہیں سکتا تو بے کار میں پریشان ہو رہا ھے بس تھوڑا صبر کر لے وہ جلد صحیح سلامت ہمارے ساتھ ہمارے پاس ہو گی۔۔

لیکن۔کب ابھی کیوں نہیں۔۔

حمزہ واٹ ہیپنڈ یار بی بریو کیا ہو گیا ھے بچے جیسا ایکٹ کر رہے ہوں بس کر دو یار کچھ نہیں ہو گا مشائم کو اجائے گی وہ جلد سے جلد

اس نے ایک گہری سانس لی اس کی بات سن کر اور اپنے آنسو صاف کئے اور خود کو کمپوز کیا وہ بہت جلد اپنے ایموشن چھپالیتا تھا اور ابھی بھی اس نے یہی کیا تھا

آپ یہاں کیسے آپ کو کیسے پتہ چلا میں آیا ہوں یہاں وہ تھوڑا ہوش میں آیا تو اس کی موجودگی پر تھوڑی حیرت ہوئی

مشی کی کال آئی تھی اور اس نے بتایا تھا کہ تم یہاں ہوں اور ٹھیک نہیں ہوں اس لئے میں فورا یہاں آیا

وہ یک دم تمسکرانہ انداز میں ہنسا کیسی ھے نہ وہ نہ پورا مرنے دیتی ھے نہ پورا مارتی ھے بیچ راہ پر چھوڑ دیتی ھے

کیا مطلب عمیر نا سمجھی سے بولا آپ نہیں سمجھے گے وہ ہلکی مسکراہٹ سے نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

لیکن برو میں سمجھنا چاہتا ہوں وہ سامنے صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا بھی کیا آپ کا یہی رہنا کا ارادہ ھے جو آپ جانے کے بجائے ٹانگ پر ٹانگ رکھ میرے معصوم صوفے پر بیٹھ رہے ھے ویسے ہی بیچاری کی ٹانگیں کمزور ھے وہ آپ کا اتنا وزن برداشت نہیں کر پائے گا

برو آپ ہمارے ہاتھوں سے مار کھانا چاہ رہے ھے اور یہاں آپ کو کوئی بچا بھی نہیں پائے گا

اگر آپ ہمارے ہتھے چڑھ گئے۔۔

ویسے ایک سیکنڈ تیری اس بات میں دم ھے یار آئیڈیا برا نہیں ھے یہاں رہنے کا میرا ارادہ بن رہا ھے جب وہ میڈم ہوتی تھی تو میں یہاں رہ

نہیں سکتا تھا لیکن اب تو میں یہی رہوں گا اچھا ھے میرا کرائے کا خرچہ تو بچے گا کافی اچھا ھے

تمھارا گھر۔۔۔

نو نو بلکل نہیں آپ رہے اپنے اس پنجرے جتنے گھر میں بہی غضب خدا کا کتنی گندی آنکھیں ھے آپ کی خالی گھر دیکھا نہیں قبضہ جمانے آگئے یہاں تو میں اکیلے ہی رہوں گا وہ خود کو کمپوز کر رہا تھا وہ مشائم کی بات پر عمل کر رہا تھا اس کو چٹان جیسا مظبوط بننا تھا گیلی ریت جیسا نہیں جو کوئی بھی آسانی سے مسل دے اس لئے آس نے خود کو کہی حد تک سنبھال لیا تھا۔۔

یار کیسا انسان ھے ظالم مجھے یہاں نہیں رکھ سکتا سالے ایسا کیس ٹھوکو گا اور تو جھے اندر کرو گا ساری اکڑ نکل جائے گی اور خود منت کریں گا بھائی آپ یہاں رہ لو میں آپ کے گھر میں رہ لیتا ہوں جو تمھاری نظر۔ میں۔ پنجرے۔ جتنا ھے۔۔

آرے جائے جائے بہت دیکھے ھے آپ جیسے میں کسی سے نہیں ڈرتا میں تو میں ہوں او نہہ آئے بڑے ویسے چائے پیئے گے وہ اٹھتے ہوئے بولا۔۔

سر اگر آپ پلائے گے تو ہم ضرور پیئے گے چلے میں آپ کے لئے اور اپنے لئے ایک ایک کپ چائے کا لے کر آتا ہوں پھر وہ بول کر کچن کی جانب بڑھا عمیر نے فون نکالا اور میسیج پر مشائم کو او کے کی رپورٹ دینے لگا۔۔۔

♥□♥□♥□♥□♥□♥□

رات کوئی دس کا ٹائم ہو رہا تھا وہ جو وجدان کے کمرے میں آئی تھی عمیر سے بات کرنے کے فورا

دس منٹ کے بعد ہی سو گئی تھی ابھی بھی بلکل بے ہوش ہو کر اولٹی بیڈ پر دنیا سے بے خبر

نیند کی وادیوں میں گم تھی

لیکن اس کا سونا کسی کو پسند نہیں ایا تھا شاید اس لئے فون کی چھنگارتی ہوئی آواز پر آنکھ کھولی جھنجلا کر تھوڑی سی آنکھ کھول کر موبائل کی سکرین کو دیکھا تو کمپنی والے کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔

آف اللہ ان کو عجیب پروبلم ھے مجھ سے سکون سے سونے بھی نہیں دیتے وہ ٹیرا منہ کر کے خود سے بڑبڑائی اور جھنجلا کر فون خود سے دور پھینکا اور واپس سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن اب کہاں آنی تھی۔۔

اس کی نیند بہت کچی تھی ایک دفعہ آنکھ ہلکی آہٹ پر بھی کھول جائے تو دوبارہ نہیں لگتی تھی اکتا کر اٹھی اور غصہ میں بیٹھی یار ساری نیند کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیا۔۔

بالوں کو جوڑے کی شکل میں دیا دوپٹہ شانو پر پھیلایا نگاہ گھڑی کی جانب گئی تو فوراً پریشان ہوئی اور اپنا پرس ڈھونڈنے لگی جو اس کو زیادہ محنت کے بغیر ہی بیڈ کے پاس مل گیا اس کو اٹھا کر دیکھا تو اندر ہی دوائی تھی

دوائی ہاتھ میں لی پہلے دس منٹ تک تو سوچتی رہی کے نیچے جائے کے نہیں لیکن پھر ہمت کر کے اٹھی اور چپل پہن کر باہر کی جانب آئی سیڑھیوں کی ریلنگ سے نیچے جھانک کر دیکھا تو سب ڈائننگ ٹیبل پر خاموشی سے کھانا کھانے میں مگن تھے

اس نے ایک گہری سانس لی خود کو مزید کمپوز

کیااور دوپٹہ سر پر رکھ کر نیچے ڈائنگ ایریہ کی جانب بڑھی اس کی قدموں کی آواز سے

تقریباًسب نے ہی سر اٹھا کر مشائم کو دیکھا جو سنجیدہ چہرے کے ساتھ ڈائنگ کی طرف بڑھ

رہی تھی وہاں تقریباًسارے ہی موجود تھے

آج تو سحر کا بھی اضافہ تھا بس وجدان پھپھو نورے اور آریان موجود نہیں تھے حفصہ بھی براق کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی وہ جان کر آج کھانا کھانے ان سب کے ساتھ ہی بیٹھی تھی اس کو کہی نہ کہی آندازہ تھا کہ مشائم آئے گی۔

اسلام علیکم اس نے ڈائنگ کے قریب پہنچتے ہی باآواز بلند سلام کیا صغیر شاہ نے نگاہ اٹھا کر

اس کی جانب دیکھا کسی نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا تھا اس کو بلکل پسند نہیں آیا تھا

ان سب کا یہ عمل وہ فورا بولی۔۔

اگر کوئی آپ پر سلامتی بھیجتا ھے تو سامنے والے کا بھی فرض بنتا ھے وہ اس کو سلام کا جواب دیں کیونکہ میں بھی مسلمان ہوں اور آپ سب بھی مسلمان ھے تو کم از کم سلام کا جواب تو آپ سب دے ہی سکتے ھے وہ بلکل سپاٹ انداز میں بولی۔۔

براق نے سب کی جانب ایک نظر دیکھا اور نفی میں سر ہلا کر مشائم کو جواب دیا
وعلیکم السلام حفصہ ہلکی سی آواز میں بڑبڑائی شکر ھے کسی کو تو خیال آیا براق نے
چھوٹی آنکھیں کر اس کو گھورا۔۔

مشائم صغیر شاہ کی جانب واپس متوجہ ہوئی سر مجھے کھانا چاہیئے اس نے صغیر شاہ
کی جانب دیکھا اور بینا گھبرایئے سیدھا سیدھا کہاں صغیر شاہ کے ماتھے پر انگنت
بل پڑے اور طیش

میں بولے۔۔

لڑکی تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی اور ہم سے مخاطب ہونے کی وہ اپنی
گرجدار

آواز میں بولے

سر چل کر آئی ہوں وہ بلکل سپاٹ انداز میں بولی۔۔

سب کا منہ ایک ساتھ کھلا اس کے جواب پر سحر نے بھی حیرت سے اس کی جانب دیکھا تمیز سے بات کرو نگینہ بیگم ایک دم ڈھاڑی

آرام سے آنٹی میں نے کسی کا سر نہیں پھاڑا لحجہ بلکل سپاٹ تھا اس لئے آپ بھی کام ڈاؤن ہو جائے مسٹر صغیر شاہ میں ایک ڈائبٹک پیشنٹ ہوں مجھے کھانے کے فوراً بعد دوائی لینی ہوتی ھے ورنہ میری شوگر لو ہو جاتی ھے سو پلیز مجھے کھانا کھانے دیں اٹس ریکوسٹ

انہوں نے ضبط سے جبڑے بھینچے آپ کی اجازت ھے کیا یہاں میں بیٹھ جاؤ وہ مزید بولی مستجاب براق مکرم شاہ اور شرجیل شاہ اور باقی ساری خواتین کی نگاہیں صغیر شاہ پر ہی تھی

ہمم بیٹھ جاؤانہوں نے ایک گہری سانس لیتے ہی اس کو اجازت دے دی

بہت شکریہ آپ کا وہ بول کر وجدان کی ہی کرسی پر بیٹھی اس کے بیٹھتے ہی نگینہ بیگم ایک بار پھر غصہ سے چلائی۔۔

یہاں کس خوشی میں بیٹھ رہی ہوں یہ سردار کی کرسی ھے یہاں بیٹھنے کی کسی کو اجازت نہیں ھے وہ جو چاول اپنی پلیٹ میں
ڈالنے لگی تھی سنجیدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور بلکل سپاٹ انداز میں بولی

آپ کو اندازہ ھے آنٹی آپ کیا بات کر رہی ہیں آپ کو پتہ ھے۔۔

ہاں پتہ ھے اٹھو یہاں سے کچن میں جا کر جو

بچ گیا ھے وہ کھالو۔۔

اسکیوز می آپ کو پتہ ھے آپ بول کیا رہی ھے حفصہ بھی آنکھیں چھوٹی کر کے نگینہ بیگم کو غصہ سے دیکھ رہی تھی میں ایک مسلمان ہوں اور جس کرسی پر میں بیٹھی ہوں وہ بھی مسلمان ھے تو اس میں عہدے کا فرق کرنے والی آپ ہوتی کون ھے

جس مٹی سے میں بنی اس مٹی سے ہی سردار بنا ھے جس نے مجھے بنایا ھے اس نے ہی اس کو بنایا ھے تو اپ یہ بولنے والی ہوتی کون ھے کے سردار کی کرسی ھے اور یہاں کوئی نہیں بیٹھ

سکتا۔۔۔

سر دار بھی انسان ھے اور میں بھی انسان ہوں آپنے الفاظوں پر تھوڑا غور کرے آپ بول کیا رہی ھے

نگینہ بیگم غصہ سے کچھ بولتی لیکن صغیر شاہ کے اشارہ پر منہ بنا کر واپس بیٹھ گئی اس نے بھی اپنا سر جھٹکا اور کھانے کی طرف مبذول ہوئی سب کھانا چھوڑے اس کو ہونق بنے دیکھ رہے تھے جو بینا پرواہ کئے سکون سے کھانا کھ رہی تھی

کوئی کھانا نہیں کھ رہا تھا سب کی نگاہیں مشائم پر ہی تھی بس ان سب میں ایک ہی مطمئن سی کھانا کھ رہی تھی اور وہ کوئی

اور نہیں حفصہ ہی تھی

حفصہ نے ایک تمسکرانہ نگاہ اٹھا کر براق کو دیکھا جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا اس کو دیکھ کر ہنسی کنڑول کرتے ہوئے آئی بروا اٹھائی براق نے نفی میں سر ہلایا کر اس نے سر جھٹک کر واپس مشائم کر دیکھا۔۔

جواب میڈیسن کھ رہی تھی اللہ تیرا شکر وہ باآواز بلند بول کر اپنی کرسی سے اٹھی مسٹر صغیر شاہ اگر آپ کھانا کھالے تو مجھے اکیلے میں آپ سے بہت ضروری بات کرنی ھے پلیز مجھے بلا لئے گا ایسکوزمی اویری ون وہ بول کر روکی نہیں تھی جیسے آئی تھی ویسے ہی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی

نگینہ بیگم ایک دم اپنی کرسی سے کھڑی ہوئی اور طیش سے بولی ابا جان یہ کیا حرکت ھے آپ نے اس کو یہاں بیٹھنے کی اجازت کیسے دی یہ ہوتی کون ھے ونی میں آئی لڑکی جو ہمارے ساتھ بیٹھی آپ کو علم ھے آپ کی نواسی پر بھی اس نے صبح ہاتھ اٹھایا تھا

حفصہ کے ماتھے پر بے ساختہ بل پڑے اور چئیر

سے کھڑی ہوئی آنٹی جی پہلے نورے نے آپو پر ہاتھ اٹھایا تھا اس کے بعد ان کا ہاتھ اٹھا تھا آپ

ایسے نہیں بول سکتے ھے۔۔

اے لڑکی تم تو چپ ہی رہو نیچ زات کی ہوں تم تمھاری اتنی اوقات نہیں ھے جو تم ہمارے سامنے بیٹھوں اور تم میرے سامنے بولنے کی ہمت کرنے کی کوشش کر رہی ہوں بیغیرت لڑکی

ماں " براق ایک دم ڈھاڑا بیوی ھے میری عزت ھے آپ کوئی حق نہیں " رکھتی ھے ایسی بات بولنا کا میرا نام جڑتا ھے اب اس کے ساتھ یہ کوئی نیچی

زات کی نہیں ھے میری بیوی ھے.براق شاہ کی تو آپ کس حثیت سے اس کو نیچی زات کی بول رہی ھے۔۔

اماں آئیندہ خیال رکھیئے گا حفصہ آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہی تھی تم اس لڑکی کے لئے مجھ سے بولوں گے اس کل کی آئی لڑکی کے لئے وہ نفرت بھری نگاہوں سے حفصہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

ماں میں کسی کے پیچھے نہیں بول رہا ہوں اور یہ کوئی کل کی آئی لڑکی نہیں ھے بیوی ھے یہ میری بس میں اتنا بولوں گا اپنے الفاظوں پر تھوڑا غور کر لے پلیز ۔۔

نگینہ بیگم کچھ بولتی صغیر شاہ یک دم کھڑے ہو کر دھاڑے خاموش ہو جاؤ تم سب شرم آنی چاہیئے تم سب کو میرے سامنے ہی کھڑے ہو کر لڑ رہے ہوں اور تم براق اپنی بیوی کو لے کر جاؤ اور تم نگینہ اپنے کمرے میں جاؤ۔۔

وجدان اجائے پھر دیکھتے ھے اس لڑکی کے ساتھ کیا کرنا وہ سب کو رام کرنے والے انداز میں بولے

حفصہ جو خاموشی سے جا رہی تھی مشائم کے زکر پر واپس مڑی آرے انکل جی آپ نے تو ابھی

اجازت دی تھی ان کو کھانے کی تو ان کا کیا آب تو سب ٹھیک ھے نہ اور آپ مجھے ان کی بیوی

کیسے بول سکتے ھے میں تو باندی ہوں۔۔

اے چپ کر جا میری ماں۔براق نے جلدی سے اس کی کونی تھامی اور کھینچ کر اوپر لے کر گیا صغیر شاہ نے ایک دکھ بھر نظر مصطفیٰ کی کرسی پر ڈالی اور کرب سے آنکھیں میچی آج پھر وہ ان کو شدت سے یاد آیا تھا۔۔

وجدان رات کے کوئی بارہ بجے حویلی میں داخل ہوا تھا ابھی بھی دل نہیں تھا اس کا حویلی آنے

کا لیکن پھر مجبوراً واپس آگیا تھا حویلی میں تقریباً سب ہی سو گئے تھے

سوائے نگینہ بیگم کے وہ جاگ رہی تھی اور اس کا انتظار بے صبری سے کر رہی تھی حویلی کے لاونج میں گھپ اندھیرا ہو رہا تھا وہ خاموشی سے اپنے کمرے کی

جانب بڑھنے لگا لیکن ایک دم لاونج کی ساری لائٹس اوپن ہوئی آنکھیں پر روشنی پڑی تو اس نے ہاتھ آنکھوں پر رکھا سامنے ہی صوفے پر نگینہ بیگم بیٹھی ہوئی تھی

وجدان نے ان کو دیکھا تو جہاں بے زاری تھی وہ ختم ہوئی اور چہرہ سپاٹ ہوا وہ چلتا ہوا ان کے قریب آیا اور سر جھکا کر سلام کیا۔۔

اسلام علیکم آپ اس وقت کیوں جاگ رہی ھے وہ تھوڑا فکر مندی سے بولا

وعلیکم السلام تمھارے لئے ہی جاگ رہی ہوں تم جو گئے اب آرہے ہوں پتہ ھے نہ کتنا پریشان رہتی ہوں میں تمھارے لئے اور تم کو اپنی ماں کا خیال ہی نہیں ھے وہ کھڑے ہوتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

میں بس اکیلے رہنا چاہتا تھا اس لئے فام ہاؤس چلا گیا تھا۔۔۔

تو تم اپنے دادا کو انکار کر دیتے کے تم نکاح نہیں کرنا چاہتے تمھاری تو منگ بھی ھے پھر بھی تم نے ہاں کر دی ان کا لحجہ قدرے دھیمے تھا

کس سے نکاح کرواتے. براق کی شادی ہو چکی ھے آریان ہسپتال میں ھے بچا میں تو مجھ سے ہی ہو گی لیکن پھر بھی تم بولتے تو صحیح کیا پتہ تمھارے دادا مان جاتے اور کوئی اور حل نکل لیتے۔۔

ماں میں نے بہت سمجھایا لیکن آپ جانتے ھے نہ دادا اپنے فیصلے کے آگے کبھی نہیں جھکتے ان کا فیصلہ پتھر پر لکیر ہوتا ھے

لیکن وجدان یاد رکھنا وہ کبھی بھی میری۔نورے کی جگہ نہیں لے گی وہ اس کو یاد کرواتے ہوئے بولی

دیکھا جائے گا نورے کے ساتھ اب کیا کرنا ھے۔۔

وجدان میں تمھیں پلٹنے نہیں دو گی تمھاری پھپھو کو زبان دی ہوئی ھے میں نے

چھوڑے یہ بتائے باقی سب سوگئے ھے کیا وہ
تھوڑا ارد گیر دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ہاں سب سوگئے ھے چلے پھر میں بھی سو جاؤاور آپ بھی ارام کر لے

ہاں جاؤاور جس سوغات کو تم لائے ہوں اب اس کے پر بھی کاٹ دو تو زیادہ بہتر رہے گا
تمھارے بھائی کے قاتل کی بہن ھے۔۔

ماں بس کر دے پلیز میں اس وقت اس ٹوپک پر بات نہیں کرنا چاہتا ہوں وہ فوراً حتمآ بولا چہرہ پھر بے زار ہوا تھا

وجدان کیا سمجھ رکھا ھے تم لوگوں نے اس لڑکی کو تمھارے دادا نے آج اس کو ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کی اجازت دے دی اور پتہ ھے وہ تمھاری کرسی پر بیٹھی تھی سردار وجدان شاہ کی کرسی پر اور جب میں نے کہاں

تو مجھے بتانے لگی کے میں فرق کرنے والی ہوتی کون ہوں وہ بھی مسلمان ھے اور تم بھی لیکن تم

کہاں اور وہ کہاں وہ زہر خند لجہ میں بولی۔۔

وجدان نے سنجیدہ نگاہوں سے ان کو دیکھا اور سنجیدہ ہی لجہ میں بولا صحیح تو بول رہی ھے واقع ہم فرق کرنے والے ہوتے کون ھے جب اس

عظیم الشان زات نے ہم میں فرق نہیں کیا تو ہم کون ہوتے ھے عہدے میں فرق کرنے والے وہ بھی

مسلمان ھے میں بھی مسلمان اگر کوئی فرق ھے تو ہمارے جنس کا وہ عورت ھے میں مرد ہوں بس

اور کوئی فرق نہیں ھے ہم میں اور ماں اگر وہ اللہ ہم میں فرق نہیں کرتا تو ہم معمولی لوگ

ایک دوسرے میں فرق کرنے والے ہوتے کون ھے

نگینہ بیگم کے ماتھے پر انگنت بل پڑ رہے تھے ان

کے برداشت کے باہر تھا وجدان مشائم کے حق میں بول رہا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ مشائم

کا اسی وقت منہ نوچ لے

تم سب کو ہوں کیا گیا ھے تم اس کی سائیڈ میں بول رہے ہوں اور تمھارا بھائی مجھ سے بتمیزی کر کے گیا ھے وہ کل کی آئی لڑکی کے لئے مجھے بتائے گی کس نے کیا بولا تھا ان کا غصہ کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا جو منہ میں آ رہا تھا وہ بول رہی تھی۔۔

ماں پلیز وہ اس گھر کی بہو ھے۔براق کی بیوی ھے وہ کل کی آئی لڑکی نہیں ھے ہمارے شاہ خاندان کی عزت ھے اپنے الفاظوں پر غور تو کریں کیا بول رہی ھے آپ وہ سپاٹ انداز میں بولا

ہو کیا گیا ھے تم سب کو مجھے کیوں بول رہے ہوں غور کریں غور کریں میں بلکل درست بول رہی ہوں ابھی جاؤ اوپر اور بتاؤ اس لڑکی کی کیا اوقات ھے ہمارے گھر میں وہ کبھی شاہ خاندان کی بہو نہیں بنے گی کبھی وہ تمھاری بیوی کی حیثیت نہیں لے گی کبھی نہیں نگینہ بیگم کا غصہ سے۔برا حال ہو رہا تھا۔۔

او کے میں جاتا ہوں اور اس کو بتاتا ہوں اس کی کیا اوقات ھے ان کی تبعیت خراب نہ ہوں اس لئے بات بناتے ہوئے بولا اور ساتھ میں ان کے گیرد اپنے بازوؤں کا مظبوط حصار بنایا۔۔

اچھا اب آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں میں دیکھتا ہوں کون آپ کے سامنے بولنے کی دوبارا جرت کرتا ھے اور براق کے بھی کان کھینچتا ہوں بہت زبان آگئی ھے اس کے پاس جو آپ سے بتمیزی کر رہا ھے دیکھتا ہوں سارو کو آپ ریلکس ہو جائے وہ ان کو رام کرتا ہوا ان کے روم کی جانب بڑھ رہا تھا

اچھا اب آپ جائے میں بھی اوپر جاتا ہوں وہ کمرے کے قریب پہنچ کر بولا۔۔

ہاں تم جاؤ لیکن تم چھوڑنا نہیں اس کو وہ اس کو دوبارا یاد کرواتے ہوئے بولی۔۔

ہاں ہاں آپ بے فکر رہے میں دیکھتا ہوں ان سب کو آپ آرام کرے وہ ان کو مطمئن کر کے اوپر کی جانب بڑھا جہاں مشائم اس کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔۔

وجدان اپنے کمرے کے قریب آیا پہلے تو دل کیا ایک دفعہ نوک کر دے لیکن آنا آڑے آئی کے یہ کمرہ

تو میرا ہے میں کیوں کرو ایک گہری سانس لے کر دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا دروازہ ٹک کی آواز

سے کھولا اور وہ انٹر ہوا

مشائم صوفے پر ہی بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی ہاتھ میں موبائل تھا جس میں بہت مصروف سی کچھ کرنے میں مگن تھی دروازہ کھولنے کی آواز سے سر گھما کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں وجدان سنجیدگی سے اس کی ہی جانب دیکھ رہا تھا

مشائم کے ماتھے پر بل پڑے اپنا دوپٹہ ٹھیک کر کے وہ اس کے مدمقابل آئی اور نہایت غصہ

میں بولی آپ کے اندر زرہ تمیز اور مینرز نہیں ھے جب آپ کو معلوم ھے کہ اندر ایک لڑکی

موجود ھے آپ دروازہ نوک کر کے آسکتے تھے وہ بلکل سنجیدہ انداز میں بول رہی تھی

میں کیوں کرو نوک یہ میرا کمرہ ھے کیا مجھے اپنے ہی کمرے میں آنے کی اجازت تم سے لینی پڑے گی اس کو تو پتنگے ہی لگے تھے اس کے لہجہ اور بات سے

مجھ سے لینی پڑے گی کہ نہیں میں یہ نہیں جانتی لیکن میں ایک لڑکی ہوں آپ کو اتنا خیال رکھنا چاہئے جہاں کوئی عورت ہوں وہاں بینا اجازت کے اندر داخل نہیں ہوتے ھے کم از کم۔اپ۔نوک۔ نہیں تو گلا کھنکار سکتے تھے کہ۔مجھے علم۔ہو جائے آپ اندر آ رہے ھے

اگر عورت بیوی ہوں پھر وہ تنزیہ بولا۔۔

میں آپ سے گزارش کرو گی سر مجھ سے پریکٹیکل ہو کر آپ بات کریں سو پلیز آپ یہاں بیٹھ سکتے ھے مجھے بہت ایمپورٹنٹ بات آپ سے کرنی ھے جب مشائم۔نے اس کو پٹڑی سے اترتے دیکھا۔تو بات ہی گھاما کر اپنے مدعے پر آئی۔۔

وجدان نے بھی بات کو بڑھانا مناسب نہیں سمجھا اور ایک نظر اس کے وجود پر ڈال۔کر۔

صوفے کی طرف بڑھا ایک پل کو دل چاہا اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے نکال دے لیکن اس کی

لجہ اتنا مظبوط تھا وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

اس کے بیٹھتے ہی مشائم بھی سامنے ہی

کرسی رکھ کر بیٹھی اور خود کو کمپوز کر کے

سنجیدہ لجے میں بولی۔۔۔

آپ جانتے ھے میں یہاں کس لئے آئی ہوں ہمم جانتا ہوں اس کا لجہ ہر احساس سے عاری تھا

نہیں آپ نہیں جانتے ھے میں یہاں کیوں آئی ہوں مشائم نے فوراً اس کی نفی کی۔۔

کیا آپ میرے اور مصطفیٰ کے ریلشن کے بارے میں جانتے ھے؟؟

ہاں جانتا ہوں دوست تھے تم دونوں۔۔

ہمم بلکل ٹھیک لیکن مصطفیٰ میرے دوست سے بھی بڑھ کر تھا حمزہ اور میں اس کو اپنی فیمیلی جیسا سمجھتے تھے۔۔

بہت اچھے۔ نہیں مطلب واقع بہت اچھے یعنی فیمیلی کے ہی میمبر کو مار دیا وہ مزاق اڑانے والے انداز میں بولا۔۔

مسٹر وجدان شاہ آپ یہ میں جائے واردات پر

موجود نہیں تھے تو میں یہ آپ کوئی بھی یہ نہیں بول سکتا ھے کہ ہم نے مصطفیٰ کا قتل کیا

ھے مشائم کا لجہ ایک دم سخت ہوا تھا

وجدان اس کے لجہ سے سیدھا ہو کر بیٹھا میرے سامنے اس ٹون میں بات کرنے سے پرہیز کرنا وہ تنبیہہ بولا۔۔

میں نے ابھی آپ سے کہاں تھا سر بی پریکٹیکل ہو کر آپ بات سن اور کر لے ابھی ہم دونوں سارے معاملات سلجھالے گے زیادہ صحیح رہے گا۔۔

وجدان نے جبڑے بھینچے اور چہرے کا رخ بھی موڑا دیکھے۔۔

میں نے آپ کے فیصلوں کے بارے میں بہت سنا ھے آپ کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کرتے بینا ثبوت اور گواہ کے کوئی فیصلہ نہیں دیتے ہر مسلہ کو پرسنل لیویل پر سلجھاتے ھے اس لئے اس مسلہ کو بھی ایموشنل ہو کر نہیں سنجیدہ ہو کر سولو کریں میں مانتی ہوں اس گھر کے لئے مصطفیٰ کیا معنی رکھتا ھے سب سے زیادہ آپ کے لئے۔۔

لیکن میں ایک بار پھر بول رہی ہوں اگر آپ پریکٹیکل ہو کر سارے معاملات پر نظر ثانی کرو گے تب ہی کوئی حل نکل کر سامنے آئے گا

وجدان نے گردن گھما کر اس کی۔ جانب دیکھا اور

سنجیدگی سے بولا تمھاری بات کا مجھے اتنا سا بھی مطلب سمجھ نہیں آرہا ھے بولنا کیا چاہ رہی

ہوں جو بات ھے صاف اور سیدھا کرو میرا سر ویسے ہی پھٹ رہا ھے مجھے تم سے کوئی محبت

نہیں ھے جو میں تمھاری باتیں یہاں بیٹھ کر سن رہا ہوں میں ایک پروفیشنل انسان ہوں اور تم

بھی پروفشنل طریقے سے بات کر رہی ہوں اس لئے دل بول رہا ہوں تمھاری بات سن لو اس لئے جو

بھی بات کرنی ھے تھوڑا جلدی کرو مجھے سونا ھے۔۔

میں بات کو گھما پھیرا کر نہیں کرو گی میں

مصطفٰی کا کیس ری اوپن کرنا چاہتی ہوں

مطلب؟؟ وہ اس کی بات سن کر حیرت سے بولا

میری بات کا مطلب یہ ھے کہ میں مصطفٰی کا کیس دوبارہ کھولنا چاہتی ہوں اور اصلی گناہ گار کو پکڑنا چاہتی ہوں۔۔

وجدان یک دم۔ طیش۔ میں آیا میرے سامنے اس قسم کی بکواس سے پرہیز کرنا جانتا ہوں تم ایک وکیل ہوں لیکن اپنی حد میں رہنا جو سلوک ونی کے ساتھ ہوتا ھے مس مشائم بیگ تمھارے ساتھ بھی ہو سکتا ھے ابھی جو تم یہاں کرسی پر بیٹھی ہوں دو منٹ لگے گے مجھے تمھیں یہاں اپنے قدموں میں بیٹھانے میں آئی سمجھ انسان کی بچی بنو اور میرے سامنے زیادہ ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں ھے۔۔۔

مشائم اس کی باتیں کس ضبط سے برداشت کر گئی تھی شاید ہی وہ جانتی تھی اپنی ٹون میں واپس آئے مسٹر وجدان شاہ میں آپ سے بہت تمیز اور تحمل سے بات کر رہی ہوں میرا دماغ خراب ہونے میں چند سیکنڈ لگتے ھے میں انسان کے دماغ کے پرخچے اڑانے کا ہنر رکھتی سو پلیز اپنی ٹون میں بات کرے۔۔

کیوں کرو میں تم سے تمیز سے بات ہاں کیا کرو گی تم وہ ایک دم حلق کے بل چلایا میرے بھائی کے قاتل کی بہن ہوں اتنا ظرف مجھ میں نہیں ھے جو تمھاری باتیں اپنے سامنے سن سکو تمھیں اپنے سامنے بیٹھا کر رکھا ھے یہیٔ بہت ھے اپنا منہ بند کرو اور حویلی کے کسی بھی کونے میں رہوں اگر میرے سامنے آنے کی ہمت بھی کریں آئی سیور تمھیں زندہ گاڑ دو گا نکلو یہاں سے وہ سارے لحاظ سائیڈ پر رکھ کر ڈھاڑا

مشائم کھڑی ہوئی اور سپاٹ لہجے میں بولی اس کو گھنٹہ کوئی فرق نہیں پڑا تھا اس کا اتنا سنگین لہجہ۔ دیکھ۔ کر بلکہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بینا ڈرے بولی تھی۔۔

ایک۔ بات کہوں بلکل جاہل لگ رہے ہوں اس وقت بہت سنا تھا آپ کے بارے میں لیکن جو بھی سنا تھا سب بے کار اور فضول سنا تھا سب کچھ جھوٹ جو میں نے سنا تھا نہ اس میں سے ایک پرسنٹ بھی آپ میں نہیں ھے مسٹر وجدان۔ شاہ آپ ایک پریکٹیکل اور پروفشنل ھے ہی نہیں انسان میں تو اتنا سا دماغ جو ہوتا ھے نہ وہ بھی نہیں ھے آپ۔ میں۔۔۔

صرف اس بی ہاف پر آپ ادا کو گناہگار ٹہرا رہے ھے کہ انہوں نے مصطفیٰ کو دھمکی دی تھی اس لئے آپ نے فیصلہ دے دیا کے ادا ہی قاتل ھے مسٹر آپ میں تو اتنا سینس نہیں ھے اگر اس شخص نے دھمکی دی ھے تو وہ اس ٹائم ہی مارے گا نہ یہ پھر دس منٹ بعد واپس بولا کر چورا ہے پر لا کر مصطفیٰ پر گولی تا گے

گا اتنا ہر انسان کے پاس دماغ ہونا چاہیئے کس بات کے سردار ھے آپ اتنا تو دماغ اور تحمل نہیں ھے آپ میں کے آپ فیصلہ لے سکے۔۔ مسٹر فیصلے ایموشنل ہو کر نہیں لیے جاتے ھے

کیا مطلب ؟؟ وہ اس کی باتیں سن کر کچھ سخت سنانا چاہتا تھا لیکن لاسٹ بات سے تھوڑا الجھا تھا ..

مطلب بہت سیمپل ھے مسٹر اگر ادا نے دھمکی دی تھی اور مصطفیٰ وہاں سے چلا گیا تھا اس کے ہی سامنے ادا بھی گئے تھے کیا مصطفیٰ دوبارہ ادا کے بلانے سے واپس چوراہے پر آیا تھا اور پھر ادا نے مصطفیٰ کو گولی ماری تھی کیا تمھیں اتنا پاگل لگتا تھا مصطفیٰ جو کسی دشمن کے بلانے پر دوبارا چلا جائے گا جب کہ اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی آریان موجود ہوں۔۔

میں نے شروع میں ہی کہاں تھا پریکٹیکل ہو کر

سوچے اور کیس پر تھوڑا دیہان دیں۔ مسٹر شاہ آپ کے سامنے ہو گی ساری سچائی آپ کبھی اپنی۔

بہن کی جھوٹی قسم کھ۔ سکتے ھے

وجدان نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا میرے ادانے بھی میری قسم۔ کھائی ھے وہ اللہ کو حاضر ناظر جان کر بول۔ رہے تھے انہوں نے مصطفیٰ کا قتل نہیں کیا ھے مسٹر وجدان شاہ میں آپ سے صرف اتنا کہوں گی مجھے ایک۔ دفعہ۔ اس کیس پر کام۔ کرنے دے اصلی مجرم آپ کے سامنے ہو گا

چہرہ نہایت سنجیدہ تھا وجدان کا چہرہ جو ہر احساس سے عاری تھا وہاں بھی اب سنجیدگی آگئی تھی وہ سوالیہ بولا اگر تمھارا بھائی ہی کرپٹ ہوا تو پھر کیا کرو۔ گی

پھر جو سزا ایک مجرم کو۔ دی جاتی ھے وہی ان کو۔ میں دلاؤ گی " سزائے موت
" یہ سزائے " عمر قید " میں کبھی جھوٹ اور جھوٹا وعدہ نہیں کرتی میں ہمیشہ سچ اور
حق پر رہتی ہوں کسی

بھی طرح کی سیچویشن اجائے میں جھوٹ کا ساتھ نہیں لیتی میرا ایک دفعہ یقین
کر کے دیکھ۔

.. لو آپ مایوس نہیں ہو گے

میں گیرانٹی سے بول سکتی ہوں اس دفعہ مجرم کوئی آور ھے ادا ملزم۔ ھے
ابھی۔ مجرم نہیں اس دفعہ گناہگار کوئی اور ھے اور سزا کسی اور کو مل۔ رہی ھے

--

کیا کرنا چاہتی ہوں وجدان سید حامد ے والی بات پر آیا

اس کیس کو۔ری اوپن۔۔۔

کتنا وقت لگے گا اس سچ کو سامنے آنے میں وہ پھر سوالیہ بولا؟؟

کچھ دن یہ کچھ مہینے۔۔۔

مجھے کمپلیٹ فگر بتاؤ؟؟

دو مہینے۔۔وہ ایک دم۔بولی۔۔

ڈن مجھے منظور ھے میں تمھیں اجازت دے رہا۔ ہوں اس کیس
کو۔ دو بارہ۔ کھولنے کی اور اس پر کام کرنے کی اور اگر مشائم تم اس کیس کو دو
مہینے میں سولو نہیں کر سکی تم ایک۔ ونی۔ کی۔ حثیت سے اس گھر میں رہو گی۔۔

کبھی نہیں وہ ایک دم بولی اگر یہ کیس میں دو
مہینے میں بھی سولو نہیں کر پائی۔ اول۔ تو ایسا۔ ہو گا نہیں لیکن اگر ایسا۔ ہوتا ھے
تو میں اپ۔ کو۔
پہلے ہی بتا دو بھائی کو سزا ملے گی اور میں یہاں سے چلی جاؤ گی کیونکہ قاتل۔ میں
نہیں
ہوں میں خود پر کبھی ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتی میں اپ۔ کو۔ بتا رہی ہوں یہاں بھی
میں۔
اپنی۔ مرضی۔ سے آئی ہوں کیونکہ مصطفیٰ میرا دوست تھا میں بھی چاہتی ہوں
اس کے اصلی

قاتل کو۔ہر۔حال۔میں سزا ملے۔۔

ایک چیز میں آپ کو پہلے ہی بتادو جب یہ کیس سولو ہو جائے گا اپ۔مجھے بینا کسی روکاوٹ اور بینا۔کسی جھگڑے کے آرام سے طلاق دے گے میں نہیں چاہتی کوئی بھی تماشا بنے آپ کے لئے نورے بیسٹ ھے بہت پیار کرتی ھے آپ سے

مجھے تم نہیں بتاؤ گی میرے سے کون۔پیار محبت کرتا ھے اور میری طرف سے ڈن۔ھے اگر تم یہ کیس جو تم بول رہی ہوں اس حصاب سے چلتی ہوں میں تمھیں آرام سے بینا کسی روکاوٹ کے طلاق دے دو گا۔۔۔

اوکے صحیح کہاں تم نے میرا واقع کوئی فرض بھی نہیں بنتا تو مسٹر وجدان شاہ ..ڈیل۔ڈن۔کرے اس نے اپنا۔ہاتھ آگے بڑھایا

وجدان نے اس کے ہاتھ کو دیکھا اور چند

سیکنڈ بعد بینا۔دوسری کوئی بات سوچے ہاتھ تھام لیا

ڈیل ڈن دونوں کی آنکھوں میں ایک الگ ہی سرد مہری تھی دونوں کو ہی وہ شخص پیارا تھا دونوں ہی چاہتے تھے کہ اس کے گناہگار کو

سزا ملے لیکن دونوں کا نظریہ بہت الگ تھا ایک۔اگ تھا تو دوسری پانی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کھٹ پھٹ کی آوازیں مسلسل اس کے کانوں میں آرہی تھی وہ بار بار کروٹ بدل کر آواز کو انگنور

کررہی تھی۔

لیکن براق بھی آج اس کو اٹھا کر جانے کے موڈ میں تھا براق پورا تیار تھا جانے کے لئے لیکن پتہ نہیں کیوں اس سے بغیر بات کئے جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا ایک چھوٹی سی ہی جھڑپ لیکن وہ چاہتا تھا ایک دفعہ وہ اٹھ جائے پھر وہ جائے۔۔۔

براق نے ایک نظر حفصہ پر ڈالی اور پرفیوم کی بوتل اٹھا کر تیزی سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی آواز اتنی تیز تھی کہ حفصہ جو کروٹ لینے لگی تھی صوفے سے ڈھڑم کر کے گیری

براق نے ہونٹ کا کونا دبا کر ہنسی کنٹرول کریں اللہ جی کیا مصیبت ھے کمر ٹوٹ گئی میری اتنا سکون سے اپنی زندگی میں بیڈ پر سوتی تھی اور اب دیکھوں ظالم۔لوگ مجھے صوفے پر سلاتے ھے ہائے میری کمر

براق مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا اور ہاتھ بڑھایا آٹھ جاؤ میری جان صبح ہو گئی ھے۔۔

کیا ھے مصیبت ھے بھی میں میں اتنی صبح نہیں جاگتی ہوں آور تم کتنا شور کر رہے ہوں۔۔

سورج سر پر ھے آٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں وہ اپنا کوٹ صحیح کرتے ہوئے بولا کتنی لڑکیاں آج تمھارے میاں پر فلیٹ ہو گی حفصہ نے صحیح سے آنکھ کھول کر دیکھا۔۔۔

وہ سامنے ہی ڈارک بلو پینٹ کوٹ اندر وائٹ

شرٹ جس سے سیکس پیک واضع دیکھائی دے رہے تھے بال جیل سے سیٹ تھے وہ واقع فلیٹ

کرنے کی طاقت رکھتا تھا حفصہ نے دل میں اطراف کیا تھا وہ ہنڈسم تو ھے پھر بھی منہ ٹیرا

کر کے بولی۔۔

جا کوٹا جن لگ رہے ہوں او نہہ آئے بڑے لڑکیاں فلیٹ ہو گی براق نے زندگی سے بھرپور

قہقہہ لگایا وہ بے تحاشا دل سے ہنسا تھا وہ انتقال کے بعد اج دل کھولا کر ہنسا تھا حفصہ کو اس کی ہنسی میں پہلے دن والی کھنک محسوس ہوئی تھی وہ بھی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

اس کو بہت اچھا محسوس ہوا تھا اس کو وآپس سے پہلے جیسا ہوتا دیکھ وہ اس کو چیڑاتے ہوئے بولی آچھے تو نہیں لگ رہے ہوں بس قابل قبول لگ رہے

ہوں۔۔۔

چپ کر جاوا تنی کنجوسی بھی اچھی نہیں لگتی ھے وائفی بندہ کا اگر دل چاہ رہا ھے تعریف کرنے کا تو کھولے دل سے کرے وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

اونہہ آرے جاؤ جاؤ کام کرو وہ تنک کر بولی ویسے اتنا بن سنوار کر جا کہاں رہے ہوں وہ تفتیش زرہ ہوئی۔۔

گلی ڈنڈا کھیلنے وہ بھی الٹا جوابا بولا۔۔

یار بتاؤ تو صحیح جا کا ہارہے ہوں وہ تھوڑا تفتیشی انداز میں خالص بیویوں کی طرح پوچھ رہی تھی

آہم آہم اتنی فرینک وہ بھی حفصہ مجھے یقین نہیں ہو رہا ھے۔۔۔

بتمیزی نہیں بتاؤ کہاں جا رہے ہوں صبح صبح وہ اس کی بات کو انگنور کرتے ہوئے بولی۔۔

کہاں جاتا ہوں یار آفس نہ تو وہی جا رہا ہوں گا ظاہر سی بات ھے ویسے تم بھی چلو آج سے ہی جوائنگ دے دو اس نے اس کو بھی دعوت دی۔۔۔

نہیں یار آج نہیں کل چلو گی آج مجھے بڑے کام ھے تم کو کیا کام۔ھے بہی وہ بھی یہاں وہ تھوڑا تفتیشی انداز میں بولا۔۔۔

آپو کو مناؤ گی مجھ سے خفا ھے۔۔۔

بلکل نہیں بہت لڑائی ہو جائے گی وہ فورا بولا۔۔۔

کیوں میں کیوں نہیں مناؤں اپنی آپو کو ہم نہیں لڑتے ھے بہت پیار کرتی ھے وہ مجھ سے تھوڑا ناراض ھے ابھی مان جائے گی انشاللہ۔۔۔

تم دونوں کا نہیں بول رہا ہوں اماں کا بول رہا ہوں ان کے سامنے پرہیز کرنا باقی میں تو بولتا ہوں آج ہی جوائنگ دے دو۔۔۔

نو آج نہیں کل وہ حتما آبولی چلو مرضی تمھاری میں چلتا ہوں انشاللہ رات کو یہ شام میں ملاقات ہوتی ھے اللّٰہ حافظ وہ بول کر جانے لگا ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ حفصہ کی آواز سے روکا۔۔۔

براق " بات سنو اپنے نام کی پکار اسکے منہ سے سن اس کے قدم زنجیر ہوئے " تھے سانسیں مدھم اسپیڈ پر چلی تھی دل کی دھڑکن بے تحاشا تیز ہوئی تھی وہ اسی چیز کے زیر اثر تھا لیکن اس کی اگلی بات سے آنکھیں کھولی اور مسکراتا ہوا مڑا " تھینک یو " ۔۔۔

حفصہ نے دل سے کہاں کس چیز کے لئے وہ مسکراتا ہوا اس سے سوال کر گیا تھا۔۔

کل تم نے میری طرف سے بولا مجھے اچھا لگا۔۔

میں نے کب بولا وہ فورا انجان بنا جب تمھاری امی نے کہاں تھا کہ میں نیچی زات کی ہوں۔۔

اس کے مسکراتے لب سکڑے تھے اور وہ صرف ہمم ہی بولا تھا ویسے کیا تم نے مجھے اپنی بیوی مان لیا ھے وہ تھوڑا پریشان سی بولی۔۔

اس نے اپنی سنجیدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ میں نہیں جانتا حفصہ تمھاری نظر میں نکاح کیا حیثیت رکھتا ھے لیکن میرے لئے نکاح کے کلمات بہت معنی رکھتے ھے کوئی بھی میری عزت کے بارے میں کچھ بھی بولے میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں اور تم بھی میری عزت ہوں میری بیوی۔۔

حفصہ بے یقینی سے اس کو دیکھ رہی تھی حفصہ ایک بات کہوں حفصہ نے سر ہلا کر اجازت

دیں۔۔

ہر جاگیر دار ایک جیسا نہیں ہوتا ھے کچھ الگ بھی ہوتے ھے میری بات پر غور کرنا اگر ایک

برا ھے تو سب برے کبھی نہیں ہو گے ان۔ میں سے ایک ضرور صیحح ہوتا ھے باقی باتیں بعد میں

ہو گی اب میں چلتا ہوں کافی دیر ہو گئی ھے رات کو ملاقات ہو گی پھر وہ روکا۔ نہیں تھا چلا

گیا تھا حفصہ کو ایک گہری سوچ میں چھوڑ کر

وہ واقع براق کے بارے میں سوچنے لگی تھی دل

بول رہا تھا وہ باقی جاگیر داروں سے الگ ھے لیکن دماغ بول رہا تھا جاگیر دار تو ھے نہ کبھی نہ

کبھی اپنے رنگ ضرور دیکھائے گا دل دماغ کی ایک الگ جنگ میں وہ بہت بری پھنسی تھی۔۔

لیکن پھر ساری باتوں کو پست پشت ڈال کر فریش ہونے کے لئے اٹھی کیونکہ ابھی اس کو مشائم۔ کو۔ منانا تھا جو اس کے لئے سب سے مین کام۔ تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ خاموشی سے صغیر شاہ کے کمرے میں ان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ والے

صوفے پر وجدان بھی بیٹھا ہوا تھا تینوں نفوس کے چہرے پر انتہا کی سنجیدگی تھی مشائم نے

ایک نظر وجدان کو دیکھا اور خود کو کمپوز کر کے صغیر شاہ سے مخاطب ہوئی۔۔

سر میں نے آپ سے بات کرنی تھی رات کو بھی آپ سے کہاں تھا کہ جب آپ کھانا کھالے تو مجھے بلالئے گا لیکن آپ نے مجھے نہیں بلایا میں ویٹ کر رہی تھی آپ کے بلاوے کا۔۔۔

ان کو پتہ نہیں کیوں اس کی بات سن کر عجیب سی شرمندگی ہوئی اور وہ تھوڑا خجل سی بولے ہم اس وقت آرام کرتے ھے اس لئے بس ہم نے مناسب نہیں سمجھا اس وقت بات کرنا اور پھر یک دم اپنی ٹون کو بدلی۔۔

لڑکی ویسے بھی تم ہوں کون جو تمھاری بات ہم سنے گے ونی میں آئی لڑکی کیا اوقات ھے تمھاری جو تم ہم سے بات کرو گی ہمارا ظرف ھے تمھیں اپنے سامنے بیٹھایا ہوا ھے اور وہ بھی اوپر صوفے پہ مشائم نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی

لیکن پھر بھی اپنے لہجہ کو کنڑول کر کے بولی

سر دیکھے میں نے کل بھی یہی کہاں تھا ان آنٹی کو آج آپ سے بھی بول رہی ہوں آپ یہ وہ کوئی

بھی کسی میں بھی فرق کرنے والے ہوتے کون ھے ؟؟

جب بنانے والی زات نے فرق نہیں کیا تو ہم کون

ہوتے ھے فرق کرنے والے کالا گورا امیر غریب ونی میں ائی لڑکی بینا ونی کے لڑکی ہم کون۔ ہوتے ھے ؟؟ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں میں فرق کرنے والے سر سو باتوں کی ایک بات اللہ کی نظر میں سب کی اوقاتِ ایک جتنی ھے تو اپ یہ میں .. کوئی بھی اس کے کام میں فرق نہیں کر سکتا ھے

اس کی بات میں ایسا کرنٹ تھا صغیر شاہ کے ماتھے کے بل کم ہو گئے تھے سر اگر ہم میں کوئی فرق ھے تو صرف اتنا ھے کہ آپ مجھ سے عمر میں بڑے ھے لیکن

سر میری عمر بھی کم نہیں ھے میں خود اٹھائیس سال کی ہوں مجھے بھی زندگی کا بہت تجربہ ھے سر سیمپل بات آپ لوگ صرف اس کیس کو ایک دھمکی سے جوڑ رہے ھے

کل رات کو ہی میں نے مسٹر وجدان کو اپنی بات سمجھانے کی کوشش کریں تھی اور آئی تھنگ ان کو میری بات کچھ کچھ سمجھ آئی ھے میں آپ کو بھی وہی بات بتانا چاہتی ہوں صغیر شاہ یہ ٹک اس کو ہی دیکھ اور سن رہے تھے۔۔

دیکھے سر اشر بیگ کی اور مصطفیٰ کی لڑائی بھرے مجمے میں ہوئی تھی لیکن جب اشر بیگ نے مصطفیٰ کو گولی ماری تب یہ مجمع کہاں تھا؟؟

یہ بھی تو ایک سوال ھے آپ لوگ اس کیس کو۔ باریک بینی سے تو دیکھے گولی ماری تو چوراھے پر ہی گئی تھی نہ تو جب کہاں تھا وہ مجمع

سر مجھے ابھی تک یہ بات سمجھ نہیں آرہی ھے کہ آپ اتنے سمجھدار ہو کر سچ نہیں دیکھ سکتے سچ آپ کے سامنے ہوتے ہوئے بھی آپ لوگ اس چیز کو انگنور کر رہے ھے۔۔۔

کیا مطلب ھے تمھاری بات کا لڑکی ؟؟وہ طیش سے بولے

مسٹر صغیر شاہ بات بہت زیادہ سیمپل ھے جب دونوں کی لڑائی ہوئی اور دونوں کے بندے وہاں سے لے کر چلے گئے اور دونوں ہی اپنی اپنی منزل پر واپس روانہ ہو گئے تو کیا مصطفیٰ کے سر میں کھڈا ھے جو وہ ادا کے بلانے پر واپس چوارھے پر گولی کھانے جائے گا تب جب اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی موجود ہوں تھوڑا سینس تو ہو گا آپ سب میں بھی سوچے تو صحیح ایسے کون پاگل دوبارہ بلانے پر مرنے کے لئے جائے گا

چھوٹے بھائی پر دونوں ایک ساتھ چونکے تھے کیونکہ واقع مصطفیٰ خود سے زیادہ آپنے رشتوں کی حفاظت کرتا تھا...

سر دیکھے میں نے اپنی زندگی میں بہت سارے کیس جیتے ھے اور ان سب کیسز میں میرا۔ مصطفیٰ نے بہت ساتھ دیا ھے میرے لئے وہ بہت اہم۔ ھے اب میں چاہتی ہوں اس کے گناہگار کو سزا ہر حال میں ملے جس عزیت سے اس کی موت ہوئی ھے وہی عزیت وہ شخص بھی فیل کریں اب میرا فرض ھے اس کا احسان اتارنے کا آپ لوگوں کو تو اتنا اندازہ نہیں ھے ابھی مصطفیٰ کو ٹارگٹ کیا گیا ھے کل کو کوئی اور بھی ہو سکتا ھے آپ سب صرف اشر بیگ پر ہی اٹکے ہوئے ھے آپ لوگوں کو وہ بندہ مس گائیڈ کر گیا ھے..

لیکن آپ سب صرف ایک دھمکی پر ٹکے ہوئے ھے سب جانتے ھے اس گھر اور حویلی کے لئے مصطفیٰ کیا اہمیت رکھتا ھے آپ لوگ اس چیز پر نظر ہی نہیں ڈال رہے ھے کہ جس نے بھی ان کا۔ قتل۔ کیا ھے اس نے بہت ہوشیاری کا کام کیا ھے اس نے پہلے ایک ایسے فرد کو مارا ھے جو اس گھر کے لئے اتنا ایمپورٹنٹ تھا جس سے اس گھر کی رونق تھی وہ ایک ایسا شخص تھا جو سب سے پیار کرتا تھا اور ایسے ہی سب اس سے پیار کرتے تھے آپ لوگ یہ نہیں سمجھ رہے ھے ابھی مصطفیٰ کا قتل ہوا ھے اگلا ٹارگٹ کوئی بھی ہو سکتا ھے

وجدان شاہ بھی تو ہو سکتے ھے وہ دونوں اس کی بات سن کر سیدھے ہوئے میں آپ سے اتنا کہوں گی مجھے ایک دفعہ کیس یہ ری اوپن

کرنے دے میں دیکھتی ہوں کون اصل مجرم ھے مجھے صرف دو مہینے چاہئے اصلی مجرم آپ کے

سامنے ہو گا۔۔۔

اور اگر ان دو۔ مہینوں میں تم کچھ نہیں کر پائیں پھر صغیر شاہ اس کی بات سن کر کئی حد تک کنفیننس ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے اس سے سوال کیا

پھر میں خود سزا دلاؤ گی اشر بیگ کو آ گر وہ مجرم ھے تو ان کو۔ سزا ہر حال میں ملے گی سزائے موت یہ سزائے پھانسی اس کا لجہ ہر احساس سے عاری تھا وجدان اس کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا میرا ماننا ھے انسان کو فیصلے ایموشنل ہو کر نہیں لینے چاہئیں انسان کو فیصلے دماغ سے لینے چاہئے دل ہمیں ہمیشہ بھٹکاتا ھے کیونکہ ہر انسان کا دل موم ہوتا ھے وہ پگھل جاتا ھے اس لئے فیصلے دماغ سے لو وہی آپ کو صحیح راستہ اور اصلی مجرم دیکھائے گے

تو مسٹر صغیر شاہ آپ مجھے اجازت دے رہے ھے کیا میں یہ۔ کیس ری اوپن کر سکتی ہوں انہوں نے ایک نظر وجدان کو دیکھا اس نے ہلکی سی گردن اثبات میں ہلائی وہ اپنے بھاری لب و لہجہ میں بولے۔۔

ہم تم ہر بھروسہ کر رہے ھے ہم امید کرے گے تم ہمیں دھوکا نہیں دو گی اجازت ھے ہماری طرف سے۔۔

بہت شکریہ آپ کا اور انشاللہ آپ کا بھروسہ میں کسی قیمت پر نہیں توڑوں گی وہ بول کر کھڑی

ہوئی لیکن سر پھر میں بھی آپ سے یہیٔ امید کرو گی اس کیس کے سولو ہوتے ہی

وجدان شاہ

مجھے طلاق دے گے اور میں یہاں سے چلی جاؤ گی۔۔

وجدان کے لئے نورے بیسٹ ھے صغیر شاہ نے

اس کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا جیسا تم کہوں گی ویسا ہی ہو گا لیکن جب تم اپنے وعدے

کے مطابق چلو گی۔۔

بلکل آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ملے گی میں چلتی ہوں خدا حافظ جلد آپ سے ملاقات ہوتی ھے پھر وہ روکی نہیں تھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

وہ جو صغیر شاہ کے کمرے سے نکل کر اوپر کی جانب بڑھ رہی تھی حفصہ کی آواز سے روکی

ضرور لیکن پلٹی نہیں سیڑھیوں کی تین اسٹیپ وہ چڑھ چکی تھی چوتھے پر قدم رکھا تھا لیکن

اس کی آواز سے واپس اپنا قدم پیچھے لیا۔۔

آپو کہاں جا رہی ھے مشائم نے ضبط سے جبڑے

بھینچے اور مزید آگے کو بڑھی حفصہ جلدی سے اس کے قریب آئی اور اس کے بازو تھاما آپو پلیز

میری ایک دفعہ بات تو سنے مجھے اپنی بات بتانے کا ایک دفعہ موقع تو دیں آپ مجھ سے ایسے

ناراض نہیں ہو سکتی میری غلطی تو مجھے بتائے وہ نم سی آواز میں بولی

مجھے ایکسپلین کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ھے تمھاری کیا غلطی ھے تم اچھے سے جانتی ہوں تم نے کیا کرا ھے لہجہ بلکل سپاٹ تھا۔۔

آپو میں بے بس تھی میرے پاس کوئی اور اوپشن نہیں تھا شادی کے علاوہ۔۔

خاموش ہو جاؤ میں ہوں کون۔ جس کو تم اپنی بات جسٹیفائی کر رہی ہوں کوئی معنی نہیں رکھتی ہوں میں تمھارے لئے اس لئے چھوڑو ہم دونوں میں اب ایسی کوئی بات نہیں ھے جو تم

مجھے مناؤ وہ اس سے اپنا بازو چھڑوا کر اوپر جانے لگی۔۔

آپو پلیز ایک دفعہ تو میری بات سن لے میں جانتی ہوں آپ ناراض ہو لیکن آپ میری ایک دفعہ تو بات سن لے پلیز وہ بلکل رو دینے کو تھی اس سے کہاں برداشت ہو رہا تھا مشائم کا ایسا رویہ

کیا بات سنو میں تمھاری حفصہ جب میں نے تم سے کہاں تھا کہ تم میری بات سن لو مجھے مسلہ بتاؤ اخر کیا بات ہوئی ھے کیوں تم روئی ہوں کیوں پریشان ہوں

لیکن تم نے مجھے جواب تک نہیں دیا تھا تم نے صاف بول دیا تھا کے تم خوش ہوں یہ سب تمھاری مرضی سے ہوا ھے تو اب کس حثیت سے تم میری سامنے آکر اپنی بات جسٹیفائی کر رہی ہوں مجھے منا رہی ہوں یار چھوڑ دو اب مجھے۔۔۔

آپو پلیز نہ اس کے آنسو بے اختیار آنکھ سے پھسلے تھے۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا اب وہ رشتہ ہم دونوں میں نہیں بچا ھے جو تم مجھے اس طریقے سے چھوڑ رہی ہوں اس کا لہجہ اتنا کڑک تھا کے حفصہ کے آنسوں تک نکل گئے تھے وہ باقاعدہ ایک اسٹیپ نیچے ہوئی تھی

تم نے تو سارے مجمع میں مجھے پرائے کر دیا تھا

تم کو آندازہ ھے کتنا برا فیل ہوا تھا مجھے حفصہ تم کو بہن بولا نہیں تھا مانا تھا حمزہ

ہمیشہ مزاق میں بولتا تھا کہ وہ میرا سگا بھائی ھے اور تم منہ بولی بہن لیکن میں نے کبھی تم

دونوں میں فرق کیا تھا

حفصہ نے روتے ہوئے انکار میں سر ہلایا حفصہ چاہیئے میرا اور تمھارا خون کا رشتہ نہیں تھا لیکن ہمارا احساس کا رشتہ تو تھا نہ کم از کم اس چیز کا پاس رکھ لیتی اور ایک دفعہ پروبلم شئیر تو کر کے دیکھتی۔۔

آپو کوئی فائدہ نہیں تھا نکاح ہو چکا تھا وہ بے بسی سے بولی میں نے وہاں کیا بولا تھا اگر یہ نکاح زبردستی ہوا ھے تو ابھی اور اسی وقت سب کچھ ختم کر سکتے تھے ہم لیکن لیکن تم نے کیا کرا ساری دنیا کے سامنے مجھے پرایا کر دیا ایک منٹ صرف ایک منٹ اور تم نے تو ہم سے سارے رشتہ ہی ختم کر دیئے اب مجھ سے بھی کوئی توقع مت رکھنا کہ میں تمھاری بہن ہوں

حفصہ کو دھچکا لگا تھا دل کی دھڑکن بہت تیز ہو گئی تھی آنکھوں کے آنسوں رفتار سے نکل رہے تھے واقع بولتے ھے نہ خون کا رشتہ کبھی ختم نہیں ہوتا باقی سارے رشتہ ختم ہو جاتے ھے اب سمجھو ہو گیا ہمارا رشتہ بھی ختم ہوا آپو آپ ایسے نہیں بول سکتی ھے میرا تو کوئی بہن بھائی بھی نہیں ھے پلیز آپو ایسی باتیں مت کریں۔۔

کیوں نہ کرو ایسی باتیں میں تم سے حفصہ تم دوست نہیں بہن تھی میری لیکن تم نے کوئی اہمیت نہیں دی ہمیں۔۔

آپو میں مجبور تھی آواز رونے کے باعث بھاری ہو رہی تھی کیا مجبوری تھی بولو وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولی

میں جزباتی ہو گئی تھی مجھے غصہ چڑھ گیا تھا ابا نے کہا براق سائیں نے ہمارا قرضہ معاف کر دیا میرے دماغ پر آپو ایک ہی بات سوار ہو گئی تھی کہ وہ مجھے بیچ رہے ھے اس لئے میں نے آپ سے کوئی بات نہیں کریں وہ بلکل سر جھکا کر بول رہی تھی

کتنا قرضہ تھا تمھارا میں مر گئی تھی جو تم نے مجھے ایک دفعہ بتانے کی زحمت نہیں کریں وہ مزید اس کی بات سن کر طیش سے بولی

آپو چالیس لاکھ تھے میں کس منہ سے آپ کے سامنے بولتی آپ ویسے ہی میرا کتنا کرتی ھے یہ بھی کیا میں آپ سے بولتی۔۔۔

دفعہ ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے پہلے تو مجھے لگتا تھا کہی نہ کہی تم مجھے اپنی بہن مانتی ہوں لیکن اب پکا یقین ہو گیا تم نے کبھی مجھے بہن کیا دوست کی نظر سے بھی نہیں دیکھا۔۔

آپو ایسا کچھ نہیں ھے وہ فوراً بولی

حفصہ بی بی آج بہت دل دکھایا ھے تم نے میرا مجھے ایک دفعہ بتانے کی کوشش بھی نہیں

کریں میں مر نہیں گئی تھی حمزہ تمھارا سب سے اچھا دوست ھے نہ تم مجھے نہیں تو حمزہ سے

ہی شئیر کر لیتی کے آ با یہ بات بول رہے ھے حفصہ ایک فون کال تمھارا ہر مسلہ حل کر سکتا تھا نہ

لیکن نہیں حفصہ بی بی ایسا کیوں کریں' گی ان کی تو آنا آڑے آجاتی غیروں سے پیسے لے کر

نہیں۔۔آپو آپ غیر نہیں ہوں وہ تڑپ کر بولی جاؤ حفصہ آج آزاد کیا میں نے تمھیں خوش رہوں اپنی زندگی میں اور ہاں اگر میں مر بھی جاؤ تب بھی تمھارا مجھ سے کوئی سروکار نہیں ہوگا آئی بات سمجھ اور ہاں مجھ سے اب مخاطب ہونے سے بھی گریز کرنا اب کچھ بھی نہیں لگتی میں تمھاری مجھے اب گھنٹہ فرق نہیں پڑے گا تمھارے ساتھ کوئی بھی بد سلوکی ہوں یہ کوئی بھی پریشانی ہوں آئی ڈونٹ کیئر

وہ بول کر اس کو وہی ساخت چھوڑ کر اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی حفصہ کے جسم ایک دم نڈھال ہو رہا تھا اس کے اندر اتنی ہمت نہیں بچی تھی وہ اوپر جاسکے وہ وہی بیٹھتی چلی گئی آنسوں آنکھوں سے مسلسل نکل رہے تھے تقریباً دس منٹ

تک وہ دنیا سے غافل رونے میں مصروف تھی آنسو ہچکیوں میں تبدیل ہو گئے تھے

روتے روتے ہی اٹھی اور آنسو صاف کر کے اپنے روم کی جانب بڑھی لیکن دل ایک دم۔اداس ہو گیا تھا جسم بھی نڈھال ہو رہا تھا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا کچھ کرنے کا وہ ڈھیلے جسم کے ساتھ بیڈ پر ڈھ سی گئی اور بھپک بھپک کر رونے لگی

.....

سحر ناہید بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی اور وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں

میں انگلیاں چلا رہی تھی اور ساتھ میں باتیں بھی کر رہی تھی

می جانی آپ کو وہ دن یاد ھے جب میں آپ کے کپڑے رکھنے آئی تھی اور مجھے پوری الماری خراب ملی تھی اور یہ کرنے والے۔ کوئی اور نہیں لالک تھے اور کیسے کر رہے تھے نہ وہ مان ہی نہیں رہے تھے کہ انہوں نے کرا ھے وہ بلکل ٹوٹے بھیکرے لحجے میں بول رہی تھی۔۔

اور پھر جب میں ناراض ہوئی تو مان گئے اور آپ کو یاد ھے کیسے مانا رہے تھے مجھے اس کے لحجہ میں کتنا دکھ تھا اندر بیٹھی اس عورت نے بھی محسوس کیا تھا اور اندر آتے مستجاب نے بھی ایک وہی تو تھے جو مجھ سے بے انتہا پیار کرتے تھے مجھے اپنا بچہ بولتے تھے لیکن وہ تو مجھے چھوڑ کر ہی چلے گئے۔۔

می جانی میں نے تو ان سے مزاق میں کہا تھا کہ دوبارا ایسا مت کرنا اور انہوں نے تو میری قسم ہی کھالی تھی نہ کرنے کی لیکن مجھے کیا پتہ تھا وہ اپنی قسم پوری کرے

گے وہ تو ہر بار کھاتے تھے نہ مزاق میں لیکن وہ اس بار کیوں پوری کر گئے ناہید بیگم کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پر گیرا

وہ خود بھی رو رہی تھی اس کے آنسو ان کی گود میں جذب ہو رہے تھے لیکن ان کو روتا محسوس کر کے وہ فورا اٹھی اور ان کو سینے سے لگایا می جانی روئے مت مستجاب بول رہے تھے اگر ہم روئے گے تو لالہ کو تکلیف ہو گی وہ اپنا لحجہ مظبوط بنانے کی ناکام۔ سی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔

مستجاب کی بھاری آواز سے وہ ناہید بیگم سے الگ ہوئی میں نے ساتھ میں یہ بھی کہاں تھا اگر آپ کو یاد ہوں تو وہ سب سے زیادہ دکھی تمھیں روتے دیکھ ہوتے ھے وہ صرف اپنی سحر کو روتا دیکھ پریشان ہوتے ھے لیکن تم تو چپ ہی نہیں ہو رہی ہوں مسلسل روئے جا رہی ہوں وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

سحر بھی جھجک کر بیڈ کراؤن سے لگی میں جانتا ہوں لالہ کیا اہمیت رکھتے تھے ہم سب کے لئے بلکل توڑ دیا ھے ان کی موت نہ ہم سب کو لیکن اماں سحر اگر وہ ہمیں روتا پریشان

دیکھے گے تو وہ کیا خوش ہو گے سحر وہ ہمیشہ تمھیں بولتے تھے نہ کے وہ تم کو مظبوط دیکھنا

چاہتے ھے۔۔

تو کیا تم مظبوط بن رہی ہوں؟؟ تم تو مسلسل صرف رویے جا رہی ہوں اور ان کو تکلیف دے رہی ہوں یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی وہ اس کو نرم سے لحجہ میں سمجھاتا ہوا بولا۔۔

میں کیا کرو۔ میرے آنسو ہی نہیں تھم رہے تھے وہ بے بسی سے اپنی آنکھ سے نکلنے والے آنسو کو صاف کرتے ہوئے بولی مستجاب نے اس کو ایک بار پھر روتے دیکھا تو اپنا سر نفی میں ہلایا

اگر اتنا رونا آرہا تھے تو سحر اللہ کے سامنے روا گر لالہ زیادہ یاد آرہے تھے تو ان کے لیے ایثال ثواب پہنچاؤ ایسے رومت وہ بہت تکلیف میں ہو گے وہ اس کو واقع مصطفیٰ کی طرح سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

لالہ کیا واقع تکلیف میں ہو گے وہ پر درد لحجے میں بولی ہاں مستجاب کا سر سے اثبات میں ہلاتا

دیکھ اس نے اپنی آنکھیں رگڑ رگڑ کر صاف کریں میں اب نہیں روؤ گی اگر زیادہ یاد آئے گے تو ایثال

ثواب ان۔تک پہنچاؤ گی وہ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہی تھی

می جانی آپ بھی مت رو لالہ تکلیف میں ہو گے وہ ان کے آنسو بھی اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے بولی مستجاب اس کو بہت گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جب سے اس نے اس کے بارے میں سوچنے لگا تھا دل بے اختیار ڈھڑک رہا تھا وہ اس کو اچھی لگنے لگی تھی وہ واقع معصوم تھی اس میں رشتے پہنچننے تک کی صلاحیت نہیں تھی

وہ کیا اس سے لڑتا اب اس کو ہر بات سمجھ ارہی۔ تھی جب انسان منہ کے بل گیر تا ھے ایک بار ٹھوکر کھاتا ھے تب ہی اس کی عقل ٹھکانے آتی ھے ایسے ہی مستجاب کی عقل بھی ٹھکانے آرہی تھی

وہ واپس سحر سے مخاطب ہوا بہت ہو گیا بیٹا بہت بھاگ لیا تم نے اب خود کو سنبھالو مجھ سے نہیں کھایا جارہا ھے ملازماؤں کے ہاتھوں کا ناشتہ اتنا گلا سڑا بناتی

ھے میرا تو دل ہی خراب ہو جاتا ھے میں اب نہیں کھاؤ گا مجھے تم ہی بنا کر دو گی آئی سمجھ۔۔

سحر نے حیرت سے اس کو دیکھا یہ بات کوئی بھی بولتا وہ اتنا حیرت زدہ نہیں ہوتی لیکن مستجاب کو بولتا دیکھ اس کی آنکھیں باہر آنے کو تھی آپ
میرے۔۔۔۔ہاتھ کا۔۔۔۔ناشتہ۔۔۔۔کھائے گے وہ بے یقین سی بولی

بلکل میں اپنی سحر کے ہاتھ کا ناشتہ کرو گا کل سے ٹائم پر مجھے مل جائے آئی سمجھ وہ مسکراتے لہجے میں بولا اور کھڑا ہوا اماں میں آفس جا رہا ہوں لالہ کے ساتھ رات میں ہی واپسی ہو گی انشاللہ وہ ان کے سامنے سر جھکا کر بولا انہوں نے سر پر ہاتھ پھیرا اور اپنی دعاؤں کے حصار میں اس کو رخصت کیا۔۔۔اس کے نکلتے ہی سحر نے واپس اپنا سر ناہید بیگم کی گود میں رکھا۔۔۔

مشائم اپنے کمرے میں آئی اور سر ہاتھوں میں گیرا کر صوفے پر بیٹھی جتنی تکلیف میں حفصہ

تھی اتنی ہی تکلیف میں مشائم۔ بھی تھی

اس کو لگا تھا کہ وہ یہ بول کر ہلکی ہو جائے گی لیکن اس کو کیا پتہ تھا اس کا دل اتنا بھاری ہو جائے گا لیکن اس نے اس بار پختہ ارادہ کر لیا تھا وہ اس کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کریں گی

ایک گیلی سانس اندر کھینچی اور موبائل اٹھا کر

حمزہ کو فون لگایا بیل جا رہی تھی لیکن وہ فون ریسیو نہیں کر رہا تھا اس نے دوبارہ کال کی اس

بار بھی نو ریسپونس اس نے غصہ میں میسیج ٹائیپ کیا۔۔

انسانوں کی طرح فون اٹھاؤ میری محبوبہ نہیں ہوں تم جس کو میں مناؤ گی فون اٹھاؤ اور ساتھ میں غصہ والے دو ایموجیز بھی سینڈ کئے تھے میسیج سینڈ ینگ کے فورا پانچ منٹ دو بار اکال کی لیکن اس بار فون اٹھا لیا گیا تھا

ہیلو اسلام علیکم کیسے ہوں وہ بلکل ریلکس لہجے میں بولی جیسے ان دونوں کے درمیان
کچھ ہوا ہی نہ ہوں حمزہ نے فون کو گھورا آیسے جیسے مشائم سامنے ہی بیٹھی ہوں

زندہ اور کیا چاہیئے لہجہ ہر احساس سے عاری تھا بکواس کرنے کی میرے ساتھ ضرورت نہیں ہے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔

کیوں بتاؤ میں کیسا ہوں وہ بھی تنک کر بولا۔۔

تمیز سے بڑی ہوں تم سے پہلے سلام کا جواب دو اس کے بعد آگے بات کرنا مجھ سے وہ بلکل سپاٹ لہجے میں بولی۔۔

اونہہ آئی بڑی سلام کا جواب دو وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔۔

جو بولا ھے وہ کرو اس بار غصہ سے بھری آواز پر اس نے منہ بنایا اور سلام کا جواب دیا وعلیکم السلام میم کیسی ھے آپ مجھ ناچیز کو کیوں یاد کیا وہ تنز کرنا نہ بھولا۔۔ایک کام تھا اور تم سے بات بھی کرنی تھی

جی جی میم آپ بس حکم کریں آپ کا غلام بوتل کے جن کی طرح آپ کے دربار میں حاضر ہو جائے گا۔۔

حمزہ بی پروفشنل میں اس وقت کسی مزاق یہ

مستی کے موڈ میں نہیں ہوں مجھے تمھارے ان ٹھنڈے جوکس پر بلکل ہنسی یہ مسکراہٹ نہیں

آرہی ھے۔۔وہ بلکل سنجیدگی سے بول رہی تھی۔۔

میں تم سے اپنی بات کروگا وہ تم سے برداشت نہیں ہوگا تو بندہ ایسے ہی بات کرلے وہ اپنی ٹون سے ہٹ کر تھوڑا نم سے لہجے میں بولا۔۔

کیا بات کرنی ھے تمھیں وہ بغیر اس کی لہجہ کو محسوس کریں بولی۔۔

کچھ نہیں تم نے فون کیا سب خیریت ھے وہ بات بدل کر بولا۔۔

ہاں سب خیریت ھے وہ مجھے تمھیں کچھ چیزے بتانی تھی اور ایک کام تمھارے ذمے دینے تھا

کیسی بات اور کیسا کام وہ سوالیہ بولا؟؟

زیادہ ہارڈ کام نہیں ھے میں نے حفصہ کی جگہ ایک لڑکی ہئیر کی ھے لڑکی کا نام حمنہ فاروقی ھے تمھیں وہ کل ایک ریسٹورنٹ میں ملے گی میرا کچھ سامان ھے اس کے پاس ھے وہ دے گی اور ہمارے ساتھ آگے کام بھی کریں گی

کیسا کام وہ ایک بار پھر الجھتا ہوا بولا۔۔

جو حفصہ کرتی تھی اس کی جگہ ایک اور لڑکی رکھ لی ھے وہ سائیبر ایکسپرٹ ھے مصطفیٰ کے کیس میں ہماری ہیلپ کریں گی۔۔

لیکن تم تو یہاں نہیں ہوں تو کس کے لئے کام کرے گی وہ بہت الجھ سا گیا تھا اس کی باتوں سے۔۔

میری بات غور سے سنو میں نے وجدان اور مسٹر صغیر شاہ سے بات کریں تھی کہ میں یہ کیس ری اوپن کرنا چاہتی کو اور اصلی کلپرٹ کو پکڑنا چاہتی ہوں آخر ھے کون وہ جس نے ہمارے ادا کو پھنسایا ھے اور ساتھ میں مصطفٰی کا قتل بھی کیا ھے اپنے مصطفیٰ کا قتل اتنا سستا نہیں ھے کہ اس کے اصلی مجرم کو اسانی سے جانے دیا جائے۔۔

اچھا پھر مشی ان لوگوں نے کیا اجازت دے دی ؟؟ ہاں دے دی ھے وہ اطمینان سے بولی

تم نے مجھے کچھ زیادہ ہی ہلکے میں لے لیا ھے مشائم بیگ ہوں انسان کو قائل کرنا۔ مجھے اچھے سے آتا ھے کوئی معمولی تھوڑی ہوں جو بات کرے اور بات نہ بنے

ہاں ہاں سب جانتا ہوں مشائم بیگ کیا چیز ھے وہ اپنی آنکھیں گھما کر بولا اچھا مشی ویسے ان لوگوں نے تمھارا فون نہیں لیا ابھی تک نہیں

کسی نے کچھ نہیں کرانہ ہی لیا مجھ میں بہت ٹیلنٹ ھے میں سب کچھ ہنڈیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں میں نے وجدان شاہ اور مسٹر شاہ دونوں کو راضی کرلیا ھے میں سمجھی تھی یہ کام بہت مشکل ہو گا لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا یہ لوگ اتنی جلدی مان جائے گے

ہاں میں خود حیران ہوں یہ بات سن کر کے یہ لوگ ایک دفعہ میں ہی مان گئے وہ حیرت زدہ سا بولا

مانتے تو نہیں حمزہ لیکن میں نے ایک بات ان لوگوں کے دماغ میں ایسی ڈالی ھے جس پر ان لوگوں کو شک تھا یعنی ادا پر ان کو ہی تھوڑا بہت ہی صحیح کلیئر کر دیا ھے۔۔

ہاں یہ بھی ھے حمزہ کی مدھم سی آواز آئی

مشی حفصہ سے بات ہوئی یہ آواز کہی اندر سے آئی تھی مشائم نے فون کو دیکھا اور اس کی

بات سن کر اپنے جبڑے بھینچے اور سخت لہجے میں بولی

ہاں ہوئی ھے۔۔

کب کس وقت کہاں اور کیا بات ہوئی ھے ؟؟؟

وہ تھوڑا بے چین ہو کر بولا

کیا بات کرنی تھی میں نے اس سے اس کی بات سن کر وہ تھوڑا تفتیشی انداز میں بولی

کچھ نہیں بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا وہ اس کی ٹون سے گھبراہ کر بولا۔۔

حمزہ شادی ہو چکی ھے اس کی محبت تھی جو بھی تھا تم دونوں میں یہ پھر یک طرفہ اب اس چیز کو ختم کر دو وہ ایک شادی شدہ لڑکی ھے اور اپنے شوہر کے ساتھ خوشی سے زندگی گزار رہی ھے اس لئے اب تم اور میں کوئی نہیں ہوتے اس کی زندگی میں بولنے والے یہ کچھ بھی کہنے والے وہ اپنی مرضی کی مالک ھے

اس کی بات سن کر اس کا سر جھکا میں کسی اور وجہ سے پوچھ رہا تھا میرا یہ مطلب نہیں تھا مشی۔۔

تمھارا جو بھی مطلب تھا اب وہ کسی اور کی ھے بس وہ حتمآ بولی۔۔

صحیح بول رہی ہوں ویسے کیسی ھے ؟؟

وہ ٹھیک ھے وہ بس اتنا ہی بولی۔۔

مشی تم بدگمان مت ہونا میری طرف سے حفصہ بہت کلوز تھی میرے اس لئے تھوڑا خیال آتا ھے کیسی ہو گی خوش ہو گی کے نہیں جیسی تم ہوں ہاں شاید

ایسی وہ نہیں ھے لیکن میری اچھی دوست تھی بس اس حساب سے تھوڑا یاد آتی ھے وہ بہت دھیمے آواز میں بول رہا تھا

کیا کرنا ایسے انسان کو یاد کر کے جس نے ہمیں پل میں پرایا کر دیا کیا کرا ھے میں نے اس کے جو وہ مجھے یاد کروا رہی ھے کہ آپو آپ نے میرے لئے اتنا کچھ کیا اور میں مزید آپ کو اپنی پریشانی بتاتی تو کتنی بری بات ہوتی یہی سے اندازہ لگالو اس نے کبھی ہمیں اپنا مانا ہی نہیں۔۔

مشائم کچھ بات ہوئی ھے کیا اس سے وہ تھوڑا پریشان ہو کر بولا۔۔

ہاں ابھی ہوئی تھی میڈم سے بات بکواس کروالو نکاح اس کے باپ نے اس لئے کرا ھے کے وہ براق کا قرضہ نہیں دے پا رہے تھے چالیس لاکھ براق نے کہاں آپ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دے میں یہ قرضہ معاف کر دو گا اور یہ بات اس

نے ہمیں اس لیے نہیں بتائی کیونکہ اس کے لئے میں بہت کچھ پہلے ہی کر چکی ہوں

بیغرت کہی کی اس لڑکی نے کبھی مجھے اپنی بہن مانا ہی نہیں وہ نہایت طیش سے بولی رہی تھی۔۔

مشی پھر وہ بہت مصیبت میں ہو گی حمزہ کی پریشان آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

نہیں پریشان نہیں ھے وہ خوش ھے بلکہ براق محبت کرتا ھے اس سے میں کبھی نہیں چاہوں گی اس سے اس کی محبت چھینی جائے اور شاید اب یہ بھی پسند کرنے لگی ھے اس کو

لیکن پھر بھی حفصہ کو ہمیں بتانا چاہئے تھا

دل چھوٹا نہیں کرو یار وہ مطلب پرست یہ مفاد پرست نہیں تھی بس وہ تھوڑا شرمندہ ہو رہی تھی اپنی پرو بلم تم سے ڈسکس کرتے ہوئے حمزہ اس کی باتیں سن کر اس کو رام کرنے لگا

تو یہی تو بول رہی ہوں اس نے کبھی اپنا مانا ہی نہیں اگر مانا ہوتا تو شرمندہ نہیں ہوتی بلکہ حق جما کر بولتی آپو مجھے یہ چاہیئے اس چیز کی پرو بلم ھے لیکن اس نے مجھے بتانا تک بھی گوارہ نہیں کیا میں اتنی پرائی تھی کیا اس کے لیے اس کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا اب میں کبھی اس سے بات نہیں کرو گی بہت دل دکھا ھے میرا میں اس دن پوچھتی رہ گئی اس لڑکی سے بتاؤ کیا پرو بلم ھے نکاح زبردستی ہوا وہ بھی سب ٹھیک کر دو گی لیکن اس نے مجھے بتانا ہی ضروری نہیں سمجھا تو صحیح ھے نہ بہی رہے وہ اپنی زندگی میں خوش اور جو دل میں اتا ھے وہ کریں

میرا دماغ اب ہو رہا ھے خراب تم کل یاد سے چلے جانا ریسٹورنٹ اور اس لڑکی سے بھی مل لینا کیا

بولتی ھے وہ کام سے ریلیٹڈ اس کے بعد اس کے ساتھ تم گاؤں آؤ گے اور ہم سارے چیزے یہی
ڈسکس کر لے گے اللہ حافظ

اس نے بول فون کھٹک سے بند کر دیا حمزہ نے ایک نظر فون کر دیکھا اور سر جھٹک کر کل کے بارے میں سوچنے لگا وہ جو پریشان ہو رہا تھا مشائم کے لئے اس کی آواز سن کر کہی حد تک مطمئن ہو گیا تھا۔۔

وہ جو صبح تھوڑی خوشی اور تھوڑا اداس ہو کر کمرے سے گیا تھا لیکن اب بلکل مطمئن ہو کر

کمرے میں داخل ہوا لیکن اس کے ماتھے پر بے ساختہ بل پڑے کیونکہ اس کو گھٹی گھٹی

... سیسکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی

اس نے بے ساختہ حفصہ کو تلاشہ جو صوفے کے پیچھے بیٹھی سیسک رہی تھی وہ ہڑبڑی میں اس کے پاس پہنچا اور دوزانو بیٹھ کر اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھا ..اور نہایت نرم لہجے میں پوچھا

کیا ہوا ھے حفصہ اتنا کیوں رو رہی ہوں ہاتھ لگتے ہی اس کو محسوس ہو گیا ھے تھا کہ اس کو بخار بھی ہو رہا ھے اٹھو یہاں سے کہاں بیٹھی ہوئی مزید طبیعت خراب ہو گی وہ پریشانی سے بولا اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ہی حفصہ کے تن بدن میں آگ لگی اور بری طرح سے اس کے ہاتھ کو دور کرتے ہوئے بولی

...

دور ہٹھو یہاں سے اپنے ان غلیظ ہاتھوں سے مجھے چھونے کی تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس کا لہجہ اتنا کڑوا تھا جو براق کے غصہ کو ہوا دے گیا تھا لیکن اس کی کنڈیشن دیکھ وہ خود پر جبر کر گیا تھا

تم نے ہاں تم نے میری ساری زندگی برباد کر دیں کیا ملا تمھیں یہ سب کر کے وہ بدزیانی کیفیت میں اس کو دھتکارتے ہوئے بولی آواز رونے کے باعث کافی بھاری ہو رہی تھی چہرہ آنسوں سے بھرا ہوا تھا ..

رونے کے باعث آنکھیں منہ ناک کان سب لال ہو رہے تھے اب تو ہاتھ پاؤں بھی کانپ رہے تھے براق کو وہ بلکل صحیح نہیں لگی تھی کیا ہوا ھے ایک دفعہ مجھے بتاؤ تو صحیح کیا پتہ میں ٹھیک کر دو میری غلطی تو بتاؤ میں نے کرا کیا ھے اماں سے

لڑائی ہوئی ھے یہ کسی اور نے تم کو کچھ کہاں ھے میں دیکھتا ہوں بات کرتا ہوں لیکن پلیز مجھے وجہ بتاو اتنا رونے کی وہ نہایت نرمی سے بول رہا تھا

اس کے لہجے کی نرمی محسوس کر کے وہ مزید ٹوٹی اور اس کے سینے سے لگی یہ عمل براق کو شوکڈ میں کر گیا تھا اس کو یقین نہیں تھا حفصہ اس کے سینے سے لگ جائے گی وہ جو ابھی اس کو جھڑک اور دھتکار رہی تھی اب اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی اس نے خود کو فورا کمپوز کیا..

اور اس کے سر کو تھپتھپانے لگا حفصہ پلیز اپنی دل۔کی۔ بات تو بتاو جو تمھیں اتنا پریشان کر رہی ھے اگر کسی نے تمھیں تکلیف دی ھے تو میں دیکھتا ہوں کیا کرنا ھے اس شخص کے ساتھ..

کوئی کچھ نہیں کرے گا میری آپو کے ساتھ وہ

روندھی ہوئی آواز میں بولی براق کو ساری بات ایک منٹ میں سمجھ آ گئی تھی
..

براق آج آپو نے مجھے بول دیا ھے کے میں ان کی کچھ نہیں لگتی ہوں میرا ان سے کوئی رشتہ نہیں بچا ھے وہ ایسا کیوں کر رہی ھے میرا ساتھ میں مانتی ہوں میں نے اس وقت ان کو کچھ نہیں بتایا تھا لیکن میں بھی تو مجبور تھی ..

اگر میں ان کو کچھ بھی بتاتی وہ بابا کو زندہ نہیں چھوڑتی لیکن وہ میرے ساتھ اب یہ سب کیوں کر رہی ھے میں تو ان کی بہن ہوں نہ وہ روتے روتے سیکس بھی رہی تھی ..

براق انہوں نے مجھے کہاں ھے میں اب ان کی کچھ بھی نہیں لگتی میں تو ان سے اتنا پیار کرتی ہوں لیکن وہ مجھے ایسے کیسے بول سکتی ھے کے میرا اور ان کا رشتہ

ختم وہ میری بہن ھے وہ حفصہ کی بہن ھے لیکن انہوں نے کہاں سب ختم اس کے لہجے میں کتنا دکھ اور تکلیف تھی۔براق باخوبی محسوس کر رہا تھا

آس سے اس کا رونا بلکل کسی قیمت۔برداشت نہیں ہو رہا تھا پلیز حفصہ چپ ہو جاو میں سب ٹھیک کر دو گا وہ اس کو مطمئن کرتے ہوئے بولا۔۔

لیکن کیسے کرو گے وہ تمھیں نہیں مجھے جانتی ھے لیکن وہ مجھے بھی معاف نہیں کر رہی ھے وہ تو میری بات تک نہیں سن رہی ھے میں ان کو۔کیا بتانا چاہتی ہوں وہ تو بات کو غلط سمجھ رہی ھے۔براق مجھے آپو چاہیئے مجھے بس آپو لا دو وہ۔کسی بچے کی طرح ضد کرتے ہوئے بولی۔۔

میں نے منع کیا تھا نہ آج تم سے مت کرو بات ابھی لیکن تم نے میری بات نہیں سنی اور اس چیز کو مزاق میں لے لیا لیکن میں نے کہاں تھا نہ ابھی بات مت کرو وہ اس کو ڈاپٹنے والے انداز میں بولا۔۔

مجھے ڈانٹوں مت وہ روندھی ہوئی آواز میں بولی آپ جاؤ یہاں سے میں ٹھیک ہوں وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔

اٹھو یہاں سے وہ کھڑا ہوا اور اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے آگے پھیلائی حفصہ نے ایک نظر اس کی ہتھیلی کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے کو اس کے تاثرات نہایت سخت تھے۔۔

حفصہ نے اپنے اولٹے ہاتھ سے اپنے آنسو صاف کئے اور اس کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوئی براق اس کی ہتھیلی کی تپش اپنے ہاتھ پر محسوس کر رہا تھا اس کو بخار ہو گیا تھا رونے کے باعث یہ سوچتے ہی اس نے اپنے جبڑے بھینچے اس کو لے کر وہ بیڈ پر بیٹھا۔۔

کچھ کھایا ھے تم نے وہ اس کے ماتھے کو چھوتے ہوئے بولا حفصہ نے نفی میں سر ہلایا کیوں زیادہ دماغ چل رہا تھا اتنا بھی کسی کے لئے پاگل نہیں ہوتے ھے کے کھانا پینا ہی چھوڑ دے حد ہوتی ھے وہ غصہ سے بولتے ہوئے انٹر کوم۔اٹھایا اور کھانا لانے کا آڈر دیا اوپر کر کے بیٹھو پاؤں وہ جو سر جھکا کر بیٹھی ہوئی تھی اس کی اواز سے پاؤں اوپر کئے رونا ابھی بھی جاری تھا۔۔

رومت وہ نہایت ضبط سے بولا اس کے آنسو اس سے برداشت بلکل نہیں ہو رہے تھے اس کو ایسی حفصہ بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی وہ تو ہمیشہ دبنگ ہی

اچھی لگی تھی لیکن آج اس کو بہت برا فیل ہو رہا تھا اس کو ایسی حالت میں دیکھ اور

مشائم۔پر بے ساختہ غصہ آ رہا تھا تھوڑی دیر میں کمرے کا دروازہ نوک ہوا اور ایک ملازمہ ٹیرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

یہاں رکھوں اور نیچے جاؤ جی صاحب اس کا حکم ملتے ہی کمرے میں داخل ہوئی اور ٹیرے کو رکھ کر کسی بوتل کے جن کی طرح غائب ہوئی چلو سیدھی ہو کر بیٹھوں اور کھانا کھاؤ اس کے بعد دوائی لے کر سو جانا وہ ابھی بھی مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

براق نے ایک چھوٹا نوالہ بنا کر اس کے منہ کے قریب کیا ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر چہرے کو جہاں اس کے لئے فکر ہی فکر تھی

منہ تھوڑا سا کھولا اور نوالہ منہ میں لیا اس طرح براق نے ہی چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر اس

کو کھلائے اور دوسرے ہاتھ سے اس کے آنسو بھی صاف کرتا رہا

جب اس کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا تو سائیڈ درست سے میڈیسن نکالی اور اس کی جانب بڑھائی کھالو طبعیت ٹھیک ہو جائے گی۔۔

میں دوائی نہیں کھاتی وہ زکام زدہ لہجے میں بولی۔۔

ہاں تم تو ٹارزن ہوں بغیر دوادارو کے ٹھیک ہو جاتی ہوں منہ کھولو اس کو زبردستی دوائی کھلا کر لیٹا یا وہ خود اس کے پاس سے اٹھ کر جانے لگا تو حفصہ نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھاما۔۔

براق نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تم آپو کو مناؤ گے وعدہ کرو مجھ سے میرے لئے تم ان کو راضی کرو گے پلیز براق وہ ایک آس سے بولی اس کو دل تو چاہ رہا تھا انکار کر دے لیکن اس کے لہجے اور آنکھوں کو وہ بلکل نظر انداز نہیں کر پایا اور سر بے خودی کے علم میں اثبات میں ہل گیا۔۔

حفصہ نے نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور ایک گہری سانس کے کر سونے کی کوشش کرنے لگی براق نے اس کو سوتے دیکھا تو خود بھی فریش ہونے واش روم کی جانب بڑھا۔۔۔

□❤️□❤️□❤️□

وجدان کافی دیر سے مشائم کو گھور رہا تھا جو مزے سے اس کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اور

موبائل چلانے میں بے حد مصروف تھی اب برداشت سے باہر ہوا تو وہ اس کے سر پر کھڑا ہوا۔۔

کب تک چلے گا تمھارا یہ سب کچھ مجھے سونا ھے میرے بیڈ سے ہٹھو مشائم۔نے نگاہیں اٹھا کر

اس کی جانب دیکھا جہاں وہ بے زار سا کھڑا تھا چہرے پر واضح تھکن کے آثار موجود تھے لیکن وہ پھر بھی الگ ہی لگ رہا تھا براؤن شلوار قمیض اور گلے میں بھوری مردانہ شال وہ اس تھکن میں بھی کمال لگ رہا تھا۔۔

ایک پل کو تو مشائم بیگ گہرے عصاب کی مالک بھی اس کے حسن میں کھو سی گئی تھی اس کی پرسنیلٹی بہت اچھی اور الگ سی تھی وجدان کے چٹکی بجانے سے ہوش کی دنیا میں لوٹی اور اپنی ٹون میں بولی۔۔

ایسکوزمی مسٹر میں یہاں سے کس خوشی میں اٹھو؟؟

یہاں کیا کرتے ھے وجدان ضبط سے بولا۔۔

سوتے ھے وہ بھی سپاٹ سے لہجے میں بولی۔۔

تو مجھے بھی وہی کرنا ھے اس لئے ہٹھو یہاں سے تم نہ تو خود سو رہی ہوں اور مجھے بھی بے آرام کیا ہوا ھے وہ غصہ سے لال پیلا ہو رہا تھا

ایک سیکنڈ اتنا بڑا صوفہ ھے کمرے میں وہاں جا کر سو جائے مجھے بہت کام کرنے ھے اس وقت دماغ گھمانے کی میری ضرورت نہیں ھے وہ سارے لحاظ سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی۔۔

یار کیوں پریشان کر رہی ہوں ویسے ہی بیٹھی ہوئی ھے وہاں جا کر بیٹھ جاؤ مجھے سونے دو مجھے صبح آفس بھی جانا ھے اور وہاں سے پنچائیت بھی۔۔۔

تو میں کیا کروں ہر انسان کو کام۔ کرنا پڑتا ھے مجھے بھی صبح سے ہی ساری کاروائی شروع کرنی ھے اس لئے مجھے آرام کی ضرورت ھے۔۔

تو پھر سو کیوں نہیں رہی ہوں وہ مزید طیش سے بولا ابھی نیند نہیں آ رہی ھے اس لئے نہیں سو رہی ہوں لیکن جلد ہی سو جاؤ گی۔۔

مشائم۔ ہٹھو یہاں سے صبحِ مجھے بہت کام ھے وہ سمجھانے والے انداز میں بولا تو۔۔

۔میں کیا کرو مجھے بھی سونا ھے اور یہاں ہی سونا ھے وہ اس کی بات نظر انداز کر کے بولی۔۔

یہ میرا۔کمرہ۔ھے اور یہ میرا ہی بیڈ ھے تم نکلو یہاں وہ اس کو دیکھ طیش سے بولا۔۔

جی نہیں مسٹر شاہ میں یہی لیٹوں گی آپ کہی اور جا کر اپنی نیند پوری کر لے کیوں کے میں بیڈ پر سونے کی عادی ہوں۔۔

تو میں کیا کرو وہ دانت پیس کر بولا آپ بس اتنا کر دے میرے سر پر مت سوار ہوئے وہاں جا کر صوفے پر سکون سے سو جائے میں بیڈ کے علاوہ کہی نہیں سوتی ہوں وہ اس کی بات سن کر دوبدو بولا۔۔

تو میں بھی بیڈ کے علاوہ کہی نہیں سوتا ہوں یہ میرا مسئلہ نہیں ھے کہی اور جا کر سو جائے پلیز وہ بھی بیناپرواہ کیے لیٹی۔۔

مشائم یہاں سے ہٹھو وہ اپنے غصے کو کس ظبط سے برداشت کر رہا تھا یہ چیز صرف وہی جانتا تھا۔۔

دیکھے بتمیزی کرنے کی ضرورت نہیں

ھے آپ کو ہم نے کل ہی ہاتھ ملایا ھے تو کیوں میرے سر پر کھڑے ہو کر لڑ رہے ھے پلیز خود بھی سو جاؤ اور مجھے بھی اپنا کام۔کرنے دے۔۔

میں لڑ رہا ہوں وہ واقع پاگل ہونے کی حد پر تھا اس لڑکی نے اس کو دو دن میں گھما کر رکھ دیا تھا

تو کون لڑ رہا۔ ھے آپ کو چاہیئے آپ سکون سے صوفے پر سو جائے لیکن نہیں آپ مجھے مسلسل

پریشان کر رہے ھے۔۔

یار تو یہ میرا کمرہ ھے تو میں یہاں نہیں سونگا تو کون سوئے گا۔۔

ظاہر سی بات ھے میں اور کون مشائم مکمل اطمینان سے اس کا خون جلا رہی تھی

مشائم بیگ اب تم حد پار کر رہی ہوں اس نے اطمینان سے اس کا چہرہ دیکھا آپ کے پاس کوئی راستہ نہیں ھے اس مسلہ کا

اللہ "اس نے بے ساختہ آسمان کی جانب دیکھا اور ضبط سے بولا کوئی ڈیل "
کر لیتے ھے وہ تھوڑا

راستہ نکلتے ہوئے بولا۔۔۔

کیسی ڈیل وہ بھی تفتیشی ہوئی ایک دن بیڈ پر تم سو جانا ایک دن میں وہ مصلحت آمیز لہجے میں بولا۔۔

لیکن آج میں ہی سو نگی تم کہی اور سو جاؤ یار کیا لڑکی ہوں تم وہ پیر پٹک کر اس کے سامنے صوفے پر غصہ سے منہ پھلا کر بیٹھا اس کی برداشت سے باہر تھی یہ لڑکی ایسی لڑکی اس نے اپنی پوری لائف میں نہیں دیکھی تھی بے حد حاظر جواب کسی ایک کی نہ سننے والی اپنی کرنے والی بلکہ سامنے والے کو ساتھ میں قائل بھی کرنے والی اس نے دل میں اطراف کیا تھا وہ واقع سب سے الگ تھی۔۔سب

سے جدا سب سے ڈیفرنٹ مشائم نے ایک نظر اس کے پتتے جلتے چہرے کو دیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔۔

تم تم مجھ پر ہنس رہی ہوں؟؟۔۔

وہ گاؤں کا سردار اج ایک لڑکی سے بیڈ کے لئے لڑ رہا تھا۔۔

نہیں نہیں تم پر نہیں تمھاری بے بسی پر ہنس

رہی ہوں گاؤں کا سردار جو اپنی کرنے والا آج ایک بیڈ کے پیچھے مجھ سے لڑ رہا

ھے وہ

... مسکراتے لہجے میں بولی

زیادہ دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ھے دو منٹ صرف دو منٹ لگے گے مجھے تمھیں یہاں سے اٹھا کر کمرے سے باہر کرنے میں لڑکی ہوں اس لئے لحاظ کر رہا ہوں ورنہ کیا کر جاتا تمھاری سوچ ھے اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی اس کے لہجے سے

اچھا خیر بعد کے لئے رکھے یہ سب چیزے مجھے آپ سے ایک ایمپورٹنٹ بات ڈسکس کرنی ھے مصطفیٰ سے ریلیٹڈ۔۔

ہمم بولو وہ بھی سیدھا ہو کر بیٹھا مسٹر شاہ یاد کرے کوئی ایسا شخص جو آپ کے خاندان کی ہر چیز جانتا ہوں جس سے آپ لوگوں۔ کی دشمنی ہوں جو آپ لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہوں۔۔

کوئی ھے ایسا شخص دماغ میں۔۔

ہاں ھے وہ سکون سے بولا۔۔ کون مشائم آ گے آتے ہوئے تجسّس سے بولی۔۔

اشر بیگ اور اس کا خاندان۔۔

وہ بہت بری طریقے سے بدمزہ ہوئی تھی کیا بتمیزی ھے میں سیریس ہوں بہت ایمپورٹنٹ ھے یہ چیز کیس کے لئے وجدان نے آنکھیں گھمائی اور سنجیدگی سے بولا۔۔

مصطفیٰ کو تم بھی جانتی ہوں شاید اچھے سے اس کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی وہ سب سے بنا کر رکھنے والا انسان تھا وہ تو کسی سے لڑتا بھی نہیں تھا اور نہ ہی اس کو لڑنا پسند تھا بلکہ وہ تو سب کو جوڑ کر رکھنے والا انسان تھا اور آج وہی ہمارے بیچ

نہیں ھے وہ نہایت دکھ سے بولا باہر سے سخت دیکھنے والا شخص اندر سے کتنا ٹوٹا ہوا تھا

مشائم نے اس کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچا اور خود کو کمپوز کر کے بولی کل سے انفیسٹیگیشن شروع ہو جائے گی مسٹر وجدان شاہ ہم سب کچھ شروع سے شروع کرے گے کسی ایک پوائنٹ کو بھی مس نہیں کرے گے تو ہی سارے کام آسانی سے ہو جائے گے اور مصطفیٰ کا مجرم ہمارے سامنے ہو گا۔۔

تمھیں اس کیس میں میری کسی بھی قسم کی ضرورت ہوں مجھے بتا دینا میں ہمیشہ حاضر

رہوں گا میں بھی چاہتا ہوں مصطفیٰ کا اصلی قاتل اور شاہ خاندان کا غدار پکڑا جائے۔۔

انشاللہ ایسا ہی جلد ہو گا آپ پریشان نہ ہوں۔۔

ہمم لائٹ آف کر دو مجھے نیند آئی ھے وہ بول کر اپنی آنکھیں موندے گیا تھا مشائم نے سنجیدگی سے اس خبر و مرد کو دیکھا جو دیکھنے میں ہی نہیں اپنے کردار سے بھی خوبصورت تھا

انسان کو پرکھنے کے لئے اس کی زبان نہیں اس کے کردار کو پرکھنا چاہئے کیونکہ زبان جھوٹ بول سکتی ھے لیکن کردار کبھی جھوٹ نہیں بولتا ھے مشائم کو وہ شخص اور اس کا کردار بہت اچھا لگا تھا اس لئے وہ اس پر بھروسہ کر رہی تھی وہ خاموشی سے پیچھے ہوئی اور اپنے سائیڈ کا بلب آف کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی کیونکہ صبح سے کاروائی شروع کرنی تھی۔۔

□♥□❣□♥□❣□♥□❣□♥

باہر لون میں بہت اندھیرا ہو رہا تھا اور ساتھ میں سردی کے باعث دھند سی بھی ہو رہی تھی

مستجاب جو اپنی گیلری میں کھڑا ہو کر سیگریٹ پی رہا تھا نیچے اس کو کسی انسان کا ہولیا

محسوس ہوا لیکن سر جھٹک کر واپس اپنی سوچ میں مگن ہو گیا

لیکن اس بار اس کو اچھنبے کسی کا آنچل دیکھ کر ہوا اور اس پہر سوائے سحر کے علاوہ کوئی لون میں نہیں آ سکتا تھا اس نے تھوڑا غور سے دیکھا تو ہاتھ میں ایک کپ تھا یعنی وہ چائے پینے آئی تھی

سیگریٹ نیچے پھینکی اور لون کی جانب بڑھا وہاں وہ بلکل مگن انداز میں چائے پینے میں مصروف تھی اور آسمان کی جانب بہت غور سے کچھ تلاش کر رہی تھی۔۔

مستجاب نے اپنا گلا کھنکارہ جس کی آواز

سے وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی اور بے ساختہ اس کی کمر آس کے سینے سے لگی

یک دم دونوں کی آنکھیں چار ہوئی اور دونوں دل اپنی تال پر تھڑکے سحر گھبراتی ہوئی اس سے الگ ہوئی مستجاب نے بھی خود کو کمپوز کیا وہ بھی ایک دم اس کے سحر میں جکڑا تھا لیکن جلد ہی وہ باہر بھی آگیا تھا اور اپنی بھاری آواز میں استفار کیا

یہاں کیا کر رہی ہوں اس وقت ؟؟ پہلے وہ تھوڑا گھبرائی لیکن پھر خود پر قابو پا کر بولی۔۔

کچ۔۔۔ھ کچھ۔۔ نہیں بس۔۔۔ چائے پینے۔۔۔آئی تھی اور ستارے دیکھنے وہ مدھم آواز میں واپس اپنی نظریں آسمان کی جانب کرتے ہوئے بولی

ستارے کیوں وہ سوالیہ نگاہوں سے اس کے چہرے کو تکتے ہوئے بولا۔۔

می جانی بولتی ھے جب کوئی انسان اس دنیا سے چلا جاتا ھے تو آسمان میں جا کر ایک ستارہ بن جاتا ھے تو میں بھی اپنے لالہ کو ڈھونڈ رہی تھی ان میں اور ان سے باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ مسکراتے لہجے میں بولی لیکن وہ اس کی آنکھوں میں درد محسوس کر سکتا تھا

بلیک شلوار قمیض اور بلیک ہی دوپٹہ سر پر جمایا وہ اداسی میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

اچھا جی ویسے پکا چائے ہی پینے آئی تھی یہ چھپکے سے املی کھانے وہ اس کو چھیڑنے سے بعض نہیں آیا تھا۔

نہیں نہیں سچی چائے پینے آئی تھی وہ فورا دونوں ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی۔۔

مجھے بھی چائے پینی ھے اپنی نظر سحر کے کپ پر مرکوز کرتے ہوئے بولا۔۔

میں ابھی بنا دیتی ہوں وہ فورا اندر کی طرف بڑھتی لیکن مستجاب کی بات سے اس کی جانب حیرت سے دیکھا۔۔

مجھے یہ والی پینی ھے جو تمھارے ہاتھ
میں ھے لیکن یہ تو میری جھوٹی ھے وہ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

تم کو پتہ ھے سحر اپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
ساتھ ایک
پلیٹ میں کھانا کھاتے تھے تو کیا میں تمھارے ساتھ چائے شئر نہیں کر سکتا سحر
اس کی بات
سن کر جھنپی اور اپنی چائے کا کپ اس کے ہاتھ میں دیا اس نے کپ اپنے لبوں
سے لگایا اور ایک
سپ لیا مزہ کی ھے پیتے ہی فورا تعریف کی گئ

پانچ منٹ تک وہ دونوں آسمان۔ کی ہی جانب
دیکھتے رہے اور کچھ پل بعد مستجاب بولا۔۔

سحر ایک بات پوچھوں مستجاب اس کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے بولا جی پوچھے وہ اس کی جانب دیکھنے سے اجتناب کرتے ہوئے بولی کیا تم نے مجھے میرے اس فعل کے لئے معاف کر دیا ھے اس نے چہرہ گھما کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور سپاٹ لہجے میں بولی کس فعل کیئے ؟؟

وہ سمجھ تو چکی تھی لیکن شاید سمجھنا نہیں چاہتی تھی مستجاب کا سر جھکا اور سحر نے اپنا چہرہ واپس سامنے کی جانب کر لیا۔۔

میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا تھا کیا تم نے مجھے معاف کر دیا میرے اس عمل کے لئے اس کو اپنی آواز تھوڑی کھوئی کھوئی سی محسوس ہوئی

آپ کو کیا لگتا ھے وہ جواب دینے کے بجائے اس سے ہی سوال کر گئی تھی۔۔

مجھے لگتا ھے شاید تم نے مجھے معاف کر دیا ھے وہ کھوکھلے سے لہجے میں بولا اتنا آسان نہیں ھے مستجاب آپ کو اس حرکت کے لئے معاف کرنا مجھے آپ سے ہر چیز کی امید تھی لیکن مجھے اس چیز کی امید آپ سے ہر گز نہیں تھی

آواز نم سی ہونا شروع ہو گئی تھی میں جانتی ہوں شاہ خاندان مرد اپنی غیرت کے معاملے میں کسی کو نہیں دیکھتے لیکن میں نے تو ایسی کوئی بات ہی نہیں کی تھی جس پر اپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا

مستجاب کا سر مزید جھکا آپ تو عورت زات کو دو ٹکے کی بول رہے تھے بس وہ میں سن نہیں

سکی تھی اور میں نے آپ کو جواب دیا تھا اور اس میں اپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھا دیا آپ چاہتے

تھے نہ ہمارا رشتہ ختم ہو جائے اس نے نگاہیں گھما کر اس کی جانب دیکھا

جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا اب ایسا ہی ہو گا۔۔وہ چٹان جیسے سخت لہجے میں بولی۔۔

مستجاب کی سانسیں تھمنا شروع ہو گئی تھی میں لالہ کی بات پر اب عمل کرنا چاہتی ہوں میں دبو لڑکی سے ایک بہادر سحر بننا چاہتی ہوں

مستجاب کی آنکھوں میں نمی چمکنا شروع ہو گئی تھی میں ایک ایسی لڑکی بننا چاہو گی جو ایک چٹان جیسی ہوں جس کو توڑنا نہایت مشکل عمل ہوں میرے لالہ بولتے تھے اگر تمھاری ماں کسی ناجائز چیز یہ بات کی وجہ سے تم پر ہاتھ اٹھا رہی ھے تو ان کا ہاتھ بھی رو کو کیونکہ اگر تم بے قصور ہوں تو وہ گناہگار ہو جائے گی

اور میں ایسا اب نہیں چاہوں گی مجھے ہر حال میں مظبوط بننا ھے۔۔

لیکن تم مجھے کیوں چھوڑ رہی ہوں وہ بلکل رو دینے کو تھا آپ چاہتے تھے نہ کہ میں دادا سے بات کرو میں صبح ہوتے ہی ان سے بات کرو گی ان سے کہوں گی ہمارے رشتہ اب ختم کر دے آپ میرے ساتھ یہ زندگی نہیں گذارنا چاہتے ھے۔۔

لیکن میں اب ایسا نہیں چاہتا وہ بے ساختہ نم سی آواز میں بولا لیکن مستجاب اب میں چاہتی ہوں یہ رشتہ اب ہم دونوں میں ختم ہو جائے کیونکہ ساری زندگی کی تکلیف سے اچھا انسان کچھ دن کی تکلیف برداشت کر لے۔۔

اگر دادا نہیں مانے تو میں وجدان لالہ سے بات کرو گی اگر وہ نہیں مانے تو میں براق لالہ سے بات کرو گی اگر وہ بھی نہیں مانے تو اپ مجھے بینا انجام کی پرواہ کئے طلاق دے دینا پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔

رات زیادہ ہو گئی ھے میں اب چلتی ہوں وہ بول کر روکی نہیں تھی کسی کے دل کو بے رحمی سے تور کر چلی گئی تھی لیکن آج وہ بھی چاہتی تھی۔۔

جتنی تکلیف وہ ہمیشہ سے محسوس کرتی آئی

ھے وہ بھی کریں وہ ہمیشہ سے اس کے وجود کو نفی کر دیتا تھا آج اس نے بھی کر دیا تھا وہ بھی

چاہتی تھی وہ بھی محسوس کریں جتنی عزیت وہ آج تک محسوس کرتی تھی

اس کے جاتے ہی اس کے ہاتھ سے کپ چھوٹ کر گیرا اور آنکھیں اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا اور پر درد لہجے میں بولا "لالہ پلیز واپس آجاؤ میرا تو کوئی دوست بھی نہیں ھے کس سے میں اپنے دل کی بات کہوں لالہ آپ کا مستجاب بہت تکلیف میں ھے دل جل رہا ھے دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب ھے لالا پلیز

واپس آ جاؤ صرف ایک دفعہ آ نسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا اور دل بھی ٹوٹ کر کرچی کرچی ہوا۔۔۔

حمزہ ریسٹورنٹ جانے سے پہلے کیک لینے گیا تھا اس کے ساتھ عمیر بھی تھا جو گاڑی میں ہی

بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا حمزہ اپنی ہی دھن میں دکان میں داخل ہوتا اس سے پہلے ہی ایک

لڑکی دکان کی دہلیز سے الجھ کر زمین دوز ہوئی اور جو کیک اس کے ہاتھ میں تھا وہ بھی دور جا

کر گیرا حمزہ نے جب یہ سین دیکھا تو اسکے لئے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گئی۔۔

وہ منہ نیچے کر کے ہنسنے لگا وہ جو نیچے گیری تھی اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور خونخوار نگاہوں سے حمزہ کو گھورا جو تھوڑا دور اس سے کھڑا ہنس رہا تھا۔۔

۔وہ خود سے تلملا کر کھڑی ہوئی اور بے بسی سے اپنے کیک کو دیکھا جو زمین کی زینت بنا ہوا تھا پھر بھی بھاگ کر اس کے پاس پہنچی اور اللہ کا نام لیتے ہوئے اس کو کھول کر دیکھا تو کیک کا بیڑا غرق ہو چکا تھا وہ اس کی یہ حالت

دیکھ کر دانت پیس کر رہ گئی۔

ادھر ادھر دیکھا کوئی نہیں تھا اس پاس اور تھوڑی کی دور حمزہ کھڑا ہنس رہا تھا اس کو کچھ نہیں سوجھا تو حمزہ پر چڑھ دوڑی۔۔

یو چیپ انسان بتمیز کیا ملا تمھیں مجھ غریب کو گیرا کر میرا پورا کیک خراب کر دیا اتنی مشکل سے پیسے جما کر لینے کے لئے گئی تھی اور تم اس کا بیڑا غرق کر

کے رکھ دیا اللہ پوچھے گا تم سے وہ انتہائی دکھ سے کبھی اپنا کیک دیکھتی کبھی حمزہ کا چہرہ پھر ایک دم۔واپس ناک کے نتھنے پھلا کر بولی۔۔۔

پیسے نکالو میرے وہ مشکل سے ہی حمزہ کے سینے تک آ رہی تھی ناک کی چونچ ہر نظر کا چشمہ بھی تھا سی گرین کرتا اور نیچے جنس کی پینٹ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں گھما کر اسکارف ڈالا ہوا تھا۔۔

میں نے کیا کرا حمزہ اس الزام پر بھنچکا کر رہ گیا۔۔

ارے ارے کیسے کا کے بن رہے ہوں مجھے گیرا کر میرا نقصان کر کے کے کتنی آرام سے بول رہے ہوں میں نے کیا کرا میرے کیک کے پیسے نکالو جو تم نے خراب کیا ھے وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

کس خوشی میں میڈم میں کوئی پیسہ نہیں دوگا چاہے کچھ بھی ہو جائے جانتی نہیں ہوں مجھے میں کون ہوں وہ بھرم ہوتے ہوئے بولا

آرے تم نہیں جانتے میں کون ہوں دو منٹ صرف دو منٹ لگے گے مجھے یہاں بھیڑ اکٹھا کرنے میں اس لئے شرافت سے میرے پیسے مجھے دے دو

آرے تم کیا پاگل ہوں حمزہ کو اس کے دماغی کی حالت پر شک ہوا تم تم گھٹیا انسان تم ہو گے پاگل ایک تو میرا کیک خراب کر دیا اوپر سے مجھے بول رہے ہوں میں پاگل ہوں تم ہو گے پاگل مینٹل اور باؤلے بھی۔۔

او ہیلو زبان سنبھال کر بات کرو ذیادہ بول رہی ہوں تم اب میں بتا رہی ہوں میری پیسے مجھے دے دو ورنہ میں بھیڑ اکھٹا کر لو نگی اور شور مچا دو نگی تم مجھے چھیڑ رہے ہوں۔۔

حمزہ نے اس کی جرات پر ضبط سے جبڑے بھنچے اور شدید طیش میں بولا کرو تم بھیڑ اکھٹا دیکھتا ہوں کون آتا ھے اور کیا کرتا ھے میرے ساتھ۔۔

اچھا تو تم مجھے تڑی لگا رہے ہوں۔۔

ہاں لگا رہا ہوں تم بھیڑ اکھٹا کرو دیکھتا ہوں

کیا ہوتا ھے میرے ساتھ وہ نہایت سنجیدگی سے بولا۔۔

دیکھوں مجھے تڑی مت دو میں کر لو گی

اکھٹا وہ تنبیہہ انگلی اٹھا کر بولی تم کرو جب سب یہاں جما ہو جائے گے تو میں ان کو سی سی

ٹی وی فوٹیج دیکھا دو گا وہ دیکھوں وہاں کیمرہ لگا ہوا ھے اس نے دکان کے اوپر اشارہ کرتے

ہوئے کہاں اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تو زبان دانتوں میں دبائی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی کے

اب بچے کیسے ہاں تو مس اپ کیا بول رہی تھی دیکھو میں نے اتنی مشکل سے اپنا بجٹ بنا کر

کیک لینے آئی تھی وہ بھی گیر گیا

وہ رونے جیسی شکل بنا کر بولی اور ہاں مجھے دیر ہو رہی ھے میں جا رہی ہوں

دوسری کوئی بات نہیں بنی تو سر پیر دوڑی حمزہ نے تاسف سے

اس کی پیٹ کو دیکھا اور سر جھٹک کر دکان کے اندر گیا۔۔

مشائم کو اٹھنے میں کافی دیر ہو گئی تھی وجدان نے ایک پل کے لئے سوچا بھی تھا اس کو اٹھانے کا

لیکن پھر سر جھٹک کر اپنے کام سے چلا گیا اب وہ واشروم سے فریش ہو کر باہر آئی اور فون اٹھا

کر حمزہ کو کال ملائی دو بیل کے بعد فون اٹھا لیا گیا تھا

اسلام علیکم حمزہ نے فون اٹھاتے ہی

آداب سے سلام کیا وعلیکم السلام کیا بنا ملے تم اس لڑکی سے۔۔

نہیں مشی بس میں اور عمیر بھائی نکل رہے ھے ابھی ایک دکان پر آئے تھے کام سے

حمزہ ٹائم پر پہنچ جانا اور اس سے مل بھی
لینا یار مشی ایک پرو بلم ھے۔۔

کیسی پرو بلم ؟؟ میں پہچانوں گا کیسے اس کو صرف نام پتہ ھے مجھے اس کا اور کچھ بھی نہیں۔۔

ٹیبل نمبر پانچ پر تم کو وہ مل جائے گی وہاں چلے جانا جو لڑکی وہاں موجود ہو گی اس سے نام پوچھ لینا اگر کو وہ حمنہ ہوئی تو اس سے سامان لے لینا اور ساتھ میں اس کے گاؤں اجانا ٹھیک ھے یہ اب بھی کوئی پرو بلم ھے ؟؟

ہاں یہ نشانی ٹھیک رہے گی تم اکیلے ہوں یہ عمیر ساتھ ہی ھے وہ سوالیہ بولی ابھی تو بتایا ھے آپ کو عمیر بھائی اور میں بس نکلنے لگے ھے۔۔

ہاں صیح ھے عمیر بھی مل لے اس سے یہ لڑکی بہت کام آئے گی ہمارے سائیبر ایکسپرٹ ھے یہ کمپیوٹر لیپ ٹاپ کا کیڑا ھے میں نے سیلری وغیرہ سب فیکس کرلی ھے تم عمیر اور وہ تینوں یہاں آج ہی رات کو گاؤں آؤ گے ٹھیک ھے پھر ساری کاروائی تم سب کی موجودگی میں ہی شروع کرے گے اس ڈیتھ کلئیر؟؟

یس کلئیر۔۔اور اس کو چند نصیحتیں کر کے کال کاٹ دی اب ناشتہ کے لئے نیچے کی جانب بڑھی دن کے کوئی بارہ کا ٹائم ہو رہا تھا حویلی

میں سب ہی اپنے کاموں میں مشغول تھے

آج وجدان براق اور مستجاب کے ساتھ آفس گیا تھا پنچایت صغیر شاہ اور ان کے بیٹے گئے تھے ناہید بیگم اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی جبکہ نگینہ بیگم پھپھو کے ساتھ آریان کو دیکھنے ہسپتال گئی ہوئی تھی۔۔

کچن میں سحر کافی دنوں بعد آج کھانا پکانے آئی تھی مشائم کچن میں داخل ہوئی تو اس کو سحر کی پشت دیکھائی دی وہ بلو شلوار قمیض اور سفید دوپٹے سر پر جمائے کھانا پکانے میں مگن تھی

وہ اس کی پشت دیکھتے ہی پہچان گئی تھی یہ سحر ھے اس نے مصطفیٰ کے منہ سے اس کے بارے بہت سنا تھا وہ جانتی تھی مصطفیٰ کے لئے سحر کیا اہمیت رکھتی ھے۔۔

مشائم نے مسکراتے لہجے میں اس کو سلام کیا

اسلام علیکم کیسی ہوں اور بول کر ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی سحر نے مڑ کر اپنے سامنے بیٹھی لڑکی

کی جانب دیکھا جو وائٹ شلوار قمیض اور وائٹ ہی دوپٹہ شانوں پر پھیلائے اس کو مسکرا کر

دیکھ رہی تھی آنکھیں بہت دلکش تھی اس کی اس بات کا اطراف اس نے اپنے دل۔میں کیا۔تھا

مشائم کی آنکھوں میں بہت کشش تھی اس کی آنکھیں کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ لیتی

تھی سرخ سفید رنگت اور چہرے پر بھلی مسکراہٹ وہ سحر کو بہت پیاری لگی تھی

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ھے وہ دھیمی آواز میں اس کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

ہم بھی بلکل ٹھیک ھے نام کیا ھے تمھارا۔۔

میرا۔ نام سحر شاہ ھے۔۔

مجھے لگا تھا جتنا میں نے مصطفٰی سے تمھارے بارے میں سن چکی ہوں تم وہی ہوں تمھارے انداز سے ہی پہچان گئی تھی میں کے مصطفٰی کی لاڈلی بہن ھے یہ وہ مسکراتے لہجے میں اس کو دیکھ کر پر سوز آواز میں بول رہی تھی مصطفٰی کے زکر پر اداسی والی مسکراہٹ آئی

آپ جانتی ہوں لالہ کو وہ سوالیہ نگاہوں سے

اس کو دیکھ کر بولی بہت اچھا دوست تھا میرا میری اور اس کی بہت بنتی تھی لیکن مجھے

بہت تنگ کرتا تھا وہ ہلکا سا قہقہ لگا کر بولی

وہ مجھے بھی بہت تنگ کرتے تھے لیکن پتہ ھے آپ کو میں تو چاہتی ہوں وہ مجھے دوبارہ ویسے ہی تنگ کریں لیکن۔اب ایسا ممکن کہاں آنکھیں
نمکین پانی سے بھرنے لگی تھی

وہ جتنا خود کو رونے سے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی اس کو اتنا ہی رونا آرہا تھا مشائم نے اس کو روتا دیکھا تو ضبط سے جبڑے بھینچے اور سخت لہجے میں بولی افسوس ہو رہا ھے مجھے سحر شاہ تمھارا بھائی جو تمھیں بنانا چاہتا تھا نہ تم اس کی زندگی میں بنی نہ اس کے مرنے کے بعد۔۔

سحر نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اس کو ہر گز توقع نہیں تھی کہ وہ مرنے کا ورد یوز کرے گی مصطفیٰ کیا چاہتا تھا تمھیں

مظبوط چٹان کی طرح دیکھنا اور تم سوائے رو کر اسے تکلیف پہنچانے کے علاوہ کچھ نہیں

کر رہی ہوں۔۔

میں رو نہیں رہی ہوں وہ جلدی سے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے بولی

ہمم وہ تو دیکھ رہا ھے کون رو رہا ھے اور کون ہنس رہا ھے تم سے اتنا ہی کہوں گی لڑکی خود کو مظبوط بناوا گر رونا چاہتی ہوں تو خدا کے سامنے رو خود کو تکلیف میں رکھوں گی تو وہ بھی وہاں خوش نہیں رہے گا اور اتنا رونے والوں کے خواب میں بھی نہیں آتے

آپ کے دل سے عزیز لوگ کیا آیا تمھارے خواب میں ایک دفعہ بھی؟؟ سحر نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا۔۔

وہ کبھی نہیں آئے گا جب تک تم رونا نہیں چھوڑو گی مجھے نہ سمجھ نہیں آتا سحر انسان کو جب اللہ زمین پر بھیجتا ھے تو انسان کتنا خوش ہوتا ھے سیلبر شن کرتا ھے آپنے دوستوں کے ساتھ خوشیاں باٹتا ھے اور جب وہ اللہ اپنی دی ہوئی چیز واپس لیتا ھے تو انسان اتنا روتا کیوں ھے وہ تو اللہ کی چیز ھے نہ لے لی اس نے

آج مصطفیٰ ھے کل میں ہو گی پھر تم ایک نہ ایک دن سب کو جانا ھے پھر اتنا رونا کیوں وہ سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

میں رونا نہیں چاہتی لیکن آنسوں میری آنکھوں میں خود آجاتے ھے وہ نہایت افسوس سے بول رہی تھی۔۔

میں جانتی ہوں تم خود کو روکنے کی کوشش کرتی ہوں تم رو نہ لیکن تم پھر بھی رو جاتی ہوں یہاں پر ہی تو سحر بی بی آپ کو خود پر کنڑول کرنا ھے جس دن تم

نے اپنے اموشنز پر کنٹرول پالیا اس دن یہ دنیا تمھاری مٹھی میں ہو گی اور تم ہر وہ چیز کر سکو گی جو تم۔ چاہتی ہوں۔۔

میں جانتی ہوں یہ بہت بڑی بات بول رہی ہوں کیونکہ تم الگ مزاج اور ماحول کی ہوں لیکن

خود کو کنٹرول کرنا۔ سیکھو ورنہ تمھیں کوئی اور کنٹرول کرنے لگے گا اور تم ایک کٹ پوتھلی

بن جاؤ گی کبھی بھی مدد کی کسی بھی قسم کی ضرورت ہوں تو بنداس ہو کر بولنا کبھی

گھبرانہ مت بہت پیار کرتا تھا مصطفیٰ تم سے اور ہم سب سے بھی میرا دوست تھا دل کے بہت

قریب تھا اس لئے اس کے ہر رشتہ میرے لئے بھی اتنا ہی ایمپورٹنٹ ھے

بہت افسوس ھے مجھے اس کے جانے کا لیکن مجھے صبر آ گیا ھے یہی سوچ کر کے وہ اللہ کی چیز تھی اس نے لے لی چندہ جتنا خود کو تکلیف دو گی اتنی ہی تکلیف اس کو بھی ہو گی میری بات سمجھ آ رہی ھے

سحر نے اپنی آنکھیں صاف کریں اور مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا یہ ہوئی نہ بات گڈ گرل

مشائم دل سے مسکرائی تھی میم اگر آپ کو برا نہ لگے تو پلیز مجھے ناشتہ مل سکتا ھے دراصل

مجھے دوائی لینی ھے پلیز وہ عاجزی سے بولی ب

س پانچ میں آپ کو مزے دار سا پراٹھا بنا کر دے

دیتی ہوں نہیں بچے مجھے پراٹھا نہیں چاہیئے وہ بلکل مصطفیٰ کی طرح بولی سحر نے بے ساختہ

مڑ کر اس کی جانب دیکھا

دراصل میں ڈائیٹ کرتی ہوں بس مجھے بریڈ اور مکھن دے دو اور ایک کپ مزے والی چائے پلیز۔۔

جی ابھی بنا دیتی ہوں وہ بول کر اپنے کام میں مگن ہو گئی اور مشائم بھی اس سے تھوڑی دیر میں کوئی نہ کوئی بات کرتی رہی۔۔۔

وہ لوگ میٹنگ روم میں بیٹھے آفس کے ورک پر ڈسکشنز کر رہے تھے وجدان سربراہی کرسی پر

براجمان تھا آج اس نے شلوار قمیض نہیں پہنی تھی بلکہ وہ بلو جینز کی پینٹ اور سفید شرٹ

میں تھا جس کے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے تھے شرٹ اس کے مظبوط کسرتی جسم پر بہت ٹائیٹ
تھی جس سے اس کی سیکس پیک بھی واضح ہو رہے تھے۔۔

بال جیل سے سیٹ تھے وہ بہت سنجیدگی سے میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا وہ سنجیدگی میں بھی غضب ڈھ رہا تھا وجدان کی ایک دو بار نظر مستجاب پر جاتی جو بہت خاموشی سے نظریں جھکائیں کسی اور ہی جہاں میں تھا اس کا دیہان بلکل میٹنگ کی جانب نہیں تھا جبکہ براق بھی اس کو تھوڑا کھویا کھویا لگا۔۔

سو جتنے بھی پوائنٹ میں نے آپ لوگوں کو دیئے ھے ان سب پر فوکس کریں اور مجھے کسی سے
بھی کوئی شکایت کا موقع نہیں چاہیئے سو جسٹ لیو اویری ون ۔۔

اس نے جلد ہی میٹنگ ختم کریں اور سب کو وہاں سے جانے کے لئے کہاں سوائے مستجاب اور براق کے دونوں ابھی بھی دنیا سے غافل کسی اور ہی سوچ میں غم تھے اس نے اپنا گلا کھنکارہ اور دونوں سے ایک ساتھ ہی اپنے روب دار آواز سے مخاطب ہوا کیا۔۔

کیا بات ھے جو تم دونوں کو اتنا پریشان کر رہی ھے جس کی وجہ سے میٹنگ پر بلکل دیہان نہیں دیا تم دونوں نے بڑا بھائی ہوں تم دونوں کو بینا کسی ہچکچاہٹ کے شئیر کر سکتے ہوں مجھ سے

براق اور مستجاب دونوں نے بے ساختہ سر اٹھا کر اس کے سنجیدہ چہرے کی جانب دیکھا سب سے پہلے مستجاب گڑبڑاتے ہوئے بولا کچ۔۔۔کچھ نہیں ہوا ھے بھائی سب ٹھیک ھے کوئی پریشانی والی بات نہیں ھے اس کو ایک دم ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہوں

مستجاب کیا تم جانتے ہوں مجھے جھوٹ نہیں پسند؟؟اس نے سوالیہ اس سے پوچھا

جی بھائی مجھے علم ھے آپ کو جھوٹ نہیں پسند اس نے نگاہیں نیچے کریں ہی کہاں

اس وقت تم کیا کر رہے ہوں۔۔

میں آپ۔۔۔۔سے۔۔۔۔بات وہ تھوڑا ہچکچا کر بولا۔۔

نہیں تم بات نہیں جھوٹ بول رہے ہوں وہ بلکل سپاٹ انداز میں بولا اگر کوئی پریشانی والی بات ھے تو بچے بولوں میں سب ٹھیک کر دو گا مستجاب نے ایک نظر اس کو دیکھا اور دل۔ میں سوچا کے اس سے اپنی پریشانی شئیر کر لے

لیکن نیچے منہ کر کے انکار میں سر ہلایا

مستجاب "اس کے کانوں سے وجدان کی سنجیدہ آواز ٹکرائی تو اس نے سر اٹھا کر " اس کی جانب دیکھا بولو کیا بات ھے جو میرا بھائی اتنا پریشان ھے وہ بے حد نرمی سے بولا اس کی

آنکھوں میں بے ساختہ نمی چمکی براق نے جب اس کی آنکھوں میں نمی محسوس کریں تو وہ بھی نرمی سے بولا کیا بات ھے مستجاب ھے ہم بھی تمھارے بھائی ھے بولو تو صحیح کیا پتہ ہمھارے پاس مسئلہ کا حل موجود ہوں اس نے

دونوں کو ایک نظر دیکھا اور گہری سانس لے کر نہایت دکھ بھرے لہجے میں بولا لالہ جب مصطفیٰ لالہ اس دنیا سے گئے تھے وہ مجھ سے ناراض تھے اور مجھے اتنا وقت بھی نہیں ملا تھا کہ میں ان سے معافی مانگ لو صرف ایک شخص ھے اگر وہ مجھے معاف کر دے تو وہ بھی معاف کر دیں گے لیکن وہ کسی صورت مجھے معاف نہیں کر رہا ھے وہ بھی اس ظالم دنیا کی طرح پتھر بن گیا ھے۔۔

کس بات پر ناراض تھا وہ اس کی بات سن کر وجدان سنجیدگی سے بولا وجدان کی سنجیدہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو

اس کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی اور اس نے بے حد دھیمی آواز میں کہاں میں نے سحر پر ہاتھ اٹھایا تھا آنکھیں بلکل نیچے تھی اس کی بات سن کر وجدان نے ضبط سے جبڑے بھنیچے جبکہ براق اپنی کرسی سے کھڑے ہو کر

بینا لحاظ کے ڈھاڑا تمھاری ہمت کیسے ہوئی ہماری سحر پر ہاتھ اٹھانے کی اس کا تو خون ہی کھول گیا تھا اس کے منہ سے یہ بات سن کر

مستجاب کو اپنا آپ زمین پر گڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وجدان نے اس کے چہرے پر شرمندگی کے آثار دیکھے تو براق کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کے لئے کہاں وہ صرف وجدان کا لحاظ کر کے بیٹھ گیا تھا ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کے منہ پر بھی رکھ کے دو تھپڑ لگائے تم نے

سحر پر ہاتھ کیوں اٹھایا وہ جو بلکل نیچے نگاہیں کر کے بیٹھا تھا وجدان کی آواز سے واپس ہوش میں آیا اور ایک سرد سانس کھینچ کر واپس سے بولا آپ سب جانتے ھے نہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میرا نکاح اس سے ہوں اس لئے میں اس کو ہر بار

بولتا تھا کہ وہ آپ سے یہ پھر دادا سے بات کر لے لیکن اس کی ایک اچھی بات تھی وہ کبھی میرے سامنے ایک لفظ نہیں بولتی تھی

خاموشی سے سب کچھ برداشت کر جاتی تھی لیکن اس دن جب میں نے کہاں کے اس نے ایک نظر براق کو دیکھا اور لہجے کو مزید شرمندہ کرتے ہوئے بولا میں نے حفصہ بھابھی کو دو ٹکے کی بول دیا تھا براق کی رگیں غصہ سے پھٹنے کے قریب تھی اس کا واقع بس نہیں چل رہا تھا وہ مستجاب کو دو یہ تین تھپڑ تو لگائے

لیکن بھائی بس وہ میرا غصہ تھا جو میں سحر پر نکالنا چاہتا تھا اور کوئی مطلب نہیں تھا میرا لیکن اس دن سحر نے مجھ سے یہ بول دیا کہ میں خود جا کر دادا سے بات کر لو لالہ مجھ سے برداشت نہیں ہوا اس کا میرے آگے بولنا

اور میرا ہاتھ سحر پر اور میری یہ گھٹیا حرکت مصطفیٰ لالہ نے دیکھ لی تھی

اور اللہ کی قسم انہوں نے مجھے بھی ویسے ہی بلکہ اس سے بھی تیز تھپڑ اسی وقت مارا تھا اس کی بات سن کر براق بولا۔۔۔

بلکل ٹھیک کیا تھا بلکہ مصطفیٰ لالہ کو ایک نہیں دو لگانے چاہیئے تھے تمھیں
براق غصہ بھری آواز میں دانت پیس کر بولا اس نے شرمندہ نگاہوں سے
وجدان کی جانب دیکھا جس نے آگے بولنے کا اشارہ کیا

تو وہ مزید بولنے لگا اس کے بعد لالہ نے کہاں تھا اگر وہ تمھیں معاف کر دیتی ھے
تو ہی وہ معاف کرے گے اس کی آواز یہاں کافی نم ہو گئی تھی

تو تم نے معافی مانگی ؟؟؟ وجدان کا لہجہ بلکل سپاٹ تھا

ہاں انتقال کے تیسرے دن لالہ میں نے اس کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگی تھی
براق کے ماتھے کے جو بل تھے یک دم ختم ہوئے تھے

وجدان نے بھی بہت گہری نگاہوں سے اس کو دیکھا اور سنجیدگی سے پوچھا تو
معاف کیا اس نے ؟؟

مستجاب کی آنکھوں سے ایک آنسو گال پر پھسلا اور سر بے ساختہ نفی میں ہلا نہیں
لالہ میں نے
رات کو پھر معافی مانگی تھی اس سے لیکن اس نے مجھے معاف نہیں کیا اور لالہ
آپ کو پتہ ھے
وہ بول رہی ھے کہ وہ مظبوط بنے گی وہ مصطفیٰ لالہ کی بات پر عمل کریں گی لیکن
وہ

ان کی بات پر عمل تو کر رہی ھے لیکن غلط جگہ پر اور بول رہی ھے وہ دادا سے بات کریں گی

کیسی بات دونوں تقریباً ساتھ بولے تھے یہی کہ ہم دونوں کا نکاح ختم کر دیا جائے اور آپ تو

جانتے ھے آج کل دادا کس قدر ایموشنل ہو گیے ھے وہ اس کی بات پر انکار نہیں کریں گے

براق اور وجدان دونوں کو جھٹکا لگا تھا اس کی بات سے اس نے کہاں ھے اگر دادا نہیں مانے تو وہ آپ سے یہ براق لالہ سے بات کریں گی لیکن لالہ میرا خدا گواہ ھے میں نہیں چاہتا یہ نکاح ختم ہوں

وہ لالہ کی کتنی لاڈلی تھی مجھے لگتا ھے وہ دادا سے یہ بات کریں گی اور میں جانتا ہوں دادا

مان جائے گے وہ نہایت دکھ سے بول رہا تھا

وجدان اور براق اب اس کو بہت افسوس سے

دیکھ رہے تھے کاش آج میرے لالہ زندہ ہوتے وہ کبھی مجھے اتنا دکھ میں نہیں دیکھ پاتے اس

کی آواز بہت نم ہو رہی تھی

براق ایک دم غصہ سے بولا ہاں ہاں تو ہم کو بھی مار دے ہم تو کچھ ھے ہی نہیں نہ تیرے۔۔

نہیں لالہ ایسی بات نہیں ھے وہ بس مصطفیٰ لالہ کی ہر بات سن لیتی تھی نہ اس کی بات سن کر وجدان اپنی گھمبیر آواز میں بولا اگر۔۔

ابھی جو تم نے کیا ھے سحر کے ساتھ ہمارے بیچ اگر مصطفیٰ بھی ہوتا وہ بھی بغیر سحر کی مرضی کے تمھارا ساتھ کبھی نہیں دیتا لیکن وہ جب میرے پاس بات کرنے آئے گی تو میں دیکھ لونگا مستجاب میں تمھارے ساتھ ہوں لیکن اگر تم نے یہی غلطی دوبارہ کریں خدا کی قسم میں بینا کسی دوسری بات کے تمھارا اور اس کا نکاح ختم کر دوگا

مستجاب جو اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا لیکن ابھی بھی میں سحر کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کروگا اگر وہ دادا کے پاس جانے سے پہلے میرے پاس آگئی تو میں اس کو سمجھانے کی کوشش کروگا اگر وہ دادا

کے پاس چلی گئی اور انہوں نے اس کی بات مان لی تو پھر میں کچھ نہیں کر سکتا وہ حتمآ بولا

لیکن آپ میرا ساتھ دیں گے نہ وہ ایک آس سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا ہاں لیکن

یاد رکھنا اگر یہ حرکت دوبارہ ہوئی تم سے تو تمھارا یہ سحر کا لالہ نہیں ایک سردار وہ بھی

پنچایت میں ملے گا پھر وہی تمھاری سزا تجویز کی جائے گی از ڈیتھ کلیئر جی لالہ اب سب کلیئر ھے وہ نم آنکھوں سے مسکراتا ہوا بولا

× = × = × = × = × = × = ×

اب آپ بتائیں صاحب کیا بات ھے جو تم اتنا غم صم بیٹھے ہوئے ہوں وجدان نے نظر مستجاب سے

ہٹا کر براق پر مرکوز کریں۔۔

لالہ زیادہ کچھ نہیں بس حفصہ کی وجہ سے پریشان ہوں وہ تھوڑا تھکن زدہ آواز میں بولا

کیوں کیا ہوا؟؟آپ کی والی نے میری والی کو کل پورا دن بڑا رولایا ھے

مطلب؟؟ وجدان اچھنبے سے بولا۔ مطلب یہ کہ آپ کو یاد ھے وہ جو نکاح میں دونوں بہن بھائی آئے

تھے اور اس سے پوچھا تھا کہ نکاح کیوں ہوا ھے اس کا اور آس نے کچھ بھی نہیں بتایا تھا

اس بات پر وہ ناراض ھے جو میری والی بلکل برداشت نہیں کر پا رہی ھے اس لئے اس نے سارا دن

رو رو کر بخار چڑھا لیا ابھی بھی دوائی کھلا کر آئے ہوں لیکن۔ایک پرو بلم ھے ابھی بھی لالہ۔۔۔

کیسی پرو بلم ؟؟اس نے مجھ سے کہاں ھے کہ میں مشائم سے بات کرو اور ان کو راضی کرو کے

وہ مان جائے لیکن میں کیا بات کرو میں تو ابھی تک ان کی پہلی دھمکی سے نہیں نکلا

اب کیا بات کرو ان سے آپ بات کر کے دیکھ لے کیا پتہ بات بن جائے وجدان نے اس کی بات سن کر ایک گہرا سانس لئے اور سنجیدگی سے بولا

میں تم کو ابھی یہی بولتا ہوں ابھی ان دونوں کو خود ہی اس مسلہ پر نظر ثانی کرنے دو میری مانو تم بھی دور رہوں ان بہنوں کے معاملات سے

لیکن لالہ وہ ایک آس سے بول رہی تھی میں انکار نہیں کر پایا لیکن اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی ھے میں کیسیے مناؤں ان کو وہ تھوڑا پریشان تھا

چلو میں ایک دفعہ تمھارے خاطر بات کر کے دیکھوں گا پریشان نہ ہوں کیا پتہ بات بن جائے

بہت شکریہ لالہ آپ کا دونوں ایک ساتھ بولے براق کو کچھ یاد آیا تو وہ فورا بولا ویسے لالہ میں نے کیا سنا ھے کہ وہ مصطفیٰ لالہ کا کیس ری اوپن کر رہی ھے یہ بات سن کر مستجاب کے ماتھے پر بے ساختہ بل پڑے

کیا مطلب ھے اس بات کا وہ طیش سے بولا۔۔

وجدان نے ایک گہری نظر سے اس کو دیکھا اور اپنی سرد آواز میں بولا براق مستجاب تصویر کے

ہمیشہ دو رخ ہوتے ھے ایسے ہی مصطفیٰ کے قتل کے دو رخ ھے اور ہم لوگ ابھی صرف ایک رخ سے

واقف ھے لیکن اس لڑکی نے مجھے اور دادا کو تھوڑا تھوڑا دوسرے رخ سے آشنا کروایا ھے

اس کی باتوں میں کہی حد تک سچائی ھے مجھے بھی اب لگ رہا ھے اشر بیگ قاتل نہیں ھے ہم مہز صرف ایک دھمکی سے اس کو قاتل نہیں ٹہرا سکتے

لالہ آپ کیوں بھول رہے ھے وہ لڑکی اپنے بھائی کو تو بچائے گی ہی مستجاب کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کچھ کر جائے۔۔

مستجاب تم نہیں جانتے ان وکیلوں کے پاس ایک ایسی حنس ہوتی ھے جو ان کو مجرم پہچاننے میں مدد دیتی ھے اس کی باتیں بہت الگ ہوتی ھے اس لڑکی کے پاس کنفینسنگ پاور بہت زبردست ھے اس نے دادا کو بھی آسانی سے کنفینس کرلیا

اس نے دو مہینے کا وقت لیا ھے مجھ سے اگر یہ ثابت کر دیتی ھے کہ اشر بیگ مجرم نہیں ھے تو یہ آزاد ہو جائے گی لیکن اگر یہ نہیں کر پائیں تو اشر بیگ کو خود پھانسی دلوائے گی اس نے وعدہ کیا ھے اس کے بارے میں جتنا سنا ھے یہ لڑکی کبھی اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹتی ھے

اس لئے ہی تو اس کو سرکل میں سچائی کے نام سے جانا جاتا ھے۔۔

تو لالہ اشر کی پھانسی کے بعد ان کا کیا ہو گا براق کچھ سوچتے ہوئے بولا اگر اشر کو سزا مل جاتی ھے تو یہ چلی جائے گی

لیکن لالہ ونی کی ہوئی لڑکی کب واپس کی جاتی ھے مستجاب بھی تھوڑا سوچتے ہوئے بولا

لیکن اس نے شرط ہی یہ رکھی ھے جس کو میں نے اور دادا دونوں نے مان لیا ھے۔۔

کیا واقع دادا نے بھی مان لیا ھے۔براق کی حیرت سے بھری آواز حلق سے نکلی۔۔

ہاں وہی تو میں بول رہا ہوں اس لڑکی کی کنفینسنگ پاور بہت اچھی ھے خیر دیکھتے ھے دو مہینے تک کیا کرتی ھے لیکن مجھے پتہ نہیں کیوں بھروسہ ہو رہا ھے اس لڑکی پر بہت الگ ٹائپ ھے میں نے ایسی لڑکی زندگی میں کبھی نہیں دیکھیں ھے دبنگ ھے کچھ تو ایسا سامنے لائے گی جو ہم سب کو ہلا کر رکھ دے گا لیکن

جب کی جب دیکھی جائے گی میں روز آفس نہیں اسکتا ہوں ویک میں صرف دو بار ہی اوں گا اس لئے باتیں بعد میں ابھی بیک ٹو ورک وہ بول کر اٹھا اور اپنے کیبین کی جانب بڑھ گیا پیچھے وہ بھی اثبات میں سر ہلا کر اس کے پیچھے ہی میٹنگ روم۔سے نکلے اور اپنے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔

یار عمیر بھائی اسی ریسٹورنٹ کا اڈریس دیا تھا نہ مشائم نے حمزہ موبائل پر اڈریس دیکھتے ہوئے

بولا۔۔

یار ھے تو یہی لیکن کوئی دیکھ کیوں نہیں رہی ھے کیا کریں مشی کو کال کرو کیونکہ اس لڑکی کا نمبر بھی نہیں ھے پاس ہمارے عمیر نے فورآ نفی کی

نہیں کال نہیں کرو اس نے ٹیبل نمبر بتایا ھے نہ وہاں چلتے ھے وہ بھی آتی ہو گی۔۔

ہاں بھائی یہ ٹھیک ھے چلو اپنی ٹیبل پر چلتے ھے کیا ہتہ ابھی تک آئی نہ ہوں وہ بول کر دونوں ٹیبل کی جانب بڑھے جہاں ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی سی گرین کرتا بلو جینز گلے میں اسکارف آرے یہ کیا یہ تو وہی کیک شاپ والی لڑکی تھی

حمزہ اس کے سامنے آتے ہوئے شاہستہ آواز میں سلام کیا اسلام علیکم کیسی ھے آپ میم اس کی

آواز حمنہ کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے جھٹکے سے سر اٹھا کر

اس کی جانب دیکھا

حمزہ کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا اپنے سامنے اس چھوٹی آفت کی پرکالا کو دیکھ

تم "حمزہ کے منہ سے شوکڈ بھری آواز نکلی۔۔"

آپ "حمنہ بھی بے یقینی کی کیفیت میں بولی "

اور عمیر ان دونوں کو بے وقوفوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہوں تم میرے پیچھا کرتے کرتے یہاں بھی آگئی ہوں حمزہ صدمے بھری آواز میں بولا۔۔

اسکیوز می یہی بات تو میں بھی بول سکتی ہوں آپ میرا پیچھے کرتے کرتے یہاں تک آئے ھے

میں کوئی پاگل نہیں ہوں جو تم جیسی سر پھیری لڑکی کے پیچھے او۔۔

آرے جاؤ تم ہوں پاگل ایک شریف لڑکی دیکھی نہیں پیچھے آگئے وہ تو بس زرہ غلط فہمی ہو گئی تھی میں سمجھی تھی کہ میرا کیک آپ
نے گیرایا ھے تو بس میں نے آپ سے بول دیا تھا وہ گڑبڑاتی ہوئی منمنائی۔۔

تو تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ حمزہ سپاٹ انداز میں بولا۔۔

میں کیوں بتاؤ میں یہاں کیا کر رہی ہوں وہ تیوری چڑھا کر بولی

آئی ڈونٹ کیئر تم یہاں کچھ بھی کرو پر یہ میری ٹیبل ھے اس لئے یہاں سے کٹو۔۔

او ہیلو تمیز سے یہ میری ٹیبل ھے وہ بھی طیش بھری آواز میں بولی۔۔

ایک سیکنڈ کوئی مجھے بتائے گا یہاں ہو کیا رہا ھے حمنہ کی نظر عمیر پر پڑی تو وہ پوری کانپ سی گئی وہ پولیس یونیفارم میں ہی تھا

سر۔۔سر میں نے کچھ نہیں کیا بس وہ زرہ سی غلط فہمی ہو گئی تھی اور آپ پولیس لے کر آ گئے

وہ بلکل رو دینے کو تھی ٹون وغیرہ سب کچھ بدل گئی تھی۔۔

عمیر کو جی بھر کے اس کی بے وقوفی پر ہنسی آئی اور ساتھ میں افسوس بھی ہوا جو حمزہ کے سامنے ایسی بات بول گئی تھی

حمزہ نے اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے عمیر کو آنکھ ماری اور اس کو ڈراتا ہوا بولا

ہاں ہاں سر

میں اسی لڑکی کا آپ کو بتا رہا تھا یہ وہی ھے اس نے ہی تو مجھ پر الزام لگایا تھا کیک شوپ

کے باہر یہ وہی ھے آپ اس کو گرفتار کریں

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ قہقہہ لگائے لیکن خود کو کنڑول کیا ہوا تھا

نہیں نہیں نہیں سر ایسا کچھ نہیں ھے میں نے کچھ نہیں کیا ھے یہ جھوٹ بول رہے ھے یہ لڑکا ہی مجھے چھیڑ رہا تھا یہ بد معاش بھی ھے اور بتمیز بھی ھے میں نے کچھ نہیں کہاں۔۔۔

جی نہیں سر یہ جھوٹ زیادہ بول رہی ھے ویسے اگر آپ پر کوئی بے بنیاد جھوٹا الزام لگائے تو کتنے سال کی سزا ہو گی حمزہ سوچتے ہوئے بولا

امم یہی کوئی پانچ چھ سال کی عمیر بھی اس کا ساتھ دیتے ہوئے بولا۔۔

نہیں میں نے کچھ نہیں کیا حمنہ کی آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگی تھی حمزہ اور عمیر نے اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھے تو فوراً سیدھے ہوئے

اور عمیر آگے آیا بیٹا مزاق کر رہا ھے ہم ایسا

کچھ نہیں کرنے آئے دراصل ٹیبل نمبر پانچ پر ہم نے ایک لڑکی سے ملنا تھا جوب کے سلسلے میں

عمیر نرم لہجے میں بولا۔۔

آپ کا نام حمزہ سر ھے وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی

وہ میں ہوں حمزہ پیچھے سے ہاتھ اٹھا کر بولا یعنی آپ لوگوں کو مشائم میم نے بھیجا ھے۔۔

بلکل صحیح پہنچانا عمیر مسکراتا ہوا بولا۔۔

مائے سیلف حمنہ فاروقی وہ ہاتھ آگے بڑھتے ہوئے بولیعمیر نے اس کا ہاتھ تھاما

۔۔

مائے سیلف ایس پی عمیر صدیقی اینڈ ہس سیلف حمزہ بیگ آپ سے مل کر خوشی ہوئی

کاش میں بھی یہی بولتی وہ ہلکی آواز میں منمنائی

کیا کہاں حمزہ ایک دم۔بولا؟؟

کچ۔۔کچھ نہیں۔۔

ہمم ٹھیک حمزہ بس کرو آپ سے ملنے کے لئے ہمیں مشائم۔بیگ نے بھیجا ھے

۔۔

جی میم سے میری بات ہو گئی ھے ان کا۔کچھ سامان ھے یہ وہ ایک شوپر اس کے سامنے کرتے

ہوئے بولی اور میم نے کہاں ھے آج سے ہی کاروائی شروع کرنی ھے تو آج ہی ہم لوگ گاؤں

کے لئے مطلب ابھی ہی نکلے گے

یعنی تمھاری ساری بات مشی سے ہو گئی ھے حمزہ آگے آتے ہوئے بولا جی سر میری ساری بات میم سے ہو گئی ھے۔۔

گڈ تو پھر بھائی ہم لوگ نکلتے ھے ہاں چلو وہ

تینوں ایک ساتھ ہی ریسٹورنٹ سے گاؤں کی جانب نکلے۔۔

♥ ♥ ♥ ♥

چلو جی سحر ہمارا تو ہو گیا ناشتہ مجھے تھوڑا کام ھے انشاللہ پھر ملاقات ہوتی ھے اور میری

باتوں پر گڑیا اثر کرنا بہت فائیدہ ہو گا

جی ٹھیک ھے وہ دھیمے سے بولی مشائم اپنی کرسی سے کھڑی ہوتی اس سے پہلے نورے دندناتی ہوئی کچن میں داخل۔ ہوئی

تمھیں کب بولا۔ تھا میں نے ناشتہ کے لئے اور تم ابھی تک میرا ناشتہ لے کر نہیں آئی وہ حلق کے بل چلائی سحر کا جسم پورا کانپ سا گیا تھا اس کی ڈھاڑ پر مشائم کے ماتھے پر بے ساختہ اس کے رویہ سے بل۔ پڑے

کچھ پوچھ رہی ہوں میں وہ ایک بار پھر روڈلی بولی۔۔

میں ان کو ناشتہ دے کر آپ کے لئے ہی لا رہی تھی سحر گھبراتے ہوئے بولی نورے نے نگاہ گھما کر مشائم کو کھڑے دیکھا جو سپاٹ انداز میں اس کو ہی دیکھ رہی تھی

تم اس کی وجہ سے میری بات انگنور کر گئی آنے دو ابھی ممانی جان کو اگر تمھاری عقل نہ ٹھکانے لگائی تو میرا نام بھی نورے نہیں سمجھ کیا رکھا ہے تم نے خود کو وہ حلق کے بل چلا کر بولی

اس گھر کی بیٹی اس گھر کی ایک لوتی پوتی اس شاہ خاندان کے وارثوں کی ایک لوتی بہن۔۔ مشائم ان دونوں کے بیچ حائل ہوتے ہوئے سپاٹ انداز میں بولی

تم بیچ میں مت بولو یہ تمھارا مسئلہ نہیں ھے ہٹو یہاں سے وہ اس سے بھی اسی انداز میں بولی

سب سے پہلے تو آپ مجھے سے تم سے نہیں آپ سے بات کریں دوسری بات یہ کہ میرا کام کر رہی

تھی اس لئے میں بولوں گی اور تیسری بات یہ کوئی ملازمہ نہیں ھے جو آپ اس سے اس ٹون

میں بات کر رہی ہوں یہی بہت بڑی بات ھے وہ آپ کام کر رہی ھے اس کی شکر گزار ہونے کے بجائے

آپ اس پر دھونس جما رہی ھے شرم آنی چاہئے آپ کو

تم بتاؤ گی مجھے ؟؟ کے مجھے کیا کرنا

ھے اور کیا نہیں آرے ہوتی کون ہوں تم مجھ سے ایسے بات کرنے والی۔۔

ابھی کہاں تھا آپ سے مجھ سے تم سے نہیں آپ سے بات کریں سیکنڈ چیز مشائم نے نظر گھما کر سحر کو دیکھا جو پریشان نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی مشائم نے آنکھ ماری اور اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے بولی۔۔

میں اس گھر کی بہو ہوں۔ سردار وجدان شاہ کی بیوی سحر کی بھابھی اور آئی تھنگ اب تو میں تمھاری بھی بھابھی ہوں نورے کے تو تن بدن میں آگ لگی تھی اس کی یہ بات سن کر اس کا ہاتھ یک دم اٹھا

لیکن مشائم۔ کے گال پر لگنے سے پہلے اس نے ہوا میں ہی اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ تھا ایک دفعہ یہ غلطی کر چکی ہوں اور اس کا خمیازہ بھی بھگت چکی ہوں امید

کرتی آئندہ یہ غلطی نہ ہوں آج ہاتھ پکڑا ھے کل جڑ سے اکھاڑ دو گی اپنی اوقات میں رہو ایک دم اس کو پیچھے کی طرف دھکا دیا

دیکھ لو نگی میں تمھیں چھوڑو گی نہیں میں تمھیں بتا رہی ہوں وہ تنبیہہ انگلی اٹھا کر بولی حفصہ جو کچن میں آئی تھی اس کو مشائم کے مد مقابل دیکھ پیچھے سے ہی اس کو کھینچا اور کچن کے گیٹ کی طرف دھکا دیا۔۔

اے ہوتی کون ہوں تم میری اپو کے ساتھ بتمیزی کرنے والی میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑو گی آپو آپ بس مجھے حکم دے میں اس چڑیل کا خون پی جاؤ گی۔۔

کوئی ضرورت نہیں ھے تمھیں پیچھے ہو جاو وہ اس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی آپو آپ اس کو اتنی اسانی سے کیسے چھوڑ سکتی ھے اس نے آپ سے بتمیزی کریں

اس کو کچھ پتہ تو نہیں تھا لیکن وہ مشائم کے مد مقابل ہوئی تھی یعنی وہ حفصہ کی آپو کے وہ ایسے کیسے جانے دیتی

مشائم کو ہنسی تو بہت آ رہی تھی لیکن چہرے پر سنجیدگی طاری کی ہوئی تھی پیچھے سحر بھی اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کے چکر میں سرخ سی ہو گئی تھی

اور نورے حفصہ کو ہونق بنی دیکھ رہی تھی

ابھی اس کے ساتھ ہوا کیا دفعہ ہوں یہاں سے

نورے ایک بار پھر دھکے پر ہوش کی دنیا میں لوٹی اور تینوں کو خونخوار نگاہ سے دیکھ

کر اپنے کمرے میں چلی گئی

آپو دیکھا کیسے میں نے اس کو ڈرا کر بھاگیا وہ فخریہ کالر جھاڑتے ہوئے بولی

کس نے کہاں تھا تم سے یہ سب کرنے کے لئے مشائم کا لحجہ بہت کڑک ہو گیا تھا۔۔

آپو وہ آپ سے بتمیزی کر رہی تھی حفصہ اس کا لحجہ دیکھ گڑبڑائی تھی۔۔

تم نے دیکھا تھا اس کو بتمیزی کرتے ہوئے۔۔

لیکن آپو وہ کھڑی ہوئی ایسی تھی میں سمجھی آپ سے بتمیزی کر رہی تھی

سب سے پہلی بات پلیز آپ مجھے یہ آپو مت کہے میں صرف اپنے بھائی کی آپو ہوں نہ کسی ایرے

غیرے کی حفصہ کا دل چنھاک کی آواز سے ٹوٹا تھا آپو کب تک آپ میرے ساتھ ایسا کریں گی وہ

نم سی آواز میں بولی

مشائم کو اندازہ ہو رہا تھا وہ ساری رات روئی ھے لیکن پھر بھی پتھر بنی رہی جب تک یہ دل جڑ نہیں جاتا پلیز حفصہ ہٹے مجھے میرے کمرے میں جانا ھے پھر وہ روکی نہیں تھی پیچھے اس کو بت بنا چھوڑ اپنا کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

رات کے کوئی نو کا ٹائم ہو رہا تھا شاہ خاندان خاموشی سے کھانا کھانے میں مگن تھا ٹیبل پر

سب موجود تھے سوائے آریان اور پھپھو کے وہ دونوں ہسپتال میں تھے ٹھیک دس سیکنڈ بعد

مشائم زینے سے اتر کر ڈائینگ ٹیبل کے پاس آئی اور

باآواز بلند سلام کیا اسلام علیکم اویری ون

نورے نے ایک نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی براق مستجاب حفصہ سحر اور وجدان سب نے تقریباً

ایک ساتھ ہی اس کے سلام کا جواب دیا

اور وہ بھی ان کا جواب ملتے ہی سیدھے ہاتھ والی خالی کرسی پر صغیر شاہ کے ساتھ بیٹھی اور بیٹھتے ہی ان سے ان کا حال دریافت کیا

کیسے ھے آپ سر طبعیت وغیرہ کسی ھے آپ کی ان کو اچھنبے ہوا تھا لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کر کے سادہ لہجے میں بولے۔۔

ہم ٹھیک ھے طبیعت بھی ٹھیک ھے آپ کیسی ھے

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں سر مجھے آپ کو ایک بات بتانی ھے بلکہ آپ سب کو ہی وہ بول کر سب سے ایک ساتھ مخاطب ہوئی سب نے اس کی جانب دیکھا اس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا آنکھیں سنجیدہ تھی وجدان بلکل اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا اور بہت گہری نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا

ابھی تھوڑی دیر بعد میرا بھائی حمزہ اور میری ایک اسیسٹنٹ حمنہ یہ بات حفصہ کو دیکھ کر خاصجتا کر بولی گئی تھی حفصہ کی آنکھیں لال ہو رہی تھی اور جو پولیس انسپکٹر ہمارے ساتھ اس کیس میں کام کر رہے ھے وہ تینوں ابھی آتے ہو گے

ابھی ہی کھانے کے بعد گھر کے ایک ایک فرد سے انفیسٹیگیشن ہو گی مصطفیٰ کے بارے میں

آپ لوگوں سے پوچھ تاچھ کی جائے گی امید کرو
گی میرے ساتھ تعاون کیا جائے گا اور کوئی بات بینا چھپائے مجھے بتائی جائے گی

کس کس سے ہو گی یہ پوچھ تاچھ صغیر شاہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے

سر سارو کا مطلب سب ہوتے ھے اب اس میں مصطفٰی کے ماں باپ شامل ہو یہ پھر اس کا۔ بھائی شامل ہوں یہ بہن سب کا۔ مطلب سب

تو آپ کیا حفصہ سے بھی پوچھ تاچھ کرے گی براق شاہ کسی خدشے کے تحت بولا سب میں

حفصہ بھی آتی ھے اس سے بھی ہو گی بلکہ اس سے تو اچھے سے ہو گی کیونکہ ہو سکتا ھے قاتل۔

یہیٔ ہوں

حفصہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا وجدان مستجاب براق سارے اس کی بات سے ہل سے گئے تھے۔۔

جب یہ یہاں آئی تھی اس کے ٹھیک دو دون بعد مصطفیٰ کا قتل ہو گیا ہمارا شک اس پر بھی جا سکتا ھے سر اس کے بعد ہمارا شک سحر پر بھی جا سکتا ھے جہاں تک مجھے پتہ چلا ھے لاسٹ ملاقات اس سے ہی ہوئی تھی پھر ہم نورے کا بھی بول

سکتے ھے کیونکہ لاسٹ میں وہ بھی تھی اس کے ساتھ یہ سارے جو حیرت سے اس کی بات سن رہے تھے

اس کی پوری بات سن کر تھوڑا ریلکس ہوئے صغیر شاہ نے کچھ سمجھتے ہوئے سر اثبات میں

ہلایا سر میں آپ سے بس اتنا کہوں گی مجھے آپ سب کی تعاون کی ضرورت ھے جب میں پوچھ

تاچھ کرو تو مجھے میری اوقات یاد نہ دلائی جائے صرف جواب دئے جائے یہ بات اس نے نگینہ

بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تھی

آپ سے درخواست ھے آپ سب کو۔یہ بات بول دے پلیز انہوں نے اس کی بات سن کر نگاہیں سب پر مرکوز کریں اور

بلند آواز میں بولے مشائم کچھ بھی پوچھے تو بینا یہ سوچے کے یہ ونی ھے اس کو ہر چیز صاف صاف بتائی جائے یہ میرا حکم ھے سب کے لئے ٹھیک ھے

سب نے اثبات میں سر ہلایا ابھی سب چیزوں کو چھوڑو اور کھانا کھاؤ تمھاری میڈیسن کا ٹائم ہو رہا ھے انہوں نے کہاں تو سب نے ایک حیرت بھری نگاہ ان پر ڈالی لیکن انہوں نے کسی پر توجہ دیئے بینا اپنا۔ کھانا شروع کیا اور ساتھ مشائم نے بھی

نورے نے نفرت بھری نگاہوں سے اس کو دیکھ رہی تھی اور حفصہ بہت دکھ سے۔۔۔

وہ لوگ ابھی کھانا کھانے میں ہی مگن تھے جب ایک ملازمہ آکر بولی صاحب وہ۔ ب۔۔۔۔اہر باہر

کیا باہر صغیر شاہ اپنی آنکھیں اس پر مرکوز کر کے سخت تیور سے بولے۔۔

صاحب جی وہ باہر بیگ خاندان کا لڑکا آیا ھے

اس کا لجہ ڈرا سہما تھا مشائم نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور سنجیدگی سے پوچھا۔۔

کتنا لوگ ھے

بی بی جی تین ھے ایک لڑکی ھے اور دو لڑکے ھے وہ سہمی نگاہوں سے سب کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

او کے آپ ان لوگوں کو ڈرانگ روم میں بیٹھائے میں آتی ہوں اس نے ایک گھبراتی ہوئی نظر سے صغیر شاہ کی جانب دیکھا انہوں نے اثبات میں سر ہلایا تو ان کی اجازت ملتے ہی وہ بول کر باہر گئی

مستجاب کی رگیں واضح دیکھ رہی تھی حمزہ کا سن۔ کر اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا یہاں پر بیگ خاندان کے بندے کا آنا مشائم نے ایک نظر اس کو دیکھا اور کھڑی ہوئی اور سنجیدگی سے اس کو دیکھتے ہوئے بولی ..

مستجاب تم سے صرف اتنا کہوں گی کبھی کبھی جو دیکھتا ھے وہ ہوتا نہیں ھے اپنی آنکھوں سے جھوٹ کا پردہ ہٹاؤ جبھی تمھیں سچائی دیکھائی دے گی ..

سر بیس منٹ بعد آپ سے ہی شروعات کی جائے گی میں آتی ہوں وہ بول کر ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی جہاں حمزہ بے صبری سے نگاہیں گیٹ پر جمائے بیٹھا تھا اور حمنہ چشمہ کے پیچھے سے اپنی آنکھیں بڑی بڑی کر کے حویلی کو دیکھ رہی تھی اور عمیر تھکن کی وجہ سے آنکھیں موندے صوفے پر ٹیک لگائے خود کو پر سکون کر رہا تھا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو سب پہلے نگاہیں حمزہ سے ٹکرائی دل بے اختیار بھائی کو دیکھ کر دھڑکا آنکھیں بھی نم ہوئی اس کا روتا وجود آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگا حمزہ کا دل بھی معمول سے ہٹ کر دھڑک رہا تھا

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھا کر اس کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے کھڑا ہوا آنکھیں نیچے تھی اسلام علیکم آواز کافی دھیمی تھی

مشائم نے نم آنکھوں سے اس کو دیکھا اور خاموشی سے اس کے سینے سے لگی حمزہ نے اس پر گرفت نہیں بنائی تھی۔۔

بس کر نہ یار ہم کبھی الگ نہیں ہو سکتے ھے دیکھ میں نے کہاں تھا نہ جلد ملے گے بس کر یار حمزہ کی آنکھ سے آنسوں پھسل کر مشائم کے بالوں میں جذب ہوا اور اس نے اس کو سینے میں بھینچا۔۔

آئی مس یو وہ نم سی اواز۔ میں اتنا ہی بولا تھا دل کانپ سا گیا تھا پتہ نہیں کیوں جیسے خیالات اس کے زہن میں آئے تھے وہ سب نہیں ہوئے تھے یہی سب سوچ کر دل ڈر رہا تھا لیکن اس کو اپنے سامنے دیکھ دل کانپ گیا تھا

آئی مس یو ٹو میں نے بھی بہت یاد کیا تم کو آواز کافی دھیمی تھی دونوں کی حمزہ نے اس کو خود سے الگ کیا اور ایک عقیدت بھرا بوسہ اس کی پیشانی پر دیا جس کو محسوس کر کے مشائم نے سکون سے آنکھیں موندی۔۔

بہت یاد آئی تم ان دنوں میں سمجھتا تھا تم نہیں ہو گی تو سکون سے رہو گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا سوائے تکلیف کے مجھے کچھ نہیں ملا۔۔

اچھا بس زیادہ ایموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ھے انسان کی زندگی میں ہر وہ چیز ہونی ہی ہوتی ھے جس کا وہ تصور بھی نہیں کرتا لیکن ہو جاتی ھے کیونکہ یہ ...سب کچھ اللّٰہ کے ہاتھ میں ہوتا ھے اور ہم اس چیز کو کبھی بدل نہیں سکتے ھے

حمزہ سب کی انفیسٹیگیشن کرنی ھے کسی کو نہیں چھوڑنا ھے وہ لڑکی ساتھ آئی ھے اس کو جیسے ہی حمنہ کا خیال آیا تو فوراً پوچھا

جی مشی آئی ھے یہ رہی وہ سامنے سے ہٹا تو اس کی نظر حمنہ پر گئی جو ضرورت سے زیادہ ہی چھوٹی لگی تھی اس کو اس نے مسکرا کر اس کو دیکھا اور اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے باآواز بلند سلام کیا۔۔

اسلام علیکم کیسے ھے آپ لوگ اس کی آواز سن کر عمیر نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھولی اور حمنہ نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا اور کھڑا ہو کر اس کو سلام کا جواب دیا

وعلیکم السلام بہی ہم بلکل ٹھیک ھے میڈم آپ کیسی ھے وعلیکم السلام میم حمنہ بھی کھڑے ہوتے ہوئے بولی آپ کیسی ھے وہ ان کے سامنے آتے ہوئے بولی۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں مس حمنہ فاروقی سفر کیسا رہا آپ کا۔۔

میم بلکل ٹھیک رہا اور مجھے بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر میں بہت بڑی فین ہوں آپ کی وہ چہک کر بولی۔۔

شکریہ مجھے بھی بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر وہ بول کر عمیر کی جانب مڑی ہائے عمیر کیسے ہوں اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی عمیر نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما اور اسی وقت وجدان شاہ کمرے میں داخل ہوا ان کا ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہی تھا اور ان کے ہاتھ کے بلکل سامنے وجدان شاہ کھڑا ہوا تھا یہ دیکھ اس کے عصاب تنے تھے چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

میں بھی بلکل ٹھیک دونوں کا چہرہ خوشی سے ایک دوسرے کو دیکھ دمک رہا تھا وجدان کو کچھ ہوا تھا اور جبڑے بھی بھینچے تھے تم تینوں بیٹھوں بس انفیسٹیگشن شروع کرتے ھے

پھر کھانا حویلی جا کر کھ لینا حمزہ مس حمنہ کو بھی تم حویلی ہی لے جانا اور خیال رکھنا ان کا مہمان ھے یہ میری کچھ دن کے لئے حمزہ اور عمیر دونوں نے سر اثبات میں ہلایا چلو اسٹارٹ کرتے ھے پھر انفیسٹیگشن اور آگے کا۔ مرحلہ بھی وہ مڑتی سامنے ہی وجدان کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وجدان اور اس کی نظریں ملی اور چار آنکھیں دو ہوئی دونوں دل بھی ایک ساتھ ڈھڑ کے تھا ان دونوں کی آنکھوں میں کچھ تو تھا جو دونوں کو ایک سحر میں جکڑ رہا تھا۔۔

مسٹر وجدان اس کی آواز سے وہ سحر ٹوٹا تھا اچھا ھے آپ آ گئے بیٹھے اور ساتھ میں مسٹر صغیر شاہ کو بلوا لیتے ھے وہ بول کر باہر کی جانب بڑھی وجدان کی نگاہیں اب صرف عمیر پر تھی

وہ شان سے چلتا ہوا صوفے پر بیٹھا حمزہ نے اس کو دیکھ کر سلام کیا جس کا۔جواب اس نے سر کی ہلکی جنبش سے دیا۔۔۔

□♥□❣□♥□❣□♥□❣□♥

سامنے والے صوفے پر صغیر شاہ اور وجدان شاہ دونوں ساتھ ہی بیٹھے تھے مشائم بھی ان کے

سامنے کرسی رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی حمنہ کے ہاتھ میں ایک کاپی اور پینسل تھی مشائم کے

اپنے ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے تھے

حمزہ مشائم کے سر پر ہی کھڑا تھا اور عمیر پیچھے کی جانب بیٹھا ہوا تھا تو مسٹر صغیر شاہ آپ کی لاسٹ بات کیا ہوئی تھی مصطفیٰ سے ؟؟

کوئی خاص بات نہیں بس معمولی سی بات ہوئی تھی وہ سادہ سے الفاظ میں بولے۔۔

کیا معمولی بات تھی ؟؟ وہ بلکل سنجیدہ تھی

وجدان کا بتایا تھا کہ وہ آفس جوائن کر رہا ھے اور کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی ان کا لب و لہجہ بہت سادہ تھا وہ چاہ کر بھی اس کے ساتھ روڈ نہیں ہو پاتے تھے۔۔

ہمم آپ کو کنفرم ھے یہی بات ہوئی تھی آپ سے ؟؟؟

انہوں نے ٹھنڈی سانس بھری۔ہاں اس کے علاوہ ہماری ملاقات بھی نہیں ہوئی۔۔

او کے حمنہ نوٹ ڈاؤن کرتی رہوں جی میم کر رہی ہوں۔۔

تو مسٹر وجدان شاہ آپ کی اور اس کی لاسٹ بات کیا ہوئی تھی ؟؟؟

کوئی خاص نہیں ایسے ہی مزاق مستی ہوا تھا اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوئی اور بلکل دادا کی ہی طرح ہماری پھر ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی۔۔

آپ دونوں یہ بتائے مجھے کوئی آپ کا ایسا دشمن جو آپ لوگوں کی جائیداد یہ کسی بھی چیز کو

حاصل کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے اس نے مصطفیٰ کو ٹارگٹ کیا ہوں اور ایک چیز بیگ

خاندان کے علاوہ بتائیں گا یہ بات اس نے وجدان کو دیکھ کر خاص جتا کر بولی تھی۔۔

نہیں بیگ خاندان کے علاوہ ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ھے یہ بات صغیر شاہ بولے۔۔

ٹھیک ھے آپ دونوں جا سکتے ھے اور وجدان شاہ آپ براق مستجاب دونوں کو بھیج دے۔۔۔

بھیجتا ہوں اس کی آنکھیں ابھی بھی عمیر پر ہی تھی وہ دونوں نکلے اور ان کے چند سیکنڈ بعد ہی براق اور مستجاب اندر داخل ہوئے۔۔

□❣□❣□❣□❣□❣□❣□

اسلام علیکم وہ سلام کر کے دونوں ساتھ ہی بیٹھے مستجاب براق تم دونوں کے ساتھ

مصطفیٰ کی بونڈنگ کیسی تھی؟؟

ہمارے تو بڑے بھائی تھے تھوڑی بہت جھجک تھی مستجاب دھیمی آواز میں بولا۔۔

تم اپنا بتاؤ ابھی صرف۔۔۔لاسٹ بات کیا ہوئی تھی تمھاری اس سے لحجہ کافی کڑک تھا۔۔

تھوڑا ڈانٹا تھا انہوں نے مجھے۔۔

کس بات پر؟؟ اس نے ایک نگاہ اٹھا کر مشائم
کو دیکھا اور آنکھیں نیچے کر کے بولا۔۔

میں نے سحر پر ہاتھ اٹھایا تھا اس بات پر مشائم نے اس کی بات سن کر جبڑے بھینچے۔۔

اس کا رد عمل کیا تھا مشائم کا لحجہ کافی غصے والا تھا انہوں نے تھپڑ مارا تھا۔۔

مشائم کے ماتھے کے بل سیدھے ہوئے آنکھیں بھی حیرت سے کھولی عمیر اور حمزہ کی بھی آنکھیں ایک دوسرے سے ملی

مستجاب شاہ" مشائم کا پارہ ہائی ہوا تھا تم نے "

اپنی بیعزتی کی بدلہ لینے کے لیے اپنے بھائی کا قتل ہی کر دیا مستجاب نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

آپ کیا بول رہی ھے آپ کو پتہ ھے میرے بھائی تھے وہ مر سکتا ہوں ان کے لیے مار نہیں سکتا آپ

کے لئے کتنا آسان ھے نہ یہ سب بولنا آپ کو احساس بھی ھے آپ بول کیا رہی ھے اس کی

آنکھوں میں وہ درد دیکھ سکتی تھی آنکھوں میں آنسوں الگ جما ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔

اس کو کس قدر تکلیف ہوئی تھی مشائم کے الفاظ سے وہ لفظوں میں بھی بیان نہیں کر سکتا تھا اس کی باتیں سن کر حمزہ اور عمیر دونوں ریلکس ہوئے تھے اور مشائم خود بھی ورنہ کہی حد تک وہ کچھ اور ہی سوچ چکی تھی۔۔۔

مستجاب تم جا سکتے ہوں وہ بس اتنا ہی بولی تھی وہ بھی بینا دوسری بات سنے جانے لگا لیکن اس کی بات سے روکا لیکن پلٹا نہیں۔۔

یاد رکھنا مستجاب میری نظریں تم پر ہی ہو گی باہر جا کر سحر کو اندر بھیجو۔۔

۔۔ہمم۔۔۔ پھر وہ روکا نہیں تھا چلا گیا تھا

تو براق شاہ آپ کی لاسٹ ملاقات اور بات کیا ہوئی تھی اس سے وہ اب براق کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

جس دن میرا نکاح ہوا تھا وہی ہماری آخری ملاقات تھی اور کوئی بات نہیں ہوئی ہماری آپس

میں۔۔

ٹھیک ھے جاؤ تم حمنہ سب کے بیان نوٹ کرتی رہنا یس میم سب کا لکھ رہی ہوں۔۔۔

میں آپ سے ایک بات کہوں ہاں بولو۔۔۔۔وہ واپس اس کی طرف متوجہ ہوئی مستجاب مر سکتا ھے واقع لیکن مصطفیٰ لالہ کو کھروچ بھی نہیں پہنچا سکتا۔۔۔

ہمم باہر جاؤ اور حفصہ کو اندر بھیجو وہ اس کی بات کو نظر انداز کر کے سپاٹ انداز میں بولی

□❣□❣□❣□❣□❣□

اس کے جاتے ہی سحر داخل ہوئی اور خاموشی سے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی اور اس کے چند سیکنڈ بعد حفصہ داخل ہوئی عمیر اور حمزہ دونوں کی نگاہ ایک ساتھ اس کی طرف اٹھی۔۔

حفصہ نے دیکھ کر اسمائیل پاس کی لیکن دونوں نے ہی کوئی ریسپونس نہیں دیا اور واپس نگاہیں سامنے صوفے کی جانب کر لی حفصہ کا دل

کرا پھوٹ پھوٹ کر یہی رونا شروع کر دیں لیکن خود کو کنٹرول کر کے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔

تو سحر شاہ آخر کیا بات ہوئی تھی تمھاری مصطفیٰ سے اور لاسٹ ملاقات کب ہوئی اس کا لہجہ کافی نرم ہو گیا تھا اب وہ چاہ کر بھی اس لڑکی سے کڑک لہجے میں بات نہیں کر پائیں تھی۔۔۔

نورے اور آریان لالہ میر امزاق اڑا رہے تھے اس چیز پر انہوں نے آریان لالہ اور نورے کی کلاس لگائی تھی اور مجھے سمجھایا تھا آپنے حق میں بولنا سیکھو پھر وہ چلے گئے تھے باہر۔۔

اس کے علاوہ کوئی بات تو نہیں ہوئی تھی تمہاری اس سے۔۔

نہیں سردار بھابھی اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ معصومیت سے بولی سردار بھابھی پر وہ ہلکی سی مسکرائی۔۔

ہمم جاؤ تم اور نورے کو بھیجوں۔۔۔جی بھیجتی ہوں۔۔

وہ بول کر خاموشی سے باہر چلی گئی اس کے جاتے ہی وہ حفصہ کی جانب متوجہ ہوئی جس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی اور وہ خونخوار نگاہوں سے حمنہ کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔

تینوں نے اس کو ایسے دیکھ اپنی ہنسی دبائی اور مشائم واپس سنجیدہ ہوتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی۔۔

تو مس حفصہ آپ دو دن پہلے یہاں آئی اور دو دن بعد مصطفیٰ کا قتل ہو گیا تھوڑی تعاجب کی بات نہیں ھے اس کا لحجہ ایسا تھا حفصہ کو آپنا آپ زمین میں گڑتا محسوس ہوا۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا اس کی آواز نم ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔

رونے کی یہاں ضرورت نہیں ھے مجھے سچ سننا ھے لڑکی وہ کڑک لحجے میں بولی حمزہ افسوس سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپو نہیں کریں میرے ساتھ ایسا آنسوں بے اختیار ہو کر گال پر پھسلے مشائم سے برداشت

نہیں ہو رہے تھے اس کے آنسوں لیکن پھر بھی وہ ضبط کئے بیٹھی تھی میں جو پوچھ رہی ہوں

اس کا جواب چاہیئے مجھے آواز یک دم تیز ہوئی۔۔

میری ملاقات بھی نہیں ہوئی ان سے آواز اب

کافی بھاری ہو رہی تھی آنسو تھے کہ روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

پانچ منٹ تک وہ اس کو گھورتی رہی اور پھر جب برداشت نہیں ہوا تو سپاٹ انداز میں بولی باہر جاؤ حفصہ حمنہ ناسمجھی سے ان کو دیکھ رہی تھی حفصہ نے ایک دکھ بھری نگاہ اس پر ڈالی اور آنسو صاف کر کے کمرے سے نکل گئی۔۔

اس کے نکلتے ہی نورے کمرے میں داخل ہوئی گیٹ کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مشائم کی پشت کو گھورا اور غصہ سے سامنے صوفے پر بیٹھی اس کے بیٹھتے ہی .. مشائم نے سپاٹ انداز میں پوچھا

تو نورے مصطفیٰ اور تمھاری بونڈنگ کیسی تھی ایک دوسرے کے ساتھ۔۔

دل تو نہیں چاہ رہا تمھیں بتانے کا بس نانو کی وجہ سے بتا رہی ہوں ورنہ میں تمھارے منہ بھی لگنا نہیں چاہتی عمیر اور حمزہ نے اس کو سخت گھوری سے نوازا جب کے حمنہ نے بھی اس کو گھورا لیکن مشائم بلکل سنجیدگی سے اس کو دیکھ رہی تھی اس کے ماتھے پر ایک بل نہیں ایا تھا۔۔

وہ مجھے تنگ کرتا رہتا تھا بہت اچھی دوستی تھی ہماری۔۔

لاسٹ۔۔ملاقات کب ہوئی تھی؟؟

جب وہ باہر جارہا تھا تب اس نے تھوڑا ڈانٹا تھا مجھے اور آریان کو۔۔

کس چیز کے لئے؟؟

میں اور آریان سحر کا مزاق بنارہے تھے اور یہ چیز اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی اس وجہ سے۔۔

اور کوئی خاص بات؟؟

نہیں ہم زیادہ بات چیت نہیں کرتے تھے۔۔

ٹھیک جاؤتم مسز نگینہ اور ناہید بیگم کو بھیجوان سے چند ایک سوال کے بعد مکرم شاہ اور شرجیل شاہ سے بات ہوئی تھی پھر انفیسٹیگشن وائینڈپ کر دی گئی تھی۔۔

□♥□♥□♥□♥□♥□♥□

انفیسٹیگشن جیسے ہی ختم ہوئی مشائم نے آٹھ کر اپنی کرسی سیدھی کریں اور رخ عمیر کی

جانب کیا۔۔

تو پھر آگے کیا کرنا کا ارادہ ھے تمھارا عمیر اس کے چہرے پر کچھ کھوجتے ہوئے

بولا۔۔

سمجھ نہیں آ رہا ھے کچھ بھی کسی کی کوئی بھی بات میں جھول نہیں لگا سب کلئیر ھے

سوائے مستجاب کی باتوں کے۔۔

مشائم کچھ سوچتے ہوئے بولی لیکن مشی سنا نہیں تھا تو نے مستجاب کی باتیں وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتا ھے۔۔

ہاں مشی حمزہ ٹھیک بول رہا ھے کیونکہ اگر

ہم شک کی نگاہ سے دیکھتے ھے تو ہم اس لاسٹ لڑکی کو بھی دیکھ سکتے ھے کیا نام ھے اس کا؟؟

نورے مشائم سے پہلے حمنہ اپنا چشمہ ٹھیک کر کے بولی ہاں نورے تو وہ بھی تو شک میں
آسکتی ھے کیونکہ لاسٹ ڈانٹ اس کو بھی مصطفیٰ نے دی تھی۔۔

لیکن عمیر مستجاب کو تھپڑ مارا تھا زیادہ شک اس پر ھے وہ بھی دوبدو بولی آگے کا لاحہ عمل بتاؤ عمیر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

کل ہم لوگ اس جگہ پر جائے گے جہاں مصطفیٰ کی ڈیتھ بوڈی ملی ھے پھر دیکھتے ھے کیا پتہ کچھ مل جائے۔۔

ہمم ٹھیک اب ایک کام کرو تم لوگ بھی تھکے ہارے آئے ہوں حویلی جاؤ کھانا کھاؤ ریسٹ کرو میرے کمرے میں حمنہ کو ٹھہرا دینا۔۔

ٹھیک ھے حمنہ یس میم اینڈ تھینک یو سو مچ آپ میرے بارے میں اتنا سوچ رہی ھے۔۔

کوئی بات نہیں تمھاری جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی میں اس کے لئے بھی یہی کرتی باقی اب تم لوگ نکلو انشاللہ پھر کل ملاقات ہوتی ھے وہ بول کر کھڑی ہوئی تو اس کے ساتھ ہی یہ تینوں بھی کھڑے ہوئے۔۔۔

سب کے نکلتے ہی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی اور جو حمنہ نے لکھا تھا اس کو ریڈ کر کے الفاظ سے

الفاظ جوڑنے کی کوشش کر رہی تھی اگر

مستجاب قاتل ھے تو اس طرح نورے بھی حصہ

دار ھے

نہیں مشائم کچھ تو گڑبڑ ھے آخر کون ھے جو مصطفیٰ کے ساتھ ایسا کر سکتا ھے جہاں تک

مجھے لگتا ھے مستجاب نہیں وہ بھائی ھے اور جان دیتا ھے اس پر وہ نہیں تو پھر کون نورے

لیکن یہ اکیلی نورے نہیں کر سکتی ھے

پھر ابھی وہ اسی سوچ میں تھی کہ وجدان ڈھاڑ کر کے کمرے میں داخل ہوا اور اس کے سر پر سوار ہوا تم نے کیا کہاں ھے مستجاب کو غصے سے رگیں تنی ہوئی تھی آنکھیں لال ہو رہی تھی

مشائم نے رخ اس کی جانب کیا اور قدرے حیرت سے بولی کیا مطلب ؟؟

تم پاگل ہوں تمھیں پتہ بھی ھے مستجاب کون ھے مصطفیٰ کا اور کیا لگتا ھے۔۔

آئی نو میں جانتی ہوں مستجاب مصطفیٰ کا کون ھے وہ بلکل مطمئن انداز میں بولی

۔۔

تو تم کیا پاگل ہوں جو تم اس کو بول رہی ہوں قاتل وہ ھے یار حد ہوتی ھے۔۔

مشائم نے جبڑے بھینچے اور سنجیدگی سے بولی مجھے نہیں پتہ آپ کو کیا بولا گیا ھے لیکن انفیسٹیگیشن کے ٹائم جو بھی بات ہوئی وہ ایک پارٹ تھا اس پر میں نہیں چاہتی دوبارہ بات ہوں وہ بول کر بیڈ پر جانے لگی۔۔

وجدان نے اسی وقت اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا وہ اس کے سینے سے لگتی لیکن بر

وقت اس نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر حائل کئے

وجدان کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

تمھیں علم ھے تم کیا بول رہی ھے مشائم بیگ بھائی ھے وہ میرا کتنے درد میں ھے وہ تمھاری

اس بکواس بات کی وجہ سے۔۔

تو میں کیا کرو اس کا لحجہ بلکل سپاٹ تھا یار کیسی ہوں تم احساس ھے تمھیں رو رہا ھے وہ اور ایک ہی بات بول رہا ھے وہ قاتل نہیں ھے

تمھیں علم نہیں ھے یار تم کیا بول چکی

ہوں۔۔

میں نے یہ بھی کہاں تھا مسٹر وجدان وہ سب انفیسٹیگیشن کا پارٹ ھے اور میں اب بھی یہی بول رہی ہوں وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔

آپ خود بتائیں مصطفیٰ نے آخر میں تھپڑ اس کو ہی مارا تھا ہو سکتا ھے وہ اپنی بیعزتی کا بدلہ لینے کے لئے بھی قتل کر سکتا ھے

تم کیا پاگل ہوں کون اپنی بیعزتی کے بدلے میں قتل کر دے گا۔۔

اچھا تو آپ بول رہے ھے یہ بات کے کون بیعزتی کے بدلے قتل کر دے گا۔۔

ہاں میں بول رہا ہوں وہ مزید طیش سے بولا

یہی بات یہی بات مسٹر وجدان شاہ میں آپ لوگوں کو سمجھانا چاہتی ہوں کون صرف ایک بیعزتی پر قتل کر دے گا اتنا سینس نہیں ھے آپ لوگوں میں وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ ڈھاڑنے والے انداز میں بولی وجدان نے یک دم اس کا بازو چھوڑا

میں نے کہاں تھا آپ سے اشر بیگ بھی صرف ایک بیعزتی کا بدلہ لینے کے لئے کبھی قتل نہیں کر سکتے ھے اور رہی بات مستجاب کی تو ہاں ہم شک کر سکتے ھے اس پر۔۔

وجدان بلکل ساخت ہو گیا تھا اس کی بات سے کہی کہی اس کو جہاں لگ رہا تھا ابھی بھی کہ اشر قاتل ہو سکتا ھے یک دم ختم ہوا تھا۔۔

تمھیں کیوں لگتا ھے مستجاب کا اب لہجہ قدرے دھیما تھا۔۔

نہیں مجھے کنفرم ابھی بھی نہیں لگتا ھے کہ مستجاب قاتل ھے کیونکہ آخری جھڑپ اس کی نورے سے بھی ہوئی تھی اور آریان سے بھی لیکن۔آریان ابھی ہسپتال میں ھے وہ آجائیں آخر پھر وہی بچتا ھے۔۔

لیکن مشائم وہ بات چیت نہیں کر رہا ھے نہ ہی کچھ بول رہا ھے وہ بلکل خاموش ھے ڈاکٹر بول رہے ھے صدمے کی وجہ سے ایسا ہوا ھے اس کو۔۔

ایک بار آنے تو دو سارا منہ میں خود کھول واؤ گی۔۔

میں پھر بھی وہی بولو گا تم کو مستجاب کو ایسی باتیں نہیں بولنی چاہیئے تھی وہ رو رہا ھے یار مستجاب بہت پیار کرتا تھا مصطفیٰ سے

کہاں ھے وہ مشائم۔کا دل یک دم بھاری سا ہوا تھا نیچے لون میں ھے اور نہ ہی وہ کسی سے کچھ

بول رہا ھے نہ بات کر رہا ھے۔۔

میں جاتی ہوں بات کرتی ہوں آپ زیادہ پریشان نہیں ہوں میں دیکھتی ہوں وہ بول کر جانے لگی لیکن وجدان کی اگلی بات سے روکی اور اپنی ہنسی کا گلا گھونٹتے ہوئے مڑی یہ۔۔

تیسر الڑکا کون تھا ویسے وہ؟؟ کون تیسر الڑکا حمزہ۔۔

نہیں وہ بلیک شرٹ والا دانت پیس کر بولا اچھا وہ میرا کافی اچھا دوست ھے ایس پی عمیر صدیقی میری بہت اچھی دوستی ھے اس سے بہت سے کیسیز میں میرا ساتھ دیا ھے اس نے

اچھا جاؤ مستجاب کے پاس وجدان کا چہرہ

لال ہو رہا تھا وہ بات بدلتے ہوئے بولا۔۔

مسٹر وجدان شاہ وہ جاتے جاتے پھر رو کی ایک بات یاد رکھنا اس کیس کے سولو ہوتے ہی ہم الگ ہو جائے گے اس بات سے میں آپ کو پلٹنے نہیں دو گی چاہے کچھ بھی ہو جائے پھر وہ رو کی نہیں تھی نیچے لون کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

پیچھے اس کو عجیب کیفیت میں چھوڑ کر۔۔

□❤□❤□❤□❤□❤□

براق کافی دیر سے حفصہ کو غصہ سے گھور رہا تھا جو صرف رونے میں مصروف تھی اس کا

بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کو اٹھا کر کمرے سے باہر پھینک دے

پہلے الگ مستجاب کی پریشانی تھی اور اب یہ اس کا دماغ بلکل کام نہیں کر رہا تھا سوائے غصے کے کچھ بھی نہیں آ رہا تھا ابھی بھی وہ کسی کام سے آیا تھا لیکن اس کو روتا دیکھ چھتیس بار پوچھ چکا تھا آخر بات کیا ھے لیکن وہ ہنوز خاموشی سے صرف روئے جا رہی تھی

ایک بار پھر خود کو کمپوز کیا اور اپنے غصے کو قابو کر کے بولا حفصہ میں لاسٹ بار پوچھ رہا ہوں کیوں رو رہی ہوں اس قدر۔ مجھے باہر جانا ھے یار مستجاب کی حالت ٹھیک نہیں ھے پلیز ایک دفعہ تو بتا دو میں ریلیکس ہو کر اس کے پاس چلا جاؤ۔۔

تو جاو تم یہاں سے کیوں آرہے ہوں میرے پاس وہ روتے ہوئے بولی کسی کو میرے سے پیار ہی نہیں ھے میں کسی کی کچھ لگتی ہی نہیں ہوں تم سب لوگ چومو ہوں۔۔

حفصہ یہ نہیں بولا کرو چومو وغیرہ وہ چیڑ کر بولا۔۔

ہاں ہاں کیوں نہ بولو میری مرضی میرا منہ بولو گی بلکہ بار بار بولو گی آئے بڑے چومو کہی کے

براق کو ایک غصہ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا لیکن وہ اس کو ایسی حالت میں چھوڑ کر باہر جا ہی نہیں پارہا تھا آنکھیں بند کر کے غصہ پینے کی کوشش کی اور اٹھ کر اس کے قدموں کے قریب بیٹھا اور اس کے ہاتھ تھامے اس نے ہاتھ نہیں چھڑائے تھے اس لئے براق نے بھی اپنی پکڑ ہلکی رکھی تھی۔۔

پلیز ایک دفعہ بتاؤ کیا بات ھے یار کیوں اتنا رو رہی ہوں وہ نرمی سے بولا حفصہ نے آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا اور
ٹوٹے بھیکرے لہجے میں بولی۔۔۔

مشائم آپو نہیں مان رہی ھے وہ کیوں ھے مجھ سے اتنی خفا ھے انہوں نے میری جگہ اپنی حفصہ کی جگہ کسی اور لڑکی کو دے دی انہوں نے میری جگہ کسی اور کو رکھ لیا وہ تو میری آپو ھے نہ وہ میری جگہ کسی کو کیسے دے سکتی ھے آواز کافی بھاری ہو رہی تھی رونے کے باعث

اس کی بات سن کر براق نے ایک ٹھنڈی اہ بھری اور کھڑا ہوا میں باہر جا رہا ہوں تمھاری آپو سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں تم رو مت وہ مان جائے گی۔۔

تم بات کرو گے وہ نہایت نم لہجے میں ایک آس سے بولی ہاں میں باہر ہی جا رہا ہوں مستجاب کے پاس پھر ان سے بات کر کے ہی واپس آؤ گا وہ

کیا مان جائے گی ؟؟ تم۔پریشان مت ہوں میں ہر

ممکن کوشش کرو گا ان کو منانے کی اور جب تک تم فریش ہو جاو اور میں جب آؤ تو مجھے سوتی

ملو آئی بے سمجھ اس نے اچھے بچوں کی طرح سر اثبات میں ہلایا اور وہ اس کو رام کر کے نیچے کی جانب بڑھا۔۔۔

مشائم نیچے لون میں آئی تو اس کو سامنے ہی بینچ پر مستجاب سر جھکائے بیٹھے ملا کندھے

بھی جھکے ہوئے تھے اس نے ایک گہری سانس لی اور اس کے برابر میں خاموشی سے بیٹھی

مستجاب نے محسوس تو کر لیا تھا کوئی اس کے ساتھ بیٹھا ھے لیکن سر اٹھا کر دیکھنے کی

زحمت نہیں کی تھی۔۔

ہمم تو تم ناراض ہوں مجھ سے ؟؟؟ مشائم اپنی سنجیدہ آواز میں ہی بولی اس کی آواز سن کر اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا وہ واقع رو رہا تھا چہرہ آنسوں سے بھیگا ہوا تھا مشائم کو دل کو کچھ ہوا تھا اس بار وہ بہت غلط بول گئی ھے جس کی وجہ سے وہ نادم بھی تھی اور ساتھ میں پیشیمان بھی تھی

اس نے آس کو ساتھ بیٹھے دیکھا تو جلدی سے اپنے آنسو صاف کئے اور لہجے کو مظبوط بناتے ہوئے بولا۔۔

میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔۔

اچھا تو پھر یہاں اکیلے اندھیری رات میں کیوں بیٹھے ہوں تارے گننے ؟؟

نہیں بس کچھ وقت اکیلے رہنا چاہتا ہوں۔۔

لیکن کیوں ؟؟ میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں

لیکن مجھے تم کو جواب دینا پڑے گا وہ بھی

ابھی اور اسی وقت۔۔۔

عجیب زبردستی ھے میں کسی کو جواب نہیں دوگا وہ اٹل لہجے میں بولا۔۔

چلو میں تمھیں ایک واقع سناتی ہوں براق مستجاب کے پاس ہی آرہا تھا اس کی بات سن کر

پیچھے ہی روک گیا اور وجدان بھی ان کے پیچھے ہی آیا تھا براق کو ٹھہرے دیکھا تو وہ بھی

اس کے پاس آکر روک گیا۔۔

ایک بادشاہ تھا وہ روز دیکھتا تھا کہ اس کے سارے کام کرنے والے بہت خوش اور سکون سے رہتے ھے لیکن وہ سکون اور خوشی بادشاہ کے پاس موجود ہی نہیں تھی وہ پریشان ہوا اور اس نے یہ بات اپنے وزیر سے بولی تو وزیر نے بادشاہ سے کچھ سوچتے ہوئے کہاں۔۔۔

بادشاہ سلامت آپ ایک کام کرے ان۔ میں سے کسی ایک ملازم کے گھر کے پاس ایک جار میں

ننانوے اشرفیاں ڈال کر رکھ دے لیکن اس جار پر ساتھ میں یہ لکھ دے کہ اس میں سو اشرفیاں

موجود ھے

تو بادشاہ نے پوچھا اس سے کیا ہو گا؟؟

واقع تعاجب کی بات ھے اس سے کیا ہو گا لیکن

بادشاہ نے وزیر کی بات پر عمل کیا اور ایک جار میں ننانوے اشرفیاں ڈال کر ایک گھر کے سامنے

رکھ دی لیکن اس پر کیا لکھا؟؟

اس میں آپ کے لئے سو اشرفیاں ھے پھر اس گھر کے مالک نے وہ جار اٹھایا اور گھر میں گیا گھر والوں نے اس میں اشرفیاں کاؤنٹ کی لیکن اس میں کیا ایک اشرفی کم تھی وہ سب پریشان ہو گئے اور انہوں نے سوچا ایک اشرفی باہر گیر گئی ہو گی تو اسب گھر والا ایک اشرفی کی کھوج میں نکل گئے ساری رات اس خواری میں گزر گئی کیونکہ ان کو اشرفی نہیں ملی تھی

گھر کے سربراہ نے گھر والوں کے ساتھ خوب جھکجک کی کیونکہ وہ سب بھی وہ ایک اشرفی ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہوئے تھے بلکہ سارے ناکام لوٹے تھے اس واقع سے کچھ سمجھ آئے تمھیں۔۔

مستجاب نے نفی میں سر ہلایا اس کو اسان۔کر کے سمجھاتی ہوں اسی طرح سے انسان بھی ایسے ہی کرتا ھے اللہ تعالیٰ کی ننانوے نعمتوں کو چھوڑ کر اس ایک

نعمت کے پیچھے ساری زندگی گزار دیتے ھے اور وہ ایک نعمت بھی اللہ کی کسی ایک حکمت کی وجہ سے نہیں دیتا ھے اور کبھی کبھی دے کر واپس لے لیتا ھے۔۔

اور تم کو پتہ ھے یہ بات میں تمھیں کیوں بول رہی ہوں مستجاب اس کی بات سن کر سوالیہ نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا کیونکہ تم

بھی اللہ کی ننانوے نعمتوں کو چھوڑ کر ایک ایسی نعمت کے پیچھے بھاگ رہے ہوں جو تمھیں

اب نہیں ملے گی۔۔

مستجاب ابھی بھی الجھا ہوا تھا اور پتہ ھے وہ کون سی نعمت ھے وہ ھے

"مصطفیٰ"

مستجاب کا دل رکا تھا سانسیں مدھم ہوئی تھی وہ اب تمھاری زندگی سے جا چکا ھے یہاں دل کی رفتار بہت تیز ہوئی تھی۔۔

تم اس کے پیچھے سب بھول رہے ہوں اس کے حلق میں ایک گلٹی سی ابھری مستجاب ہر انسان پر یہ دن آتا ھے اور اس کا پیارا اس کو چھوڑ کر چلا جاتا ھے لیکن اس کا مطلب دوست یہ نہیں ہوتا تم اپنے اللہ سے منہ موڑ لو اپنے بہن بھائی اپنی ماں باپ دادا دادی سب کو تکلیف دو

ابھی وجدان کی حالت تم اندر دیکھتے کیا ہو رہی تھی میرا بھائی رو رہا ھے میں برداشت نہیں کر سکتا مستجاب آگر اللہ نے تم سے وہ لیا ھے جس کو تم کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے تو یقین رکھو تمھیں وہ کچھ ایسا بھی دے گا جیسے تم نے پانے کا تصور بھی نہیں کیا تھا

میرے بھائی تم خود کو تکلیف دینا بند کرو میں جانتی ہوں مستجاب میں نے تمھارے ساتھ غلط کیا ھے مجھے ایسی بات نہیں بولنی چاہیئے تھی لیکن بیٹا میں مجبور ہوں وہ نہایت نرم لہجے میں بول رہی تھی

کیسی مجبوری کسی کو دکھ دینا یہ مجبوری ھے

.. آپ کو پتہ ھے نہ دکھ دینا بھی گناہ ھے وہ نم لہجے میں بولا

میں اپنے گناہ کی تلافی چاہتی ہوں میں اپنے نکلے ہر لفظ کی معافی چاہتی ہوں میرا ماننا ھے اگر آپ کو لگے اپ نے غلطی کی ھے تو دوسرے ہی پل معافی مانگ لو اس لئے میں بھی تم سے معافی مانگ رہی ہوں اور بڑا وہ نہیں ہوتا جو معافی مانگتا ھے بڑا وہ ہوتا ھے جو معاف کر دیتا ھے وہ کافی حد تک نورمل ہو گیا تھا

لیکن یہ بات جو اس کے دل میں بار بار چھب رہی تھی وہ بول ہی گیا تھا آئی ایم سوری لیکن مستجاب میں مصطفیٰ کی وکیل ہوں چندہ وکیل ایسے ہی سوال پوچھتے ھے اور ایسے ہی الزام بھی لگائے جاتے ھے میں نے صرف ایک خدشے کے تحت کہاں تھا۔۔

میں نے تمھیں قاتل ڈکلیئر نہیں کیا تھا میری بات سمجھنے کی کوشش تو کرو میں بولنا کیا چاہتی ہوں۔۔

مستجاب نے خاموشی سے اس کے چہرے کو

دیکھا آپ کو پتہ ھے آپ بلکل مصطفیٰ لالہ کی طرح ہوں نہایت رحم دل کی مالک ہر انسان اور

رشتے اور اس کے جذبات کو سمجھنے والی وہ بھی آپ کی ہی طرح تھے ایسے ہی مجھے

سمجھاتے تھے وہ بلکل ایک ٹرانس کی کیفیت میں بول رہا تھا۔۔

میں آپ کو اپنے دل کی بات بتاؤاس کی باتیں سن کر اس کو بہت راحت اور سکون ملا تھا اس لئے وہ بول گیا

ہمم بولوں اس نے نگاہیں آسمان کی جانب مرکوز کی میں مصطفٰی لالہ سے بہت پیار کرتا ہوں کبھی ان کی زندگی میں یہ بات میں نے بولی نہیں پتہ ھے وہ بلکل مجھے اپنے بچے کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔۔

جیسے میں کوئی پانچ یہ دس سال کا بچہ ہوں کبھی بڑا ہی نہیں ہونے دیا انہوں نے مجھے لیکن جب وہ گئے ھے نہ آیسا لگ رہا ھے جیسے میرا سایہ چھین گیا مجھ سے میں بلکل ٹوٹ گیا ہوں بلکل بھیکر سا گیا ہوں اتنا پیار کرتے تھے مجھ سے اور آپ کو پتہ ھے۔۔

آج وہ نہیں ھے تو میں کچھ کر ہی نہیں پا رہا ہوں مستجاب بلکل اکیلا ہو گیا ھے وجدان اور براق دونوں کو اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا وہ واقع چھوٹا تھا اور ان دونوں نے ہی اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا میں چاہتا ہوں سحر میری زندگی میں واپس آ جائیں آپ کو پتہ ھے میں نے اسکے پاؤں پکڑ کر معافی مانگی ھے۔۔

لیکن وہ معاف نہیں کر رہی ھے بس وہ اب میری

زندگی سے جانا چاہتی ھے مشائم اس کی جانب دیکھ رہی تھی اور وہ اسمان کی

جانب میں بہت

پریشان ہوں سمجھ نہیں ارہا ھے کیا کرو اس نے نگاہیں مشائم پر کریں

اور میں قاتل نہیں ہوں وہ مجھے اپنا بیٹا بولتے تھے کوئی بیٹا اپنے باپ کو قتل نہیں کر سکتا ھے میں لالہ کے لئے مر سکتا ہوں لیکن ان کو مار نہیں سکتا اس بات پر آنکھ سے آنسو نکل کر اس کی داڑھی میں جذب ہوا۔۔

اس کی بات سن کر مشائم نے ایک گہری سانس لی اور ایک جذب سے بولی پلیز مجھے معاف کر

دو میں اپنی غلطی کی تم سے معافی مانگتی ہوں آئی ایم سوری۔۔

نہیں پلیز آپ مجھے شرمندہ نہ کریں وہ فورا بولا آپ سے ایک بات بولوں وہ تھوڑا جھجک کر بولا

ہاں بولو اس میں پوچھنے والی کیا بات۔۔

لالہ کل آفس میں بول رہے تھے آپ کے پاس ایک ایسی کنفینسنگ پاور ھے جس سے آپ سامنے والے کو فورا قائل کر لیتی ھے کیا آپ میرے لئے سحر کو منانے میں مدد کر سکتی ھے۔۔ پلیز

مشائم پانچ سیکنڈ تک اس کے بہت غور سے دیکھتی رہی اور پھر مسکراتے لہجے میں بولی

منظورِ ھے لیکن سب ٹھیک ہونے کے بعد مجھے ایک مزے والی ٹریٹ چاہیئے لیکن اس ٹریٹ میں

میری گڑیا اور میرا لاڈلہ بھی شامل ہو گے

مطلب حمزہ اور حفصہ دونوں شامل ہو گے پھر بات بنے گی برو اس کے لب بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔

ڈن جیسا آپ کہے گی ویسا ہی ہو گا بہت شکریہ جی پیچھے اس کی بات سن کر وہ دونوں بھی مسکرائے تھے وہ دونوں ایک ساتھ کھڑے ہوئے۔۔

مجھے سمجھ نہیں ارہا ھے آپ کو کیا بول کر مخاطب کرو تم مجھے حفصہ کی طرح آپو بولو مجھے اچھا لگے گا ویسے بھی مجھ سے چھوٹے ہوں۔۔

نہیں میں چھبیس سال کا ہوں وہ فورا اس کی نفی کرتا ہوا بولا۔۔

ڈئیر میں اٹھائیس کی ہوں وہ اب مسکرا رہی تھی او سوری آپ دیکھنے میں کافی چھوٹی لگتی ھے

لیکن ہوں نہیں چلو آندر چلتے ھے رات کافی ہو رہی ھے وہ دونوں پلٹے تو سامنے ہی براق اور وجدان کھڑے تھے وجدان نے اپنی بانہیں پھیلائے تو مستجاب بھاگ کر اس کے گلے لگا۔۔۔

وہ لوگ بیگ حویلی پہنچے تو ان کو دیکھ کر سب کو بہت حیرت ہوئی تھی کسی کے وہم میں

بھی نہیں تھا کہ وہ لوگ مشائم کو کیس ری اوپن کرنے دے گے اشر بیگ بس آپنے کمرے کا ہی ہو کر

رہ گیا تھا وہ کسی سے ملتا تک نہیں تھا لیکن حمزہ کی آمد پر وہ کمرے سے باہر آیا تھا اور جب

یہ بات اس کے کان میں پڑی تو دل کا ایک بوجھ ہلکا ہوا تھا اسکی بہن کسی ظلم کی بھینٹ نہیں

چڑھی تھی۔۔

دماغ کے ایک کونے میں یہ تو تھا وہ مشائم ھے اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہو سکتا

لیکن کہی نہ کہی یہ بھی ڈر تھا وہ ونی ہوئی ھے اتنی آسانی سے اس کو چھوڑا نہیں جائے گا۔۔

لیکن حمزہ حمنہ اور عمیر کی باتوں سے سمجھو اس کو عزت کی زندگی جینے کی ایک نئی نوید

ملی تھی سب نے مل کر کھانا کھایا۔۔

حمنہ کی حیرت ہی ختم نہیں ہو رہی تھی اتنی خوبصورت خوبصورت حویلیاں دیکھ کر وہ ابھی بھی اقبال صاحب کے ساتھ ان کے لاونج میں بیٹھی گپے مار رہی تھی۔۔

حمزہ کافی دیر سے اس کو بہت گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا وہ بہت الگ سی تھی کبھی جھوٹی تو کبھی بہت ملنسار لیکن اس میں ایک عجیب سی کشش تھی جو اس کو کبھی کسی لڑکی میں محسوس نہیں ہوئی وہ کافی دیر سے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔

اور یہ چیز گھر کے کافی لوگوں نے نوٹ کی تھی اور سب سے زیادہ عمیر نے جو حمزہ کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔۔

انکل جی آپ کو پتہ ھے میرے گھر میں صرف میری مما ہوتی ھے اور ابھی یہاں آنے کی وجہ

سے ان کو خالہ کے گھر چھوڑ کر آئی ہوں پتہ ھے وہ اتنا پریشان ہو رہی تھی لیکن مشائم میم سے

بات کرنے کے بعد انہوں نے اجازت دی ورنہ وہ مجھے کہاں ایسے کبھی نہیں آنے دیتی ویسے

میں کبھی کسی کے گھر ایسے نہیں روکی وہ تو بس۔۔

مشائم میم کی میں اتنی بڑی فین ہوں اس

لئے میں آپ لوگوں کی اتنی بڑی حویلی میں روک گئی ورنہ میری مما مجھے کہی نہیں ٹھہرنے

دیتی اور ایسے کنواری لڑکیوں پر سوٹ بھی نہیں کرتا ھے نہ انکل جی۔

وہ یہ بات کم از کم دس بار تو بول ہی چکی تھی اقبال صاحب اس کی گھبراہٹ خوب سمجھ رہے تھے لیکن وہ اس کی باتوں سے ہنوز مسکرا رہے تھے۔۔

ویسے آنکل جی آپ بس اتنے سے لوگ اتنی بڑی حویلی میں کیسے رہتے ھے میرا گھر تو اتنا سا ھے اور آپ کو پتہ ھے اس میں بھی اگر مما مجھے نہ دیکھے دس منٹ وہ پریشان ہو جاتی ھے اور یہاں تو بندہ اگر کھو گیا تو وہ تو دوبارہ ملے گا ہی نہیں۔۔

اس کی یہ بات سن کر حویلی میں موجود سارے لوگوں نے زور دار قہقہہ لگایا اتنا دنوں بعد آج حویلی کے در و دیوار نے یہاں کے مکینوں کی ہنسی سنی تھی۔۔

اقبال صاحب نے ہنستے ہوئے پوچھا اچھا آپ یہ بتائیں آپ کی فیمیلی میں کون کون ھے؟؟

انکل جی بس میں ہوں اور میری مما ھے اور بابا کی بچپن میں جب میں بہت چھوٹی تھی تب ڈیتھ ہو گئی تھی اور میری ماما نے مجھے خود پالا ھے آپ کو پتہ ھے وہ خود جوب کرتی تھی اور میں اپنی خالا کے پاس رہتی تھی اور آپ کو پتہ ھے میں

ان کو زرہ تنگ نہیں کرتی تھی اتنی سمجھدار تھی میں وہ چہک کر ان کو اپنے بارے میں بتانے لگی۔۔

لیکن انکل جی ایک پرو بلم ھے

کیسی پرو بلم بچے؟؟ مما کو خالا کے پاس چھوڑ آئی ہوں نہ اس کی ٹینشن ھے بس مجھے وہ چہرے پر پریشانی لاتے ہوئے بولی۔۔

تو بیٹا جی یہ تو اچھا ھے کہ آپ کی ماما کچھ وقت اپنی بہن کے ساتھ گزار لے گی۔۔

نہیں نہ انکل جی یہی تو پریشانی ھے وہ ان کی بات کی نفی کرتے ہوئے بولی۔۔

کیا مطلب ؟؟

وہ میری خالہ صرف منہ بولی ھے مطلب وہ ہمارے پڑوسی ھے۔۔ہے تو بہت اچھی لیکن انکل فکر رہتی ھے آخر کو امی ھے میری۔۔

ایک سیکنڈ حمزہ اس ساری باتوں میں پہلی بار بولا تھا اس کی آواز پر گھر کے سب افراد نے اس کو سوالیہ دیکھا تم نے ابھی کہاں کے مما گھر پر ھے اکیلی ھے اور اب تم بول رہی ہوں امی ھے یہ کونسیپٹ سمجھ نہیں آیا ویسے مجھے۔۔

افففو انکل جی ان میں تو عقل کی بہت کمی ھے ویسے حمزہ سر آپ مجھے مشائم میم کے بھائی کہی سے نہیں لگتے مطلب انکل جی وہ اتنی پیاری سمجھدار کیوٹ اور یہ

اس نے سڑا سا منہ بنایا گھر کے سارے افراد نے اپنی ہنسی چھپائی حمزہ نے سب کو مسکراتے دیکھا تو لال پیلا ہوا۔۔

کیا مطلب ھے تمھارا چھوٹی مرچ؟؟

دیکھا دیکھا میم مشائم کبھی ایسے عجیب الفاظ استعمال کر سکتی ھے کیا انکل جی اگر کبھی ایسا ہوتا ھے ایک بھائی الگ ایک بہن الگ تو یقیناً۔۔

وہ دوسرا والا ہسپتال میں بدل جاتا ھے یقیناً یہ بھی کسی نہ کسی سے بدل گئے ہو گے بول کر

خود ہی اپنی بات پر کھکلائی۔۔

حمزہ کا خون مزید کھولا ایک بات سنو تم کو پتہ ھے تم بلکل کس کی طرح ہنس رہی ہوں وہ معنی خیز مسکراہٹ سے بولا ہاں مجھے پتہ ھے حمزہ آگے کچھ بولتا لیکن وہ چہک کر دوبارہ بولی۔۔

میں بلکل مائرہ خان کی طرح ہنس رہی ہوں آئی نو حمنہ تو ھے ہی اتنی پیاری وہ اپنے بال جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔۔

ابھی حمزہ جوابی فائیر کرتا اس سے پہلے عمیر ہاتھ کھڑے کر کے کھڑا ہوا گائیز گائیز کل پر چھوڑ دو اس لڑائی کو کیونکہ آج کے لئے اتنا کافی ھے ویسے بھی کل بہت خواری ہونی ھے اس لئے آج آرام کر لیتے ھے۔۔مجھے بھی بڑی ٹائیٹ نیند آرہی ھے پلیز مجھے کوئی کمرا دیکھا دے سفر کی تھکن کافی ہو گئی ھے اس کے چہرے سے تھکن کے آثار واضح دیکھائی دے رہے تھے

حمزہ کھڑا ہوا بھائی آپ میرے روم۔میں چلے اور اس کو بھی بھا بھی کوئی اسٹورم وغیرہ دیکھا دے سو جائے گی اونہہ آئی بڑی چار فٹ کی مائرہ خان وہ تنز کر کے روکا نہیں تھا سیدھا کمرے کی جانب گیا تھا پیچھے حمنہ نے سڑا سا منہ بنایا

--

وہ مستجاب کو سمجھا کر اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی لیکن براق کی پکار پر روکی۔۔

مشائم مجھے آپ سے بات کرنی ھے اس کی پشت ان تینوں بھائیوں کی ہی جانب تھی وجدان اور

مستجاب بھی براق کی پکار پر روکے تھے

وہ مڑی ہمم کہوں اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔۔

براق تھوڑا گھبرایا تھا لیکن اج اس نے سوچ لیا تھا وہ بات کر کے ہی دم لے گا اس لئے خود کو کمپوز کیا اور ہمت کر کے بولا آپ کب تک حفصہ سے ناراض رہے گی؟؟

تم کو مطلب اس سے وہ اکھڑے لہجے میں بولی۔۔

دیکھے مشائم میں جانتا ہوں آپ کے اور حفصہ کے درمیان کیا چل رہا ھے۔۔

کیا چل رہا ھے؟؟

وہ بھی سوالیہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولی اس نے ایک نظر وجدان کو دیکھا وہ بھی ان دونوں

کو سنجیدہ نگاہوں سے ہی دیکھ رہا تھا اور مستجاب بھی۔۔

یہی کے آپ آس سے ناراض ھے وہ آگے کچھ بولتا مشائم نے ہاتھ کھڑا کر کے اس کو آگے بولنے سے روکا۔۔

بات سنو میری یہ میرا اور اس کا کافی پرسنل میٹر ھے تو میں تم سے یہی بولو گی تم اس میٹر سے دور رہوں وہ حتمآ بول کر جانے لگی لیکن پھر اس کی بات سے اس کے پاؤں تھامے۔۔

آپ کو پتہ ھے حفصہ کی کیا کنڈیشن ہو رہی ھے مجھے فرق نہیں پڑتا وہ اپنا لہجہ ہر احساس سے عاری بناتے ہوئے بولی۔۔

براق کے ماتھے پر بل پڑے اور اپنا غصہ ضبط کر کے بولا لیکن مشائم بیگ مجھے پڑتا ھے بیوی ھے وہ میری میں بلکل برداشت نہیں کرو گا آپ کی وجہ سے وہ درد میں رہے آپ کو اندازہ بھی ھے کہ وہ کس تکلیف سے گزر رہی ھے کچھ کھ پی نہیں رہی ھے بات نہیں کر رہی ھے صرف روئے جا رہی ھے بخار بھی چڑھ گیا ھے اس کو۔۔

مشائم کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ اپنے ایموشنز بہت اچھے سے چھپا لیتی تھی تو میں کیا کرو اس نے اپنے لہجے کو مظبوط بناتے ہوئے کہاں۔۔

براق نے بے بسی سے اس کو دیکھا اور ضبط کرتے ہوئے بولا پلیز مشائم اتنی ظالم نہ بنے آپ بولتی ھے نہ بہن ھے وہ اپکی گڑیا ھے تو آپ اپنی بہن کے ساتھ

آ یسا کریں گی نہایت افسوس کی بات ھے یہ پھر آپ نے کبھی اس کو بہن مانا ہی نہیں آپ کے لئے صرف آپ کا بھائی حمزہ ھے اس کے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔

مشائم نے ضبط سے جبڑے بھینچے اور اس کے مد مقابل آئی اور اس کی جلتی آنکھوں میں

دیکھا اور مظبوط لہجے میں بولی۔

تکلیف ہو رہی ھے آپ کو اپنے پیارے کو تکلیف میں دیکھ کر آپ کو تو خون کا رشتہ بھی نہیں ھے نہ پھر بھی آپ کو تکلیف ہو رہی ھے. براق شاہ اسی طریقے سے مجھے بھی ہوئی تھی جب اس نے ساری محفل میں مجھے دو منٹ میں پرایا کیا تھا اپنا دکھ اس نے اپنی آپو سے چھپایا تھا اور میں صرف اس کا چہرہ ہی دیکھ سکی تھی۔۔

تو جانتے ھے مجھے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اب میں بھی چاہتی ہوں وہی درد وہی تکلیف وہ بھی محسوس کریں جتنی میں نے محسوس کی ھے اور تم سے میں اتنا ہی کہوں گی یہ میرا اور اس کا پرسنل ھے میٹر تم اس سے دور رہوں تو زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔۔

وہ بول کر جانے لگی براق نے اس کی پشت کو گھورا اور نہایت غصہ سے بولا اس کے سارے میٹر اب میرے بھی میٹر ھے اب مجھ میں

اور اس میں کوئی پرسنل نہیں ھے بیوی ھے وہ میری یعنی میری ہمراز میرا لباس تو مجھ میں

اور اس میں کیا پرسنل ہو گا۔۔

اس کی بات سن کر مشائم کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے اور آنکھوں میں شوخی بھی آئی وہ ایک بار پھر پلٹی لیکن چہرے پر مزے والی مسکراہٹ تھی۔۔۔

براق مستجاب وجدان تینوں نے اس کی مسکراہٹ کو حیرت سے دیکھا۔۔۔

یعنی۔براق شاہ تم کو بھی محبت کا کیڑا کاٹ گیا اور قہقہ لگا کر ہنسی یار۔۔۔
سیریسلی میں سمجھی تھی تم سے حفصہ کہی الجھی ہو گی اور تم نے اس چیز کا بدلہ لیا ھے لیکن بہی یہاں تو سین ہی الٹا ھے وہ ایک بار پھر قہقہہ لگا کر ہنسی۔۔۔

وجدان نے نفی میں سر ہلایا وہ لڑکی واقع پل میں تولہ پل میں ماشہ تھی وہ مشائم تھی جس۔نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا تھا وہ بہت الگ تھی وہ ہر وقت سنجیدہ لیکن خوش رہنے والی لڑکی تھی۔۔۔

براق نے اس کے موڈ کو ٹھیک ہوتے دیکھا تو ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں بولا پلیز مشائم پلیز مان جائے میں نہیں دیکھ پارہا اس کو روتے بلکتے۔۔

اس کی ہنسی تھمی اور اس نے اس کے پریشان چہرے کو دیکھا اور مسکراتے لہجے میں ہی بولی کچھ وقت دے دو مجھے میں ٹھیک کر دو گی اس کو لیکن میں چاہتی ہوں ابھی ہم ایسے ہی رہے کچھ ۔۔دن ایک دوسرے سے دور

لیکن کیوں؟؟ بہت جلد سمجھ آئے گا ابھی وقت کافی ہو گیا ھے سو جاتے ھے تم بھی اپنا روم۔ میں جاؤ اور مستجاب تم بھی پریشان مت ہونا میں ساتھ ہوں تمھارا پھر وہ روکی نہیں تھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

سحر شاہ معصوم اور ایک پیاری سی لڑکی جس کو اپنے مصطفیٰ لالہ سے بے انتہا کا پیار ھے اور رہے گا ہمیشہ کیا ہوا جو مصطفیٰ اس دنیا سے چلا گیا لیکن وہ سحر کے دل

میں تو زندہ ھے نہ مشائم کی آواز پر سحر نے جھٹکے سے سر پیچھے گھما کر دیکھا جو کچن کے مین انٹرس پر ایک پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی

آپ آئے نہ وہ فورا مسکرا کر بولی۔۔

کیا کر رہی ہوں ؟؟ وہ چئیر کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بولی

میں اپنا سب سے پسندیدہ کام یعنی کوکنگ وہ چہک کر بولی۔۔

اور کوکنگ میں کیا بن رہا ھے ؟؟

کچھ نہیں میری آور مصطفیٰ لالہ کی سب سے فیورٹ چیز۔۔

میں بتاتی ہوں مشائم فوراً چہک کر بولی بریانی آئی ایم رائٹ ؟؟

ہنڈریٹ پرسنٹ مشائم دل کھول کر مسکرائی ویسے اس بریانی کا کیا کرو گی ؟؟

یہ بنا کر کسی ملازم کے ہاتھ چھوٹے بچوں کے مدرسے بھیجو گی وہ چمچہ چلاتے ہوئے بولی

اچھا جی ویری گڈ ابھی وہ چمچہ چلا کر ہٹی ہی تھی کہ لاونج میں سے اپنی ماں کی آواز پر پوری کانپ سی گئی لیکن خود کو جلد ہی کمپوز کیا کیونکہ سامنے ہی مشائم بیٹھی ہوئی تھی۔۔

مشائم باخوبی اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی وہ دوسری آواز پر جلدی سے کچن سے باہر نکلی مشائم بھی فورآ کھڑی ہو کر اس کے پیچھے ہی نکلی تھی۔۔

کہاں تھی تم نگینہ بیگم ڈھاڑنے والے انداز میں بولی۔۔۔

وہ لوگ حویلی کے سینٹر میں۔ کھڑے ہوئے تھے ان کے ساتھ نورے بھی تھی مشائم نے نورے کو ساتھ دیکھا تو ساری سیاست فورآ سمجھ اگئی۔۔

م۔۔۔می۔۔میں کچ۔۔کچن می۔۔۔میں تھی وہ کپکپاتے لہجے میں بولی۔۔

کیا کر رہی تھی وہاں پر ان کی آنکھیں ماتھے پر تھی ان کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا گلہ دبا کر مار دے۔۔

می۔۔۔میں مصطفیٰ لالہ کے لئے بریانی بنا رہی تھی مد۔۔۔رسے بھیجنے کے لئے

کل کیا کر رہی تھی تم جب نورے نے تم سے ناشتہ کا بولا تھا سحر کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔

وہ۔۔۔میں ناشتہ بن۔۔۔بنا رہی تھی ام۔۔۔اماں۔۔

نورے " وہ اپنی غصہ والے انداز میں بولی۔۔"

جی ممانی جان شہد کی طرح میٹھا لہجے مشائم نے گھور کر اس چڑیل کو دیکھا۔۔۔

اس نے تم تک ناشتہ پہنچایا تھا ان کے لہجے بلکل سپاٹ تھا جو سحر کی روح قبض کرنے کے لئے کافی تھا۔۔

نہیں ممانی جان میں نے اس کو اتنا کہاں ھے مجھے بھوک لگی ھے مجھے ناشتہ دے دو لیکن اس نے مجھے نہیں دیا بلکہ کل کی آئی اس ونی لڑکی کے لئے مجھے انگنور کر کے ناشتہ اس کے لئے تیار کیا۔۔

جیسے جیسے نورے بول رہی تھی سحر کے پاؤں ہاتھ یہاں تک کے دل بھی کانپ رہا تھا اور نگینہ بیگم کا جہاں چہرہ سپاٹ تھا وہاں غصہ کے تاثرات جگمگانے لگے تھے

۔۔۔

اور آپ جانتی ھے اس دو ٹکے کی لڑکی کے لئے یہ مجھے باتیں سنا رہی تھی مشائم نے ضبط سے جبڑے بھینچے نگینہ بیگم نے نگاہیں گھما کر سحر کی جانب کریں اور ان

کا ہاتھ اٹھا سحر نے خوف اور ہراس سے آنکھیں بند کی لیکن جب چہرے پر تھپڑ کی جلن محسوس نہیں ہوئی تھی ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی سامنے ہی "مستجاب" نگینہ بیگم کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔

اس کی آنکھیں لال انگارہ بنی ہوئی تھی غصہ کی وجہ سے ماتھے کی واضع رگیں دیکھائی دے رہی تھی وہ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ کے ساتھ مکمل تیار آفس جانے کے لئے ریڈی تھا۔۔

سحر نے نگاہیں ٹیڑی کر کے اس کا مکمل جائزہ لیا دل بے اختیار ڈھڑک رہا تھا اس کو اتنا پاس دیکھ کر انہوں نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا۔۔

یہ کیا حرکت ھے مستجاب وہ دبہ دبہ سے چلائی۔۔۔

یہی سوال اگر میں آپ سے پوچھوں تو بتائیں کیا جواب ہو گا؟؟

کیسا سوال؟؟؟

وہ دوبدو بولی آپ کس لئے سرے عام سحر پر ہاتھ اٹھا رہی ھے آپ کو دیکھائی۔ نہیں دے رہا ھے کہ کتنے سارے ملازم کھڑے ھے کیا سحر کی کوئی عزت نہیں ھے جو آپ سب کے سامنے اس پر ہاتھ اٹھا رہی ھے؟؟

تم کو پتہ ھے بھی اس نے کیا کرا ھے وہ کینہ توز نگاہوں سے سحر کو دیکھتے ... ہوئے بولی

کچھ بھی کیا ہوں بڑی امی بیٹی ھے آپ کی آپ کی کوکھ میں پلی ھے آپ کا خون ھے آپ کر بھی کیسے سکتی ھے اس کے ساتھ ایسا چھوٹی بچی ھے کیا یہ جو آپ

اس کے ساتھ ایسا بیہو کر رہی ھے تئیس سال کی ھے یہ بچی نہیں ھے جو آپ کی بعیزتی محسوس نہیں کرے گی۔۔۔

ان کی بات سن کر وہ فورا اپنے حق میں بولی اس نے۔ میری نورے کو ناشتہ دینے سے انکار کیا تھا میں اس کا خون پی جاؤ گی وہ ایک دم اس کو مارنے کے لئے لپکی تو مستجاب نے اس کی کلائی تھامے اپنے بلکل پیچھے کیا۔۔۔

سحر کا دل کرچی کرچی ہوا تھا اپنی ماں کو کسی اور کی بیٹی کا ہاتھ تھامے دیکھ مشائم اچھے سے سمجھ رہی تھی اس ٹائم وہ کیا فیل کر رہی ہو گی۔۔۔

آئیندہ کے بعد اس کو ہاتھ نہیں لگائے گی آپ میری بیوی ھے اور میں نہیں چاہتا کوئی میری بیوی کو میری اجازت کے بغیر چھوئے سحر نے روتے ہوئے مستجاب کے چہرے کو دیکھا جہاں غصہ کے علاوہ کوئی دوسرا شعبہ نہیں تھا۔

ماں ہوں میں اس کی میرا جو دل میں ائے گا میں کرو گی کسی کو اتنا حق نہیں دو گی کے ہم ماں بیٹی کے معاملے میں بیچ میں آئے۔۔۔

بہت جلدی یاد نہیں آ گیا آپ کو یہ آپ کی بیٹی ھے کل تک تو آپ اس کو دھتکار رہی تھی نکال رہی تھی تب کہاں تھی وہ ماں اب کیا کرنے آ رہی ھے آپ اس کے پاس۔۔

just leave her BECAUSE she is my۔۔

اور جو چیز مستجاب کی ہوتی ھے اس پر میں کسی کی نظر بھی برداشت نہیں کرتا ہوں اور یہ تو بیوی ھے میری وہ حق سے بولا۔۔

میری بیوی سے اپ دور رہنا یہی آپ کے لئے اور تمھارے لئے نورے بہت اچھا ہو گا یاد رکھنا آپ یہ سحر مکرم شاہ نہیں ھے یہ۔۔

سحر مستجاب شاہ" یعنی میری بیوی اور میں یہاں موجود کسی کو حق نہیں دو گا " کے کوئی میری سحر پر ہاتھ اٹھائے وہ سب کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔

اور نظر گھما کر سحر کی جانب دیکھا جو رونے میں مصروف تھی تم اپنے کمرے میں جاؤ کوئی ضرورت نہیں ھے کسی کی غلامی کرنے کی جس کو ناشتہ چاہیئے وہ خود لے لیا کریں گا اللہ نے ہاتھ پیر دیئے ھے نہ ان کو استعمال بھی کر لے گے لوگ اور تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔

اس کی بات سے سحر روتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی وہ اس کی پشت کو جب تک دیکھتا رہا جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گئی اس کے

او جھل ہوتے ہی وہ بھی وہ بول کر آفس کے لئے باہر بڑھا اور پیچھے نگینہ بیگم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔۔

ہاں میں نکل رہی ہوں تم لوگ ڈائریکٹ وہاں پہنچوں نہیں یہاں سے میرا ساتھ کوئی نہیں ہوگا زیادہ سے زیادہ یہاں کا ڈرائیور ہوگا اور کوئی نہیں وہ جو جلدی جلدی کمرے میں فون پر بات کرتے ہوئے نکل رہی تھی،،

وہ فون کی ہی طرف متوجہ تھی کے دروازہ کھولتی اس سے پہلے وجدان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔

اور ایک زبردست قسم کا تصادم ہوا مشائم کی ناک وجدان کے کسرتی جسم سے ٹکرائی تھی وہ پوری ہل کر رہ گئی تھی ناک پر بڑی گندی چوٹ آئی تھی۔۔۔

وہ اپنی ناک پکڑ کر نیچے بیٹھ گئی دن میں تارے کیسے آنکھوں کے سامنے ناچتے ھے اس ٹائم کوئی مشائم بیگ سے پوچھتا وہ جس انداز میں کراہی تھی وجدان کے لئے ہنسی کنڑول کرنا نہایت مشکل ہو رہا تھا۔۔

وجدان نے ہونٹ کا کونا دبا کر اپنی ہنسی کنڑول کی وہ پوری لال ہو گئی تھی ضبط کے چکر میں وہ مسکراتا ہوا اس کے قریب دوزانو بیٹھا اور شرارت سے بولا زیادہ زور سے لگ گئی ھے کیا۔۔۔

بے بی یہ پاپا کی پری کو وہ اس سیدھا سیدھا چھیڑ رہا تھا مشائم نے خونخوار نگاہوں سے اس کو گھورا۔۔

آئی سیور میں آپ کا خون پی جاؤ گی فضول گوئی سے میرے سامنے پرہیز کیا کریں انسان ہوں یہ دیوار اتنی زور سے لگ گئی میرے اللہ پوچھے آپ سے مسٹر وجدان۔۔

اگر دیہان فون پر ہوں اور اپ بے لگام گدھے کی طرح بغیر ادھر اُدھر دیکھے چلے جارہے ہوں تو ڈارلنگ ایسا ہی ہوتا ھے وہ مزے لیتے ہوئے بولا۔۔

کس خوشی میں اپ مجھے ڈارلنگ بول رہے ہوں وہ اپنی ناک چھوڑ کر اس سے دانت پیس کر بولی۔۔

ویسے میں نے بے لگام گدھا بھی کہاں تھا لیکن وہ آپ کو برا نہیں لگا بڑی تعاجب کی بات ھے آرے ہاں وہ تو اپ ھے تو پھر کیا برا لگنا وہ آگ لگا کر کھڑا ہوا۔۔

آپ تمیز سے بات کیا کریں مجھ سے کوئی دوست نہیں ھے آپ میرے۔۔

وجدان ایک دم پلٹا اور اس کے بے حد نزدیک ہوا مشائم گھبراہ کر دیورا کے ساتھ پن ہوئی

دوست نہیں تو کیا ہوا ڈارلنگ بیوی تو ہوں نہ کیا کہتی ہوں ہو جائے شروع وہ بلکل لوفرانہ طریقے سے بولا۔۔۔

مشائم نے گھبراہ کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا طبیعت تو بلکل ٹھیک لگ رہی ھے آپ کی تو ایسی بہکی بہکی حرکت کیوں کر رہے ھے ہائے اللہ مسٹر وجدان شاہ آپ پی کر آئے ھے۔۔

استغفر اللہ لڑکی وہ خاصہ بدمزہ ہوٴا اور بے ساختہ اس سے پیچھے ہوا حرام ھے وہ ہمارے اسلام میں اور جو چیز حرام ہوں ہم اس کو چھوتے بھی نہیں ھے کبھی ہمیں کسی لڑکی کو چھوتے دیکھا ھے ہم جانتے ھے وہ ہمارے لئے حرام ھے اور یہی ہم آپ کو بے دھڑک چھوتے ھے کیونکہ آپ ہمارے لئے حلال ھے وہ بولتے ہوئے پھر نزدیک آنے لگا۔۔

ویل اب ہمیں کیا پتہ آپ ہر لڑکی کو چھوتے ھے کہ نہیں ہم نے تو دیکھا نہیں وہ بھی اس کو دیکھتے ہوئے بولی لیکن اس کو بے حد قریب ہوتے دیکھا تو فوراً گھبرا کر بولی۔۔

یار نہیں کریں ابھی مجھے جانا ھے یہ فلرٹ اور لڑائی کو کل یہ شام پر ڈال دیتے ھے کیونکہ وہ تینوں پہنچنے والے ہو گے ۔۔

کہاں جانا ھے کہاں پہنچ جائے گے ؟؟

جہاں مصطفیٰ کا قتل ہوا تھا وہاں جانا ھے وہاں کچھ تو ملے گا ہی وہ دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے بولی۔۔

وجدان کے چہرے پر جہاں شوخی تھی وہاں یک دم سنجیدگی آئی چہرہ پر ایک سایہ سا آکر گزرا کیوں وہاں کیا لینے جانا ھے ؟؟

کچھ لینے نہیں جانا مسٹر وجدان ایک دفعہ وہاں پر دیکھنا چاہتے ھے آخر مصطفیٰ کے ساتھ وہاں ہوا کیا تھا کس نے اور کیوں مصطفیٰ کا قتل کیا شاید وہاں جانے سے یہ گھتی سلجھ جائے وہ بہت سنجیدگی سے بول رہی تھی۔۔۔

ہمم وہ مہز اتنا ہی بولا تھا۔۔

چلے پھر میں نکلتی ہوں وہ اپنا موبائل ہاتھ میں لے کر کمرے سے نکلنے لگی لیکن ایک دفعہ پھر وجدان کی آواز سے قدم روکے اور وہ پلٹی۔۔

کون کون ہوں گا وہاں ؟؟

وہاں حمزہ میں حمنہ اور عمیر ہو گے وہ سادہ سے لہجے میں بولی لیکن اس کو اندازہ نہیں تھا کے کسی کو کتنا سخت برا لگا ھے۔۔

وجدان کے ماتھے پر بل پڑے وہ عمیر کیوں ہو گا اور یہ ابھی تک گیا نہیں کراچی کوئی کام دھندہ نہیں ھے کیا اس بندے کے پاس۔۔۔

مشائم کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے مسٹر وجدان آپ کیا جیلس ہو رہے ھے وہ آنکھیں چھوٹی کریں شوخی سے بولی۔۔۔۔

میں کیوں جیلس ہو گا اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا وہ نگاہیں ادھر ادھر گھماتے ہوئے بولا۔۔

مشائم مسکرائی وہ ایک پولیس افسر ھے اس کیس میں وہ میرے ساتھ رہے گا اس لئے وہ شہر نہیں گیا اور میرا دوست بھی ھے اس لئے پرسنل لیول پر میری مدد کر رہا ھے وہ مسکراتے لہجے میں اس کے وجہہ چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

پانچ منٹ تک کمرے میں خاموشی رہی پھر وہ ایک دم بولا میں بھی چلو گا۔۔

لیکن مسٹر وجدان آپ وہاں کیا کریں گے وہ جھنجلائی۔۔

کچھ بھی نہیں لیکن میں ساتھ چلوگا وہ بضد ہوا۔۔

مرضی ھے آپ کی وہ بول کر کمرے سے نکلی اس کے پیچھے ہی وہ بھی اپنے کف کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے اس کے پیچھے لپکا۔۔

میں ساتھ چلوگی آج سے ہی تمھارے وہ بلکل تیار کھڑی اس کے آئینہ میں عکس دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

براق کے ہاتھ تھامے تھے دل کی دھڑکن منتشر ہوئی وہ لگ کی اتنی پیاری رہی تھی سفید شلوار قمیض بال پیچھے پشت پر کھولے ہوئے تھے آنکھیں کاجل سے لبریز تھی ہونٹوں پر لب گلوز لگایا ہوا تھا لیکن چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔

مجھے اب ہر حال میں یہاں سے نکلنا ھے تمھارے پیسے دے کر میں اب یہاں مزید نہیں رہنا چاہتی ہوں جب تک میں یہاں سے نہیں نکلو گی تب تک آپو مجھے معاف نہیں کرے گی اور جب میں یہاں سے نکل جاؤ گی تب آپو مجھ سے واپس راضی ہو جائے گی وہ ایک ہی سانس سے بولی۔۔

اس کی سنجیدہ آواز پر ان کے بیچ کے طلسم ٹوٹا تھا آنکھوں میں جہاں خمار تھا اس کی بے حد بکواس بات پر سب بھک کر کے اڑا تھا۔۔

سپاٹ نگاہوں سے اس کو دیکھا اور نرمی سے بولا ابھی تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ھے آرام کرو کل سے جوائینگ دے دینا۔۔۔

مجھے تم نہیں بتاؤ گے مجھے کیا کرنا ھے میں نے ڈیسائیڈ کر لیا ھے مجھے ہر حال میں آج ہی جانا ھے اور یہاں سے نکلنا ھے۔۔

او کے حفصہ بات سنو میری نکل جانا دیکھوں ابھی طبیعت خراب ھے تمھاری تم فکر نہیں کرو میں تمھاری جوائنگ دے دو گا اور تمھاری کوئی سیلری بھی نہیں کاٹے گی۔۔

اس کی بات سن کر اس کی تھوری چڑھی مجھے یہاں نہیں روکنا ھے مجھے باہر جانا ھے دل خراب ہو رہا ھے کب سے ہو میں اس گھر میں پلیز مجھے باہر جانا ھے ہر حال میں۔۔۔

اچھا ٹھیک ھے تم چادر لے لو پھر نکلتے ھے وہ اپنی کلائی پر واچ باندھتے ہوئے بولا
۔۔

حفصہ کی آئی برو کچھ حیرت سے اٹھی کیا بولا ھے تم نے۔۔

کیوں کم سنتا ھے چادر لو جلدی پھر نکلنا ھے وہ روڈ ہوا۔۔

میں اور چادر دماغ جگہ پر ھے کہ نہیں وہ تھوڑی حیرت اور غصہ سے بولی۔۔

کیا ہو گیا ھے حفصہ ایک چادر لینے کو ہی تو بول رہا ہوں اس میں اتنا نخرہ کس بات
کا۔۔

دیکھوں براق شاہ میرا دماغ ویسے ہی کچھ ٹھیک نہیں ھے چومو والی حرکت میرے ساتھ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ھے۔۔

کیا مسلہ ھے تمھیں ایک چادر لینے میں وہ سارے کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

بہی مسلہ ہی مسلہ ھے میں لیتی ہی نہیں ہوں چادر وغیرہ بس دوپٹہ لیتی ہوں وہ رسانیت سے بولی۔

حفصہ شاہ پہلے کی بات کچھ اور تھی لیکن اب کچھ اور ھے اس لئے خاموشی سے چادر لو پھر ہم چلتے ھے ویسے بھی مجھے دیر ہو رہی ھے۔۔

کیا ہو گیا ھے تمھیں پہلے میں اور اب میں کیا فرق ھے وہ الجھتے ہوئے بولی۔۔

اس نے اس قاتل حسینہ کی طرف دیکھا جس کو ایک بار دیکھتے ہی وہ آدم بے زار اپنا دل ہار بیٹھا تھا ایک گہری سانس لی اور گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

پہلے تمھارے نام کے آگے حفصہ رضوان اختر لگتا تھا لیکن اب "حفصہ براق شاہ" لگتا ھے اور اب تم میرے نام سے منسلک ہوں اس لئے شرافت سے جاؤ اور چادر لے کر آؤ۔۔

میں اس نکاح کو نہیں مانتی وہ غصہ سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔

تمھارے کہنے یہ نہ ماننے سے وہ نکاح کے تین بول کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا ھے وہ ہم نے اللہ کی زات کو حاضر ناظر جان کر قبول کیا تھا تم یہ میں اس کو جھٹلا نہیں سکتے ھے اس لئے یہ فضول بات زہن سے نکال دو اور رہی بات چادر کی تو مرد کی مردانگی وہی سے دیکھتی ھے کہ اس کی عورت نے کیا لباس پہنا ھے جاؤ اور چادر لے کر آؤ ورنہ حفصہ تم کہی نہیں جاؤ گی وہ نہایت سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

حفصہ نے ایک کوفت زدہ نگاہ اس کے وجود پر ڈالی اور پیر پٹک کر چادر لینے گئی

۔۔

پتہ نہیں کیا سمجھتا ھے خود کو کہی کا پرنس ھے جو میں اس کی بات مان رہی ہوں براق شاہ اگر میں بور نہیں ہوئی ہوتی تو کبھی تمھارے ساتھ نہیں جاتی اس تھان

کو لپیٹ کر اور تم دیکھنا بیٹا تمھارے پیسے تو میں تمھارے منہ پر مار کر جاؤ گی آیا بڑا اونہہ۔۔

اگر مجھے کوس لیا ہوں تو میڈم باہر اجائے بہت دیر ہو رہی ھے میں گاڑی میں ویٹ کر ہا ہوں آجانا۔۔۔

وہ بھی آڑے تیڑے منہ بنا کر اس کے پیچھے لپکی۔۔۔

💝💖💗💝💖💗

ان کے بیچ سارے راستے خاموشی رہی تھی ان دونوں نے ہی راستے میں کوئی بات چیت نہیں کی تھی گاڑی دس منٹ مزید چلی تھی اس کے بعد ایک جھٹکے سے اس چوراھے پر روکی تھی جہاں مصطفیٰ کا قتل ہوا تھا۔

وجدان سفید شلوار قمیض اور بھوری مردانہ شال گلے میں ڈالے پروقار پرسنیلٹی کے ساتھ سے گاڑی سے باہر نکلا تھا اس کی شخصیت بہت اثر انگیز تھی وہ سامنے والے کو ایک طلسم میں جکڑنے کا ہنر رکھتا تھا۔۔

اور دوسری سائیڈ سے مشائم بلیک شلوار قمیض اور سر پر دوپٹہ جمائے سنجیدہ چہرے کے ساتھ باہر نکلی۔۔

دونوں کی پرسنیلٹی میں ایک ایسا روب اور دبدبہ تھا سامنے والے کو پانچ منٹ میں گڑبڑانے پر مجبور کر دیتا تھے ان دونوں کے پاس ایک ایسی سکیل تھی کہ وہ سامنے والے سے سچ کچھ منٹ میں ہی قبول کروالیتے تھے۔۔

حمزہ جو حمنہ کی بک میں کچھ جھانک کر دیکھ رہا تھا ان کی گاڑی کی آواز سے سامنے نگاہ اٹھا کر دیکھی دونوں ایک ساتھ ہی ان کی جانب آ رہے تھے ساتھ میں ان کی جوڑی کمال لگ رہی تھی۔۔

حمزہ کے منہ سے بے ساختہ "ماشاءاللہ" نکلا وہ دونوں ساتھ میں اپنی ایک الگ ہی مثال لگتے تھے وہ دونوں بہت الگ تھے ایک آگ تو دوسرا پانی لیکن ان کی جوڑی کمال تھی وہ دونوں ویسے بھی بہت پیارے اور خوبصورت تھے لیکن ساتھ میں چاند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے۔۔۔

حمنہ نے بھی جب حمزہ کو متوجہ نہ دیکھا تو سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا پھر اس کی نظروں کے سامنے دیکھا تو وہ دونوں چلے آ رہے تھے۔۔

حمنہ کے ہونٹ مسکرائے اور دھیمی آواز میں بولی یہ کمپل ہماری جان لے گا یار کیا لگ رہے تھے۔۔

حمزہ نے اس کی آواز سنی تو فوراً اس کے کان کی جانب جھکا چار فٹ کی مائرہ خان "ماشاءاللہ" کہوں نظر لگ جائے گی۔۔

حمنہ نے نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور اسی کے انداز میں بولی اونہہ آپ خود بڑے عالم چندہ ہے جو مجھے دی گریٹ اینڈ انٹیلیجنٹ حمنہ کو چار فٹ بول رہے ہوں۔۔

ابھی حمزہ اپنے منہ سے کوئی الفاظ نکالتا ان دونوں کو قریب آتا دیکھ یک دم خاموش ہو گیا۔۔۔

اسلام علیکم ان کے قریب پہنچتے ہی مشائم نے بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام مشی کیسی ہوں میں ٹھیک حمنہ نے بھی فوراً جواب دیکر اس کا حال احوال دریافت کیا۔۔

وجدان اس جگہ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دن پہلے مصطفیٰ کی لاش تھی وہ جگہ جہاں خون تھا اس کے بھائی کا اس کے جگر کا اس کی آنکھوں کے سامنے سارے منظر جیسے گھومنے لگے۔۔

آنکھوں کے سامنے فلیش بیک جیسے چلنے لگا سب کے رونے کی آوازیں کانوں میں گونجنے لگی مستجاب روتا بلکتا دیکھنے لگا ساتھ ہی دادا بابا چاچو وہ سب کچھ ویسے ہی محسوس کر رہا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی دم گھٹنے لگا دل کی رفتار بھی بہت تیز ہو گئی تھی وہ بینا پلک جھپکائے اس جگہ کو ہی دیکھے جا رہا تھا حمزہ نے سلام بھی کیا تھا لیکن اس کا دیہان تو کہی اور ہی تھا۔۔

وہ بلکل اس واقع اس سین میں گم سا ہو گیا تھا اس کا دل ہی نہیں تھا اس جگہ پھر کبھی آنے کا اس نے تو راستہ تک گزرنے کا بدل لیا تھا لیکن ایک دفعہ پھر وہی آ کر جیسے پرانے زخم کو خریدے گئے تھے۔۔

مشائم نے جب اس کو جواب نہ دیتے دیکھا تو گردن گھما کر اس کے تعاقب میں دیکھا لیکن اس کو سمجھ نہیں آئی کے وہ وہاں کی تلاش رہا ھے۔۔۔

مشائم نے حمزہ کی جانب دیکھا اور سنجیدگی سے پوچھا عمیر کہاں ھے وہ ابھی حمزہ کچھ بولتا سامنے سے ہی عمیر آتا دیکھائی دیا۔۔

کہاں تھے بھی کب سے ویٹ کر رہی ہوں تمھارا۔۔

یار بس پانی پینے گیا تھا اسلام علیکم مسٹر وجدان اس کو جواب دیکر اس نے وجدان سے سلام کیا اس کی آواز سے وہ ہوا اس میں لوٹا۔۔

ہمم ہاں کیا ہوا وہ حواس باختہ سا بولا۔۔

مسٹر وجدان آریوا کے مشائم نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر قدرے دھیمے اور فکر مند لہجے میں بولی۔۔

ہاں۔ میں ٹھیک ہوں اسٹارٹ کرتے ھے انفیسٹیگیشن اور ویسے بھی گھر جلدی جانا ہو گا آج آریان بھی ہسپتال سے ارہا ھے وہ مشائم کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

حمزہ کچھ پتہ چلا وہ اس کی بات سن کر حمزہ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

نہیں میم ابھی ہم آپکا ویٹ کر رہے تھے اب آپ بتایئے کیا کرنا ھے حمزہ کچھ بولتا اس پہلے حمنہ بولی۔۔۔

ہاں چلو اسٹارٹ کرتے ھے حمزہ حمنہ تم دونوں وہاں جاؤ اس جھاڑ جنگل میں کیا پتہ اس جھاڑیوں میں گولی مل جائے اس کی بات سن کر دونوں اثبات میں سر ہلا کر اس سائیڈ پر گئے ..

باقی عمیر میں اور تم تھوڑا ایمیجینیشن کر لیتے ھے

کیا مطلب وجدان فورا بولا؟؟

مطلب دیکھے جیسے ہماری گاڑی کھڑی ہوئی ھے ایسے ہی مصطفیٰ کی بھی ہو گی اور جہاں عمیر کھڑا ہوا ھے یہاں ہمارا مصطفیٰ ہو گا اور اس کے ساتھ جیسے میں ہوں یعنی آریان ہو گا اور شوٹر ان کے سامنے ہو گا جیسے کہ وجدان صاحب کھڑے ھے وجدان نے اپنی جگہ کو دیکھا اور پھر عمیر اور مشائم کو دیکھا جو کافی کلوز کھڑے ہوئے تھے۔۔

اے تم یہاں آ جاؤ عمیر کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ پر کھڑا کیا جہاں وہ خود تھا اور خود مشائم کے پاس کھڑا ہو گیا یہ عمل اتنی تیزی سے کیا گیا تھا دونوں اس کو ہونق بنے دیکھ رہے تھے۔۔

ہاں مس مشائم آگے بولے کیا کرنا ھے وہ ان دونوں کو انگنور کر کے بولا۔۔۔

ہاں آگے وہ اپنا سر جھٹک کر واپس متوجہ ہوئی تو دیکھے یہاں سے اگر شوٹر نے شوٹ کیا مصطفیٰ کو اور ساتھ میں آریان تھا پھر اس کو شوٹ کیا مصطفیٰ کو دو گولی لگی جبکہ آریان کو ایک مصطفیٰ کے دل کے مقام اور ایک ہاتھ پر لگی ھے۔۔

وہ بول کر چند پل خاموش ہوئی چہرے پر دھوپ پڑ رہی تھی اور ہاتھ کمرے پر تھا۔۔

کیا ہوا ھے مشی خاموش کیوں ہو گئی ہوں ؟؟

یار مجھے نہ ابھی تک ایک بات سمجھ نہیں آ رہی ھے وہ ایک دم سنجیدہ اور تھوڑا حیرتِ والے انداز میں بولی ..

کیا چیز نہیں آ رہی سمجھ ؟؟ان سب میں وجدان بلکل خاموش تھا۔۔

کہ مصطفیٰ کو سامنے سے شوٹ کیا گیا لیکن اس نے کوئی حرکت یہ کوئی ایسی چیز نہیں کریں جس سے وہ اپنے آپ کو بچا سکے۔۔

ہاں میں بھی کب سے یہی سوچ رہا ہوں اس نے کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا وہ خود کو بچا سکتا تھا بھاگ سکتا تھا نیچے جھکتا یہ پھر کچھ بھی لیکن وہ خود کو پروٹیکٹ کر سکتا تھا۔۔

مشائم نے وجدان اور عمیر کو دیکھتے ہوئے بلکل سپاٹ انداز میں بولی اور تم کو پتہ ھے انسان ایسا کب کرتا ھے کہ سامنے اس کے ایسی چیز ہوں جس کو وہ ابھی تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں لیکن وہ چیز سامنے ہوں اور ایسے انسان کے ہاتھ میں ہوں جس کا کبھی سوچا بھی نہ ہوں اس کو امید ہوں یہ حرکت وہ نہیں کر سکتا تو

انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ھے وہ ایک صدمے کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ھے۔۔

اور سیم۔یہیٔ چیز مصطفیٰ کے ساتھ بھی ہو گئی اور وہ بھی کچھ پل کے لئے ایک دم سناٹہ میں آ گیا کہ یہ کیا ہوا ھے لیکن جب وہ ہوش میں آتا اس سے پہلے شوٹر اپنا کام دیکھا چکا تھا۔۔

لیکن سوچنے کی بات یہ ھے کہ ایسا کون تھا سامنے جس کو دیکھ مصطفیٰ نے کوئی ایکشن نہیں لیا بلکہ خاموشی سے موت کو گلے لگا لیا۔۔۔

وجدان اس کی باتیں بہت دیہان سے سن رہا تھا اور اس کی بات ختم ہوتے ہی اس کے لب دھیرے سے حرکت میں آئے اور وہ بے حد آہستگی سے بولا "
آریان " مشائم نے اس نام پر حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔

آپ اور میں ایک وقت میں ایک جیسا کیسے سوچ سکتے ھے وہ قدرے حیرت سے بولی تھی۔۔

سوچ سکتے ھے کیونکہ تم بھی وہی چاہتی ہوں اور میں بھی وہی چاہتا ہوں مصطفیٰ کو انصاف ملے۔۔

صحیح کہاں آپ نے مجرم سامنے تھا اور میں دیکھ بھی نہیں پائی لیکن مسٹر وجدان کہی نہ کہی میرے دماغ میں وہ تھا۔۔۔

حمزہ حمنہ وہ اس کو جواب دے کر ان کی طرف موڑی جو ڈھونڈ کم رہے تھے اور لڑز یادہ رہے تھے اس نے ہاتھ کے اشارے سے واپس بلایا۔۔

عمیر تمھارا بہت شکریہ تم میرے لئے یہاں تک آئے لیکن کام ہو چکا ھے گھتی سلجھ گئی ھے بس اب ایک ایسی چوٹ دینا باقی ھے جس سے سارا سچ سب لوگوں کے سامنے اجائے اور اب تم بھی آرام سے شہر جاؤ اور اپنا تھانہ سنبھالو۔۔

but once again thank you so much..

حمزہ اور حمنہ جب تک اگئے تھے حمزہ وجدان کے بلکل پاس کھڑا ہوا تھا اور حمنہ مشائم کے پاس۔۔۔

کوئی بات نہیں مشائم یہ میرا فرض تھا اور تم میری بچپن کی دوست ہوں تمھارا ساتھ نہیں دو گا تو کس کا دو گا اینڈ اب تم بھی جلد سے جلد واپس اپنے گھر اجاو پھر لگائے گے صیحح سے محفل وہ بھی مسکراتا ہوا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

کسی کو اس کی مسکراہٹ زہر سے بھی بری لگ رہی تھی اس وقت بس نہیں چل رہا تھا مکہ مار کر جبڑا توڑ دے اور وہ کسی کوئی اور نہیں "سردار وجدان شاہ" تھا وجدان کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا اور ہاتھ کی مٹھی سختی سے بھینچی ہوئی تھی ۔۔

حمزہ کی نظر وجدان پر پڑی تو ہونٹ کا کونا دبا کر ہنسی روکتے ہوئے اس کی جانب جھکا۔۔

ویسے آپ کو پتہ ھے سر یہ دونوں بیسٹ فرینڈ ھے یونو جگری دوست لوگ آپ کو پتہ ھے یہ دنوں ایک دوسرے کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتے آج کل ان کی یاد کی وجہ سے یہ تو ہمارے گھر رہ رہے ھے اور آپ کو پتہ ھے۔۔

شٹ اپ وجدان یک دم ڈھاڑ اسب کی نگاہیں ان دونوں پر اٹھی۔۔

مشائم فورا بولی کیا ہوا ایوری تھنگ از او کے۔۔

ہاں سب ٹھیک ھے جلدی سے یہ سب ختم کر کے گاڑی میں آؤ ویٹ کر رہا ہوں ۔۔وہ بول کر روکا نہیں تھا گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کی تیزی پر صرف حمزہ نے دل سے قہقہہ لگایا تھا باقی حمنہ عمیر اور مشائم اس کو ہونق بنے دیکھ رہے تھے۔۔

گاڑی شاہ انڈسٹری کی بڑی سی عمارت کے سامنے ایک جھٹکے سے روکی تھی۔۔

حفصہ کا سر ڈش بورڈ پر لگتے لگتے بچا اور سارے بال بھی منہ پر آئے۔۔۔

آرام سے گاڑی نہیں روک سکتے تھے کیا سارے بال خراب کر دیئے میرے وہ غصہ سے اس کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

براق نے سپاٹ نگاہ اس پر ڈالی اور اسکا جواب دیئے بغیر انگینشن سے چابی نکال کر باہر نکلا اس کے نکلتے ہی حفصہ بھی باہر نکلی۔۔

حفصہ نے اس کے تیور بڑی حیرتِ سے دیکھے تھے جو اس کو چھوڑ کر خود آگے چلا گیا تھا اس نے اس کی پشت کو گھورا اور اس کے پیچھے لپکی۔۔

براق کو سامنے سے آتا دیکھ ریسپشنسٹ آدب سے کھڑی ہوئی اور سلام کیا جس کا جواب ہلکی سی جنبش دے کر وہ آگے بڑھ گیا پیچھے وہ اس کو ہونق بنی دیکھ رہی تھی جو ایک منٹ بھی اس کے لئے نہیں روک رہا تھا۔۔

لیکن جب وہ آگے بڑھی تو وہ اس کے انتظار میں کھڑا ہوا تھا اس کے قریب آتے ہی اس نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور دونوں اندر داخل ہوئے براق بلکل سپاٹ نگاہوں سے سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔

جبکہ حفصہ قدرے حیرت سے اس کا برتاو دیکھ رہی تھی جو بلکل ہی بدل گیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

وہ لوگ تھرڈ فلور میں اترے وہ جیسی داخل ہوا سب ایک ساتھ کھڑے ہوئے حفصہ داد دیتی نگاہوں سے اس کو دیکھ رہی تھی مطلب اتنی عزت۔۔۔

اس نے سب کا جواب سر کی ہلکی جنبش سے دیتا ہوا اپنے آفس میں بڑھا حفصہ بھی اس کے پیچھے ہی داخل ہوئی۔۔

کیا ہو گیا ھے تمھیں مجھے کہاں چھوڑ چھوڑ کر بھاگتے پھیر رہے ہوں دماغ جگہ سے کیا ہل گیا ھے وہ اندر داخل ہوتے ہی سامنے کرسی پر بیٹھے براق سے مخاطب ہوئی۔۔۔

تمیز سے مس حفصہ یہاں میں تمھارا کوئی شوہر نہیں ہوں جو تم مجھ سے اس طریقے سے بات کر رہی ہوں میں تمھارا بوس ہوں یہاں عزت سے بات کرو ورنہ دو منٹ صرف دو منٹ اور تمھیں بلڈنگ سے باہر کر دو گا وہ بینا لحاظ کے ایک دم بولا۔۔

حفصہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا اور منہ بھی لٹکا لیکن بولی کچھ نہیں اور خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

براق نے اس کو پھولے منہ کو دیکھا لیکن انگنور کر کے اس نے ریسیور اٹھایا اور اپنی سیکرٹری مس لیلیٰ کو بلایا

آپ فورا اندر آئے۔۔۔

تقریباً دس سیکنڈ بعد دروازہ نوک ہوا تو دونوں نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ جینز کی پینٹ اور گھٹنوں سے تھوڑا اوپر کھولی شرٹ پہنی ہوئی تھی بال آگے کو کر کے کھولے ہوئے تھے میک اپ بھی کافی سارے کیا ہوا تھا۔۔

حفصہ نے ایک نظر اس کے کپڑوں کو دیکھا اور اس کے بعد خود پر ایک نظر ڈالی۔۔

وائٹ شلوار قمیض بلیک شال سر پر دوپٹہ جمائے اس کو اپنا آپ ایک پینڈو لگا لیکن وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی سب سے زیادہ اس کی کاجل سے بھری آنکھیں۔۔۔

گڈ مورنگ سر وہ اس کے سامنے کھڑی ہو کر مسکرا کر بولی۔۔

حفصہ نے ایک آئی برو اٹھائی۔۔

مس لیلیٰ میں نے آپ سے ان کے بارے میں زکر کیا تھا براق نے حفصہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔۔

اس نے نگاہ گھما کر اس کی جانب ایک سرسری سی نگاہ ڈالی اور نگاہیں واپس براق کی جانب کی۔۔

تو یہ آپ کے اور میرے انڈر کام کریں گی آپ ان کو ان کی ٹیبل دیکھا دے اور کام سمجھا دے اور ایک کافی بھی بھیج دے اور ساتھ میں مسٹر کے کے کی فائیل بھی بھیج دے۔۔

یس سر۔۔وہ حفصہ کی طرف مڑی چلے آپ باہر میں آپ کو ساری چیزے بتا دو حفصہ نے ایک نظر لیلیٰ اور پھر براق کو دیکھا اور کھڑی ہو کر اس کے پیچھے چلی حفصہ کافی کنفیوز لگ رہی تھی اس نے آج تک ایسی کسی کمپنی میں کام نہیں کیا تھا اس نے تو بس مشائم کے پاس جوب کی تھی۔۔

اس کے نکلتے ہی اس نے ایک سپاٹ نظر اس جگہ کو دیکھا جہاں تھوڑی دیر پہلے وہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اس کے دماغ میں اس کے جملے گھوم رہے تھے اس کے الفاظ اس کو کنجر کی طرح دل میں پیوست ہو رہے تھے۔۔

میں تمھیں خود سے کہی دور نہیں جانے دوگا چاہے تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہوں لیکن میں پھر بھی تم کو خود سے کبھی دور نہیں کروگا میں تم کو اپنے ساتھ قید کرلوگا حفصہ اگر تم دور ہوئی تو میں جی نہیں پاؤگا اور میں چاہتا ہوں حفصہ براق شاہ تمھارے ساتھ جیئے اپنی زندگی وہ آپ نے دل میں اس کو تصور کرتے ہوئے خود سے بڑبڑایا۔۔

مستجاب آفس سے جلدی واپس آگیا تھا اس کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا آفس میں بار بار آنکھوں کے سامنے سحر کا کانپتا اور روتا ہوا وجود گھوم رہا تھا اس لئے وہ جلد ہی آفس سے واپس آگیا تھا ابھی ملازم سے پوچھ کر وہ سحر کے کمرے کے باہر دھڑکتے دل کے ساتھ کھڑا ہوا تھا پتہ نہیں کیوں آج دل بہت شدت سے ڈھڑکا رہا تھا۔۔

وہ ہمت کر کے دوازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوئی تھی چہرے پر بال اڑ اڑ کر آرہے تھے جن کو ہٹانے کی زحمت نہیں کی گئی تھی وہ بہت اداس تھی آنکھیں بلکل ویران تھی وہ بلکل مہو ہو کر باہر کو دیکھ رہی تھی

۔۔

مستجاب چلتا ہوا اس کی پشت پر کھڑا ہوا اور دھیمی آواز میں بولا کیا تم ٹھیک ہوں

۔۔

وہ اس کی آواز سے بری طرح ڈری تھی اور یک دم پیچھے ہوئی اس کے پیچھے ہونے کی وجہِ سے وہ مستجاب کے سینے سے ٹکرائی دونوں کے دل کی دھڑکن یک دم بہت تیز ہوئی سحر نے گھوم کر اس کی جانب دیکھا جو ایک الگ ہی آنکھوں میں خمار لیا اس کے بے حد نزدیک تھا۔۔

دل کی رفتار بہت تیز تھی اس کو جب اپنی اور مستجاب کی نزدیکی کا احساسِ ہوا تو یک دم گال سرخ ہوئے اور نگاہیں بھی جھکی وہ پیچھے ہونا چاہتی تھی لیکن مستجاب نے اس کی کمر کے گیرد ہاتھ حائل کر لئے تھے۔۔

کیسی ہوں وہ دھیمی آواز میں بولا۔۔

میں۔۔۔ ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔اپ۔۔پی۔۔۔ پیچھے ہو جائے وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔۔

لیکن وائفی میں دور جانے کے لئے تھوڑی پاس آیا ہوں وہ خمار زدہ آواز میں بولا۔۔

پلیز ا۔۔۔ایسے مت کری۔۔کریں مجھ۔۔مجھے گھ۔۔ گھبراہٹ ہو رہی ھے

اس کے لہجے میں پتہ نہیں ایسا کیا تھا مستجاب اس سے ارام سے پیچھے ہوا اور مسکراتے لہجے میں بولا ابھی یہ حال ھے تو بعد میں کیا ہو گا اس کی بات سن کر اس نے حیا سے اپنی آنکھیں جھکائی۔۔

وہ اس ادا پر دل کھول کر مسکرایا یعنی آپ راضی ھے لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔۔۔

سحر نے اپنی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور دھیمی آواز میں بولی۔۔۔ معلوم نہیں۔۔

مستجاب کی مسکراہٹ سمٹی آنکھوں میں جو چمک آئی تھی وہ بھی ایک دم پھیکی پڑی۔۔

یعنی تم راضی نہیں ہوں وہ بوجھے دل سے بولا۔۔

ہو سکتا ھے۔۔

تم کیوں کر رہی ہوں میرے ساتھ ایسا وہ بے بسی سے بولا۔۔

آپ کیا آپنا وقت بھول گئے ھے مستجاب وہ بھی دبدو بولی۔۔

مستجاب کا سر جھکا سحر تم کیا مجھے ایک موقع نہیں دے سکتی ؟؟

نہیں وہ حتمآ بولی اور رخ بھی پھیر لیا۔۔

مستجاب کی آنکھیں نم ہونے لگی آج اس کو بھی احساس ہو رہا تھا ٹھکرانا کے احساس کیسا ہوتا ہوتا ھے سحر صرف ایک موقع دے دو صرف ایک میں سب کچھ ٹھیک کر دو گا وہ آس سے بولا۔۔

مجھے بھی تو آپ نے ایک موقع بھی نہیں دیا تھا میں نے بھی تو کئی بار آپ سے ایک موقع مانگا تھا لہجہ کافی بھیگا ہوا تھا۔۔

کیا تم مصطفیٰ لالہ کو تکلیف دینا چاہتی ہوں وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

سحر یک دم مڑی کیا مطلب ؟؟

یاد ھے سحر میرے اور تمھارے نکاح پر مصطفیٰ لالہ کتنا خوش تھے وہ بیتے خوبصورت پل یاد کرتے ہوئے بوا کسی فسو میں بولا۔۔

سحر اس کے چہرے کو ہی دیکھ رہی تھی جہاں ایک آسودہ سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

تمھیں پتہ ھے نکاح کی جو لاسٹ نائیٹ تھی جس میں لالہ نے بھنگڑا ڈالا تھا اس میں انہوں نے مجھ سے کیا کہا تھا؟؟

میری سحر کا خیال رکھنا اور پتہ ھے میں نے کیا کہاں تھا جب تک آپ ھے میں اس کو خیال تک نہیں رکھوں گا نہ ہی دیکھوں گا۔۔

سحر کی آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگی مصطفیٰ کا زکر اس کو ہمیشہ ہی رولاتا تھا وہ دم بخود مستجاب کا چہرہ ہی دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں بھی نمی جما ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔

کاش سحر میں وہ فضول بات نہیں کرتا اور پتہ ھے میں نے آخر میں خاموشی سے نکاح کیوں کیا تھا۔۔

کیوں کیا تھا؟؟وہ کسی طلسمِ کے زیرِ اثر بولی۔۔

لالہ نے نکاح کی لاسٹ نائیٹ مجھے کہاں تھا مستجاب آج میں بہت خوش ہوں میرے دونوں لاڈلہ ایک ہونے والے ھے۔۔

سحر ان کی یہ بات آج بھی ہتھوڑے کی مانند گونجتی ھے وہ بہت خوش تھے میرے اور تمھارے نکاح پر اور معلوم ھے انہوں نے مجھے کہا تھا ایک دن آئے گا مستجاب شاہ تمھیں سحر اچھی لگنے لگے گی تمھیں اس سے محبت ہو جائے گی۔۔

سحر کی دل کی دھڑکن بہت تیز ہو گئی تھی چہرہ لال گلاب جیسا ہو گیا تھا جہاں آ بھی تھوڑی دیر پہلے ویرانی تھی وہاں اب ایک حیا تھی شرم تھی۔۔

لیکن میں نے کہاں تھا کچھ بھی ہو جائے مجھے سحر سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔۔

سحر نے بے ساختہ اپنی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور اس کی بات پر ایک آنسوں ٹوٹ کر گال پر گیرا۔۔

مجھے سحر سے محبت نہیں ھے کیونکہ مجھے سحر سے عشق ھے وہ بھی "طلسمِ عشق" ایک ایسا عشق جس کے سحر میں مستجاب شاہ جکڑ چکا ھے جس سے نجات صرف موت ھے۔۔

اس کے آنسو تھمے تھے دل کی دھڑکن بھی کچھ پل کے لئے ساکن ہوئی تھی چہرہ خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گیا تھا۔۔

پلیز سحر صرف ایک بار آپنے شوہر کو موقع دے دو صرف ایک بار میں سب ٹھیک کر دو گا آئی سیور میں تمھیں بہت خوش رکھوں گا کبھی کوئی تکلیف نہیں دو گا سحر صرف ایک بار صرف مصطفیٰ لالہ کے لئے ہی صحیح ہم ایک دوسرے کو ایک موقع تو دے سکتے ھے نہ وہ بول کر کچھ سانحہ خاموش رہا شاید وہ چاہتا تھا وہ کچھ تو بولے لیکن اس کو نہ بولتے دیکھ۔۔

وہ کچھ پل بعد بولا تم آرام کرو لیکن مجھے ایک دفعہ موقع دینے کی سوچنا ضرور پلیز مجھے تمھارے مثبت جواب کا انتظار رہے گا۔

پھر وہ بول کر روکا نہیں تھا الٹے قدموں کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

ڈائننگ ٹیبل پر سب ہی موجود تھے سوائے مشائم مستجاب سحر کے وہ دونوں ہی اپنے کمروں میں بند تھے نہ سحر نے کھانا کھایا تھا نہ مستجاب نے ناہید بیگم ایک دفعہ دونوں کی بلانے بھی گئی تھی لیکن دونوں ہی انکاری تھے اس لئے وہ مجبور واپس آ گئی تھی۔۔

براق اور حفصہ بھی تھوڑی دیر پہلے ہی تھکے ہارے آفس سے آ کر بیٹھے تھے حفصہ ایک دن میں ہی کافی تھک گئی تھی اور تھکن چہرے سے واضح دیکھائی دے رہی تھی دل تو چاہ رہا تھا کمرے میں جا کر سو جائے لیکن ایک دفعہ مشائم کو دیکھنے کے چکر میں ڈھیٹ بنی بیٹھی تھی۔۔۔

صغیر شاہ نے ایک نظر اٹھا کر سیڑھیوں کی جانب دیکھا اور وہ واپس منہ سب کی طرف کر لیا وہ خالی پلیٹ سامنے رکھے خاموش سے بیٹھے تھے اور شاید کسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔

وجدان نے بھی ایک نظر سیڑھیوں کو دیکھا اور واپس منہ سب کی جانب کر لیا اس نے کھانا تو نکال لیا تھا لیکن شروع نہیں کیا تھا۔۔

براق اپنے دادا اور اپنے لالہ کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اور ان کی بے چینی بھی اور اس کو سمجھ بھی کہی حد تک آ گیا تھا یہ انتظار کس کے لیے ھے اس لئے مزے لینے کے لئے بولا۔۔

سب ٹھیک ھے آپ دونوں کھانا شروع نہیں کر رہے ھے کیا کسی کا ویٹ ہو رہا ھے براق نے کہاں تو سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

وجدان نے صغیر شاہ کی طرف دیکھا تو انہوں نے بھی شروع نہیں کیا تھا۔۔

ابھی وہ کچھ جواب دیتے اس سے پہلے مشائم جلدی جلدی سیڑھیوں سے اترتی دیکھائی دی سوری سوری ہم لیٹ ہوگئے اسنے معزرت کرنا ضروری سمجھا۔۔

اسلام علیکم مسٹر صغیر شاہ کیسے ھے اور آپ سب کو بھی اسلام علیکم۔۔

طبیعت وغیرہ تو ٹھیک ھے آپ کی وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایسے بولی جیسے یہ لوگ کافی عرصہ بعد ملے ہوں۔۔۔

وعلیکم اسلام ہم ٹھیک ھے طبیعت بھی ٹھیک ھے آپ کہاں رہ گئی تھی کافی دیر سے ہم انتظار کر رہے تھے آپ کا وہ پلیٹ میں کھانا نکلاتے ہوئے بولے۔۔

جی بس کچھ قانونی قاروائی کی وجہ سے میں حمزہ سے بات کر رہی تھی فون پر اس وجہ سے ہمیں دیر ہو گئی لیکن آپ شروع کر دیتے انتظار کیوں کیا۔۔۔اور آپ مسٹر وجدان آپ نے بھی شروع نہیں کیا۔۔

دراصل میری اور دادا کی عادت ھے جب تک سب لوگ نہیں آ جاتے ہم کھانا نہیں شروع کرتے اس لئے بس تمھارے انتظار کر رہے تھے وہ سپاٹ انداز میں بولا نورے نے جل کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

ہمیں معاف کریئے گا ہم زرہ لیٹ ہو گئے مصطفیٰ کے ہی کیس کے بارے میں بات کر رہے تھے اس وجہ سے ہم زرہ لیٹ ہو گئے۔۔

کوئی بات نہیں آپ اب دوبارہ معذرت نہیں کرنا ہمیں اچھا نہیں لگ رہا ھے صغیر شاہ نے کہاں تو سب نے ہی تقریباً جھٹکے سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔ مشائم بھی ان کی بات سے مسکرائی۔۔۔

کھانا کھاتے ہوئے اس کی نظر نرگس بیگم پر پڑی (پھپھو) پر اور انٹی آریان گھر آگیا ھے سب نے نرگس بیگم کی جانب دیکھا۔۔

ہاں آگیا ھے لیکن تمھیں اس سے کیا مطلب وہ تڑاق کر کے بولی۔۔

وجدان اور صغیر شاہ دونوں کے ماتھے پر بے وقت بل پڑے۔۔

لیکن مشائم کے چہرے کے تصورات بلکل نورمل تھے بلکہ آج تو وہ مسکرا رہی تھی۔۔ایک مجھے ہی تو اس سے مطلب ھے اگر وہ نہیں ہو گا تو اب کیس کیسے سولو ہو گا وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔

کیا مطلب تمھاری بات کا؟؟؟ تقریبا سب ہی الجھے تھے اس کی بات سے سوائے وجدان کے۔۔

بات کا مطلب بہت گہرا ھے جو بہت جلد آپ کو اور پوری فیملی کو سمجھ آئے گا وہ معنی خیز لہجے میں بولی۔۔

وہ اس کے لہجے سے ایک دم۔ گھبراہی میرے بیٹے سے دور رہنا وہ ابھی بلکل بات چیت نہیں کر رہا ھے ویسے ہی پریشان ھے اور پریشان مت کرنا وہ تنبیہہ انگلی دیکھا کر بولی۔۔

آنٹی جی یہ کاروائی ہر ایک فرد کے لئے ھے اور سب سے اسپیشل آریان کے لئے وہ رسانیت سے بولی۔۔

وہ کس لئے میرے بھائی کے کیوں پیچھے پڑ گئی ہوں نورے زہر خندہ لہجے میں بولی۔۔

مس نورے آپ کا بھائی جائے واردات پر ہی موجود تھا اس کے بیان کے علاوہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ھے کیونکہ ایک وہی آئی ویکٹم ھے جس کے سامنے یہ سب ہوا ھے ایک وہی سب کچھ کلیئر بتا سکتا ھے آخر مجرم کون ھے۔۔

تمھارا بھائی ہی مجرم ھے اسی نے ہی میرے بھتیجے کو مارا ھے۔۔۔۔مشائم۔ابھی کچھ بولتی اس سے پہلے حفصہ بولی۔۔

آپو یہ سب باتیں ہوتی رہے گی آپ یہ سب چھوڑے اور کھانا کھائے پھر دوائی بھی لینی ھے آپ نے۔۔۔

تم نہیں بتاؤ گی مجھے کیا کرنا ھے اور کیا نہیں اور میری فکر کرنے کے لئے میرا سگا بھائی موجود ھے اس لئے تمھیں کوئی حق نہیں بنتا ھے میرے معملات میں بولو سو پلیز اپنے کام سے کام رکھو اس نے بینا لحاظ کے کہاں۔۔۔

حفصہ سن سی بس اس کو دیکھ رہی تھی جو کتنی بدل سی گئی تھی کچھ ہی وقت میں دل بہت دکھ رہا تھا صبح سے نہ براق نے بات کی تھی اور ابھی سب کے سامنے

اس انسلٹ کے بعد دل بہت دکھا تھا آنکھوں میں کئی آنسوں بھی آئے تھے جنہیں کہی اندر ہی وہ پی گئی تھی۔۔براق نے ضبط سے جبڑے بھینچ کے مشائم کی جانب دیکھا۔۔

اس نے حفصہ کی جانب سے نگاہیں ہٹا کر صغیر شاہ کی جانب کریں اور سپاٹ انداز میں بولی۔۔

بہت جلد مصطفیٰ کا قاتل ہم سب کے درمیان ہو گا زیادہ پریشان ہونے کی اور مجھے برداشت کرنے کی آپ لوگوں کو ضرورت محسوس نہیں ہو گی کیونکہ آپ سب جانتے ھے یہ کیا سولو ہوتے ہی میں یہاں سے چلی جاؤ گی لیکن میرا جتنا بھی وقت آپ سب کے درمیان گزرا یہ ہمیشہ مجھے یاد رہے گا وہ مسکراتے لجہ کے ساتھ سب کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

وجدان کا چہرہ جہاں سنجیدہ اور سپاٹ تھا اس کی آنکھیں یک دم۔اداس ہوئی تھی پتہ نہیں کیوں اس کو یہ بات بہت عجیب لگی تھی اس نے فورآ ہی آنکھیں جھکا لی تھی دل کی دھڑکن کی رفتار کہی حد تک تیز ہوئی تھی کھانے سے دل بھی ایک دم اچاٹ ہو گیا تھا اس نے ایک بار پھر اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھی جو صغیر شاہ سے باتیں کرتے ہوئے کھانا کھا رہی تھی۔

کیا مجھے تم سے محبت ھے؟؟اس کے دماغ نے اس کے دل سے سوال کیا۔۔

رات کا کوئی ڈھیڑ کا وقت ہو رہا تھا مشائم اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کرنے میں بے حد مصروف تھی اور سامنے ہی صوفے پر وجدان بیٹھا اس کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا آج ڈائنگ پر اس کی بات سے پتہ نہیں کیوں لیکن دل میں ایک عجیب سا درد ہو رہا تھا

مشائم خود پر آنکھوں کی تپش تو محسوس کر رہی تھی لیکن مکمل انگنور کر رہی تھی جیسے اس کے علاوہ کوئی کمرے میں موجود ہی نہ ہوں

وہ اس کا دیکھنا بات کرنا خیال رکھانا سب سمجھتی تھی وہ کوئی بچی تو نہیں تھی وہ اس کی آنکھوں میں خود کے لئے جذبہ دیکھ سکتی تھی۔۔۔

وجدان نے اپنا گلا کھنکارہ اور ہمت کر کے بولا۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ھے اگر تھوڑا وقت مل جاتا تو اچھا رہتا لہجہ کافی حد تک بوجھل تھا۔۔۔۔

مشائم نے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو اس کو ہی بہت گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اس کی آنکھوں سے جلد کنفیوز ہو جاتی تھی لیکن خود کو کمپوز کر کے بولی ہمم بولو کیا بات ھے۔۔

تم کیا واقع چلی جاؤ گی لہجے میں آس تھی کہ وہ انکار کر دیں۔۔

مشائم کی آنکھیں حیرت کے مارے چھوٹی ہوئی اس کو اس بات کی توقع نہیں تھی کیا مطلب ھے اپ کی بات کا مسٹر وجدان شاہ؟؟؟

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور گہری سانس ہوا کے سپرد کریں اور نڈھال لہجے میں ہی بولا۔۔میں نے کوئی مشکل پہیلی تو نہیں پوچھتی ھے ایک سیمپل سوال کیا ھے ۔۔

مشائم نے اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ کیا اور توجہ سے اس کی جانب متوجہ ہوئی اور شوخ لہجے میں بولی سر دار صاحب سب ٹھیک ھے۔۔

سب ٹھیک بھی ھے اور نہیں بھی مشائم میں جھوٹ نہیں بولتا لیکن پتہ نہیں کیوں تمھارے جانا کا احساس میری دل کی دھڑکن روک رہا ھے یار آئی ڈونٹ نو پتہ نہیں کیوں ایسا ہو رہا ھے میرے ساتھ میں خود پریشان ہوں وہ نظریں نیچے کر کے بے حد دھیمی آواز میں بولا۔۔

اس کی دل کی دھڑکن کی رفتار ایک دم بڑھی تھی دل مانو کان میں گونج رہا تھا مشائم کا چہرہ لال گلابی ہو گیا تھا وہ کونفیڈنٹ والی لڑکی آج ایک بند الفاظ کے اظہار پر لال گلابی ہو گئی تھی۔۔

لیکن جلد آپنی بڑھتی دھڑکنوں کو روک کر بولی مسٹر شاہ آر یو او کے آپ کو علم ھے آپ کیا باتیں کر رہے ھے اگر یہ مزاق ھے تو مجھے نہیں پسند وہ سنجیدہ لہجے میں بولی۔۔

وجدان نے خمار زدہ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑی اور بے حد پر سوز لہجے میں بولا۔۔آئی ڈونٹ نو مجھے نہیں پتہ مجھے کیا ہو رہا ھے مجھے تو محبت بھی نہیں ھے تم سے تم تو میرے بھائی کے قاتل کی بہن کے رشتہ سے میرے گھر آئی ہوں لیکن تمھارا جانا مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا ھے مشائم مجھے ڈر لگ رہا ھے خود سے تم سے گھر والوں سے اس کا لہجہ انچ دیتا تھا۔۔۔

مجھ سے اور گھر والوں سے کیوں کر ڈر لگ رہا ھے مسٹر شاہ آپ کو؟؟

مجھے تم سے محبّت ہو رہی ھے یہ بات میرا دل کہتا ھے لیکن دماغ نفی کرتا ھے اور اس چیز کو جہاں تک۔ مجھے لگتا ھے میرے گھر والے قبول نہیں کرے گے اور اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی ھے تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے تم سے الگ نہیں کر سکتی لیکن اس سب میں میرا خاندان مجھ سے چھوٹ جائے گا۔۔

تو نہ کرو محبت دماغ کی سن لو یہی میرے اور آپ کے حق میں بہتر ھے وہ سپاٹ انداز میں بولی۔۔

لیکن آج تک محبت پر کب کس کا زور چلا ھے جو اگر آج میں خود کو روکو گا تو وہ روک جائے گی وہ دبدو بولا۔۔

مشائم سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ نہیں پا رہی تھی

مشائم اس نے ایک خمار زدہ آواز میں اس کو پکارا۔۔

ہمم؟؟

اگر آریان قاتل ہوا تو واقع تم چلی جاؤ گی اس کا لہجہ بھیگا تھا۔

"اس نے چہرہ اُٹھایا اور سپاٹ انداز میں بولی۔۔"ہاں

کیا تم عمیر کو پسند کرتی ہوں وہ کسی خدشے کے تحت بولا۔۔

"نہیں"

دل کو کہی سکون ملا۔ تھا اس کے جواب پر تو مجھے چھوڑ کے کیوں جانا چاہتی ہوں

۔۔

مسٹر شاہ ہم دونوں میں یہ معاہدہ ہوا تھا کیس سولو ہوتے ہی میں چلی جاؤ گی پھر یہ سب باتیں کیوں آ رہی ھے ہمارے بیچ میں۔۔

لیکن۔ تم۔نے کہاں تھا تم دو مہینے بعد جاؤ گی وہ روٹھے انداز میں بولا۔۔۔

لیکن کیس پہلے سولو ہو گیا ھے تو مجھے جانا پڑے گا۔

تم غلط کر رہی ہوں وہ بوجھے دل سے بولا۔۔۔

میں کبھی غلط نہیں کرتی مجھے خود پر یقین ھے میں جو کر رہی ہوں وہ ٹھیک ھے آپ کے لئے گھر والوں کے لئے میرے گھر والوں کے لئے آپ کے لئے نورے صحیح ھے اور آپ اس کے لئے ہی ھے میں کسی لڑکی کا حق نہیں مار سکتی

رات زیادہ ہو گئی ھے مسٹر شاہ اب ہمیں سو جانا چاہیے وہ گویا بات ختم کرتے ہوئے بولی۔۔

ہمم وہ بس اتنا ہی بولا۔۔۔

رات زیادہ ہو رہی ھے کمرے میں آجاؤ وہ جو کافی دیر سے اس کی غیر موجودگی محسوس کر رہا تھا اب برادشت نہ ہوا تو گیلری میں اکر بولا

میں نہیں آرہی ہوں تم آرام کرلو صبح آفس بھی ہوگا تمھارا لہجہ کافی بھیگا ہوا تھا۔۔

براق سرعت سے اس کے قریب ہوا کیا ہوا ھے تمہیں رو کیوں رہی ہوں وہ فکر مند لہجے میں بولا۔۔

کچھ نہیں ہوا ھے تم جاؤ اور آرام کرو وہ اپنے لہجہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔۔

اچھا کچھ نہیں ہوا تو روئی کیوں ہوں وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

کیوں بتاؤ میں تمھیں لگتی کیا ہوں میں تمھاری جو تم میرے پاس آکر پوچھ رہے ہوں جا کر اس مس لیلیٰ سے پوچھوں وہ روٹھے انداز میں اولٹی ہتھیلی سے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔

لیکن مس لیلیٰ اگر روتی ھے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ھے البتہ اگر تم روتی ہوں تو دل میں درد ہوتا تھا انجانہ سا وہ مسکرا نہیں رہا تھا لیکن گال کا گڑھا صاف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

حفصہ نے بھیگی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور پر درد لہجے میں بولی۔ ایک بات بولو

ہمم بولو۔۔

کوئی مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتا براق جبکہ میں تو سب سے پیار کرتی ہوں کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کرتی تو میرے ساتھ یہ سب کیوں ہوتا ھے دو آنسوں ایک ساتھ نرم گالوں پر ٹوٹ کر بھیکرے تھے۔۔

وہ اس کو ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ابھی تم ٹھیک نہیں ہوں تھوڑا آرام کرلوں طبعیت بھی خراب ھے رونا نہیں ھے ورنہ طبعیت مزید خراب ہو گی وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔

آج میں بولنا چاہتی ہوں کیا تم سنو گے وہ ایک آس سے بولی۔۔

لیکن تمھاری طبیعت لیکن جب نگاہ اس کی آنکھوں پر گئی جہاں ایک آس تھی وہ انکار نہیں کر پایا ہمم بولو میں سن رہا ہوں۔۔

اس نے ایک گہری سانس لی میرے ماں باپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا مجھے اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا وہ قرضہ نہ دے پائے تو مجھے تمھارے ساتھ رخصت کر دیا۔۔

تم غلط سوچتی ہوں انہوں نے صرف میری محبت دیکھ کر ہاں کی تھی وہ سمجھاتا ہوا بولا

نہیں براق انہوں نے مجھے صرف اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا۔۔

آپو کو ایک سچ نہیں بتایا اور انہوں نے مجھے اپنا ماننے سے ہی انکار کر دیا مجھے بول دیا میں نے حفصہ کو آزاد کیا جبکہ میں ابھی تک ان میں ہی قید ہوں میں حفصہ جس کو مشائم بیگ نے ہاتھ پکڑ کر چلنا سیکھایا ھے ایک ماں کی طرح میرا خیال

رکھا ھے دنیا کی دھوپ چھاؤں سے مجھے بچا کر رکھنے والی آج مجھے ایسے کیسے تنہا چھوڑ سکتی ھے۔۔

وہ تمھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑ سکتی ھے وہ ہمیشہ تمھاری تھی تمھاری ھے اور تمھاری ہی رہے گی ابھی وہ بہت ساری الجھانو میں پھسی ہوئی ھے اس لئے وہ تمھاری طرف توجہ نہیں دے رہی ھے

نہیں براق وہ ایک وقت میں حمزہ کو چھوڑ سکتی تھی لیکن وہ مجھے کبھی ایسے نہیں دھتکارتی تھی لیکن انہوں نے بھی مجھے معاف نہیں کیا وہ کیوں میرے ساتھ ایسا کر رہی ھے

حمزہ میرا سب سے اچھا دوست میرا ہمراز میرا ساتھی وہ مجھے دیکھ کر نفرت سے رخ پھیر رہا ھے مجھ سے جبکہ میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں پھر میرے ساتھ یہ

سب کیوں براق میں بھی تو انسان ہوں میرا بھی تو دل ھے وہ بہت دکھی لہجے میں اس کو اپنے دل کا حال سنا رہی تھی۔۔

براق سے اس کو اتنا ٹوٹا بھیکرا نہیں دیکھا جا رہا تھا ایک بات بولوں حفصہ تمھاری ساری باتوں کا میرے پاس ایک ہی جواب ھے وہ سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

بولو لہجہ کافی بھیگا ہوا تھا۔۔

انسانی فطرت پتہ ھے کیا ھے ؟؟

جو انسان اسے محبت دینا چاہتا ھے وہ کچھ بھی کر لے لیکن وہ اس کی محبت قبول ہی نہیں کرتا جبکہ انسان ایک ایسے سایہ کے پیچھے بھاگتا ھے جس کے پیچھے سوائے اندھیرے کے کچھ نہیں ملتا۔۔

اور تم بھی ایسے ہی سایہ کے پیچھے بھاگتی ہوں حفصہ اپنی ہی مثال لو تم مشائم تمھارے ماں باپ حمزہ ان سب کے پیچھے بھاگتی ہوں جبکہ اب یہ سب تم کو ایک نظر بھی نہیں پسند کرتے شاید

اور یہی میں ہمیشہ تمھارے دھتکارنے پہ تمھاری پاس پھر اجاتا ہوں لیکن تم مجھے قبول نہیں کرتی ہوں کیوں مجھے ایک دفعہ صرف ایک دفعہ قبول نہیں کر سکتی حفصہ میں سب کچھ تمھاری جھولی میں ڈال دو گا ساری خوشیاں سب کچھ ۔۔۔

وہ بہت غور سے اس کی ساری باتیں سن رہی تھی اس کا سارا دیہان اس کی جانب تھا جب وہ چپ ہوا تو وہ بے حد سنجیدہ لہجہ میں بولی۔۔

پتہ ھے براق شاہ میں جب جب تمھیں دیکھتی ہوں نہ میرا دل کہتا ھے تم بہت اچھے انسان ہوں تم میرے لئے بنے ہوں تم جیسا دوسرا اس دنیا میں کوئی نہیں ھے۔۔

لیکن پتہ ھے اسی وقت میرا دماغ اس بات کی نفی کرتا ھے اور یاد دلاتا ھے میرے اپنوں نے مجھ سے رخ موڑا ھے اس کے قصوروار تم ہوں ساری غلطی تمھاری ھے تمھارے آنے کی ہی وجہ سے میں سب سے دور ہو گئی کوئی مجھے پیار نہیں کرتا ھے تم بھی نہیں یہ سب وقتی ھے اور ایک ایسا وقت آئے گا۔۔

تم بھی مجھے ان سب کی ہی طرح اکیلا چھوڑ کر چلے جاؤ گے مجھے سب پتہ ھے سب ایک جیسے ھے حفصہ اکیلی رہ جائے گی میں اکیلی رہ جاؤ گی اس لئے میں اب تم سے محبت نہیں کرو گی ۔۔

میں سب جیسا نہیں ہوں مَیں براق ہوں مجھ میں اتنی ہمت ھے کہ محبت کو محرم میں بدل دیتا ہوں تو ایک دن اس محرم کو اپنی محبت میں گرفتار بھی کر دو گا دیکھ لینا ایک دن تم کو صرف میں اپنی بنالو گا یہ ضرور ہو گا وہ پختہ لہجہ میں بولا۔۔

حفصہ کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی آنکھیں رخسار پر پھیلی اور وہ گھبراہٹ میں بولی۔

رات۔۔۔زیادہ مجھے۔۔۔۔ نیند آرہی۔۔۔ھے میں سونے جارہی ہوں اس سے برداشت نہیں ہورہا تھا اس کا انچ دیتا لہجہ اس کی باتیں اس کے الفاظ اس لئے وہ فوراوہاں سے نکلی۔

پیچھے براق نے سر نفی میں ہلایا اور نظر آسمان کی جانب دیکھا اور دل میں اللہ سے دعا کی۔۔

یہ اللہ اس عورت کو میرا بنادے اس کی دل میں میرے لئے محبت ڈال دے یہ میری رہے ساری زندگی اور میں اس کا اے میرا اللہ میرے ماں کی بعد یہ عورت ہی میری زندگی ھے اس کو مجھ سے دور مت کرنا اس کو میرا محرم ہی رہنے دینا ساری زندگی۔۔۔آپکا بندہ اس عورت کی محبت میں بہت بری طریقے سے گرفتار ھے اے میرے پاک پروردگار مجھے میری بیوی سے بہت محبت ھے اس کے دل میں بھی اپنے شوہر کے لئے محبت ڈال دے۔۔۔۔۔

اور وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا کیسے اتنے دل سے مانگی ہوئی دعا کو رد کرتا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مجھے آپ کے بیٹے سے آج ہر حال میں بات کرنی ھے بہت دن ہو چکے ھے بہت چھوٹ مل گئی ھے اسی کے بیان کے بعد یہ کیس سولو ہو سکتا ھے پلیز مجھے آریان کا بیان لینے دے۔۔

وہ اپنے سامنے دیورانی نرگس بیگم کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

اس وقت وہ آرام کر رہا ھے ابھی تم جاؤ یہاں سے تھوڑی دیر میں آ جانا وہ سپاٹ انداز میں بولی۔۔

میں اس کے آرام میں کوئی خلل پیدا نہیں کرو گی اس سے بس چند سوال کیئے جائے گے اس کے بعد میں اس سے کوئی سوال نہیں کرو گی اگر وہ بے قصور ہو گا تو اس کو کچھ نہیں کہاں جائے گا وہ تھوڑا سمجھانے والے انداز میں بولی۔۔۔

تمھیں سمجھ نہیں آ رہی ھے میں کیا بول رہی ہوں جاؤ یہاں سے میں ابھی کوئی ملاقات نہیں کرنے دو گی اپنے بیٹے سے وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔

۔۔

مشائم کے ماتھے پر بل پڑے آپ بات کس طریقہ سے کر رہی ھے مس مجھ سے اپنی ٹون ٹھیک کر کے بات کریں اور رہی بات آریان کے بیان کی وہ تو مجھے اب ہر حال میں چاہئیے۔۔

اور تمھیں لگتا ھے ایسا میں کرنے دونگی میرا نام نرگس ھے ہلکے میں مت لینا مجھے۔۔

مجھے آریان سے اسی وقت بات کرنی ھے اور اب مجھے اس کے کمرے میں نہیں باہر لاؤنج میں بات کرنی ھے وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر حتمآ بولی۔۔۔۔

نرگس بیگم نے آئی برو اچکائی اور طیش سے بولی تمھیں لگتا ھے کہ میں ایسا تمھیں کرنے دو گی۔۔

بلکل آپ ایسا کریں گی آپ کے پاس صرف پانچ منٹ ھے آپ آریان کو لے کر باہر آئے وہ ریسٹ واچ ہر ٹائم دیکھتے ہوئے سپاٹ انداز میں بولی۔۔۔۔

میں ایسا کسی صورت نہیں کرو گی وہ حتمآ بولی۔۔

تو ٹھیک ھے میں باہر جا کر یہ بول دیتی ہوں کے آپ بول رہی ھے کے آریان ہی قصوروار ھے اس وجہ سے آپ مجھے آریان سے ملنے نہیں دے رہی ھے۔۔

کیا بتمیزی ھے میں نے ایسا کب بولا وہ فورا گربڑائی۔۔۔

تو مس نرگس بیگم آپ کے لئے یہی اچھا ھے مجھے آریان سے ملنے دے ورنہ مجھ سے برا اس وقت کوئی نہیں ہو گا میں وہ کر جاو گی جس چیز کا آپ نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہو گا وہ سینے پر ہاتھ باندھے بلکل سپاٹ انداز میں بول رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے بات کرنے کے انداز سے ٹھٹکی اچھا تم اندر جا کر بات کر لو وہ مصلحت آمیز لہجے میں بولی۔۔۔

نہیں اب تو میں سب کے سامنے ہی اس سے بات کرو گی یہ میرا آخری فیصلہ ھے میں نے کہاں تھا آپ سے مجھے بات کرنے دے لیکن آپ نے میری بات نہیں سنی تو اب میں بھی کچھ نہیں کر سکتی ھے مس نرگس بیگم وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہی تھی۔۔

سمجھنے کی کوشش کرو لڑکی میرے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں ھے وہ ابھی اس وقت کسی سے نہیں مل سکتا ھے۔۔

سہارے دے اسے یہ میں مسٹر وجدان یہ براق کو بھیج دے دیتی ہوں سب ہی موجود ھے لاونج میں۔۔۔

تم کیا ہوں سمجھ نہیں آرہا تمھیں ان کا بس نہیں چل رہا تھا اس سر پھری لڑکی کا سر ہی پھاڑ دے۔۔

میں جارہی ہوں ٹھیک پانچ منٹ بعد آپ اور آریان مجھے لاونج میں چاہیے ورنہ آپ کے ساتھ پھر وہ ہو گا جو آپ سوچ بھی نہیں سکتے ھے وہ بول کر روکی نہیں تھی لاؤنج کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

وہ خاموشی سے لاونج میں بیٹھی سب کے چہرے بغور دیکھ رہی تھی لاؤنج میں ایک گہرہ سناٹہ تھاسامنے ہی آریان بیٹھا ہوا تھااور اس کے ایک سائیڈ نورے اور دوسری سائیڈ نرگس بیگم کھڑی ہوئی تھی ہاتھ میں پلاسٹر بھی چڑھا ہوا تھا۔۔

سب کی نگاہیں ان دونوں پر ہی تھی لاونج میں سارے ہی موجود تھے مستجاب سحر براق حفصہ وجدان ناہید بیگم نگینہ بیگم صغیر شاہ کے دونوں بیٹے اور ان دونوں کی بیویاں۔۔

توآپ ھے آریان شاہ اس گھر کے نواسے مشائم کی سرد آواز نے لاونج کی گہری خاموشی توڑی تھی آریان نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا وہ آسمانی کلر کی شلوار قمیض اور پونی ٹیل میں موجود تھی چہرہ پر معصومیت کے بجائے سنجیدگی تھی

۔۔۔

اس نے گردن اثبات میں ہلائی۔۔

الفاظ مسٹر آریان زبان سے جواب دے۔۔

میں نے کہاں تھا نہ کے وہ صدمے میں ھے وہ بول نہیں سکتا ھے نرگس بیگم فورا بولی۔۔

مشائم نے ان کو بری طریقے سے انگنور کیا اور اپنی بات کہی تو آپ تھے مصطفیٰ کے ساتھ اس دن۔جب مصطفیٰ کو گولی لگی تھی۔۔

چہرے پر سے ایک سایہ سا گزرا دل بھی کانپا لیکن جلد ہی سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

تو آپ بتانا پسند کریں گے اس دن وہاں کیا ہوا تھا

نرگس بیگم ایک بار پھر بولی۔۔اے لڑکی تم کیا پاگل ہوں جو ایک مریض کو ایسے پریشان کر رہی ہوں۔۔

آریان شاہ تمھیں جواب دینا ہی پڑے گا ہر حال میں وہاں کون تھا جس نے مصطفیٰ پر اور تم پر گولی چلائی تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے طیش سے بولی۔۔۔

آبا آپ دیکھ رہے ھے یہ میرے بیٹے کو پریشان کر رہی ھے نرگس بیگم سے کہاں برداشت ہو رہا تھا یہ سب کچھ۔۔۔

صغیر شاہ نے ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا اور واپس ان کی ہی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

آریان کی آنکھیں اب نیچے ہو رہی تھی وہ کچھ بولنا چاہتا تھا شاید لیکن صرف لب ہی پھڑ پھڑا رہے تھے آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔

میری آواز آ رہی ھے تمھیں آریان شاہ میں کچھ پوچھ رہی ہوں اس کا لہجہ نہایت سرد اور ڈارک تھا۔۔۔

اس نے ایک بے بس نظر مشائم پر ڈالی پھر کچھ بولنے چاہا لیکن آواز حلق سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

مشائم اس بار اس کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی وہ سمجھ گئی تھی وہ کچھ بولنا چاہتا ھے لیکن الفاظ ساتھ نہیں دے رہے ھے اس کی آنکھوں میں ندامت تھی وہ ایک منجھی ہوئی وکیل تھی جس نے اچھے سے اچھے لوگوں کا کنفینشن نکال لیا تھا مشکل سے مشکل کیس سولو کر لیا تھا پھر تو یہ اس کی چٹکیوں کا کام۔ تھا۔۔

اس نے نگاہ گھما کر مستجاب کو دیکھا دماغ میں کچھ گھنٹی بجی اور پھر وجدان کو جو اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے اس طریقے سے دیکھنے سے وجدان نے اشارہ سے پوچھا۔۔۔ کیا ہوا ھے

مشائم نے جواباً سب سے نگاہ بچا کر اس کو آنکھ ماری وجدان کی دونوں آنکھیں باہر نکلنے کو تھی اس کو کیا ہوا ھے وہ شوکڈ ہوا تھا۔۔

آریان شاہ ویسے میں تم کو اب زیادہ پریشان نہیں کرو گی آئی نو یار تم بیمار ھے ہم خیال نہیں کریں گے تو کون کریں گا اس کا لہجہ یک دم بدلہ تھا چلو میں تم سے بس جو پوچھتی جاؤ تم ہاں اور نہ میں جواب دینا اور اس بندے کی پہچان کر لینا جس کا میں نام لو ٹھیک ھے۔۔۔

مسٹر صغیر شاہ آج سب ہی یہاں موجود ھے تو جہاں تک میں نے جانچ پڑتال کی ھے اور جتنا میرا تجربہ ھے مجرم مل چکا ھے وہ ان کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔۔۔

وجدان کی آنکھیں نا سمجھی کے باعث چھوٹی ہوئی اس کو سمجھ نہیں آیا یہ کیا بول رہی ھے۔۔۔

کون ھے وہ نا ہنجار جس نے میرے پوتے میرے گھر کی رونق میرے گھر کی روشنی بجھادی نام بتادو اس کا ایک بار میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ نہایت غصہ سے بولے۔۔۔

اس نے ایک گہری سانس لی اور چہرے کو ہر احساس سے عاری بناتے ہوئے کہاں۔۔وہ کوئی اور نہیں ھے مسٹر صغیر شاہ آپ کا ہی چھوٹا پوتا " مستجاب شاہ " ھے

یہ دھماکہ کافی قیامت خیز تھا لاؤنج میں بیٹھے سارے نفوس ایک ساتھ کھڑے ہوئے تھے مستجاب کی سانسیں تھمی تھی۔۔۔

پورا لاؤنج ایک دم سناٹہ میں آگیا تھا کسی کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے وہ کیا بولے کیا کریں سب کی بے یقین سی نگاہ مستجاب اور مشائم پر تھی۔۔

سب سے پہلے نگینہ بیگم کو ہوش آیا اور وہ نہایت طیش سے بولی اے لڑکی دماغ جگہ پر ھے کیا بکواس کر رہی ہوں ہمارے بیٹے پر الزام لگانے کی تمھاری ہمت کیسے ہوئی۔۔

جی انٹی میں ہوش ہواس میں ہوں اس نے ہی آپ کے مصطفیٰ ہمارے مصطفیٰ کو مارا ھے یہی ھے اصلی قاتل ھے نہ آریان یہی تھا نہ۔۔۔

وجدان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیا کر رہی ھے۔۔۔ مستجاب کی روح تک کانپ گئی تھی ایسی بات پر براق شاہ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔۔

یہی قاتل ھے مستجاب شاہ نے ہی ہمارے مصطفیٰ کو مارا ھے صحیح بول رہی ہوں نہ آریان میں۔۔۔

وہ کچھ بولنا چاہتا تھا وہ مسلسل انکار میں سر ہلا رہا تھا لب پھڑ پھڑا رہے تھے لیکن الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

تم ڈرو مت میرے دوست میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دونگی اگر یہ مجرم ھے تو ہم اس کو پھانسی چڑھائے گے تم سمجھ رہے ہوں نہ میں کیا بول رہی ہوں۔۔

مستجاب کی آنکھیں مشائم کی طرف اٹھی اور نگاہ اس کے ہاتھ پر گئی جو کوئی اشارہ دے رہی تھی اس کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا لیکن وہ تھوڑا بہت سمجھ بھی رہا تھا یہ کوئی چال ھے۔۔

بولو آریان یہی ھے نہ قاتل اس کا حلق سوکھ رہا تھا لب پھڑ پھڑا رہے تھے اب تو ہاتھ بھی کانپ رہے تھے سب کی نگاہ آریان پر تھی۔۔

تمھیں شرم نہیں آئی اپنے بھائی کو مارتے ہوئے مستجاب کتنا پیار کرتا تھا وہ تم سے تمھیں ایسا نہیں کرنا چاہئیے تھا آریان میں صحیح بول رہی ہوں نہ مستجاب نے غلط کیا ھے نہ وہ کچھ اگلوانا چاہتی تھی۔۔

سب کو بس آریان کے جواب کا انتظار تھا سب کی نگاہیں آریان پر تھی سب کی سانسیں روکی ہوئی تھی۔۔

وہ انکار میں سر ہلا رہا تھا آواز نادر تھی تنفس بہت بھاری ہو رہا تھا سانسیں بہت تیز چل رہی تھی اس نے آنکھیں بند کی اور جتنی طاقت خود میں تھی وہ نکال کر ایک ساتھ چیخ کر بولا "نہیں قا۔۔۔ قاتل مست۔۔۔۔ مستجاب لالہ نہ۔۔۔ نہیں می۔۔ میں ہوں "۔۔

سب کی سانسیں چلی تھی لیکن دل کی دھڑکن روکی تھی وجدان نے ضبط سے آنکھیں میچی وہ اس بات کو کتنا جھٹلا رہا تھا لیکن وہ سچ نکلا۔۔۔

نرگس بیگم اور نورے بہت شوکڈ سے اس کو دیکھ رہی تھی وہ دونوں کتنا بھی کچھ کرلے لیکن مصطفیٰ ان کو بھی عزیز تھا۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا بول گیا ھے۔۔

کندھے جھک گئے تھے کوئی قدم تک نہیں بڑھا پا رہا تھا کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

کیوں مارا تھا تم نے آریان مصطفیٰ کو مشائم کی آواز سے ایک طلسم ٹوٹا تھا وہ بے حد سنجیدہ ہو گئی تھی سب اس کے جواب کے منتظر تھے۔۔

کیوں مارا تم نے ایک ایسے بھائی کو جس کی بہن کو اس کے بغیر جینا نہیں آتا اس نے سحر کو دیکھتے ہوئے کہاں سحر بلکل ساخت نگاہوں سے اس کو دیکھ رہی تھی آنسوں آنکھوں میں جما تھے لیکن ایک آنسو بھی آج آنکھ سے نہیں گیرا تھا۔۔

کیوں چھینا تم نے ایک ایسے بھائی کو جس کے بھائیوں کو اس کے بغیر سکون نہیں ملتا مستجاب بے بس تھا وہ بلکل نڈھال ہو رہا تھا۔۔۔

کیوں چھینا تم نے ایک ایسے ماں کے لاڈلہ کو جو اپنے بیٹے کو دیکھ کر جیتی تھی کیوں اجاڑی تم نے ایک ماں کی کوکھ۔۔۔

کیوں چھینا تم نے ایک ایسے باپ کے بازو کو جو فخر محسوس کرتے تھے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کیوں توڑا تم۔نے ان کا بازو۔۔

کیوں چھینا تم نے ایک ایسے پوتے کو جس سے اس کا دادا خوش ہوتا تھا وہ دم۔ بھرتے تھے اس سے کیوں ختم کیا اس کو۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا آریان تم تو خود اس کے چھوٹے بھائی تھے تمھاری کتنی باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔

اس کے آنسوں آنکھوں سے نکل کر اس کی ہتھیلی پر گیر رہے تھے اس نے سر نہیں اٹھایا تھا۔۔

میں۔۔۔ نہیں چاہتا تھا میں۔۔۔۔ ایسا کرول۔۔۔۔ یکن مجھے علم۔ نہیں تھا میں کیا کر رہا ہوں مجھے صرف اپنا خیال تھا۔۔۔۔ مجھے معاف۔۔۔۔ کر دے آپ سب۔۔ احساس ندامت اس کو اب ہوا تھا جب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔

اس دن کیا ہوا تھا مجھے تفصیل سے بتاؤ وہ بس اتنا ہی بولی۔۔۔

وہ بولنا شروع ہوا سب سانس روکے اس کو۔ہی سن۔رہے تھے

□♥ □♥ □♥ □♥

(ماضی)

گاڑی اپنی منزل کی ہی طرف رواں تھی اب فرق اتنا تھا ان کے بیچ جو بات چیت چل رہی تھی وہ بلکل نہیں ہو رہی تھی مصطفیٰ کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

اور آریان کچھ اپنی ہی سوچ رہا تھا اس نے ایک نظر مصطفیٰ کے چہرے کو دیکھا اور واپس چہرہ سامنے کی جانب کیا دماغ میں سب کچھ چل رہا تھا فیوچر پاسٹ ایوری

تھنگ اس نے واپس چہرہ اس کی جانب کیا اس کا چہرہ دیکھ۔ کر دل نے یک دم نفی کی۔۔۔

وہ بھائی ھے بڑا ھے سب کی جان بستی ھے اس۔ شخص میں اس کے ساتھ ایسا نہیں لیکن دماغ فورا اس پر حاوی ہوا نہیں اگر کچھ بننا ھے تو کچھ کرنا ہی ہو گا۔۔۔

اس نے۔ایک گہری سانس لی اور اس تصیح چہرے کو دیکھ کر بولا لالہ۔۔

ہمم؟؟

وہ میرا موبائل چوراھے پر ہی گیر گیا ھے وہ اپنی۔ جیبو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔۔

اریان۔ ٹھیک سے دیکھوں میرا دل نہیں چاہ رہا ھے وہاں جانے کا وہ بے زار سا منہ بنا کر بولا

لالہ نہیں ھے لگتا ھے لڑائی میں گیر گیا آپ گاڑی موڑ لے پلیز۔۔

دیہان نہیں رکھ سکتے وہ ایک دم غصہ سے ڈھاڑا پہلے

ویسے ہی دماغ خراب تھا باقی کی یہ بجا رہا تھا

لالہ مجھے اندازہ نہیں ہوا کب میں گیر گیا پلیز اس میں گھر کی تصویریں وغیرہ بھی ھے اس نے کچھ سوچ کر پتہ پھینکا۔۔

مصطفیٰ نے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی اور گاڑی واپس چوراھے پر موڑی چھ ساتھ منٹ کی۔ مسافت کے بعد چوراھا آ گیا تھا مصطفیٰ نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی

جاؤ لے کر آؤ جلدی کرنا میں زیادہ دیر یہاں نہیں رو کو گا وہ گاڑی سے نہیں اترا تھا آریان نے ایک نظر اس کو دیکھا اور خاموشی سے گاڑی سے اترا دل مانو کان میں بج رہا تھا۔۔۔

باہر اکر پینٹ کے پیچھے سے گن ہاتھ میں لی اس میں گولیاں چیک کریں دل بار بار نفی کر رہا تھا لیکن شیطان حاوی ہو چکا تھا۔۔

وہ باہر کھڑا اس کا ویٹ کرنے لگا دس مِنٹ تک جب وہ اندر نہیں آیا تو مصطفیٰ خود باہر آیا وہ اس کی جانب پشت کر کے کھڑا ہوا۔۔

اری کیا ہوا چلے مل گیا کیا؟؟؟

آریان مڑا ہاتھ میں گن تھی اس نے سیدھا دل کے مقام پر گن تانی مصطفیٰ کا چہرے پر جہاں بے زاری تھی وہاں بے یقینی آئی۔۔

وہ کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن منہ سے ایک الفاظ نہیں نکل رہے تھے سامنے آریان۔ تھا ہاتھ میں گن تھامے جس کو ابھی وہ کچھ دیر پہلے چھوٹا بھائی بول رہا تھا سامنے وہ کھڑا ہوا دل کی رفتار دھیمی ہوئی اور منہ سے بے یقین سے الفاظ نکلے۔۔

اری یہ۔۔ک۔۔کیا ہے؟؟

آپ کو نہیں دیکھ۔۔رہا ھے یہ کیا ھے لحجہ ہلکا کانپا تھا۔۔

لیکن تم یہ سب کیوں کر رہے ہوں۔۔

جب تک آپ زندہ ہوں مجھے میرا حق کبھی نہیں ملے گا آپ کو ختم کرو گا تو پورا شاہ خاندان ختم ہو جائے گا۔۔

پاگل مت بنو گن نیچے کرو چل جائے گی وہ سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں لالہ مستجاب آپ کی وجہ سے جیتا ھے وجدان لالہ میں آپ کی جان بستی ھے اور براق لالہ کو صرف اپنے کاروبار سے سروکار ھے اور کسی سے نہیں اس لئے آپ کو ختم کرو گا تو سب کچھ میرا ہو جائے گا۔۔

تو کیا پاگل ہو گیا ھے گن نیچے کر چل جائے گی اور کیا بچوں جیسی باتیں کر رہا ھے یہ سب کچھ ہم سب کا ھے ہم لوگوں میں کب سے تیرا میرا ہونے لگا۔۔

بہت پہلے سے لالہ مجھے اور نورے کو احساس دلایا جاتا ھے کہ میں اس گھر کا نواسہ اور آپ پوتے ھے آپ کی اس گھر میں زیادہ چلتی ھے لیکن میں آپ کو ہی جب ختم کر دو گا تو ساری مسلہ ہی حل ہو جائے۔۔۔

نہیں اری ایسا کچھ نہیں ھے بچے تو جان ھے ہماری مصطفیٰ اس کو روکتے ہوئے بولا۔۔

آریان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

بات سمجھ اری تو غلط کر رہا ہے بچے روک جا ابھی بھی وقت ھے بعد میں پھچتائے گا۔۔

اس نے ٹریگر پر زور دیا مصطفیٰ نفی میں سر ہلتا اس سے پہلے آریان نے ٹریگر دبا دیا اور ایک سناتی ہوئی ایک گولی اس کے دل کے مقام میں پیوست ہوئی۔۔

مصطفیٰ کی آنکھوں میں بچن کے سارے سین لہرانے لگے ہاتھ دل پر گیا جس خون سے رنگ گیا تھا۔۔

سوری لالہ۔۔۔ایک بار پھر اس نے ٹریگر دبایا جو اس کی بازو میں پیوست ہوا اس کی آنکھوں میں سحر کا چہرہ لہرانے لگا۔۔

پھر وجدان اماں مستجاب براق دادا بابا ایک ایک کر کے سب اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے وہ دھڑام کر کے نیچے گیرا۔۔۔

اور ایک نظر آسمان کو دیکھا آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس نے ایک گولی کی آواز اور سنی تھی لیکن جسم میں وہ محسوس نہیں ہوئی تھیں اس نے آخر میں بہت دھیمی آواز میں کلمہ پڑھا اور آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی تھی۔۔

سامنے آریان مردہ آنکھوں سے اس کو دیکھ رہا تھا گولی اس نے اپنے بازو میں ماری تھی ہاتھ سے بندوق بے جان ہو کر گیری تھی دل کانپا تھا پاؤں سے جان نکلی تھی اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گیرا تھا۔۔

چہرہ پر ایک دم خوف آیا تھا دل کانپ رہا تھا ہاتھ سے خون رس رس کر زمین رنگ رہا تھا وہ بے یقین سا مصطفیٰ کو دیکھ رہا تھا جو دنیا سے روٹھ کر آبدی نیند سو چکا تھا۔۔۔

آنکھیں بند ہونے لگی وہ بے جان ہو کر زمین دوز ہوا۔۔۔

□❣□❣❤❤❣□❣□❣

وہ بول رہے تھے مجھے آری تو پھچتائے گا تو صحیح نہیں کر رہا ھے لیکن میں نے ان کی ایک نہیں سنی تھی میں نے اپنے بھائی کو مار۔دیا۔تھا

سحر مجھے معاف کر دینا میں نے تم سے تمھارا بھائی چھین لیا مجھے پتہ تھا میں غلط کر رہا ہوں پلیز خدا کے لئے مجھے ایک بار معاف کر دینا۔۔۔

جس رات مجھے ہوش۔۔۔آیا تھام۔۔۔۔یرے پاس کوئی۔ نہیں تھ۔۔۔۔۔ا تھا مجھے وہ رات۔۔۔۔ یاد آئی تھی جب مجھے بخار ہوا تھا تب۔۔۔۔پوری رات مصطفیٰ لالہ میرے پاس تھے۔۔۔۔ میرا خیال کر رہے تھے اور آج جب مجھے گولی لگی تو میرے پاس کوئی نہیں تھا میں اکیلا تھا۔۔وہ خاموش ہوا تو لاونج بھی خاموش ہو گیا۔۔۔

وہ کیسے بول رہے تھے بچے روک جا تو۔۔۔۔غلط کر رہا ھے لیکن۔۔۔۔ مجھے ۔۔۔۔ سمجھ نہیں۔۔۔۔آ رہا تھا مجھے بس۔۔۔۔ جائیداد۔۔۔۔ چاہئیے تھی۔۔۔

وہ بول کر اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا سب اس کو جاتا دیکھ رہے تھے کسی میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی اس کو روک کر صرف اتنا ہی پوچھ لے کے اس کو کیا حاصل ہوا یہ سب کر کے سب جیسے بت بن گئے تھے مشائم بھی سر جھکا کر صوفے پر خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔

وہ سب کی کنڈیشن سمجھ رہی تھی سب بے یقین تھے کسی میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی وہ اس سے صرف یہی سوال کر لے کے اس نے یہ سب کیوں کیا

وہ کمرے میں آیا اور دراز سے ایک پسٹل نکالی دروازے سے لگ کر نیچے بیٹھ گیا دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنسو آنکھوں سے روا تھا۔۔

بال بھیکرے ہوئے تھے چہرہ رونے کے باعث سرخ ہو رہا تھا ایک ہاتھ پر پلاسٹر تھا اور دوسرے ہاتھ میں گن اس نے وہ اپنی کنپٹی پر رکھی پھر ہٹائی پھر رکھی۔۔۔

میں نے بہت غلط کیا لالہ آپ کے ساتھ مج۔۔۔ مجھے مع۔۔۔ معاف۔۔۔۔
کر دینا ہاتھ بہت بری طریقے سے کانپ رہے تھے دل کی دھڑکن بہت تیز تھی چہرے پر موت کا خوف تھا ماتھے پر پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے نمودار تھے
۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کی اور زیر لب کلمہ پڑھا ہمت کی اور ٹریگر دبا دیا سانسیں روکی تھی دل کی دھڑکن یک دم ساکن ہوئی تھی گولی سناتی ہوئی دماغ چیرتی ہوئی باہر نکلی تھی اور وہ بے جان ہو کر ایک طرف لڑھک گیا تھا۔۔

باہر گولی کی آواز سے بت بنے سارے نفوس حرکت میں آئے تھے اور ایک ساتھ آریان کے کمرے کی جانب بھاگے دروازہ کھولا تو وہ ایک طرف خون سے لت پت پڑا تھا ساری خواتین نے ایک ساتھ منہ پر شوکڈ سے ہاتھ رکھا۔ تھا۔۔

دو ہفتے بعد۔۔

آریان کے سچ اور اس کی موت کے بعد سب ٹوٹ سے گئے تھے نرگس بیگم اور نورے بھی بلکل خاموش ہو گئے تھے نرگس بیگم تو اب اپنے کمرے سے نکلتی تک نہیں تھی براق اور حفصہ نے واپس اپنا آفس جوائن کر لیا تھا۔۔

مشائم اور وجدان کی بس ایک بحس جاری تھی کے وہ کب الگ ہو گے مشائم جانا چاہتی تھی اور وجدان بھیجنا نہیں چاہتا تھا۔۔

سحر اور مستجاب میں بھی کچھ نہیں بدلہ تھا لیکن آج سحر کچھ بدلنا چاہتی تھی

دس منٹ سے مستجاب کے کمرے کے دروازے پر کھڑی اندر جانے کی ہمت خود میں جما کر رہی تھی۔۔

چند منٹ بعد ایک گہری سانس لی اور دروازہ نوک کیا۔۔

جواب نادر۔۔

دوبارہ نوک کیا۔۔

اس بار بھی کوئی جواب نہیں آیا وہ مایوس ہو کر جانے لگی تھی وہ مڑتی اس سے پہلے مستجاب نے دروازہ کھولا وہ سمجھا تھا اماں ہو گی لیکن سامنے سحر کو دیکھ ہوا اس کھونے لگا تھا دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اور عجیب عجیب سے وسوسہ زہن میں گردش کرنے لگے تھے۔۔

کیا ہو۔۔۔ ہوا ھے مستجاب کانپتے لحجے میں بولا اس کا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا

۔۔۔

مجھے بات۔۔۔ کرنی تھی آپ سے۔۔۔۔۔ وہ سر جھکا کر گویا ہوئی۔۔

کیا بات کرنی تھی وہ دروازے پر اڑ کر کھڑا تھا۔۔

کیا میں۔۔۔۔اندر آسکتی ہوں وہ اس کو دیکھتے ہوئے تھوڑا جھجک کر بولی۔۔

نہیں تم فضول بات کرو گی یہی سے کرو اگر غلط لگی تو دروازہ بند کر دو گا وہ بلکل روٹھے انداز میں بولا۔۔

یہ کیا بات ہوئی میری بات تو سن لے پہلے وہ اس کے رد عمل پر جھنجلائی تھی ۔۔

میرا دل نہ آج کچھ غلط ہونے کے اندیشہ دے رہا ھے اس لئے جو بھی بات ھے یہی کرلو ورنہ مرضی ھے تم جا بھی سکتی ہوں۔۔۔

آپ میری بات سن۔۔۔۔لے میں کوئی۔۔۔۔غلط بات نہیں کرو گی وہ سر جھکا کر آہستہ آواز میں بولی۔۔

مجھے تم پر بھروسہ نہیں ھے ویسے بھی الگ ہونے کا جو خناس تمھارے اس چھوٹے دماغ میں گھسا ہوا ھے وہ میری جان لے کر ہی دم لے گا۔۔

آپ کتنا برا ھے آپ بینا۔۔۔۔ میری بات سنے ایسے کیسے سوچ سکتے ھے ایسی۔۔۔۔ باتیں مستجاب میں یہ بولنے آئی تھی۔۔۔۔میں آپ سے۔۔۔۔ رخصتی کے لئے تیار ہوں لیکن اب میں۔۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں بولو گی وہ ناک کے نتھنے پھلا کر بولی۔۔

مستجاب کو اس کی بات سے چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا اور ایک جھٹکے سے اس کی کلائی پکڑ کر روکا کیا کہاں تم نے ابھی وہ بے یقین سا بولا۔۔

کیوں بتاؤ میں۔۔۔آپ کو مجھ۔۔۔۔سے ہی سب الجھتے ھے میری بات نہیں سنتے۔۔۔

ہاں تو اب سن رہا ہوں نہ بولو کیا بات ھے ؟؟؟

میں کیوں بتاؤ وہ ناراض۔۔۔۔انداز میں بولی۔۔

سحر پلیز میری ہارٹ بیٹ دیکھوں بہت تیز چل رہی ھے یہ نہ ہوں دل رک جائے پلیز بتاؤ ابھی تم نے کیا کہاں تھا۔۔۔

سحر نے سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھا اور سر جھکا کر دھیمی آواز میں بولی مجھے آپ کے ساتھ آگے کی۔۔۔۔زندگی گزارنی ھے۔۔۔۔۔میں تیار ہوں میں کوئی علحیدگی۔۔۔۔۔نہیں چاہتی ہوں۔۔۔

مستجاب کی دھڑکن کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔

سحر یہ کوئی مزاق تو نہیں ھے نہ وہ کسی خدشہ کے تحت بولا۔۔

نہیں میں سچ بول۔۔۔۔رہی ہوں وہ مسکرا کر اعتماد سے بولی۔۔۔

مستجاب نے سکون سے آنکھیں موندی اور فرط جذبات سے اس کو گلے لگایا۔۔

سحر کی دھڑکن اب بڑھی تھی جسم ساخت ہوا تھا اور شرم سے چہرہ اور گردن سرخ ہو گئی تھی۔۔

مستجا۔۔۔ مستجاب کو۔۔۔ کوئی اجائے گا وہ دل کی دھڑکن سنبھالتے ہوئے بولی ۔۔۔

سحر ایک بار پھر بولنا تم راضی ہوں وہ خمار زدہ آواز میں اس کو سینے سے لگائے بولا۔۔۔

مستجاب پلیز نہ۔۔۔۔۔ کوئی اجائے گا۔۔

صرف ایک دفعہ پلیز سحر وہ اس سے منت کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔

سحر نے بے بس نگاہ سے ۔۔۔۔۔ادھر آدھر دیکھا اور بولی مستجاب۔۔۔۔۔
میں راضی ہوں۔۔۔۔آپ سے شادی کے لئے آپ کے ساتھ ۔۔۔۔اپنی
ساری زندگی گزارنے کے لئے پلیز اب چھوڑ دے کوئی اجائے گا۔۔۔

وہ اس آرام سے الگ ہوا اور ایک عقیدت بھرا بوسہ اس کے ماتھے پر دیا۔۔۔

تم پہلی لڑکی ہوں جس کے ساتھ میں اپنی زندگی شروع کرو گا سحر تم۔ نہیں
جانتی ہوں میں کتنا خوش ہوں تمھارے اس فیصلے سے میں تمھیں ہر وہ خوشی
دونگا جس کی تم حق دار ہوں۔۔۔

سحر اس کی بات سے سرشار سا مسکرائی مجھے آپ پر یقین ھے مستجاب آپ مجھے کبھی دھوکا نہیں دے گے ۔۔۔

تو پھر تم نے فیصلہ کر لیا ھے وہ ماتھے پر بل ڈالے اس کو گھورتے ہوئے بولا جو اپنے آپ میں مگن بیگ میں کپڑے ڈال رہی تھی مشائم نے ایک نظر اس کو دیکھا اور واپس اپنے کام۔کی۔جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔

مشائم میں کچھ پوچھ رہا ہوں میری بات کا جواب دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ غصہ سے بولا۔۔

مشائم نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی ایک ہی چیز کا میں بار بار جواب نہیں دیتی مسٹر شاہ تھوڑا میچور بنے میرا اور آپ کا کوئی فیوچر نہیں ھے میں آزاد خیال اور اپنا دماغ رکھنے والی لڑکی ہوں میری اور آپ کی کبھی نہیں بن سکتی ھے تو پھر مزید اس بات پر بحس نہ کی جائے تو اچھا ھے وہ حتما سنجیدہ آواز میں بولی۔۔۔

تو محبت کیا سوچ کر کی جاتی ھے وہ بے بسی سے بولا۔۔۔

میں نہیں جانتی مسٹر شاہ کیونکہ میں نے کبھی نہیں کی مجھے اس چیز کا تجربہ نہیں ھے وہ بیگ کی زیپ بند کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

مشائم تم غلط کر رہی ہوں کسی کی محبت کو روند رہی ہوں تم نہیں جانتی تم کتنا بڑا گناہ کر رہی ہوں تم ناجائز طلاق لے رہی ہوں۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتی مجھے صرف اتنا یاد ھے مسٹر شاہ آپ کے اور میرے درمیان ایک کانٹریکٹ ہوا تھا کیس سولو ہوتے ہی آپ مجھے طلاق دے دیں گے تو پھر آپ اپنی بات سے کیوں مکر رہے ھے۔۔

میں نے تو ایسے کسی کونٹریکٹ پر سائین نہیں کیا تو آپ کس کونٹریکٹ کی بات کر رہی ھے مس مشائم وجدان شاہ وہ مزے لیتے ہوئے بولا۔۔

مسٹر شاہ یہ غلط ھے میں نے سنا ھے مرد کی ایک زبان ہوتی ھے تو آپ کیوں مرد و کی زبان خراب کرنا چاہتے ھے۔۔

مشائم پلیز ایک دفعہ تو دے سکتے ھے نہ ہم اپنے رشتے کو موقع۔۔

کیا ملے گا مجھے آپ تو ویسے بھی نورے کا نصیب ھے آپ میرے نہیں ھے مسٹر شاہ مجھے نہیں پسند اپنی چیزے سوائے حفصہ کے کسی کے ساتھ بھی شئیر کرنا میں اگر آپ کا ساتھ قبول کرتی ہوں تو میں آپ کو شئیر نہیں کرو گی۔۔۔

مشائم خدا کی قسم دادا کسی صورت اب میری اور نورے کی شادی نہیں کریں گے سمجھنے کی کوشش کرو آریان کی اس حرکت کے بعد تمھیں لگتا ھے کے ایسا ہو گا ۔۔

لیکن وہ آپ سے محبت کرتی ھے اس نے ایک اور پہلو رکھا۔۔

لیکن میں تم سے کرتا ہوں مشائم۔ پلیز ہم شاہ کبھی اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دیتے ھے اور طلاق اللہ کے نزدیک بھی بہت برا عمل ھے یار اور اس عمل سے سب سے زیادہ خوش شیطان ہوتا ھے تم کیوں چاہتی ہوں۔۔

میں بس ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی گیٹ نوک ہوا دونوں کی توجہ دروازے پر گئی۔۔۔

ہمم اجائے وجدان نے روب دار آواز میں کہاں۔۔۔

۔۔۔اجازت ملتے ہی ایک ملازمہ اندر آئی اور سر جھکا کر بولی۔۔۔

بی بی جی اور سردار آپ دونوں کو بڑے صاحب بڑے کمرے میں بلا رہے ھے

۔۔۔

آپ جائے ہم آرہے ھے وجدان سنجیدگی سے بولا۔۔۔وجدان نے ایک نظر اس کو دیکھا اور بڑے بڑے قدم لیتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھ گیا۔۔

❤❤❣□❣□❤❤

یہ فائیل آپ جاکر زبیر کو دے دو باقی کا کام ان کا ہی ھے اور ایک کافی بھی بھیج دے مجھے وہ مس لیلیٰ کی طرف فائیل بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

یس سر اور کوئی کام ؟؟

نہیں مس لیلیٰ اب آپ جائے اور جلدی سے ایک کافی بھیج دے بس۔۔

وہ واپس اپنی فائیل پر جھکتا ایک بے ارادہ سی نظر صوفے کی طرف پڑی حفصہ صوفے پر بیٹھی اس کو دیکھنے میں بڑی مگن سی تھی ارد گرد کو بھلائے اس کے چہرے کی ہی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

وہ خود اپنی فیلنگ سے انجان تھی ان دو ہفتوں میں براق نے جس طریقے سے اس کا خیال رکھا تھا اس کا دل اس کو دیکھ کر بے اختیار ڈھڑکنے لگا تھا وہ جب اس کو دیکھتا تو ایک الگ سی شرم آتی لیکن اس کو براق کو دیکھنا اچھا لگتا تھا۔۔

اور آج تو وہ کچھ زیادہ ہی ڈیشنگ لگ رہا تھا گرے پینٹ کورٹ اس پر بہت جچ رہا تھا۔۔۔

وہ بھی اسی کی طرف دیکھنے لگا حفصہ اتنا زیادہ مگن انداز میں دیکھ رہی تھی اس کو یہ بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ وہ بھی اسی کو دیکھ رہا ہے۔۔

براق منہ نیچے کر کے دل کھول کر مسکرایا اہمم مس حفصہ اگر میرا چہرہ کا پوسٹ مارٹم کر لیا ہوں تو وہ فائیل زرہ مجھے دے دیں جس پر اپ کام کر رہی ھے وہ اپنا گلہ کھنکار کر اس کو ہوش کی دنیا میں لایا۔۔

وہ اس کی آواز سے ایک دم ہوش کی دنیا میں لوٹی وہ بلکل گھٹنوں کے سہارے تھی وہ چونکی اتنی بری تھی کہ ایک دم دھڑام کر کے نیچے گیری۔۔

براق نے اپنی ہنسی چھپائی۔۔۔

یہ کیا بتمیزی ھے تم نے مجھے گیرا دیا وہ اپنی کمر تھامتے ہوئے بولی۔۔

میں نے کب گیرایا ھے میرے اور تمھارے بیچ میں تو بہت فاصلہ ھے میں کیسے گیرا سکتا ہوں اور جانم میں کبھی تمھیں گیرانا کا سوچ بھی نہیں سکتا ہوں ۔۔۔

واہ یار نام بڑا پیارا ھے جانم میں بھی بولو گی۔۔۔

دیکھ لو کہی تمھاری آنا پر آئے۔۔۔

اچھا چھاز یادہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ھے ویسے ایک بات بتاؤ وہ اس کے قریب آکر رازدانہ انداز میں بولی۔۔۔

وہ بھی اسی کی طرح آگے کو جھکا۔۔۔

یار میں نے کب سے سوچ رہی تھی اب سوچا ھے تن سے پوچھ لو یہ جو مس لیلیٰ ھے اس نے کیا تمھیں پہلے ڈیٹ کیا ھے۔۔

وہ اس کی اتنی بے ہودہ بات پر کان کو ہاتھ لگاتا ہوا پیچھے ہوا اللہ اللہ کیا چیز ہوں یار تم۔وہ اپنا ماتھا پیٹتا ہوا بولا۔۔۔

میں کوئی چیز نہیں ہوں میں بڑی زبردست قسم کی لڑکی ہوں جس کے پاس ہر چیز کی انفورمیشن ہوتی ھے۔وہ ایک ادا سے بولی۔۔

اچھا یہ انفورمیشن کہاں سے ملی زرہ مس حفصہ ہمیں بتانا پسند کریں گی۔۔

ارے تم نے دیکھا نہیں کیسے تمھیں دیکھ کر سمائیل پاس کرتی ھے کتنے میٹھے انداز میں بولتی ھے سر کوئی کام۔۔

وہ اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا آرے پاگل تو وہ میری اسیسٹنٹ ھے اس لیے ایسے بات کرتی ھے۔۔۔

اسیسٹنٹ تو میں بھی ہوں میں تو نہیں کرتی ایسے بات۔۔

آرے تم تو بیوی بھی ہوں نہ اس لئے اور ویسے بھی میڈم تم تو اپنی بات چھوڑ ہی دو یہ ساری زندگی میرا خواب ہی رہے گا کے تم مجھے دیکھ کر اسمائیل پاس کرو مجھ سے پیار سے بات کرو وہ ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے بولا۔۔

حفصہ اس کے انداز پر کھلکلائی۔۔

ارے تم ہنس رہی ہوں میں سچ بول رہا ہوں میری بڑی خواہش ھے جب میں گھر آؤں تم میرے لئے تیار ہو کر بیٹھی ہوں اور جیسے ہی میں کمرے میں قدم رکھوں تم بولوں سر تاج آئے آپ کا ہی انتظار تھا میں کب سے اپکی راہ میں پلکیں بچھائیں بیٹھی تھی پھر مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤ ہم دونوں مچلنا ڈانس کریں کینڈل نائیٹ ڈنر کریں۔۔۔

وہ بینا روکے اس کی باتوں پر قہقہ لگا کر ہنس رہی تھی اور براق اس کو ایسے ہنستا دیکھ خود بھی دل سے مسکرا رہا تھا اس نے ایک وقت بعد اس کو ایسے ہنستا دیکھا تھا۔۔وہ دل سے خوش تھا اس کی خوشی میں۔۔

براق سائیں ہم دل ہار بیٹھے ھے آپ کی اتنی زیادہ خوش فہمی پر وہ ہنسنے کے درمیان بولی۔۔

جاؤ جاؤ اگر تم نہیں کرو گی میری اتنی سی خواہش پوری تو میری جو دوسری بیوی ہو گی کم از کم وہ تو ایسا کریں گی مجھے یقین ھے اس پر۔۔

میں نے گنجا کر دینا ھے تمھاری اس دوسری بیوی کو وہ ناک کے نتھنے پھلا کر بولی۔۔۔

تو مطلب تم کرو گی میرے لئے ایسا۔۔

ویسے نہ براق سائیں میں سوچ رہی ہوں کرتی ہوں میں ایسا بڑا مزہ آئے گا کوئی نیا ایڈونچر بھی نہیں کیا میں نے اتنے دن سے اور ویسے بھی پتہ نہیں کیوں تم مجھے اچھے لگنے لگے ہوں وہ دل کی بات ایک دم زبان میں لے آئی۔۔

کیا کہاں تم نے براق ایک دم۔ کرسی سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔۔

وہ ایک دم اپنی بات پر گڑبڑائی کچ۔۔۔کچھ نہیں

نہیں تم نے کچھ بولا تھا میں نے سنا تھا سچی وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔

ارے ارے ہاتھی گھوڑے پر سوار بیٹھ جاؤ میں بول رہی ہوں میں ابھی گھر جاتی ہوں اور ساری چیزے تیار کرتی ہوں تمھارے لئے رات کو ایک زبردست سرپرائز ہوگا وہ چہکتے ہوئے بولی۔۔

لیکن دیکھوں حفصہ میری خوشی غارت مت کرنا اگر دیکھوں کوئی پرینک وغیرہ کا ارادہ ھے تو یار نہ کرو۔۔۔

چپ کر جاو آدام بے زار تم بس دیکھتے جاؤ میں کرتی کیا ہوں وہ رات کے بارے میں سوچتے ہوئے بولی۔۔

❤❤❣□❣□❤❤

دادا آپ نے ہمیں بلایا وجدان بڑے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا جہاں نگینہ بیگم ناہید بیگم مکرم شاہ اور شرجیل شاہ موجود تھے اور سربراہی صوفے پر صغیر شاہ اپنے پورے جہاں جلال کے ساتھ براجمان تھے۔۔۔

اس کے پیچھے ہی مشائم بھی داخل ہوئی اور اپنے انداز میں سب کو بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام سب نے ہی اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

او تم دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے ہم صغیر شاہ اپنی بھاری روب دار آواز میں بولے۔۔۔

مشائم نے ایک نظر نگینہ بیگم کو دیکھا جو آج بلکل خاموش تھی کوئی نفرت کی جھلک ان کے چہرے پر نہیں تھی۔۔۔

جی کہے کیا بات ھے دادا وجدان ان کے دائے طرف والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

میں ان چارو کو تو پہلے ہی آگاہ کر چکا ہوں اور ان کو کوئی مسلہ نہیں ھے اب ہم۔ تمھیں بھی

بتانا چاہتے ھے ہم نے ایک فیصلہ لیا ھے

کیسا فیصلہ دادا؟؟

ہم سحر اور مستجاب کی رخصتی براق اور حفصہ کا ولیمہ اور تمھارا دھوم دھام سے ایک زبردست شان سے نکاح کرنا چاہتا ھے۔۔۔

تم ایک سردار ہوں تمھارا نکاح پوری شان سے ہو گا پورا گاؤں اس نکاح میں شامل ہو گا۔۔۔

ان کی بات سن کر مشائم کا چہرہ تاریک ہوا چہرہ ایک دم مرجھایا دل کی رفتار تیز ہوئی۔انکھوں میں نمی بھی جما ہونے لگی تھی چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

دادا لیکن میرا نکاح وجدان بے یقین سا بولا اس کو ایک بھرم تھا اب وہ کبھی بھی اس کا رشتہ نورے سے نہیں کریں گے لیکن یہاں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا۔۔۔

انہوں نے مشائم اور وجدان کے چہرے کو دیکھ کر کہاں ہاں تمھارا نکاح کیوں کوئی مسلئہ ھے تمھیں۔۔

وجدان کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن آواز ساتھ ہی نہیں دے رہی تھے اس کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سب کچھ ہاتھ سے جاتا جا رہا ھے وہ ایک دم خالی ہو گیا ھے دل کی رفتار اس وقت بہت سست ہو گئی تھی۔۔

آج ایک گاؤں کا سردار ایک خوبصورت مرد ایک ایسا انسان جو کسی کی نہ سننے والا اپنا فیصلہ آخری فیصلہ کرنا والا ایک عزیم انسان ایک اچھا بھائی ایک ماں کا لاڈلہ دادا کی جان اپنی محبت ہارنے جا رہا تھا۔۔۔

اور ہاں مشائم آپ نے رات کو ہم سے کوئی بات کرنی تھی جی کہئے ہم آپ کی بات سننے کے لئے ہم تن گوش ھے۔۔۔

مشائم نے سب کی جانب دیکھا سب وجدان کو ہی دیکھ رہے تھے اور گہری سانس لی۔۔ چہرہ پر سکون کیا اور ہاتھ مٹھی کی صورت میں بند کئے۔۔۔

جی مجھے آپ سے اور گھر کے سارے ہی لوگوں سے بات کرنی تھی وہ اپنے وہی سنجیدہ انداز میں سب سے مخاطب ہوئی۔۔۔

سب نے نگاہ ہٹا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ مسٹر صغیر شاہ بہت خوشی ہوئی یہ جان کر کے آپ لوگ ایک روگ دل سے لگانے کے بجائے سب پست پشت

ڈال کر زندگی میں آگے بڑھ رہے ھے مجھے بھی یہ سب دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہو رہی ھے۔۔۔

بہت شکریہ ہمیں آپ سے یہی آمید ھے آپ بہت اچھی اور ایک قابل سمجھدار لڑکی ھے ہمیں فکر ھے آپ ہمارے گاؤں کی ھے اور اتنی قابل اور عقل دانائی والی ھے۔۔۔

بہت شکریہ اس تعریف کے لئے مسٹر صغیر شاہ لیکن۔اب میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں میرا ساتھ آپ سب کے ساتھ یہی تک تھا میری دعا ھے شاہ خاندان کی خوشیوں کو اب کسی کی نظر نہ لگے۔۔۔

اس کی بات سن کر وجدان نے ضبط سے آنکھیں میچی وہ یہ سب باتیں جس صبر سے برداشت کر رہا تھا اس وقت یہ چیز وہ جانتا تھا یہ اس کا اللہ۔۔

ایک بات بتائیں آپ۔۔۔ وہ سپاٹ انداز میں بولے۔۔۔

کیا بات بتائیں ہم۔۔

کیا آپ کو شرم نہیں آتی اپنے دادا سسر کا نام لیتے ہوئے وہ ماتھے پر بل ڈالے اس سے مخاطب ہوئے۔۔۔

وجدان نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

کیا مطلب وہ دنوں تقریباً ایک ساتھ ہی بولے تھے۔۔۔

وہ معنی خیزی سے دونوں کے چہروں کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے بولے۔۔اس بات کا مطلب بھی ہم۔اپ کو سمجھائے سب کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی۔۔

میں سمجھی نہیں کچھ وہ تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے بولی۔۔

پریشان نہ ہوں ہم آپ کو ساری بات سمجھاتے ھے مشائم آپ یہاں کی بہو ھے ہمارے یہاں طلاق نہیں ہوتی میں جانتا ہوں آپ کے لئے یہ چیز تھوڑی عجیب ہو گی پہلے ونی بولتے تھے آب بہو بول رہے ھے لیکن اس چیز اور اس لفظ پر اب ہم اور ہمارا خاندان شرمندہ ھے۔۔۔

مشائم۔بے یقین سی ان کو دیکھ رہی تھی ان کے الفاظ ایسا لگ رہا تھا کے جیسے کوئی خواب ہوں۔۔

ہم نہیں جانتے مشائم آپ کون ھے ہمارا آپ سے کیا رشتہ ھے ہم کبھی چاہ کر بھی آپ کو تکلیف نہیں دے پاتے تھے ہمیں اپنی بیٹی سے بھی بڑھ کر اپ عزیز ھے آپ وہ ھے جس نے ہمیں ایک اندھیرے سے نکالا ھے ایک بے گناہ کو سزا دینے سے بچایا ھے آپ کی بدولت ہمیں یہ سمجھ ایا ھے جو غلطی کرتا ھے سزا اس کو ملنی چاہیئے نہ اس کو جس نے کوئی گناہ بھی نہ کیا ہوں پھر بھی اس کو سزا کی بھینٹ چڑھا دیا جائے۔۔

اور یہاں ہم ان معصوم لڑکیوں کی بات کر رہے ھے جس کو ہم نے ونی کی بھینٹ چڑھایا ھے جن کا۔ کوئی قصور بھی نہیں تھا اس چیز کے لئے ہم دل سے شرمندہ ھے۔۔۔

وہ بول کر چند پل خاموش ہوئے مشائم ان کے چہرے کی ہی جانب دیکھ رہی تھی جہاں سوائے دکھ کے اس کو کچھ نہیں ملا تھا۔۔

صغیر شاہ نے ایک گہری سانس لی ہم آپ سے ایک ریکوسٹ کرتے ھے بہت چھوٹی درخواست ھے آپ سے کیا آپ ہمارے وجدان کے ساتھ ساری زندگی گزارنا پسند کرے گی۔ کیا آپ اس گھر کی بڑے پوتے کی بیوی بننا پسند کریں گی

مشائم نے ایک نظر وجدان کو دیکھا جو ایک آس سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا

میں نہیں چاہتی نگینہ آنٹی ناراض ہوں ان کا وجدان پر پورا حق ھے وہ مجھے پسند نہیں کرتی ھے وہ نورے کو چاہتی ھے میں کسی ماں کو ناراض کر کے اس کے بیٹے کے ساتھ ساری زندگی خوش نہیں رہ پاؤ گی وہ نیچے دیکھ کر سپاٹ انداز میں بولی۔۔۔

صغیر شاہ نے نگینہ بیگم کی جانب دیکھا جو شرمندہ نظر آ رہی تھی۔۔۔۔ نگینہ بہو تو کیا فیصلہ ھے آپ کا نورے یہ مشائم۔۔۔

انہوں نے ایک نظر وجدان کو دیکھا جو اپنی ماں کی ہی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں نورے کے ساتھ ناانصافی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جو ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا ھے اس کے بعد کوئی بات نہیں بچتی ھے میرا فیصلہ بھی یہی

ھے کہ مشائم ہمارے خاندان کی سردار بی بی بنے مجھے اس بچی سے کوئی مسلئہ نہیں ھے بلکہ میں اب خود چاہتی ہوں یہی ہمارے گھر کی بہو رہے۔۔۔

توآپ کو کوئی مسلئہ ھے سردار بی بی بننے میں صغیر شاہ مسکراتے لحجے میں بولے ۔۔۔

ویل مسٹر صغیر شاہ اس بارے میں سوچا جاسکتا ھے کے ہم سردار بی بی بنے کے نہیں۔۔

خبردار لڑکی جو اپنے دادا سسر کا نام لیا تو ہم آپ کو سخت سزا دے گے۔۔۔

مشائم ان کے انداز سے کھلکھلائی۔۔

گستاخ لڑکی آپ ہم پر ہنس رہی ھے۔۔بس اتنا بتائے کے ہمارے پوتے کا ساتھ آپ کو قبول ھے

اممم کیا جوب دینا ھے مسٹر وجدان شاہ وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

جو تمھیں ٹھیک لگے کوئی زبردستی نہیں ہو گی تمھارے ساتھ وہ دھیمی آواز میں بولا۔۔

ایسی بات ھے جی تو پھر ایک کام کرتے ھے ہم انکار کر دیتے ھے وہ اس کو چھیڑنے سے باز نہ ائی۔۔

وجدان نے خونخوار نگاہوں سے اس کو دیکھا۔۔۔

وہ مسکرائی اور خوش نما لہجے میں بولی ہمیں آپ کے پوتے کا ساتھ منظور ھے ہم اپنی ساری زندگی سردار وجدان شاہ کے نام کرتے ھے اس نے وجدان کی جانب دیکھتے ہوئے کہاں۔۔۔

شکریہ " وہ زیر لب بولا اور سکون سے آنکھیں موندی۔۔۔"

براق نے ناب پر ہاتھ رکھا دروازہ لوک تھا اس نے تفتیش سے ادھر آدھر دیکھا لیکن۔حفصہ کہی نظر نہیں آئی یعنی وہ لازماً کچھ کارنامہ کر چکی تھی اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ نوک کیا وہ اپنے خرافاتی بیوی کے دماغ سے با خوبی واقف تھا اس لئے تھوڑا ڈر رہا تھا۔۔

دروازہ نوک کیا۔۔۔جواب نادر۔۔

دوبارہ نوک کیا۔۔

اس دفعہ دروازہ کھول گیا اس کی گلٹی ابھر کا معدوم ہوئی۔۔۔

اللّٰہ کا نام لے کر قدم کمرے میں رکھا۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوا تو گلاب کی بھینی بھینی خوشبو ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔

لیکن کمرے میں گھپ اندھیرے کا بسیرا تھا آس نے کوفت سے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔

پورے کمرے کو سرخ گلاب کی پتیوں سے سجایا گیا تھا بیڈ پر ہارٹ بھی بنا ہوا تھا اور اس کے بیچ میں ایک کارڈ رکھا ہوا تھا۔۔۔

کمرے میں ہر جگہ پھول ہی پھول تھے اس نے اپنے گلاب کے پھول کو ڈھونڈنا چاہا تو وہ کہی نہیں دیکھی۔۔

وہ بیڈ کی جانب بڑھا کارڈ کھولا۔۔۔

" ڈئیر مائے ہبی "

مجھے تم دنیا کے سب سے برے انسان لگتے تھے میں نہیں جانتی تم کیوں میری زندگی میں آئے اور آکر زندگی میں ایک دم ادھم مچادیا لیکن اب میں صرف اتنا چاہتی ہوں تم میرے پاس ہی رہوں کسی کو نہ دیکھوں اور اگر دیکھنا کا زیادہ دل کریں تو صرف اپنی حفصہ کو دیکھوں براق سائیں آئی لو یو ہماری محبت قبول کرلوں۔۔

" تمھاری حفصہ "

براق کی دل کی ہارٹ بیٹ اتنی تیز تھی مانو بس نہیں چل رہا تھا دل باہر کو نکلا آئے وہ مسلسل کمرے کے گیرد اپنی حفصہ کو تلاش رہا تھا لیکن وہ کہی بھی نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر واپس بے یقین سی کارڈ پر ڈالی۔۔۔

حفصہ کمرے میں داخل ہوئی وہ اس وقت ریڈ کلر کی میکسی میں تھی بال آگے کو کر کے کھولے ہوئے تھے اور زبردست میک اپ میں وہ آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی نک سک سے میک اپ میں وہ واقع قیامت ڈھا رہی تھی۔۔
اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر فین اون کیا۔۔

پورے کمرے میں پھول کی پتیاں بھیکر گئی براق پریشان سا مڑا سامنے ہی وہ پوری قیامت بنی کھڑی تھی اس کی دل نے مزید زور پکڑا وہ منہ کھولے اس کی خوبصورتی کو تک رہا تھا وہ کیا لگ رہی تھی۔۔

حفصہ اس کو اتنا مہو ہوتا دیکھ تھوڑی کنفیوز بھی ہو رہی تھی اور پریشان بھی لیکن خود کو کمپوز کیا ہوا تھا۔۔

براق چلتا ہوا اس کے پاس آیا اس کی چال میں تھوڑی گھبراہٹ بھی تھی اور پریشانی بھی اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ایک الگ ہی خمار تھا یہ سب کیا ھے وہ تھوڑا پریشان ہو کر بولا۔۔

یہ سب میں نے تمھارے لئے کیا ھے وہ بلکل کونفیڈنٹ ہو کر بولی۔۔

پوچھ سکتا ہوں کیوں ؟؟ وہ آئی برو اٹھا کر بولا۔۔

کارڈ کے آخری الفاظ نہیں پڑھے کیا۔۔ وہ حیران ہوئی ایسے سوال پر۔۔

پڑھے ھے لیکن یقین نہیں آرہا کل تک میری خون کی دشمن آج میرے جسم میں خون بڑھا رہی ھے۔۔ وہ حیران پریشان بولا۔۔۔

وہ مسکرائی اور اس کے نزدیک ہوئی اپنے ہاتھ اس کے سینے پر رکھا۔۔

میں صاف سیدھی بات کرو گی براق مجھے نہیں پتہ مجھے کب تم سے محبت ہوئی جب جب تمھاری طرف دیکھتی ہوں۔پتہ نہیں کیسے تمھارے سحر میں جکڑ جاتی ہوں ایک ایسے طلسم کے زیر اثر ہو جاتی ہوں مجھے ارد گیرد کا ہوش نہیں رہتا براق میں نے کبھی کسی کے لئے ایسی فیلینگ محسوس نہیں کریں۔۔ لیکن پتہ نہیں کیوں یہ سب تمھارے لئے محسوس کرتی ہوں۔۔

وہ بول کر اس کے مزید نزدیک ہوئی اتنی کے دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر واضح محسوس ہو رہی تھی۔۔براق سانس تک روکے اس کے الفاظ سن رہا تھا اس کا سارا جسم کا خون ایسا محسوس ہوتا تھا کہ چہرے پر جما ہو رہا ہوں

اس نے ہر چیز کی توقع کی تھی لیکن اتنے بے باک طریقے سے اظہار کی نہیں کی تھی۔۔

براق سائیں مجھے نہیں پتہ یہ نفرت کب محبت میں اور یہ محبت کب تمھارے عشق میں تبدیل ہو گیا۔۔ مجھے ایک ایسا عشق ھے براق سائیں جس کے سحر میں تمھاری حفصہ جکڑ چکی ھے اس نے آنکھیں نیچے کریں اور مزید اس کے چہرے کے قریب ہوئی اور اس کے کان کے پاس جھکی ہاں مجھے تم سے طلسمِ عشق ہو گیا ھے تمھاری حفصہ اب کسی کی نہیں رہی سوائے تمھارے اور اس کے سینے سے لگی۔۔۔

براق یہ سب خواب کی صورت میں محسوس کر رہا تھا جب اس کو محسوس ہوا کے کوئی وجود اس کے سینے سے لگا ھے تو ہاتھ خود بخود اس کے گیرد باندھ گئے اور آنکھیں سکون سے موندی۔۔۔

اور کچھ پل بعد آنکھیں کھولی وہ اس کے سینے سے ہی لگی ہوئی تھی براق نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔

میں تمھیں بتا نہیں سکتا میں اس وقت کیا فیل کر رہا ہوں میری دل کی۔ڈھڑکن اتنی تیز ہو رہی ھے مانو دل پھٹ جائے گا حفصہ یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ھے جس میں میری بیوی میری ہو گئی ھے جس میں میری محبت آج جیت گئی ھے میں بہت خوش ہوں کے تم میری زندگی کی ساتھی ہوں میرے اللہ نے میری دعا سن لی ھے میری محبت تمھارے دل میں ڈال دی ھے

وہ بہت بڑا رحیم اور کریم ھے وہ ہر چیز پر قادر ھے میں اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرو کم ھے حفصہ میری زندگی سے کبھی جانا نہیں میں تمھارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔

وہ بول کر اس کے ماتھے پر جھکا اور ایک عقیدت بھرا بوسہ دے کر پیچھے ہٹا آئی لو یو ٹو حفصہ آئی لو یو ٹو اپنی پیشانی اس کی پیشانی کے ساتھ جوڑی۔۔

اس کا جواب اور اس کے عمل سے حفصہ نے ارشاد سے آنکھیں موندی اور اپنا سر اس کے سینے سے ٹکایا۔۔۔۔

□♥□♥□♥□♥□♥□

تین دن بعد

آج بہت بڑا دن تھا شاہ خاندان کے لئے اس خاندان کی سب سے بڑی خوشی تھی خاندان کے سب سے بڑے پوتے اس گاؤں کے سردار وجدان شاہ کا ایک بڑے پیمانے میں دھوم دھام سے نکاح تھا صغیر شاہ پورے لون میں سب سے چوڑے سینے سے مل رہے تھے۔۔۔ مشائم کے گھر والے بھی سارے ہی موجود تھے

۔۔۔

اس کے ساتھ ساتھ براق اور مستجاب کا ولیمے کی تقریب بھی تھی۔۔۔

تینوں دلہنیں اپنی مثال آپ لگ رہی تھی حفصہ نے سی گرین کلر کی میکسی جبکہ سحر نے پنک کلر کی میکسی پہنی تھی اور ساتھ میں براق نے بلیک کلر کا پینٹ کوٹ اور مستجاب نے بلو کلر کا تھیر پیس پہنا تھا۔۔

ان سب میں وجدان آج سب سے الگ لگ رہا تھا وائٹ شیر وانی اور وائٹ ہی پگڑی اس کے اوپر پھیلا کر وائٹ مردانہ چادر وہ سب سے الگ لگ رہا تھا وہ تھا ہی سب سے الگ سب س خوبصورت۔۔

نکاح کی تقریب حویلی کے بڑے سے لون میں رکھی گئی تھی جہاں گاؤں کے معزز لوگ اور بہت سے رشتہ دار موجود تھے اسٹیج پر ایک پھولوں کی دیوار بنائی ہوئی تھی جہاں وجدان اپنی پوری شان اور روب دار شخصیت کے ساتھ سنجیدہ سا بیٹھا تھا لیکن آنکھوں میں واضع خوشی محسوس ہو رہی تھی وہ اپنے بھائیوں کی طرح خوشی کا اظہار نہیں کر سکتا تھا اس کو سنجیدہ رہنا تھا کیونکہ وہ ایک گاؤں کا سردار تھا اس کے سر بہت سی زمیداری تھی۔۔

ایک دم دلہن کے آنے کا شور ہوا وجدان نے نگاہ پھیر کر اس کی جانب دیکھا جہاں وہ نگاہیں نیچے کر کے حمزہ کا ہاتھ تھامے آرام آرام سے چلتی آ رہی تھی۔۔۔

ڈیپ بلیڈ ریڈ کلر کا شرارا دلہن میک اپ اور اس کے اوپر لال چنری جس پر وجدان کی دلہن لکھا ہوا تھا اس کے جسم پر چار چاند لگا رہا تھا سب کی نگاہیں مشائم پر تھی اور اس کی نگاہیں سامنے بیٹھے وجدان ہر تھی

جو اسٹیل ہو کر اس کو ہی دیکھ رہا تھا اس کو دیکھ ایسا محسوس ہوتا تھا اس کی سانسیں روکی ہوئی ہوں وہ ایک دم بت بن گیا تھا انکھیں تھی جو جھپکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

وہ چلتے ہوئے اسٹیج کے پاس آ گئے تھے حمزہ نے خاموشی سے اس کو پھولوں کی دیوار کے اس پار بیٹھایا اور وجدان کو ایک نظر دیکھ کر اسٹیج سے اتر گیا۔۔

مشائم نے نگاہ اٹھا کر وجدان کی جانب دیکھا وہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں میں ایک الگ ہی خمار تھا جو بڑھتا جا رہا تھا مشائم اس کو دیکھ کر مسکرائی اور سر کے ہلکے اشارے سے اس کو سلام کیا۔۔

وجدان نے بھی مسکرا کر اس کے سلام کا جواب دیا وہ دونوں بہت خوش تھے یہ چیز ان کے چہرے سے واضح ہو ہی تھی سارے لوگ ان کی جوڑی کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ دونوں ایک بھرپور مچلنا لگ رہے تھے۔۔

مولوی صاحب وجدان کے برابر میں بیٹھے سب کی نگاہیں ان پر جم سی گئی مشائم نے اپنا سر جھکا لیا جبکہ وجدان ابھی بھی اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

مولوی صاحب نے اجازت لیتے ہی نکاح شروع کیا۔۔۔

مشائم بیگ والد منیر بیگ آپ کا نکاح وجدان شاہ والد مکرم شاہ سے کیا جاتا ھے
کیاآپ کو یہ اپنے نکاح میں قبول ھے۔۔۔

اس نے نگاہ اٹھا کر ایک بار پھر وجدان کو دیکھا سب اس کے جواب کے منتظر تھے
اس نے گہری سانس لی آنکھیں بند کی چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔۔

قبول ھے "دو دل ایک ساتھ ڈھڑکے۔۔"

کیاآپ کو یہ اپنے نکاح میں قبول ھے۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولی سامنے وجدان کا روشن چہرہ دیکھا مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

قبول ھے "۔۔"

کیاآپ کو یہ نکاح قبول ھے اس نے ایک نظر آسمان کو دیکھااور دھڑکتے دل سے بولی۔۔

" قبول ھے "

وجدان شاہ والد مکرم شاہ آپ کا نکاح مشائم بیگ والد منیر بیگ سے کیا جاتا ھے کیا آپ کو یہ اپنے نکاح میں قبول ھے۔۔۔

اس نے اس کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"قبول ھے"

"قبول ھے"

" قبول ھے"

آج ایک بار پھر نکاح ہوا تھا اسی جوڑی کا جو ایک دوسرے سے صرف انتقام لینا چاہتے تھے کسی کو یقین نہیں تھا اس کہانی کا اختتام اتنا خوبصورت ہو گا کسی نے

نہیں سوچا تھا یہ دونوں لوگ جو ایک دوسرے کو صرف اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے لئے ایک ہوئے تھے وہ ہمیشہ کے لئے ایک ہو جائے گے۔۔

یہ بات سچ ھے نکاح کے بول میں اللہ نے بہت طاقت دی ھے جس کی کوئی حد نہیں ھے وہ ایک ایسا عمل ھے جو پتھر دل کو بھی موم کر کے ڈھڑکا دیتا ھے آج بھی ایسا ہی ہوا تھا دو دل مل گئے تھے آج دو جسم ایک جان ہو گئے تھے آج خوبصورت شام میں دو انسانوں کی محبت جیت گئی تھی۔۔

جن کا نظریہ ایک تھا جن کا مطلب ایک تھا جن کی جنگ ایک تھی۔۔۔ وہ دونوں اپنی اس جنگ میں کامیاب ہو گئے تھے ان دونوں نے جو چاہا تھا وہ حاصل کر ہی لیا تھا۔۔

جن لوگوں کا نظریہ اور سوچ ایک ہوتی ھے وہ ہی اس دنیا میں انقلاب لا سکتے ھے دونوں نے ایک جان ہو کر اپنے بھائی اور اپنے دوست کے قاتل کو پکڑ ہی لیا تھا۔۔۔

□♥□♥□♥□♥□♥□♥□

نکاح ہو گیا تھا اس کے نکاح ہوتے ہی آسمان میں خوب آتش بازی کی گئی تھی سب نے مل کر رقص کیا تھا اور سب نے زبردستی وجدان کو بھی ساتھ ملا لیا تھا۔۔

اور وہ بھی خوش تھا اس لئے انکار نہیں کر پایا تھا اور سب کے ساتھ مل گیا تھا تھوڑی دیر میں دونوں دلہنوں کو بھی اسٹیج پر بلا لیا گیا تھا۔۔

اسٹیج پر تین صوفے رکھے گئے تھے تھوڑے تھوڑے گیپ سے اور تینوں پر ہی ابھی صرف دلہنیں تھی جو ساری محفل کی آنکھوں کا۔ مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔

سحر بہت گھبرائی ہوئی تھی اور تھوڑی کنفیوز بھی تھی جبکہ حفصہ صرف مشائم کو دیکھ رہی تھی وہ اداس تھی جس کی وجہ صاف تھی اس کو سب کچھ مل گیا تھا لیکن اسے ابھی تک اس مشائم کی معافی نہیں ملی تھی اور ان سب میں مشائم بہت خوش دیکھائی دے رہی تھی وہ سب کچھ بہت انجوائے کر رہی تھی اس کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔

حفصہ نے گردن موڑ کر مشائم کو دیکھا جو سامنے ان سب کو ڈانس کرتا دیکھ رہی تھی وہ بہت خوش تھی اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔۔

حفصہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے مشائم کی جانب بڑھی مشائم کے صوفے پر بیٹھی۔۔ مشائم نے قدرے چونک کر اس کو دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر چہرہ سنجیدہ ہوا۔۔۔

مجھے آج آپ سے بات کرنی ھے اس کی آنکھیں بدستور نیچے تھی۔۔

مزاحمت نے اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا اور سنجیدگی سے بولی لوگ دیکھ رہے ھے حفصہ ابھی حویلی جا کر بات کریں گے ابھی تم اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ۔۔۔

نہیں آپو مجھے آپ سے ابھی اور اسی وقت بات کرنی ھے مجھے نہیں فرق پڑتا کون ہمیں دیکھ رہا ھے کون ہمیں دیکھ کر باتیں بنا رہا ھے ۔۔۔

حفصہ میری آواز آرہی ھے تمھیں کیا بول رہی ہوں اپنی جگہ۔پر جاکر بیٹھوں بچوں جیسی حرکتیں مت کرو۔۔۔

حفصہ نے ایک گہری سانس لی اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔کیا آپ مجھے معاف کرسکتی ھے وہ اس کی باتوں کو انگنور کر کے حتمآ بولی۔۔۔

مشائم۔نے اس کے تیور پر آئی بروا چکائی۔۔بی بی جی بات کس طریقہ سے کررہی ھے آپ مجھ سے۔۔

میں نے کہاں آپ مجھے معاف کرے گی کے نہیں بس اتنا۔مجھے بتادیں باقی آپ کی مرضی ھے اور یاد رکھنا آپوا گر آج آپ نے مجھے معاف نہیں کیا میں ساری زندگی آپ سے بات نہیں کرو گی آپ نے مجھ اتنے سے دن۔میں اتنا سارا رولا دیا ھے جبکہ میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں ھے۔۔

اور ئیلی حفصہ ڈی گریٹ آپ نے کچھ نہیں کیا مس پٹاخہ تم نے جو کیا ھے نہ اس کی معافی میرے پاس نہیں ھے وہ۔ تھوڑا مسکراتے لحجے میں بولی۔۔

وہ اس کو ٹھیک ہوتا دیکھ ایک دم ٹوٹی بھیکری اپو کر دیں نہ معاف میرا کوئی نہ ھے آپ کے بغیر پلیز صرف ایک بار آئیندہ کبھی نہیں کرو گی پلیز آنسو ٹوٹ کر رخسار پر بھیکرا۔۔

صرف ایک شرط پر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ بولی۔۔۔

کیسی شرط آپو۔۔۔ جیسا اپ کہے گی ویسا ہی ہو گا میں اپ کی ہر بات مانو گی پلیز صرف ایک دفعہ کر دیں معاف آئی سیور آپو آپ کو دوبارا شکایت کا موقع نہیں

دو گی۔۔۔ پلیز اپنی حفصہ کے اتنے خوبصورت دن پر صرف ایک دفعہ معاف کر دیں۔۔۔

او کے میں کر دو گی معاف لیکن آئیندہ کے بعد تم مجھ سے کوئی بھی بات کوئی بھی پرو بلم کچھ نہیں چھپاؤ گی حفصہ تم میرے لئے بہت خاص ہوں اتنی کے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی شاید تم مجھے حمزہ سے زیادہ عزیز ہوں میں تمھیں بہت پہلے ہی معاف کر چکی تھی لیکن میں چاہتی تھی تم کو یہ سب چیزے سمجھ اجائے اور تم پھر یہی غلطی دوبارہ نہ کرو۔۔۔

آپو آپ نے مجھے معاف کر دیا وہ بے یقین سا بولی۔۔۔

ہاں کر دیا ھے لیکن صرف اس بات پر کے تم دوبارہ کچھ نہیں چھپاؤ گی۔۔۔

نہیں آپو میں کچھ نہیں چھپاؤ گی آپ بہت اچھی ھے وہ روتے ہوئے اس کے گلے لگی دور کھڑے براق وجدان اور حمزہ نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

❤️□❤️❤️□❤️

حمزہ کی بے ارادہ سی نظر حمنہ پر پڑی جو خود میں مگن پیکچر لینے میں۔بزی تھی اس کو دیکھ کر دل اپنی تال پر تھڑکا وہ خود اس وقت وائٹ پینٹ کوٹ میں محفل کی جان لگ رہا تھا بال جیل سے سیٹ تھے۔ہاتھ میں ریسٹ واچ باندھے آج وہ معمول سے ہٹ کر خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

اور سامنے ہی وہ پری پیکر بلیک فراق میں گلابی گڑیا لگ رہی تھی وہ مسکراتا ہوا چل کر اس کے پاس آیا اور اس کے فون کے بلکل پیچھے ایسے کھڑا ہوا جس میں وہ بھی باآسانی اسکتا تھا۔۔۔۔

حمنہ کے فون میں اس کا عکس نظر آیا تو دل شدت سے ڈھڑکا وہ فورا پیچھے موڑی اور اپنے سامنے اس کو کھڑا دیکھ دل ایک دم۔خوش ہوا لیکن اس کے سامنے سڑا سا منہ بنایا۔۔۔

اسلام علیکم چار فٹ کی مائرہ خان کیسی ہوں وہ اس کو چھیڑنے سے باز نہ آیا تھا گلابی چہرہ یک دم غصہ سے لال ہوا۔۔

کس کو بولا آپ نے چار فٹ وہ اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے غصہ سے بولی۔۔۔

افکورس تم کو اور کس کو بولو گا اس میں اتنا لال پیلا ہونے کی کیا ضرورت ھے اب تم ہوں جبھی تو بولا ھے وہ مسکراتا ہوا اس کو تنگ کر رہا تھا محبت کی ایک نشانی یہ بھی محبوب اپ کو ہر وقت چڑاتا رہتا ھے۔۔۔

میں کوئی نہیں چار فٹ کی ہوں خود کو دیکھا ھے عالم چندہ کہی کی وہ اس کی مسکراہٹ میں غم سی ہو رہی تھی۔۔۔

ویسے عالم چندہ اور چار فٹ ساتھ میں اچھا لگے گے پیچھے سے عمیر حمزہ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا۔۔۔

حمنہ ایک دم گڑبڑائی جبکہ حمزہ بے شرموں کی طرح دانت نکال کر ہنسا۔۔۔

ویسے میں بھی بھائی ابھی ان سے یہیٔ پوچھنے ایا تھا کیا یہ اس عالم چندہ کے ساتھ اپنے ساتھ قبول کرے گی کے نہیں لیکن لگتا ھے ایسا کچھ نہیں ہونے والا ھے وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

حمنہ نے ایک نظر اس کو دیکھا اور ساتھ کھڑا عمیر کو آپ لوگ۔۔۔۔۔ کیسی باتیں کر رہے ھے میں میم مشائم سے آپ دونوں کی۔۔۔ شکایت کرو گی ۔۔دل کی دھڑکن شدتِ پکڑ رہی تھی

دیکھوں اس کو بتاؤ گی تو وہ ڈائرکٹ ابھی نکاح کر دیں گی تمھارے مجھ سے اس لئے اگر تم مجھے ہاں کرتی ہوں تو میں با قاعدہ رشتہ لے کر آؤ گا

کیوں عمیر بھائی میں نے صیح کہاں نہ۔۔۔

ہاں ہاں بلکل ٹھیک کہاں میرے بھائی تو نے دو منٹ لگے گے ان کا اور تمھارا نکاح کروانے میں ویسے بھی کتنا پیار کرتی ھے وہ تم سے اپنے بھائی سے دو منٹ میں بندوق کے زور پر نکاح کر دوا دے گی۔۔

حفصہ نے گھور کر دونوں کو دیکھا اور ناک کے نتھنے پھلا کر بولی ارے جائے جائے میں کسی سے نہیں ڈرتی۔۔

دیکھ لو۔بندوق دیکھ رہی ہوں وہ اتنی بڑی بڑی تم ان سے ہی بھیجا آڑے گا تمھارا حمزہ اسکو ڈراتا ہوا بولا۔۔۔

اس نے ہراس سی نگاہ ایک گن مین پر ڈالی اور گھبراتے ہوئے بولی کیا اصل ھے ۔۔۔

بلکل اصل ھے تمھاری سوچ ھے اور پتہ ھے یہ چلتی بھی ھے۔۔۔

تو پھر ہاں کرتی ہوں میرے ساتھ زندگی گزارنے کی وہ اس کے گلابی چہرہ کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

یہ کیسا پرپوزل ھے آپ مجھے ڈرا کر ہاں کروانا چاہتے ھے وہ بدمزہ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

تو آپ کیا چاہتی ھے میڈم حمزہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر آپ کو پروپوز کریں عمیر بھی اس کو بدستور چھیڑ رہا تھا۔۔۔

یہ ایسا کر ہی نہ لے گاؤں ھے اور ان میں اتنی ہمت نہیں وہ اس کو دیکھ کر چڑانے والا انداز میں بولی۔۔

حمزہ مسکرایا اور قریب سے جاتے ویٹر کے ہاتھ سے ایک کھالی پلیٹ اور چمچ لیا

۔۔۔

اس کو بجا کر سب کو خود کی طرف متوجہ کیا ٹرٹرٹرٹرٹر اس نے اتنی زور سے بجایا تھا سب ان کی طرف متوجہ ہوئے وہ جو تینوں جوڑی اسٹیج پر تصویریں بنوا رہے تھے اس کی آواز سے وہاں دیکھا۔۔۔

حمنہ کی آنکھیں یک دم باہر کو ابھری یہ کیا کر رہے ھے سب دیکھ رہے ھے۔۔۔

جانم آپکی ہی بات پوری کر رہا ہوں آپ زرہ ویٹ کریں۔۔۔

مشائم اور حفصہ قدرے حیرت سے اس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں آپ سب کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں وہ باآواز بلند بولا سب ان کیلئے نزدیک ہوئے۔۔

اس لڑکی سے میں بہت محبت کرنے لگا ہوں اتنی کے آئی کانٹ ایکسپلین ان ورڈز مجھے بہت محبت ھے اس لڑکی سے میں چاہتا ہوں میری بھی شادی اس سے ہی ہوں لیکن یہ چار فٹ مان نہیں رہی ھے پلیز اوریون ہلیپ می۔۔۔

مشائم اور وجدان اسٹیج سے نیچے آئے وہ بول کر اس کے قدموں میں بیٹھا سب اس کو ہی دیکھ رہے تھے مس حمنہ فاروقی میں آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں آپ سب سے الگ ہوں میری لئے آپ کے لئے میرے جذبات بلکل الگ ھے مجھے آپ سے بہت محبت ھے میں آپ کو اپنی محرم بنانا چاہتا ہوں۔۔۔

حمنہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں ایسی ہو گئی تھی جبکہ دل اتنی تیز رفتار سے ڈھڑک رہا تھا لگتا تھا باہر جائے گا وہ سب کو گھبرائی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

مشائم۔ مسکرا کر اپنے بھائی کو دیکھ رہے تھی اور حمنہ گھبراہ کر وہ تو مزاق میں ایسی بات بول گئی تھی اس کو کہاں اندازہ تھا وہ واقع ایسے سب کے سامنے پرپوز کرے گا پلیز سیڈ می یس وہ اس کے آگے ہاتھ پھیلا کر بولا۔۔

نیو جبزیشن ایک ساتھ چیکی۔۔۔ہاں بول دو ہاں۔۔۔

اس کے کانوں میں بہت سی آوازیں آرہی تھی حمنہ نے ایک نظر حمزہ کو دیکھا جو مسکرا کر آنکھوں میں اس لئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا اس نے نظر گھما کر مزاحمت کو دیکھا وہ مسکرائی اور سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

وہ اس کو مسکراتا دیکھ مسکرائی اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا فضا میں یک دم تالیوں کو شور گونجا اور وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہوا۔۔۔

مشائم اپنا شرارا سنبھال کر اس کے نزدیک آئی وجدان مسکرا کر ان دونوں بہن بھائیوں کو دیکھ رہا تھا

بدمعاش انسان میری شادی پر لائم لائٹ لے گیا اور اس کا پکڑا۔۔۔

مشی یار بڑا ہو گیا ہوں اب تو شادی ہونے لگی ھے کیا بچوں جیسا ٹریٹ کر رہی ھے

سب اس کی بات سے قہقہہ لگا کر ہنسے۔۔۔

تو گھر مل پھر بتاتی ہوں اس حرکت پر۔۔۔

وہ کھکلا کر ہنسا اور مشائم کو اپنے سینے سے لگایا وہ بھی مسکراتی ہوئی اس کے سینے سے لگی اور ہاتھ بڑھا کر حمنہ کو پیار کیا۔۔۔۔

آج شاہ حویلی کے لون میں چار دل ملے تھے آج بہت خوبصورت دن تھا سب بہت خوش تھے پورے لون میں ہنسی قہقہہ کھلا کھلا ہٹیں گونج رہی تھی چار سو خوشی کا سماں تھا چاند بھی مسکرا رہا تھا آسمان پر بادلوں کا راج تھا۔۔۔۔

سحر اور مستجاب نے ایک دوسرے کو دیکھا وہ دونوں دل سے مسکرائے اور نظریں آسمان کی جانب کریں دونوں آسمان کو دیکھ مسکرا رہے تھے۔۔۔

اور دونوں ایک آواز بولے۔۔۔

ائی۔ مس۔یو مصطفیٰ لالہ۔۔۔

آج کہانی کا اختتام ہو گیا تھا اج سچائی کی جیت اور رحم کی جیت ہو گئی تھی آج سب سامنے آگیا تھا بعض اوقات ہم ایسی چیز کھو کر بہت انمول چیز حاصل کر لیتے ھے ایسے ہی مستجاب اور سحر کے ساتھ ہوا تھا دونوں نے اپنے جان سے پیارے لالہ کو کھو کر ایک دوسرے کا ساتھ پا۔لیا تھا۔۔۔۔

زندگی اور کہانی کا اختتام ہمیشہ خوبصورت ہونا چاہیئے اسی طریقے سے آج اس کہانی کا اختتام بھی ہوا جاتا ھے۔۔۔۔

□ ❤ ختم شده